ترجمان القرآن

جلد دوم

ترجمان القرآن

از

مولانا ابو الکلام آزاد

جلد دوم

ساہتیہ اکادمی

نئی دلی

فہرست ترجمان القرآن ج - ۲

سورۂ بقرہ

Tarjuman-ul-Qurān, Vol. II—Urdu translation of the *Holy Qur'ān*, with commentary and annotations by the late Maulana Abul Kalam Azad, published by the Sahitya Akademi as part of a commemorative edition of Maulana Abul Kalam Azad's collected works in Urdu. (Sahitya Akademi, New Delhi, Price Rs. 22/-, 1966).

ترجمان القرآن جلد دوم ۔ کلام پاک کا اردو ترجمہ مع تفسیر و تشریح از مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم ۔ یہ تیسرا اڈیشن ہے اور مولانا کی جملہ اردو تصانیف کا پہلا حصہ ہے جسے بیادگار مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم ساھتیہ اکادمی شائع کر رہی ہے ۔ (ساھتیہ اکادمی ، نئی دلی - قیمت ۲۲ روپے مطبوعہ ۱۹۶۶ء)

ساھتیہ اکادمی ، نئی دلی ،

پہلی بار سنہ ۱۹۶۶ء

قیمت ۲۲ روپے

ساھتیہ اکادمی ، رابندر ابھون ، نئی دلی نے

مطبع دائرۃ المعاف العثمانیہ ، حیدرآباد ، آندھرا پردیش میں

طبع کراکے شائع کیا

آل عمران

النساء

المائدة

الانعام

البقرۃ - ۲

مدنیة ، مائتان و ست و ثمانون اٰیة

مدنی ، ۲۸۶ آیتیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٓمّٓ ۚ ۱ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۙ ۲ — الف ، لام ، میم ا ، یہ الکتاب ھے (۱) ، اس میں کوئی شبہ نہیں ، متقی انسانوں پر (سعادت کی) راہ کھولنے والی ۲ .

---

۱ — قرآن کی انتیس سورتیں ایسی ھیں جن کی ابتدا میں حروف مقطعات آئے ھیں ، من جملہ ان کے سورۂ بقرہ ھے . ان حروف کو ان سورتوں کا نام یا عنوان سمجھنا چاھیے جن میں ان کے مطالب کی طرف اشارہ کیا گیا ھے .

۲ — یہ کتاب متقی انسانوں پر فلاح و سعادت کی راہ کھولنے والی ھے اور قبولیت حق کے لحاظ سے انسانوں کی پہلی قسم . زندگی کی تمام باتوں میں ھم دیکھتے ھیں کہ دو طرح کے انسان پائے جاتے ھیں ، بعض طبیعتیں محتاط ھوتی ھیں ، ==

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ ۳

(متقی انسان وہ ہیں) جو غیب (کی حقیقتوں) پر ایمان رکھتے ہیں [اور نماز قائم کرتے ہیں (٢)] اور ہم نے جو کچھ روزی انہیں دے رکھی ہے اسے (نیکی کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں٣ .

= تقوے کی حقیقت کیا ہے؟ انہوں نے کہا: أما سلكت طريقا ذا شوك ؟ تم کبھی ایسے راستے میں نہیں چلے جس میں کانٹے ہوں؟ فرمایا: ہاں . کہا : فما عملت ؟ اس حالت میں تم نے کیا کیا؟ فرمایا: شمرت و اجتهدت ، میں نے کوشش کی کہ کانٹوں سے بچ کر نکل جاؤں . کہا : فذلك التقوى ، یہی تقوے کی حقیقت ہے .

٣ - انسان کے علم و ادراک کا ذریعہ حواس خمسہ ہیں یعنی دیکھنے ، سننے ، سونگھنے ، چکھنے اور چھونے کی قوتیں. جو کچھ ان کے ذریعے معلوم کرسکتا ہے اس کے لیے محسوس ہے ، جو معلوم نہیں کرسکتا غیر محسوس ہے . قرآن نے اس مطلب کے لیے ”غیب“ اور ”شہادة“ کے الفاظ استعمال کیے ہیں. عالم غیب یعنی غیر محسوسات ، عالم شہادت یعنی محسوسات . فرمایا : خدا پرستی کی بنیاد یہ ہے کہ ان =

= بعض بے پروا ہوتی ہیں۔ جن کی طبیعت محتاط ہوتی ہے وہ ہر بات میں سمجھ بوجھ کر قدم اٹھاتے ہیں۔ اچھے برے، نفع نقصان، نشیب و فراز کا خیال رکھتے ہیں۔ جس بات میں برائی پاتے ہیں چھوڑ دیتے ہیں، جس میں اچھائی دیکھتے ہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ بر خلاف اس کے جو لوگ بے پروا ہوتے ہیں ان کی طبیعتیں بے لگام اور چھوٹ ہوتی ہیں۔ جو راہ دکھائی دے گی چل پڑیں گے۔ جس کام کا خیال آ جائے گا کر بیٹھیں گے۔ جو غذا سامنے آ جائے گی کھا لیں گے۔ جس بات پر اڑنا چاہیں گے اڑ بیٹھیں گے۔ اچھائی برائی، نفع نقصان، دلیل اور توجیہ کسی بات کی بھی انہیں پروا نہیں ہوتی۔

جس حالت کو ہم نے یہاں احتیاط سے تعبیر کیا ہے اسی کو قرآن "تقویٰ" سے تعبیر کرتا ہے، "متقی" یعنی ایسا آدمی جو اپنے فکر و عمل میں بے پروا نہیں ہوتا، ہر بات کو درستگی کے ساتھ سمجھنے اور کرنے کی کھٹک رکھتا ہے، برائی اور نقصان سے بچنا چاہتا ہے اور اچھائی اور فائدے کی جستجو رکھتا ہے۔ قرآن کہتا ہے: ایسے ہی لوگ تعلیم حق سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور کام یاب ہو سکتے ہیں۔

حضرت عمر نے اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہما سے پوچھا تھا کہ =

وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ؕ ٤

نیز وہ لوگ جو اس (سچائی) پر ایمان رکھتے ہیں جو تم پر (یعنی پیغمبر اسلام پر) نازل ہوئی ہے اور ان تمام (سچائیوں) پر جو تم سے پہلے (یعنی پیغمبر اسلام سے پہلے) نازل ہو چکی ہیں اور (ساتھ ہی) آخرت (کی زندگی) کے لیے بھی ان کے اندر یقین ہے ٤.

= نہیں ملتی. اگر اس بارے میں یقین کی کوئی صدا ہے تو وہ صرف الہامی ہدایت کی صدا ہے. اگر ہم اس سے انکار کردیں تو پھر ہمارے پاس جہل و تاریکی کے سوا کچھ باقی نہیں رہے گا. ہم نے اس وقت تك علم و ادراك کے ذریعے اس بارے میں جو کچھ معلوم کیا ہے اس میں کوئی یقینی بصیرت ایسی نہیں ہے جو ان حقائق کے خلاف ہو. ہم نے یہاں "یقینی بصیرت" کا لفظ اس لیے کہا کہ عالم غیب کے ان حقائق کے خلاف اس وقت تك جو کچھ کہا گیا ہے وہ اس سے زیادہ نہیں ہے کہ یا تو عدم علم کا اعتراف ہے، جیسا کہ تمام حکماء قدیم و جدید نے کیا یا پھر انکار ہے تو اس کی بنا تمام ترظنون و تخمینات ہیں، کوئی ثابت شدہ حقیقت نہیں ہے. قرآن کہتا ہے: تم گمان =

= حقائق پر یقین رکھے جو اگرچہ اس کے لیے غیر محسوس و معلوم ہیں، لیکن وجدان ان کی شہادت دیتا ہے اور وحی نے ان کی خبر دی ہے۔ مثلاً خدا کی ذات و صفات، ملائکہ کا وجود، وحی و نبوت، مرنے کے بعد کی زندگی، عذاب و ثواب، دنیا کی ابتدائی پیدایش، عالم آخرت کے احوال و واردات۔

سورۂ آل عمران میں مطالب قرآنی کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں: "محکمات" اور "متشابہات"، متشابہات سے مقصود وہی بیانات ہیں جن کا تعلق عالم غیب سے ہے۔ قرآن کہتا ہے: جو لوگ علم کے پکے اور سمجھ کے سیدھے ہیں وہ ان امور پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی حقیقت معلوم کرنے کی کاوش میں نہیں پڑتے، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ امور عقل انسانی کی دست رس سے باہر ہیں۔ لیکن جو لوگ علم و بصیرت سے محروم ہیں وہ ان میں کاوش کرکے فتنہ پیدا کر دیتے ہیں۔

ہم ان امور پر کیوں یقین رکھیں؟ کیوں انہیں بے چون وچرا تسلیم کر لیں؟ اس لیے کہ بغیر اس کے زندگی کا مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ ہم وجدانی طور پر محسوس کرتے ہیں کہ ہماری محسوسات کی سرحد سے آگے بھی کچھ ہونا چاہیے، لیکن ہمیں علم و ادراک کے ذریعے کوئی یقینی بصیرت =

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ۷ کام یابی کی جگہ) ان کے لیے عذاب جاں کاہ ہے ۷ .

ع ۱ ۱

= کے لحاظ سے پہلی قسم کے ضد ہیں .

۷ - قرآن کا جب ظہور ہوا تو قبولیت حق کی استعداد کے لحاظ سے تین طرح کے انسانی گروہ موجود تھے :

الف - خدا پرست اور طالب حق گروہ . اس میں کچھ لوگ عرب کے موحدین میں سے تھے ، کچھ یہودیوں اور عیسائیوں میں سے راست باز انسان تھے . اس گروہ نے جونہیں صدائے حق سنی پہچان لیا اور قبول کر لیا .

ب - عام مشرکین عرب جن کے پاس ایمان و خدا پرستی کی کوئی تعلیم موجود نہ تھی ، محض رسوم و اوہام کے پجاری اور تقلید آباء و اجداد کی مخلوق تھے . ان میں سے اکثروں کی طبیعتیں گم راہی و فساد کی پختگی سے اس درجہ مسخ ہو گئی تھیں کہ کتنی ہی اچھی بات کہی جائے ماننے والے نہ تھے . چنانچہ وہ خود کہتے تھے : تمھاری دعوت کے لیے نہ تو ہمارے دلوں میں جگہ ہے نہ کانوں میں سماعت . ہمارے اور تمھارے درمیان مخالفت کی ایک دیوار کھڑی ہو گئی ہے ، ہم تمھاری بات سننے والے نہیں . (۴۱ : ۵)

ج - اہل کتاب یعنی الہامی تعلیمات کے پیرو . ان میں =

أُولَـٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ	تو یقیناً یہی لوگ ھیں جو اپنے
وَأُولَـٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝	پروردگار کے (ٹھیرائے) راستے
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ	پر ھیں اور یہی ھیں (دنیا اور
ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ	آخرت میں) کامیابی پانے والے ۝
لَا يُؤْمِنُونَ ۝ ٦ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ	(لیکن) وہ لوگ جنھوں نے
قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ	(ایمان کی جگہ) انکار کی راہ
أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ز	اختیار کی (اور سچائی کے سننے

اور قبول کرنے کی استعداد کھو دی) تو (ان کے لیے ھدایت کی تمام صدائیں بے کار ھیں) تم انھیں (انکار حق کے نتائج سے) خبر دار کرو یا نہ کرو وہ ماننے والے نہیں ٦ (٣) . ان کے دلوں اور کانوں پر اللہ نے مہر لگادی اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑگیا (٤) ، سو (جن لوگوں نے اپنا یہ حال بنا لیا ھے وہ کبھی ھدایت نہیں پاسکتے،

= وشك کا حربہ لے کر یقین اور بصیرت کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔

اس بارے میں کتنی ھی کاوش کی جائے لیکن اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا جاسکتا جو قرآن نے کہہ دیا ھے .

٦ - دوسری قسم منکرین حق کی جو قبولیت کی استعداد =

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا	(ان دو قسموں کے آدمیوں کے
بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ	علاوہ) کچھ لوگ ایسے بھی ھیں
بِمُؤْمِنِيْنَ ۘ[8] يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ	جو کہتے ھیں ھم اللہ پر اور
وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا	آخرت کے دن پر ایمان رکھتے
يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ	ھیں، مگر حقیقت یہ ھے کہ وہ
وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ۗ[9] فِيْ قُلُوْبِهِمْ	مؤمن نہیں۸. وہ (ایمان کا دعویٰ
مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ	کرکے) اللہ کو اور ایمان
وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ۬ بِمَا	والوں کو دھوکا دیتے ھیں،
كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝[10]	حالانکہ وہ خود ھی دھوکے میں

پڑے ھیں، اگرچہ (جہل و سرکشی سے) اس کا شعور نہیں رکھتے۹. ان کے دلوں میں (انکار کا) روگ ھے. پس اللہ نے (دعوت حق کام یاب کرکے) انھیں اور زیادہ روگی کردیا اور ان کے لیے عذاب جاں کاہ ھوگا، اس لیے کہ اپنی نمایش میں سچے نہیں ۱۰.

= مسلمان ھوگئے تھے، دل میں منکر تھے، وہ دوسرا گروہ ھے اور اس کا ذکر آل عمران اور نساء وغیرھا میں آئے گا.

۸ - تیسری قسم ان لوگوں کی جو اگرچہ خدا پرستی کا=

= سربرآوردہ گروہ یہودیوں اور عیسائیوں کا تھا. یہ دونوں جماعتیں ایمان و خدا پرستی کی مدعی تھیں، اتباع شریعت کا دم بھرتی تھیں، تورات اور انجیل کو کتاب الٰہی مانتی تھیں اور اپنے سوا سب کو دین کی صداقت سے محروم سمجھتی تھیں، مگر دونوں نے ایمان و خدا پرستی کی حقیقت کھو دی تھی اور اعتقاد و عمل کی تمام سچائیوں سے محروم ہو گئے تھے. قرآن کہتا ھے: پہلا گروہ میری تعلیم سے فیض یاب ہوگا، دوسرا ماننے والا نہیں، تیسرا اگرچہ ایمان کا مدعی ھے مگر فی الحقیقت ایمان نہیں رکھتا.

پھر جابجا اھل کتاب کو مخاطب کیا ھے اور ان کی اعتقادی اور عملی گمراھیاں واضح کی ھیں جن کی بنا پر باوجود ادعاء ایمان ان کے ایمان کی نفی کی گئی.

مسلمانوں کو غور کرنا چاھیے کہ جو حالت یہود و نصاری کی قرآن نے بیان کی ھے کیا ویسی ھی حالت خود ان کی بھی نہیں ہو گئی ھے! کیا قرآن کا یہ زھرہ گداز اعلان کہ "وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّقُوۡلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَمَا هُمۡ بِمُؤۡمِنِيۡنَ" خود ان پر بھی صادق نہیں آرھا؟

یاد رھے کہ تیسرے گروہ کی یہ حالت نفاق سے تعبیر کی گئی ھے. لیکن اس نفاق سے مقصود وہ نفاق نہیں ھے جو مکے اور مدینے کے بعض منافقوں کا تھا کہ بظاہر =

فی الحقیقت یہی لوگ بے وقوف ہیں ، اگرچہ (جہل و غرور کی سرشاری میں اپنی حالت کا) شعور نہیں رکھتے۱۳ .

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	اور جب یہ لوگ ان لوگوں سے
قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ۚۖ وَ اِذَا خَلَوۡا اِلٰی	ملتے ہیں جو (دعوت حق پر) ایمان
شَیٰطِیۡنِهِمۡ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا مَعَكُمۡ ۙ	لا چکے ہیں تو کہتے ہیں : ہم
اِنَّمَا نَحۡنُ مُسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۞ ۱۴	ایمان لائے، لیکن جب اپنے
اَللّٰهُ یَسۡتَهۡزِئُ بِهِمۡ وَ یَمُدُّهُمۡ	شیطانوں کے ساتھ اکیلے میں
فِیۡ طُغۡیَانِهِمۡ یَعۡمَهُوۡنَ ۞ ۱۵	بیٹھتے ہیں تو کہتے ہیں : ہم

تمہارے ساتھ ہیں اور ہمارا اظہار ایمان اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ ہم تمسخر کرتے تھے۱۴ . (یہ لوگ ایمان کے معاملے میں تمسخر کرتے ہیں، حالانکہ) حقیقت یہ ہے کہ خود انہیں کے ساتھ تمسخر ہو رہا ہے کہ اللہ (کے قانون) نے رسی ڈھیلی چھوڑ رکھی ہے اور سرکشی (کے طوفان) میں بھکے چلے جا رہے ہیں ۱۵ .

۱۳ – وہ راست بازی کو بے وقوفی اور نفاق کو دانشمندی سمجھتے ہیں .

۱۴ – راست بازوں کی تحقیر اور ایمان والوں کا تمسخر ان لوگوں کا شیوہ ہے .

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا	اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا
فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ	ہے کہ ملک میں خرابی نہ پھیلاؤ
مُصْلِحُوْنَ ۝۱۱ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ	(اور بد عملیوں سے باز آجاؤ)
الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ	تو کہتے ہیں: (ہمارے کام
لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۲ وَاِذَا قِيْلَ	خرابی کا باعث کیسے ہو سکتے
لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ	ہیں) ہم تو سنوارنے والے
قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ	ہیں ۱۱ . یاد رکھو! یہی لوگ ہیں
السُّفَهَآءُ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ	جو خرابی پھیلانے والے ہیں،
السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۳	اگرچہ (جہل و سرکشی سے اپنی

حالت کا) شعور نہیں رکھتے ۱۲ . اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے(۵): ایمان کی راہ اختیار کرو جس طرح اور لوگوں نے اختیار کی ہے تو کہتے ہیں: کیا ہم بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح (یہ) بے وقوف آدمی ایمان لے آئے ہیں (یعنی جس طرح ان لوگوں نے(۶) بے سروسامانی و مظلومی کی حالت میں دعوت حق کا ساتھ دیا، اسی طرح ہم بھی بے وقوف بن کر ساتھ دے دیں؟) یاد رکھو!

= دعویٰ کرتے ہیں مگر فی الحقیقت اس سے محروم ہیں.

۱۱ و ۱۲ — وہ مفسد ہیں مگر اپنے آپ کو مصلح سمجھتے ہیں.

اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَ اللّٰهُ مُحِيْطٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۞ ۱۹

یا پھر ان لوگوں کی مثال ایسی سمجھو جیسے آسمان سے پانی کا برسنا (۸) کہ اس کے ساتھ کالی گھٹائیں، بادلوں کی گرج اور بجلی کی چمك هوتی هے .

(فرض کرو! دنیا پانی کے لیے بے قرار تھی، الله نے اپنی رحمت سے بارش کا سماں باندھ دیا تو اب ان لوگوں کا حال یه هے که بارش کی برکتوں کی جگه صرف اس کی هول ناکیاں هی ان کے حصے میں آئی هیں) بادل جب زور سے گرجتے هیں تو موت کا ڈر انهیں دهلا دیتا هے (اس کی گرج تو روك سکتے نهیں) اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونسنے لگتے هیں، حالانکه (اگر بجلی گرنے والی هی هو تو ان کے کان بند کر لینے سے رك نهیں جائے گی) الله کی قدرت تو (هر حال میں) منکروں کو گھیرے هوئے هے ۱۹ .

---

۱۹ - حق کے ظهور اور محروموں کی محرومی کی دوسری مثال . کائنات خلقت کی هول ناکیاں بھی خیر و برکت کے لیے هیں، لیکن محروموں کے حصے میں خوف و سراسیمگی کے سوا کچھ نهیں آتا .

أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝ ١٦

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ أَضَآءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِى ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُونَ ۝ ١٧

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝ ١٨

(یقین کرو!) یہی لوگ ھیں جنھوں نے ھدایت کے بدلے گمراھی مول لی، لیکن نہ تو ان کی تجارت فائدہ مند نکلی نہ ھدایت ھی پر قائم رھے ١٦ .

ان لوگوں کی مثال ایسی ھے جیسے ایك آدمی (رات کی تاریکی میں بھٹك رھا تھا، اس) نے (روشنی کے لیے) آگ سلگائی، لیکن جب (آگ سلگ گئی اور اس کے شعلوں سے) آس پاس روشن ھوگیا تو قدرت الٰہی سے ایسا ھوا کہ (اچانك شعلے بجھ گئے اور) روشنی جاتی رھی، نتیجہ یہ نکلا کہ روشنی کے بعد پھر اندھیرا چھا گیا اور آنکھیں اندھی ھوکر رہ گئیں کہ کچھ سجھائی نہیں دیتا ١٧ (٧). بہرے، گونگے، اندھے ھوکر رہ گئے (جن لوگوں کی محرومی و شقاوت کا یہ حال ھے) وہ کبھی اپنی گم گشتگی سے لوٹ نہیں سکتے ١٨.

---

١٧ - تیسری قسم کے لوگوں کی محرومی کی ایك مثال .

= طبیعتیں یہ حالت دیکھ کر گھبراتی نہیں اور سمجھ جاتی ھیں کہ یہ باران رحمت کی برکتوں کا پیش خیمہ ھیں ۔ وہ کوشش کرتی ھیں کہ وقت کی برکت سے جس قدر فائدہ اٹھایا جاسکتا ھے اٹھا لیں ۔ لیکن جو لوگ دل کے کچے اور استعداد سے محروم ہوتے ھیں وہ بارش کی برکتوں کو تو بھول جاتے ھیں ، ان کے ظہور کے ھنگاموں سے سہمنے لگتے ھیں ۔

فرمایا : یہی حال ان محروموں کا ھے ۔ یہ مدعیان ایمان و شریعت (یعنی اھل کتاب) دعوت حق کے منتظر تھے ، لیکن جب ظاھر ھوئی اور قدرتی طور پر اس کے ساتھ ابتداء ظہور کے مصائب و محن بھی نمودار ھوے تو ان کی نظر اس کی برکتوں کی طرف نہیں گئی ، مصائب و محن کی آزمایشوں سے سہم کر رہ گئے ، ٹھیک اس طرح جیسے ایک بد بخت بارش کے موسم میں کاشت کاری کرنے کی جگہ بادل کی گرج سے ڈرا سہما کسی کونے میں دبکا پڑا ھو ۔

ب ۔ فرض کرو ! ایک شخص اسی عالم میں جارھا ھے ، جب بجلی کی چمک سے راستہ دکھائی دیتا ھے تو ایک قدم چل لیتا ھے ، جب غائب ھو جاتی ھے تو ٹھٹک کر رہ جاتا ھے ۔ اس کے پاس نہ تو اس کی کوئی روشنی ھے جو راہ دکھائے =

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۭ	(جب) بجلی (زور سے چمکتی
كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ	ہے تو ان کی خیرگی کا یہ حال
وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ۭ	ہوتا ہے گویا) قریب ہے کہ
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ	بینائی اچك لے ۔ اس کی چمك
وَاَبْصَارِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ	سے جب فضا روشن ہو جاتی
شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ۲۰	ہے تو دوچار قدم چل لیتے

۲ ع ۲

ہیں ، جب اندھیرا چھا جاتا ہے تو (ٹھٹك کر) رك جاتے ہیں (۹) .
اگر الله چاہے تو یہ بالکل بہرے اندھے ہو کر رہ جائیں (۱۰)
(اور) یقینا الله ہر بات پر قادر ہے ۲۰ ۰

---

۲۰ - یہ دونوں تمثیلیں تیسرے گروہ کی نفسیاتی حالت واضح کرتی ہیں ۰ پہلی تمثیل ظاہر ہے ، دوسری کا مطلب سمجھ لینا چاہیے ۰ اس میں مرکب تشبیہ ہے ، یعنی حالات کے ایك ملے جلے مجموعے کو ایك دوسرے مجموعۂ حالات سے تشبیہ دی ہے .

الف - بارش میں زمین اور زمین کی تمام مخلوقات کے لیے زندگی ہے ، لیکن جب برستی ہے تو بادل گرجتے ہیں ، بجلی چمکتی ہے ، گھٹاؤں سے تاریکی چھا جاتی ہے . مستعد =

وَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخۡرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزۡقًا لَّكُمۡ ۚ فَلَا تَجۡعَلُوۡا لِلّٰهِ اَنۡدَادًا وَّ اَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝۲۲ وَ اِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ رَيۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰى عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ ۠

اور (پھر تم دیکھ رہے ہو کہ وھی ھے) جو آسمان سے پانی برساتا ھے جس سے زمین شاداب ھوجاتی ھے اور طرح طرح کے پھل تمہاری غذا کے لیے پیدا ھوجاتے ھیں ۔ پس (جب خالقیت اسی کی خالقیت ھے اور ربوبیت اسی کی ربوبیت تو) ایسا نہ کرو کہ اس کے ساتھ کسی دوسری ھستی کو شریك اور ھم پایہ بناؤ اور تم جانتے ھو (کہ اس کے سوا کوئی نہیں ھے) ۲۲ ۔ اور (دیکھو!) اگر تمہیں اس (کلام) کی سچائی میں شك ھے جو ھم نے اپنے بندے پر (یعنی پیغمبر اسلام پر) نازل کیا ھے تو (اس کا فیصلہ بہت آسان ھے ۔ اگر یہ محض ایك انسانی دماغ کی بناوٹ ھے تو تم بھی انسان ھو، زیادہ نہیں) اس کی سی ایك سورت ھی بنا لاؤ ،

---

۲۱ و ۲۲ - توحید الٰہی کی تلقین اور خالقیت اور ربوبیت سے استدلال جس کا یقین انسان کی فطرت میں ھے ۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ	اے افراد نسل انسانی ! اپنے
الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ	پرور دگار کی عبادت کرو (اس
مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ لا ۲۱	پرور دگار کی) جس نے تمھیں پیدا
الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ	کیا ، اور ان سب کو بھی پیدا کیا
فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً ص	جو تم سے پہلے گزر چکے ھیں

(اور اس لیے پیدا کیا) تاکہ اس کی نافرمانی سے بچو ۲۱ .
وہ پروردگار عالم جس نے تمھارے لیے زمین فرش کی طرح بچھادی اور آسمان کو چھت کی طرح بلند کر دیا .

= نہ عزم و ھمت ھے جو بڑھائے لے چلے .

فرمایا : یہی حال ان لوگوں کا ھے جو دین حق کی روشنی کھو چکے ھیں اور جن کے دلوں میں خدا پرستی کی روح باقی نہ رھی . یہ بات نہیں ھے کہ دوسرے گروہ کی طرح (یعنی مشرکین عرب کی طرح) چلتے نہ ھوں . چلتے ھیں ، مگر اس طرح کہ جب کبھی بجلی کوند گئی دو چار قدم اٹھا دیے ، پھر وھی تاریکی ھے اور وھی سراسیمگی .

قرآن نے جابجا ایمان کو روشنی سے تشبیہ دی ھے . مؤمن وہ ھے کہ ھمیشہ اس کی روشنی اس کے آگے رہ نمائی کے لیے موجود ھو " يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ " (۵۷ : ۱۲)

كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ	جب کبھی ان باغوں کا کوئی
رِّزْقًا لا قَالُوا هٰذَا الَّذِيْ	پھل ان کے حصے میں آئے گا
رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ لا وَ اُتُوا بِهٖ	(یعنی بہشتی زندگی کی کوئی
مُتَشَابِهًا ط وَ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ	نعمت ان کے حصے میں آئے
مُّطَهَّرَةٌ وَّ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ٢٥	گی) تو بول اٹھیں گے: یہ تو وہ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ	نعمت ہے جو پہلے ہمیں دی
مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ط	جا چکی ہے (یعنی نیک عملی کا وہ

اجر ہے جس کے ملنے کی ہمیں دنیا میں خبر دی جاچکی ہے) اور (یہ اس لیے کہیں گے کہ) باہم دگر ملتی جلتی ہوئی چیزیں ان کے سامنے آئیں گی (یعنی جیسا کچھ ان کا عمل تھا ٹھیک ویسی ہی بہشتی زندگی کی نعمت بھی ہوگی). علاوہ بریں ان کے لیے نیک اور پارسا بیویاں ہوں گی اور ان کی راحت ہمیشگی کی راحت ہوگی (کہ اسے کبھی زوال نہیں) ٢٥ . اللہ (کا کلام جو انسانوں کو ان کی سمجھ کے مطابق مخاطب کرنا چاہتا ہے) اس بات سے نہیں جھجکتا کہ کسی (حقیقت کے سمجھانے کے لیے کسی حقیر سے حقیر چیز کی) مثال سے کام لے، مثلاً مچھر کی یا اس سے بھی زیادہ کسی حقیر چیز کی .

وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۞٢٣ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ صلے اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۞٢٤ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ط

اور الله کے سوا جن (طاقتوں) کو تم نے اپنا حمایتی سمجھ رکھا ھے ان سب کو بھی اپنی مدد کے لیے بلالو [اگر تم سچے ھو (١١)] ٢٣ پھر اگر تم ایسا نہ کرسکو اور (حقیقت یہ ھے کہ) کبھی نہ کرسکو گے تو اس آگ کے عذاب سے ڈرو (جو لکڑی کی جگہ) انسان اور پتھر کے ایندھن سے سلگتی ھے (اور) منکرین حق کے لیے تیار ھے ٢٤ . (لیکن ھاں) جن لوگوں نے (انکار و سرکشی کی جگہ) ایمان کی راہ اختیار کی اور ان کے کام بھی اچھے ھوے تو ان کے لیے (آگ کی جگہ ابدی راحت کے) باغوں کی بشارت ھے (سرسبز وشاداب باغ) جن کے نیچے نہریں بہ رھی ھیں (اور اس لیے وہ کبھی خشک ھونے والے نہیں) .

---

٢٣ و ٢٤ - رسالت اور وحی .

مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۲۷ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ج ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۲۸

عہد کرکے پھر اسے توڑ ڈالتے ہیں اور جن رشتوں کے جوڑنے کا خدا نے حکم دیا ہے ان کے کاٹنے میں بے باک ہیں اور (اپنی بد عملیوں اور سرکشیوں سے) ملک میں فساد پھیلاتے ہیں۔ (سو جن لوگوں کی شقاوتوں کا یہ حال ہے وہ ہمیشہ گم راہی کی چال ہی چلیں گے اور فی الحقیقت) یہی لوگ ہیں جن کے لیے سرا سر نامرادی اور نقصان ہے ۲۷۔ (اے افراد نسل انسانی!) تم کس طرح اللہ سے (اور اس کی عبادت سے) انکار کر سکتے ہو جب کہ حالت یہ ہے کہ تمہارا وجود نہ تھا اس نے زندگی بخشی، پھر وہی ہے جو زندگی کے بعد موت طاری کرتا ہے اور موت کے بعد دوبارہ زندگی بخشے گا اور بالآخر تم سب کو اسی کے حضور لوٹنا ہے ۲۸۔

۲۸ ـ آخرت کی زندگی اور پہلی پیدایش سے دوسری پیدایش پر استدلال۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	پس جو لوگ ایمان رکھتے ہیں
فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ	وہ (مثالیں سن کر ان کی دانائی
رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	میں غور کرتے ہیں اور) جان
فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ	لیتے ہیں کہ یہ جو کچھ ہے ان
بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ	کے پروردگار کی طرف سے
وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا	ہے. لیکن جن لوگوں نے انکار
يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۙ ۲۶	حق کی راہ اختیار کی ہے تو وہ
الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ	(جہل اور کج فہمی سے حقیقت
مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ	نہیں پاسکتے. وہ) کہتے ہیں :

بھلا ایسی مثال بیان کرنے سے اللہ کا مطلب کیا ہو سکتا ہے؟ (۱۲) پس کتنے ہی انسان ہیں جن کے حصے میں اس سے گمراہی آئے گی اور کتنے ہی ہیں جن پر (اس کی سمجھ بوجھ سے) راہ (سعادت) کھل جائے گی اور (خدا کا قانون یہ ہے کہ) وہ گمراہ نہیں کرتا مگر انہیں لوگوں کو جو (ہدایت کی تمام حدیں توڑ کر) فاسق ہو گئے ہیں ۲۶. (فاسق کون ہیں؟ فاسق وہ ہیں) جو احکام الٰہی کی اطاعت کا

۲۶- سنت الٰہی یہ ہے کہ وحی کا کلام انسانی بول چال کے مطابق ہوتا ہے اور بیان حقائق کے لیے مثالیں ضروری ہیں.

وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ	حالانکہ هم تیری حمد و ثنا کرتے
وَ نُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ	هوے تیری پاکی و قدوسی کا
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۳۰ وَ عَلَّمَ اٰدَمَ	اقرار کرتے هیں (تیری مشیت
الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ	برائی سے پاك اور تیرا کام نقصان
عَلَى الْمَلٰٓىِٕكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ	سے منزہ ھے) ۰ الله نے کہا:
بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ	میری نظر جس حقیقت پر ھے
صٰدِقِیْنَ ۝۳۱ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ	تمہیں اس کی خبر نہیں ۳۰ ۔
لَا عِلْمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ	(پھر جب ایسا ھوا کہ مشیت
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝۳۲	الٰہی نے جو کچھ چاھا ظہور

میں آگیا) اور آدم نے (یہاں تك معنوی ترقی کی کہ) تعلیم الٰہی سے تمام چیزوں کے نام معلوم کر لیے تو الله نے فرشتوں کے سامنے وہ (تمام حقائق) پیش کر دیے اور فرمایا: اگر تم (اپنے شبہہ میں درستی پر ھو تو بتاؤ ان (حقائق) کے نام کیا ھیں؟ ۳۱ فرشتوں نے عرض کیا: خدایا ساری پاکیاں اور بڑائیاں تیرے ھی لیے ھیں ۔ هم تو اتنا جانتے ھیں جتنا تو نے ھمیں سکھلا دیا ھے، علم تیرا علم ھے اور حکمت تیری حکمت ۳۲ ۔

۳۰۔ انسان کا زمین میں خدا کا خلیفہ ھونا، نوع انسانی کی معنوی تکمیل، آدم کا ظہور اور قوموں کی ھدایت و ضلالت کی ابتدا.

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا	(اور دیکھو!) یه اسی (پروردگار)
فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۚ ثُمَّ	کی کار فرمائی ھے که اس نے
اسْتَوٰٓی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ	زمین کی ساری چیزیں تمھارے
سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ	لیے پیدا کیں (تاکه جس طرح
شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۲۹ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ	چاھو ان سے کام لو) پھر وہ
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ	آسمان کی طرف متوجه ھوا اور
خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ	سات آسمان درست کر دیے
یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ	(جن سے طرح طرح کے فوائد

تمھیں حاصل ھوتے ھیں) اور وہ ھر چیز کا علم رکھنے والا ھے۲۹ .
اور (اے پیغمبر! اس حقیقت پر غور کرو) جب ایسا ھوا تھا که تمھارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا: میں زمین میں ایك خلیفه بنانے والا ھوں . فرشتوں نے عرض کیا: کیا ایسی ھستی کو خلیفه بنایا جا رھا ھے جو زمین میں خرابی پھیلائے گی اور خوں ریزی کرے گی؟

۲۹۔زمین کی مخلوقات میں نوع انسانی کی برتری اور مخلوقات ارضی کا اس لیے ھونا تاکه انسان انھیں اپنے کام میں لائے .

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ص وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۳۵ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ج وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۳۶

پھر (ایسا ہوا کہ) ہم نے آدم سے کہا: اے آدم! تو اور تیری بیوی دونوں جنت میں رہو، جس طرح چاہو کھاؤ پیو، امن چین کی زندگی بسر کرو، مگر (دیکھو!) وہ جو ایک درخت ہے تو کبھی اس کے پاس بھی نہ پھٹکنا۔ اگر تم اس کے قریب گئے تو (نتیجہ یہ نکلے گا کہ) حد سے تجاوز کر بیٹھو گے اور ان لوگوں میں سے ہو جاؤ گے جو زیادتی کرنے والے ہیں ۳۵۔

پھر (ایسا ہوا کہ) شیطان کی وسوسہ اندازی نے ان دونوں کے قدم ڈگمگا دیے اور یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ جیسی کچھ (راحت و سکون کی) زندگی بسر کر رہے تھے، اس سے نکلنا پڑا۔

= کا انکار کرنا، آدم کی بہشتی زندگی اور شجر ممنوع۔

قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝ ٣٣

(جب فرشتوں نے اس طرح اپنے عجز کا اعتراف کر لیا تو) حکم الٰہی ہوا: اے آدم! تم (اب) فرشتوں کو ان (حقائق) کے نام بتادو۔ جب آدم نے بتادیے تو اللہ نے فرمایا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ آسمان اور زمین کے تمام غیب مجھ پر روشن ہیں اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو وہ بھی میرے

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۚ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ٣٤

علم میں ہے اور جو کچھ تم چھپاتے تھے وہ بھی مجھ سے مخفی نہیں ٣٣۔
اور (پھر دیکھو!) جب ایسا ہوا تھا کہ ہم نے فرشتوں کو حکم دیا: آدم کے آگے سر بسجود ہو جاؤ۔ وہ جھک گئے، مگر ابلیس کی گردن نہیں جھکی، اس نے نہ مانا اور گھمنڈ کیا اور حقیقت یہ ہے کہ وہ منکروں میں سے تھا ٣٤۔

٣٤ـ فرشتوں کا آدم کے سامنے سر بسجود ہوجانا مگر ابلیس =

ہوں گی) جو کوئی ہدایت کی پیروی کرے گا (١٤) اس کے لیے کسی طرح کی غمگینی نہیں ٣٨۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا	جو کوئی انکار کرے گا اور
بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج	ہماری نشانیاں جھٹلائے گا وہ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ٣٩	دوزخی گروہ میں سے ہوگا،
يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا	ہمیشہ عذاب میں رہنے والا ٣٩۔
نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ	اے بنی اسرائیل! میری نعمت
وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ج	یاد کرو، وہ نعمت جس سے میں
وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ٤٠	نے تمہیں سرفراز کیا تھا۔ اور

ع ٤ ٤

(دیکھو!) اپنا عہد پورا کرو (جو ہدایت قبول کرنے اور اس پر کاربند ہونے کا عہد ہے) میں بھی اپنا عہد پورا کروں گا (جو ہدایت پر کاربند ہونے والوں کے لیے کامرانی و سعادت کا عہد ہے) اور (دیکھو!) میرے سوا کوئی نہیں، پس دوسروں سے نہیں، صرف مجھی سے ڈرو۔ ٤٠۔

---

٣٨ و ٣٩ – وحی الٰہی کی ہدایت اور انسان کی سعادت و شقاوت کا قانون۔

٤٠ – وحی الٰہی کی ہدایت کا جاری ہونا اور اس سلسلے میں بنی اسرائیل سے خطاب کہ کتاب اللہ کے سب سے بڑے حامل وہی سمجھے جاتے تھے۔

خدا کا حکم ہوا: یہاں سے نکل جاؤ ۔ تم میں سے ہر وجود دوسرے کا دشمن ہے ۔ اب تمہیں (جنت کی جگہ) زمین میں رہنا ہے اور ایک خاص وقت تک کے لیے (جو علم الٰہی میں مقرر ہو چکا ہے) اس سے فائدہ اٹھانا ہے ۳۶ ۔

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۞ ۳۷ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ج فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۞ ۳۸

پھر (ایسا ہوا کہ) آدم نے اپنے پروردگار کی تعلیم سے چند کلمات معلوم کر لیے (جن کے لیے اس کے حضور قبولیت تھی) پس اللہ نے اس کی توبہ قبول کر لی اور بلا شبہ وہی ہے جو رحمت سے درگذر کرنے والا ہے (اور اس کی درگذر کی کوئی انتہا نہیں) ۳۷ ۔ (آدم کی توبہ قبول ہو گئی (۱۳) اور) ہمارا حکم ہوا: اب تم سب یہاں سے نکل چلو (اور جس نئی زندگی کا دروازہ تم پر کھولا جا رہا ہے اسے اختیار کرو) لیکن (یاد رکھو!) جب کبھی ایسا ہوگا کہ ہماری جانب سے تم پر راہ (حق) کھولی جائے گی تو (تمہارے لیے دو ہی راہیں

---

۳۶ و ۳۷ – آدم کی لغزش ، اعتراف قصور ، قبولیت توبہ اور ایک نئی زندگی کا آغاز ۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ	تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے
وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ	هو مگر خود اپنی خبر نہیں لیتے
تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝٤٤	که تمهارے کاموں کا کیا حال
وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ	هے ، حالانکه خدا کی کتاب
وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى	تمهارے پاس هے اور همیشه
الْخٰشِعِيْنَ ۝٤٥ لا الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ	تلاوت کرتے رهتے هو (١٦) .
اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ	(افسوس تمهاری عقلوں پر!) کیا
اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝٤٦	اتنی موٹی سی بات بھی تمهاری
	سمجھ میں نہیں آتی ٤٤ .

ع الربع

اور (دیکھو!) صبر اور نماز (کی قوتوں) سے (اپنی اصلاح میں) مدد لو (١٧) لیکن نماز ایك ایسا عمل هے جو (انسان کی راحت طلب طبیعت پر) بہت هی کٹھن گزرتا هے ، البته جن لوگوں کے دل الله کے حضور جھکے هوے هیں ٤٥ . (اور) جو سمجھتے هیں انهیں اپنے پروردگار سے ملنا اور (بالآخر) اس کے حضور لوٹنا هے تو ان پر یه عمل کٹھن نہیں هو سکتا (١٨) ٤٦ .

٤٥ – "صبر" اور "نماز" دو بڑی روحانی قوتیں هیں =

وَ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا	اور اس کلام پر ایمان لاؤ
لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ	جو میں نے نازل کیا ھے
كَافِرٍ بِهٖ ۖ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ	اور جو اس کلام کی تصدیق
ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ۝٤١	کرتا ھوا نمایاں ھوا ھے جو
وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ	تمھارے پاس (پہلے سے) موجود
وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ	ھے. اور ایسا نہ کرو کہ اس کے
تَعْلَمُوْنَ ۝٤٢ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ	انکار میں (شقاوت کا) پہلا
وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا	قدم جو اٹھے وہ تمھارا ھو [اور
مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝٤٣	میری آیتوں کو حقیر رقم کے بدلے

نہ بیچو (۱۵)] اور (دیکھو!) میرے سوا کوئی نہیں . پس میری نافرمانی سے بچو ٤١ . اور ایسا نہ کرو کہ حق کو باطل کے ساتھ ملا کر مشتبہ بنادو اور حق کو چھپاؤ، حالانکہ تم جانتے ھو (حقیقت حال کیا ھے) ٤٢ .

نماز قائم کرو (جس کی حقیقت تم نے کھو دی ھے) زکوٰۃ ادا کرو (جس کا تم میں اخلاص باقی نہیں رھا) اور جب اللہ کے حضور جھکنے والے جھکیں تو ان کے ساتھ تم بھی سر نیاز جھکا دو ٤٣ .

يُذَبِّحُونَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ	وہ تمہارے لڑکوں کو بے دریغ
نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ	ذبح کر ڈالتے (تاکہ تمہاری نسل
مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۞ ۴۹	نابود ہو جائے) اور تمہاری
وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ	عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے
فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ	(تاکہ حکمران قوم کی لونڈیاں
فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۞ ۵۰	بن کر زندگی بسر کریں) اور

فی الحقیقت اس صورت حال میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے لیے بڑی ہی آزمایش تھی ۴۹. اور (پھر وہ وقت یاد کرو) جب (تم مصر سے نکلے تھے اور فرعون تمہارا تعاقب کر رہا تھا) ہم نے سمندر کا پانی اس طرح الگ الگ کر دیا کہ تم بچ نکلے، مگر فرعون کا گروہ غرق ہوگیا اور تم (کنارے پر کھڑے) دیکھ رہے تھے ۵۰.

= کی ہدایت و ضلالت کے حقائق.

۴۹- مصر کے فرعونیوں کی غلامی سے نجات اور کتاب و فرقان کا عطیہ، لیکن بنی اسرائیل کا مصری بت پرستی کی طرف مائل ہوجانا اور گوسالہ پرستی شروع کر دینی.

يٰبَنِىٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِىَ الَّتِىۡٓ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَاَنِّىۡ فَضَّلۡتُكُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ۞٤٧ وَاتَّقُوۡا يَوۡمًا لَّا تَجۡزِىۡ نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ شَيۡـــًٔا وَّلَا يُقۡبَلُ مِنۡهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤۡخَذُ مِنۡهَا عَدۡلٌ وَّلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ۞٤٨ وَاِذۡ نَجَّيۡنٰكُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ يَسُوۡمُوۡنَكُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ

اے بنی اسرائیل! میری نعمتیں یاد کرو جن سے میں نے تمھیں سرفراز کیا تھا اور (خصوصاً) یہ (نعمت) کہ دنیا کی قوموں پر تمھیں فضیلت دی تھی٤٧. اس دن کی پکڑ سے ڈرو جب کہ (انسان کی کوئی کوشش بھی اسے برے کاموں کے نتیجوں سے نہیں بچا سکے گی. (اس دن) نہ تو کوئی انسان دوسرے انسان کے کام آئے گا، نہ کسی کی سفارش سنی جائے گی، نہ کسی طرح کا بدلا قبول کیا جائے گا اور نہ کہیں سے کسی طرح کی مدد ملے گی ٤٨. اور (اپنی تاریخ حیات کا وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تمھیں خاندان فرعون (کی غلامی) سے جنھوں نے تمھیں نہایت سخت عذاب میں ڈال رکھا تھا، نجات دی تھی.

= جن سے اصلاح نفس اور انقلاب حال میں مدد لی جاسکتی ہے.

٤٧ - بنی اسرائیل کے ایام و وقائع کا تذکرہ اور قوموں =

اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ	تم نے بچھڑے کی پوجا کرکے خود
بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى	اپنے ھاتھوں اپنے کو تباہ کردیا ھے.
بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ط	پس چاھیے کہ اپنے خالق کے
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ	حضور توبہ کرو اور (گوسالہ
بَارِئِكُمْ ط فَتَابَ عَلَيْكُمْ ط	پرستی کے بدلے) اپنی جانوں کو قتل
اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۞ ٥٤	کرو. اسی میں خدا کے نزدیک
وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ	تمھارے لیے بہتری ھے. چنانچہ
لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً	تمھاری توبہ قبول کرلی گئی اور اللہ
فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ	بڑا ھی رحمت والا اور رحمت
تَنْظُرُوْنَ ۞ ٥٥	سے درگذر کرنے والا ھے ٥٤.

اور (پھر وہ واقعہ یاد کرو) جب تم نے کہا تھا: اے موسٰی! ھم کبھی تم پر یقین کرنے والے نہیں جب تک کہ کھلے طور پر اللہ کو (تم سے بات کرتا ھوا) نہ دیکھ لیں. پھر (تمھیں یاد ھے کہ اس گمراھانہ جسارت کا نتیجہ کیا نکلا تھا، یہ نکلا تھا کہ) بجلی کے کڑاکے نے (اچانک) آ گھیرا اور تم نظر اٹھائے تک رھے تھے ٥٥.

وَ اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰی اَرْبَعِیْنَ	اور (پھر وہ واقعہ بھی یاد کرو)
لَیْلَۃً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ	جب ہم نے موسی سے چالیس
مِنْۢ بَعْدِہٖ وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ ۵۱	راتوں والا وعدہ کیا تھا ۔ پھر
ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْکُمْ مِّنْۢ بَعْدِ	(جب ایسا ہوا کہ وہ چالیس دن
ذٰلِکَ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝ ۵۲	کے لیے تمھیں چھوڑ کر پہاڑ پر

چلا گیا تو اس کے جاتے ہی) تم نے ایك بچھڑے کی پرستش اختیار کرلی اور تم راہ حق سے ھٹ گئے تھے ۵۱ ۔ (یہ تمھاری بڑی ھی گمراھی تھی) لیکن ھم نے (اپنی رحمت سے) در گذر کی (۱۹) تاکہ اللہ کی بخشایشوں کی قدر کرو ۔

وَ اِذْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ	اور (پھر وہ واقعہ بھی یاد کرو)
وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ۝ ۵۳	جب ہم نے (چالیس راتوں والا
وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ یٰقَوْمِ	وعدہ پورا کیا تھا اور) موسیٰ

کو الکتاب (یعنی تورات) اور الفرقان (یعنی حق و باطل میں امتیاز کرنے والی قوت) عطا فرمائی تھی ، تاکہ تم پر (سعادت و فلاح کی) راہ کھل جائے ۵۳ ۔ اور (پھر وہ وقت) جب موسیٰ (کتاب الٰہی کا عطیہ لے کر پہاڑ سے اترا تھا اور تمھیں ایك بچھڑے کی پوجا میں سرگرم دیکھ کر) پکار اٹھا تھا : اے میری قوم ! (افسوس تمھاری حق فراموشی پر)

وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۞[57] وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۭ وَ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۞[58]

خود اپنا ھی نقصان کرتے رھے ۵۷ . اور (پھر کیا اس وقت کی یاد بھی تمھارے اندر عبرت پیدا نہیں کر سکتی) جب (ایك شہر کی آبادی تمھارے سامنے تھی، اور) ھم نے حکم دیا تھا کہ اس آبادی میں (فتح مندانہ) داخل ھوجاؤ اور پھر کھاؤ پیو، آرام چین کی زندگی بسر کرو . لیکن (۲۲) جب شہر کے دروازے میں قدم رکھو تو تمھارے سر اللہ کے حضور جھکے ھوئے ھوں اور تمھاری زبانوں پر توبہ و استغفار کا کلمہ جاری ھو کہ ''حطة، حطة'' (خدایا! ھمیں گناھوں کی آلودگی سے پاك کر دے . اگر تم نے ایسا کیا تو) اللہ تمھاری خطائیں معاف کر دے گا اور (اس کا قانون یہی ھے کہ) نیك کردار انسانوں کے اعمال میں برکت دیتا ھے اور ان کے اجر میں فراوانی ھوتی رھتی ھے ۵۸ .

---

۵۷ - صحراء سینا کی، بے آب وگیاہ سرزمین میں زندگی کی =

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ	پھر ہم نے تمھیں اس ہلاکت
مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٥٦	کے بعد (دوبارہ) اٹھا کھڑا کیا
وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ	(۲۰) تاکہ اپنے آپ کو نعمت
وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ	الٰہی کا قدر شناس ثابت کرو ۵٦ ۔
وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ	اور (پھر جب ایسا ہوا تھا کہ
مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا	صحراء سینا کی بے آب و گیاہ

سرزمین میں دھوپ کی شدت اور غذا کے نہ ملنے سے تم ہلاك ہو جانے والے تھے تو) ہم نے تمھارے سروں پر ابر کا سایہ پھیلا دیا اور من اور سلویٰ (۲۱) کی غذا فراہم کر دی (تم سے کہا گیا) خدا نے تمھاری غذا کے لیے جو اچھی چیزیں مہیا کر دی ہیں انھیں بفراغت کھاؤ اور کسی طرح کی تنگی محسوس نہ کرو (لیکن اس پر بھی تم اپنی بدعملیوں سے باز نہ آئے ۔ غور کرو!) تم نے (اپنی ناشکریوں سے) ہمارا کیا بگاڑا ،

---

۵۵ - بنی اسرائیل کی یہ گمراہی کہ ان کے دلوں میں وحی الٰہی پر کامل یقین نہ تھا ۔

فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ	موجود ہے ۔ موسٰی نے اس
عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ	حکم کی تعمیل کی) چنانچہ بارہ
مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا	چشمے پھوٹ نکلے اور تمام لوگوں
مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا	نے اپنے اپنے پانی لینے کی جگہ
فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۞ ٦٠	معلوم کرلی ۔ (اس وقت تم سے
وَ اِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ	کہا گیا تھا(۲۳)) کھاؤ پیو ، خدا
نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ	کی بخشایش سے فائدہ اٹھاؤ(۲٤)
لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا	اور اس سر زمین میں جھگڑا
تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا	فساد نہ کرو٦٠ ۔

اور (پھر دیکھو ! تمھاری تاریخ حیات کا وہ واقعہ بھی کس درجہ عبرت انگیز ہے) جب تم نے موسٰی سے کہا تھا ہم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک ہی طرح کے کھانے پر قناعت کرلیں (۲۵) پس اپنے پروردگار سے دعا کرو ہمارے لیے وہ تمام چیزیں پیدا کردی جائیں جو زمین کی پیداوار ہیں : سبزی ،

٦٠ ـ صحراء سینا میں پانی کے چشموں کا نمایاں ہو جانا ، لیکن بنی اسرائیل کا پانی کے لیے آپس میں جھگڑنا اور فتنہ و فساد پھیلانا ۔

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا	لیکن (پھر ایسا ہوا کہ) تم میں
غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ	سے ان لوگوں نے جن کی راہ
فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا	ظلم و شرارت کی راہ تھی،
رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا	خدا کی بتلائی ہوئی بات ایک
يَفْسُقُوْنَ ۵۹ وَاِذِ اسْتَسْقٰى	دوسری بات سے بدل ڈالی
مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ	(اور عجز و عبودیت کی جگہ
بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ	غفلت و غرور میں مبتلا ہوگئے)

۶ ع ۶

نتیجہ یہ نکلا کہ ظلم و شرارت کرنے والوں پر ہم نے آسمان سے عذاب نازل کیا اور یہ ان کی نافرمانیوں کی سزا تھی ۵۹ ۔ اور (پھر وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی طلب کیا تھا اور ہم نے حکم دیا تھا: اپنی لاٹھی سے پہاڑ کی چٹان پر ضرب لگاؤ (تم دیکھو گے کہ پانی تمہارے لیے

= تمام ضروریات کا مہیا ہو جانا لیکن بنی اسرائیل کا کفران نعمت کرنا ۔

۵۸ – بنی اسرائیل کی یہ گم راہی کہ جب انہیں فتح و کام رانی عطا کی گئی تو عبودیت و نیاز کی جگہ غفلت و غرور میں مبتلا ہوگئے ۔

اس لیے ہوا کہ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور اس کے نبیوں کے نا حق قتل میں بے باك تھے۔ اور (گمراھی و شقاوت کی یہ روح ان میں) اس لیے (پیدا ھوگئی) کہ (اطاعت کی جگہ) سرکشی سما گئی تھی اور تمام حدیں توڑ کر بے لگام ھو گئے تھے[٦١] .

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ	(٢٧) جو لوگ (پیغمبر اسلام پر)
هَادُوْا وَ النَّصٰرٰی وَ الصّٰبِئِیْنَ	ایمان لا چکے هیں وہ هوں یا وہ
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ	لوگ هوں جو یہودی هیں یا
وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ	نصاری اور صابی هوں (کوئی هو
عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ	اور کسی گروہ بندی میں سے هو)

٦١ - محکومی و غلامی سے قوم کا اخلاق پست ھو جاتا ھے اور بلند مقاصد کے لیے جوش و عزم باقی نہیں رھتا بنی اسرائیل فراعنۂ مصر کی غلامی سے آزاد ھو گئے تھے اور قومی عظمت کا مستقبل ان کے سامنے تھا ، لیکن وہ ان حقیر راحتوں کے لیے ترستے تھے جو مصر کی غلامانہ زندگی میں میسر تھیں ، اور وہ چھوٹی چھوٹی تکلیفیں شاق گزرتی تھیں جو آزادی و عظمت کی راہ میں پیش آتی تھیں .

وَ قِثَّآئِهَا وَ فُوْمِهَا وَ عَدَسِهَا	ترکاری، گیہوں، دال، پیاز، لہسن
وَ بَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ	(وغیرہ جو مصر میں ہم کھایا
الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ؕ	کرتے تھے) موسیٰ نے یہ سن
اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ	کر کہا (افسوس تمہاری غفلت
مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَ ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ	اور بے حسی پر!) کیا تم چاہتے
الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُ ٭ وَ بَآءُوْ	ہو ایک ادنیٰ سی بات کے لیے
بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ	(یعنی غذا کی لذت کے لیے)
بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ	اس (مقصد عظیم) سے دست
اللّٰهِ وَ یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ	بردار ہو جاؤ جس میں (بڑی ہی)
بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا	خیر و برکت ہے (یعنی قومی
وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۶۱	آزادی و سعادت سے؟ اچھا،

ع ۷ ۷

اگر تمہاری غفلت و بدبختی کا یہی حال ہے تو) یہاں سے نکلو شہر کی راہ لو۔ وہاں یہ تمام چیزیں مل جائیں گی جن کے لیے ترس رہے ہو (۲۶) بہر حال بنی اسرائیل پر خواری و نامرادی کی مار پڑی اور خدا کے غضب کے سزاوار ہوئے۔ اور یہ

وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝٦٣
کی چوٹیاں تم پر بلند کردی گئی تھیں: دیکھو! جو کتاب تمھیں دی گئی ھے اس پر مضبوطی کے ساتھ جم جاؤ اور جو کچھ اس میں بیان کیا گیا ھے اسے ھمیشہ یاد رکھو (اور یہ اس لیے ھے) تاکہ تم (نافرمانی سے) بچو ٦٣ ·

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ج
لیکن پھر تم اپنے عہد سے پھر گئے (٢٨)

فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٦٤
اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تمھارا ساتھ نہ دیتی تو

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ۝٦٥ ع فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٦٦
(تمھاری گمراھی کی چال تو ایسی تھی کہ) فوراً ھی تباھی کے حوالے ھوجاتے ٦٤ . اور یقیناً تم ان لوگوں کے حال سے بے خبر نہیں ھو جو تمھیں میں سے تھے اور جنھوں نے "سبت" (یعنی تعطیل اور عبادت کے مقدس دن) کے معاملے میں راست بازی

٦٣ – بنی اسرائیل کی یہ گمراھی کہ شریعت کے احکام پر =

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ [62] لیکن جو کوئی بھی خدا پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور اس کے اعمال بھی اچھے ہوے تو وہ اپنے ایمان و عمل کا اجر اپنے پروردگار سے ضرور پائے گا. اس کے لیے نہ تو کسی طرح کا کھٹکا ہوگا نہ کسی طرح کی غمگینی [62].

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ اور (پھر اپنی تاریخ حیات وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ کا وہ وقت بھی یاد کرو) خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ جب ہم نے تم سے تمھارا عہد لیا تھا (اور یہ وہ وقت تھا کہ تم نیچے کھڑے تھے) اور کوہ طور

---

۶۲ - اس اصل عظیم کا اعلان کہ سعادت و نجات ایمان و عمل سے وابستہ ہے، نسل و خاندان یا مذہبی گروہ بندی کو اس میں کوئی دخل نہیں. یہودی جب ایمان و عمل سے محروم ہوگئے تو نہ تو ان کی نسل ان کے کام آئی، نہ یہودیت کی گروہ بندی سود مند ہو سکی. خدا کے قانون نے یہ نہیں دیکھا کہ وہ کون ہیں اور کس گروہ بندی سے تعلق رکھتے ہیں، بلکہ صرف یہ دیکھا کہ عمل کا کیا حال ہے اور پھر جب آزمایش عمل میں پورے نہ اترے تو مغضوب و نامراد ہوگئے.

معلوم ہوتا ہے کہ تم ہمارے ساتھ تمسخر کر رہے ہو ۔ موسیٰ نے کہا : نعوذ باللہ ! اگر میں (احکام الٰہی کی تبلیغ میں تمسخر کروں اور) جاہلوں کا سا شیوہ اختیار کروں ٦٧ ۔ یہ سن کر وہ بولے (اگر ایسا ہی ہے تو) اپنے پروردگار سے درخواست کرو وہ کھول کر بیان کر دے کہ کس طرح کا جانور ذبح کرنا چاہیے (یعنی ہمیں تفصیلات معلوم ہونی چاہییں)

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۞٦٨ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۞٦٩

موسیٰ نے کہا : خدا کا حکم یہ ہے کہ ایسی گائے ہو جو نہ تو بالکل بوڑھی ہو نہ بالکل بچھیا ، درمیانی عمر کی ہو اور اب (کہ تمہیں تفصیل کے ساتھ حکم مل گیا ہے) چاہیے کہ اس کی تعمیل کرو ٦٨ ۔ (لیکن انھوں نے

---

٦٧ - کثرت سوال اور تعمق فی الدین کی گم راہی ، یعنی احکام حق کی سیدھی سادی اطاعت کرنے کی جگہ ردّ و کد کرنا ، طرح طرح کے سوالات گھڑنا ، بلا ضرورت باریک بینیاں کرنی اور دقیقہ سنجیاں کرنی اور شریعت =

کی حدیں توڑ ڈالی تھیں (یعنی حکم شریعت سے بچنے کے لیے حیلوں اور مکاریوں سے کام لیا تھا) (۲۹) ہم نے کہا: ذلیل و خوار بندروں کی طرح ہو جاؤ (انسانوں کے پاس سے ہمیشہ دھتکارے نکالے جاؤ گے)۶۵ ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ہم نے اس معاملے کو ان سب کے لیے جن کے سامنے ہوا اور ان کے لیے بھی جو بعد کو پیدا ہوے تازیانۂ عبرت بنادیا اور ان لوگوں کے لیے جو متقی ہیں اس میں نصیحت و دانائی رکھ دی ۶۶ ۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۭ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝۶۷ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۭ

اور (پھر وہ معاملہ یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے یہ بات کہی تھی کہ خدا کا حکم ہے ایک گائے ذبح کردو (بجائے اس کے کہ راست بازی کے ساتھ اس پر عمل کرتے، لگے طرح طرح کی کٹ حجتیاں کرنے) (۳۰) کہنے لگے :

= سچائی کے ساتھ عمل نہیں کرتے تھے اور ان سے بچنے کے لیے طرح طرح کے شرعی حیلے گھڑ لیتے تھے، یعنی محض نمایشی طور پر تو ان کی تعمیل کرلیتے لیکن جو کچھ حقیقی مقصد تھا وہ پورا نہ کرتے ۔

اس پر موسیٰ نے کہا اللہ فرماتا ھے: ایسی گائے ھو جو نہ تو کبھی هل میں جوتی گئی ھو نہ کبھی آب پاشی کے لیے کام میں لائی گئی ھو، پوری طرح صحیح سالم، داغ دھبے سے پاك و صاف. (جب معاملہ اس حد تك پہنچ گیا تو پھر عاجز ھوکر) بولے (ھاں!) اب تم نے ٹھیك ٹھیك بات بتادی. چنانچہ جانور ذبح کیا گیا اگرچہ ایسا کرنے پر وہ (دل سے) آمادہ نہ تھے ۷۱.

وَ اِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَ اللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝۷۲ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى لا وَ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۷۳ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ م بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَ اِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ

اور (پھر غور کرو وہ واقعہ) جب تم نے (یعنی تمھاری قوم نے) ایك جان ھلاك کردی تھی اور اس کی نسبت آپس میں جھگڑتے اور ایك دوسرے پر الزام لگاتے تھے اور جو بات تم چھپانی چاھتے تھے خدا اسے آشکارا کردینے والا تھا ۷۲. چنانچہ ایسا ھوا کہ ھم نے حکم دیا: اس (شخص) پر (جو فی الحقیقت

پہلے سوال کا جواب پا کر ایک دوسرا سوال کھڑا کر دیا) کہنے لگے: اپنے پروردگار سے درخواست کرو وہ یہ بھی بتادے کہ جانور کا رنگ کیسا ہونا چاہیے ۔ موسیٰ نے کہا: حکم الٰہی یہ ہے کہ اس کا رنگ پیلا ہو، خوب گہرا پیلا، ایسا کہ دیکھنے والوں کا جی دیکھ کر خوش ہو جائے ۶۹ ۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ لا إِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ط وَ إِنَّآ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ۝۷۰ قَالَ إِنَّهٗ يَقُوْلُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ج مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ط قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ط فَذَبَحُوْهَا وَ مَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ع۝ ۷۱ ع ۸

(جب رنگ کی خصوصیت بھی معین ہو چکی تو انہوں نے ایک اور الجھاؤ پیدا کر دیا) کہنے لگے (ان ساری باتوں کے بعد بھی) ہمارے لیے جانور کی پہچان مشکل ہے ۔ اپنے پروردگار سے کہو کہ (اور زیادہ کھول کے) بتادے کہ جانور کیسا ہونا چاہیے ان شاء اللہ ہم ضرور پتا لگالیں گے ۷۰ ۔

۸ = کی سادگی اور آسانی کو سختی اور پیچیدگی سے بدل دینا ۔
(حکم ذبح کے لیے گنتی، باب ۱۹: ۲ اور استثنا، باب ۲۱: ۳ دیکھو)

ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝٧٥ (۳۲) (پس افسوس ان دلوں پر جن کے آگے پتھر کی سختی اور چٹانوں کا جماؤ بھی مانند پڑ جائے) اور (یاد رکھو!) خدا (کا قانون) تمہارے کرتوتوں کی طرف سے غافل نہیں ھے (۳۳) ۷٤.

(۳٤) (مسلمانو!) کیا تم توقع رکھتے ھو کہ یہ لوگ (کلام حق پر غور کریں گے اور اس کی سچائی پرکھ کر) تمہاری بات مان لیں گے، حالانکہ ان میں ایك گروہ ایسا تھا جو اللہ کا کلام سنتا تھا اور اس کا مطلب سمجھتا تھا، لیکن پھر بھی جان بوجھ کر اس میں تحریف کر دیتا تھا (یعنی اس کا مطلب بدل دیتا تھا) (۳۵) ۷۵.

---

۷٤ – بنی اسرائیل کی قلبی و اخلاقی حالت کا انتہائی تنزل حتی کہ اس حالت کا پیدا ھو جانا جب عبرت پذیری اور تنبہ کی استعداد یك قلم معدوم ھو جاتی ھے اور فکر انسان اپنی تباہ شدہ حالت پر قانع و مطمئن ھو جاتا ھے.

۷۵ – بنی اسرائیل کے گزشتہ ایام و وقائع کے ذکر کے بعد ان کے موجودہ اعمال و اقوال پر تبصرہ. ان کی اعتقادی اور عملی گم راھیوں کی تشریح اور دین الٰہی کے حجج و براھین. سب سے پہلی اور بنیادی گم راھی یہ ھے کہ نہ تو کتاب اللہ کا سچا علم باقی رھا ھے نہ سچا عمل.

قاتل تھا) مقتول کے بعض (اجزاء جسم) سے ضرب لگاؤ. (جب ایسا کیا گیا تو حقیقت کھل گئی اور قاتل کی شخصیت معلوم ہو گئی) اللہ اسی طرح مردوں کو زندگی بخشتا اور تمھیں اپنی (قدرت و حکمت کی) نشانیاں دکھلاتا ہے تاکہ سمجھ بوجھ سے کام لو [۷۳].

اور پھر (۳۱) تمھارے دل سخت پڑ گئے، ایسے سخت گویا پتھر کی چٹانیں ہیں. (نہیں) بلکہ پتھر سے بھی زیادہ سخت، کیوں کہ پتھروں میں تو بعض پتھر ایسے بھی ہیں جن میں سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلتے ہیں.

وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ	اور انھیں پتھروں میں ایسی
فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ	چٹانیں بھی ہیں جو شق ہو کر
مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ	دو ٹکڑے ہو جاتی ہیں اور ان
خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ	میں سے پانی اپنی راہ نکال لیتا ہے.
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۞ ۷۴ اَفَتَطْمَعُوْنَ	اور پھر انھیں میں وہ چٹانیں
اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ	بھی ہیں جو خوف الٰہی سے
فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ	(لرز کر) گر پڑتی ہیں.

۷۲ و ۷۳ – بنی اسرائیل کا قتل نفس میں بے باک ہو جانا جو شریعت الٰہی کے رو سے انسان کا بڑے سے بڑا جرم ہے.

(معامله انسان سے نہیں بلکه الله سے ھے اور) الله کے علم سے کوئی بات چھپی نہیں ؟ وہ جو کچھ چھپا رکھتے ھیں اسے بھی وہ جانتا ھے اور جو کچھ ظاھر کرتے ھیں وہ بھی اس کے سامنے ھے۷۷ .

اور پھر (۳۷) انھیں میں وہ لوگ بھی ھیں جو ان پڑھ ھیں اور جہاں تك کتاب الٰہی کا تعلق ھے (خوش اعتقادی کی) آرزوون اور ولولوں کے سوا اور کچھ نہیں جانتے اور محض وھموں گمانوں میں مگن ھیں ۷۸ ۰

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ق ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ط

پس افسوس ان پر جن کا شیوہ یہ ھے که خود اپنے هاتھ سے کتاب لکھتے ھیں (یعنی اپنی رایوں اور خواھشوں کے مطابق احکام شرع کی کتابیں بناتے ھیں) پھر لوگوں سے کہتے ھیں یہ الله کی طرف سے ھے (یعنی اس میں جو کچھ لکھا ھے وہ کتاب الٰہی کے احکام ھیں) اور یہ سب کچھ اس لیے کرتے ھیں تا که اس کے بدلے میں ایك حقیر سی قیمت دنیوی فائدے کی حاصل کر لیں .

۷۸- ان کے علماء حق فروش ھیں اور عوام کا سرمایۂ دین =

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اور (دیکھو ! ان کا حال تو
قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖۚ وَ اِذَا خَلَا	یہ ہے کہ) جب یہ ایمان والوں
بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا	سے ملتے ہیں تو اپنے آپ کو
اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ	مؤمن ظاہر کرتے ہیں ، لیکن
عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ	جب اکیلے میں ایک دوسرے
عِنْدَ رَبِّكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝٧٦	سے باتیں کرتے ہیں تو کہتے
اَوَ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ	ہیں : جو کچھ تمہیں خدا نے
مَا يُسِرُّوْنَ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ۝٧٧	(تورات کا) علم دیا ہے وہ
وَ مِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ	ان لوگوں پر کیوں ظاہر کرتے
الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِىَّ وَ اِنْ هُمْ	ہو؟ کیا اس لیے کہ وہ تمہارے
اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝٧٨	خلاف تمہارے پروردگار کے

النصف

حضور اس سے دلیل پکڑیں (یعنی تورات سے تمہارے خلاف دلیل لائیں) کیا (اتنی موٹی سی بات بھی) تم نہیں سمجھتے؟ (٣٦)(افسوس ان کے دعوئے ایمان و حق پرستی پر!) کیا یہ نہیں جانتے کہ =

کے لیے (تاکہ گناہ کے میل کچیل سے پاك و صاف هو کر پھر جنت میں جا داخل هوں. اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہہ دو: یه بات جو تم کہتے هو تو (دو حالتوں سے خالی نہیں: یا تو) تم نے خدا سے (غیر مشروط) نجات کا کوئی پٹا لکھوا لیا ھے که اب وہ اس کے خلاف جا نہیں سکتا اور یا پھر تم خدا کے نام پر ایك ایسی بات کہہ رھے هو جس کے لیے تمہارے پاس کوئی علم نہیں ۸۰.

بَلٰی مَنْ کَسَبَ سَیِّئَةً نہیں، (آخرت کی نجات کسی

وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِیْئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ ایك گروہ هی کی میراث نہیں ھے

---

۸۰ - یہودیوں کی یه گمراهی که سمجھتے تھے ان کی امت نجات یافته امت ھے، اس لیے ممکن نہیں که کوئی یہودی همیشه کے لیے دوزخ میں ڈالا جائے.

قرآن ان کے اس زعم باطل کا رد کرتا ھے اور کہتا ھے: جنت و دوزخ کی تقسیم قوموں کی تقسیم کی بنا پر نہیں ھے که کسی خاص قوم کے لیے جنت هو اور باقی کے لیے دوزخ، بلکه اس کا تمام تر دار و مدار ایمان و عمل پر ھے. جس انسان نے بھی اپنے اعمال کے ذریعے برائی کمائی اس کے لیے برائی یعنی عذاب ھے اور جس کسی نے بھی اپنے اعمال کے ذریعے اچھائی کمائی اس کے لیے اچھائی یعنی نجات ھے، خواہ وہ کوئی هو اور کسی گروہ بندی کا هو.

فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُونَ ۝ ۷۹ وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ۚ قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ ۖ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ ۸۰

پس افسوس اس پر جو کچھ ان کے ھاتھ لکھتے ھیں اور افسوس اس پر جو کچھ وہ اس ذریعے سے کماتے ھیں۷۹. یہ لوگ (یعنے یھودی) کہتے ھیں: جہنم کی آگ ھمیں کبھی چھونے والی نہیں (کیوں کہ ھماری امت خدا کے نزدیک نجات پائی ھوئی امت ھے) اگر ھم آگ میں ڈالے بھی جائیں گے تو (اس لیے نہیں کہ ھمیشہ عذاب میں رھیں بلکہ) صرف چند گنے ھوے دنوں

= خوش اعتقادی کی آرزووں اور جہالت کے ولولوں کے سوا کچھ نہیں ھے.

۷۹ = یھودیوں کے علماء کی یہ گم راھی کہ کتاب اللہ کے احکام پر اپنی رایوں اور خواھشوں کو ترجیح دیتے اور پھر اپنے گھڑے ھوے حکموں اور مسئلوں کو کتاب اللہ کی طرح واجب العمل بتاتے.

یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا (وہ عہد کیا تھا؟ کیا اسرائیلیت کے گھمنڈ اور یہودی گروہ بندی کی نجات یافتگی کا عہد تھا؟ نہیں، ایمان و عمل کا عہد تھا) اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرنا، ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا، عزیزوں قریبوں کے ساتھ نیکی سے پیش آنا، یتیموں مسکینوں کی خبر گیری کرنا، تمام انسانوں سے اچھا برتاؤ کرنا، نماز قائم کرنی، زکوٰۃ ادا کرنی۔ (ایمان و عمل کی یہی بنیادی سچائیاں ھیں جن کا تم سے عہد لیا گیا تھا) لیکن تم اس عہد پر قائم نہیں رھے اور ایک تھوڑی تعداد کے سوا سب الٹی چال چلے اور حقیقت یہ ھے کہ (ھدایت کی طرف سے) تمہارے رخ ھی پھرے ھوے ھیں ۸۳۔

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ	اور (پھر وہ معاملہ یاد کرو)
لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ	جب ایسا ہوا تھا کہ ہم نے تم
وَ لَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ	سے عہد لیا تھا: آپس میں ایک
مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ	دوسرے کا خون نہیں بہاؤ گے
وَ اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝۸۴	اور نہ اپنے آپ کو (یعنی اپنی

جماعت کے افراد کو) جلاوطن کرو گے۔ تم نے اس کا اقرار کیا تھا اور تم (اب بھی) یہ بات مانتے ھو ۸۴۔

۸۴ ـ پیروان مذہب کی گمراھی کی وہ حالت جب کہ =

اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا	که هر حال میں اسی کے لیے هو
خٰلِدُوْنَ ۝۸۱ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	خدا کا قانون تو یه هے که
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ	کوئی انسان هو اور کسی گروه
اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا	کا هو لیکن) جس کسی نے
خٰلِدُوْنَ ۝۸۲ وَاِذْ اَخَذْنَا	بهی اپنے کاموں سے برائی
مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	کمائی اور اس کے گناهوں نے
لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف	اسے گهیرے میں لے لیا تو وه
وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي	دوزخی گروه میں سے هے ،
الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ	همیشه دوزخ میں رهنے والا ۸۱.
وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا	اور جو کوئی بهی ایمان لایا
وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا	اور اس کے کام بهی اچهے
الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا	هوے تو وه بهشتی گروه میں
قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ	سے هے ، همیشه بهشت میں
مُّعْرِضُوْنَ ۝۸۳	رهنے والا ۸۲. اور (پهر وه وقت

ع ۹ ۹

وَ اِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَ هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ ۸۵

لیکن پھر جب ایسا ھوتا ھے کہ تمہارے جلا وطن کیے ھوے آدمی (دشمنوں کے ھاتھ پڑ جاتے ھیں اور) قیدی ھو کر تمہارے سامنے آتے ھیں تو تم فدیہ دے کر چھڑا لیتے ھو (اور کہتے ھو: شریعت کی رو سے ایسا کرنا ضروری ھے) حالانکہ (اگر شریعت کے حکموں کا تمھیں اتنا ھی پاس ھے تو شریعت کی رو سے تو) یہی بات حرام تھی کہ انہیں ان کے گھروں اور بستیوں سے جلا وطن کر دو (۳۸)۔ (پھر یہ گم راھی کی کیسی انتہا ھے کہ قیدیوں کے چھڑانے اور ان کے فدیے کے لیے مال جمع کرنے میں تو شریعت یاد آجاتی ھے، لیکن اس ظلم و معصیت کے وقت یاد نہیں آتی جس کی وجہ سے وہ دشمنوں کے ھاتھ پڑے

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ	لیکن پھر (دیکھو!) تم ھی وہ
اَنْفُسَكُمْ وَ تُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا	اقرار کرنے والی جماعت ھو
مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ز تَظٰهَرُوْنَ	جس کے افراد ایك دوسرے
عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ط	کو بے دریغ قتل کرتے ھیں

اور ایك فریق دوسرے فریق کے خلاف ظلم و معصیت سے جتھا بندی کرکے اسے اس کے وطن سے نکال باھر کرتا ھے (اور تم میں سے کسی کو بھی یہ بات یاد نہیں آتی کہ اس بارے میں خدا کی شریعت کے احکام کیا ھیں؟)

= اتباع دین کی روح یک قلم مفقود ھوجاتی ھے اور دین داری کی نمایش صرف اس لیے کی جاتی ھے تاکہ نفسانی خواھشوں اور کام جوئیوں کے لیے اسے آلۂ کار بنایا جائے ۔ اس صورت حال کا لازمی نتیجہ یہ ھوتا ھے کہ شریعت کے بنیادی اور اصولی احکام پر تو کوئی توجہ نہیں کرتا ، لیکن چھوٹی چھوٹی باتوں پر جو نمایش اور ریا کاری کا ذریعہ ھو سکتی ھیں اور جن کے کرنے میں کچھ چھوڑنا اور کھونا نہیں پڑتا بہت زور دیا جاتا ھے ، حالانکہ اگر ان اصولی باتوں پر ٹھیك ٹھیك عمل کیا جاتا تو یہ فروعی خلاف ورزیاں ظهور ھی میں نہ آتیں ۔ علماء یہود اسی گم راھی میں مبتلا تھے ۔

بالآخر مریم کے بیٹے عیسیٰ کو سچائی کی روشن نشانیاں دیں اور روح القدس کی تائید سے ممتاز کیا (لیکن ان میں سے ہر دعوت کی تم نے مخالفت کی).

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ	پھر کیا تمہارا شیوہ ھی یہ ھے
بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ	کہ جب کبھی اللہ کا کوئی
اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا	رسول ایسی دعوت لے کر آئے
كَذَّبْتُمْ ز وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ۝ ۸۷	جو تمہاری نفسانی خواھشوں

کے خلاف ھو تو تم اس کے مقابلے میں سرکشی کر بیٹھو اور کسی کو جھٹلاؤ ، کسی کو قتل کر دو؟ ۸۷

---

۸۷ – یہ حالت اس بات کا نتیجہ ھے کہ راست بازی اور حق پرستی کی جگہ نفسانی خواھشوں کی پرستش کی جاتی ھے اور یہی وجہ ھے کہ غرض پرستوں نے ھمیشہ داعیان حق و اصلاح کی مخالفت کی ھے . بنی اسرائیل کے تکذیب رسل اور قتل انبیاء سے استشہاد کہ جس طرح ھمیشہ سچائی کے منکر و معاند رھے اسی طرح اب بھی انکار و عناد میں سرگرم ھیں .

اور قید ہوے) کیا یہ اس لیے ہے کہ کتاب الٰہی کا کچھ حصہ تو تم مانتے ہو اور کچھ حصے سے منکر ہو؟ (۳۹) ۰ پھر (بتلاؤ !) تم میں سے جن لوگوں کے کاموں کا یہ حال ہے انہیں پاداش عمل میں اس کے سوا کیا مل سکتا ہے کہ دنیا میں ذلت و رسوائی ہو اور قیامت کے دن سخت سے سخت عذاب ! (یاد رکھو!) اللہ (کا قانون جزاء) تمھارے کاموں کی طرف سے غافل نہیں ہے ۸۵ .

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا	یقینا یہی لوگ ہیں جنھوں نے
الْحَيَٰوةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ز	آخرت (کی زندگی) تاراج
فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ	کرکے دنیا کی زندگی مول لی
وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۸٦ وَلَقَدْ	ہے (پس ایسے لوگوں کے لیے
آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَٰبَ وَقَفَّيْنَا	فلاح کی کوئی امید نہیں) نہ تو
مِنۢ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ ز وَآتَيْنَا	ان کے عذاب میں کمی ہوگی
عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَٰتِ	نہ کہیں سے مدد پاسکیں گے ۸٦ .
وَأَيَّدْنَٰهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ط	اور (پھر دیکھو!) ہم نے

ع ۱۰ ۱۰

(تمھاری رہ نمائی کے لیے پہلے) موسی کو کتاب دی ، پھر موسی کے بعد ہدایت کا سلسلہ پے در پے رسولوں کو بھیج کر جاری رکھا،

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ	تو باوجودیکہ وہ (تورات
عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا	کی پیش گوئیوں کی بنا پر اس کے
جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ز	ظهور کے منتظر تھے اور)
فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ ۸۹	کافروں کے مقابلے میں اس
بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ	کا نام لے کر فتح و نصرت کی
اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	دعائیں مانگتے تھے ، لیکن جب
بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ	وهی جانی بوجھی هوئی بات
فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ	سامنے آگئی تو صاف انکار
مِنْ عِبَادِهٖ ۚ	کر گئے ۔ پس ان لوگوں

کے لیے جو (جان بوجھ کر) کفر کی راہ اختیار کریں اللہ کی لعنت ھے (یعنی ایسوں پر فلاح و سعادت کی راہ کبھی نہیں کھلتی) ۸۹ ۔

(افسوس ان کی شقاوت پر !) کیا ھی بری قیمت ھے جس کے بدلے انھوں نے اپنی جانوں کا سودا چکایا ! انھوں نے اللہ کی بھیجی هوئی سچائی سے انکار کیا اور صرف اس لیے انکار کیا کہ وہ جس کسی پر چاھتا ھے اپنا فضل نازل کر دیتا ھے (اس میں خود

وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ ط بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ ۞ ۸۸ وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ لا

اور (یه لوگ اپنے جمود اور بے حسی کی حالت پر فخر کرتے ھیں اور) کہتے ھیں: ھمارے دل غلافوں میں لپٹے ھوے ھیں (یعنی اب کسی نئی بات کا اثر ان تک پہنچ ھی نہیں سکتا، حالانکه یه اعتقاد کی پختگی اور حق کا ثبات نہیں ھے) بلکه انکار حق کے تعصب کی پھٹکار ھے (که کلام حق سننے اور اثر پذیر ھونے کی استعداد ھی کھودی) اور اسی لیے بہت کم ایسا ھوتا ھے که وہ دعوت حق سنیں اور قبول کریں ۸۸. چنانچه جب ایسا ھوا که اللہ کی طرف سے ان کی ھدایت کے لیے ایک کتاب نازل ھوئی اور وہ اس کتاب کی تصدیق کرتی تھی جو پہلے سے ان کے پاس موجود ھے

۸۸ - حق کے ثبات اور تقلید کے جمود میں فرق ھے. خیالات کی ایسی پختگی میں کوئی خوبی نہیں که ھم دوسروں کی بات سننے ھی سے انکار کردیں. علماء یہود ایسے ھی جمود میں مبتلا تھے اور اسے اعتقاد کی پختگی سمجھ کر فخر کرتے تھے.

اَنْبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ	کہو: اچھا! اگر واقعی تم (اپنی
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۹۱	کتاب پر) ایمان رکھنے والے
وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى	ہو (اور قرآن کی دعوت سے
بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ	صرف اس لیے انکار کرتے
الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ	ہو کہ تورات پر ایمان رکھنے
ظٰلِمُوْنَ ۝۹۲	کے بعد اس کی ضرورت نہیں)

تو پھر تم نے پچھلے وقتوں میں خدا کے نبیوں کو کیوں قتل کیا (جو تمہیں تورات پر عمل کرنے کی تلقین کرتے تھے اور کیوں ایمان کی جگہ انکار و سرکشی کی راہ اختیار کی؟)۹۱ . اور (پھر دیکھو!) یہ واقعہ ہے کہ موسیٰ سچائی کی روشن دلیلوں کے ساتھ تمہارے پاس آیا، لیکن جب (چالیس دن کے لیے) تم سے الگ ہو گیا تو تم بچھڑے کے پیچھے پڑ گئے اور ایسا کرتے ہوئے یقیناً تم حق سے گزر گئے تھے ۹۲ ۔

---

۹۱ ۔ اہل مذاہب کی عالم گیر گمراہی یہ ہے کہ جب انہیں اتباع حق کی دعوت دی جاتی ہے تو کہتے ہیں: ہمارے پاس ہمارا دین موجود ہے، ہمیں کسی نئی تعلیم کی ضرورت نہیں حالانکہ وہ بھول جاتے ہیں کہ جس =

ان کی نسل و جماعت کی کوئی خصوصیت نہیں ھے . یہ لوگ اپنی بدعملیوں کی وجہ سے پہلے ھی ذلیل و خوار ھو چکے تھے لیکن اس نئے انکار سے اور زیادہ ذلت و خواری کے سزاوار ھوے)

فَبَآءُوْا بِغَضَبٍ عَلٰی غَضَبٍ ؕ وَ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝٩٠ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَ یَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ

پس الله کا غضب بھی ایك کے بعد ایك ان کے حصے میں آیا اور اس کا قانون یہی ھے کہ انکار حق کرنے والوں کے لیے (همیشہ) رسوا کرنے والا عذاب ھوتا ھے٩٠. اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ھے جو کچھ خدا نے اتارا ھے اس پر ایمان لاؤ تو کہتے ھیں : ھم تو صرف وھی بات کہیں گے جو ھم پر اتری ھے (یعنی اس کے سوا جو کچھ ھے اس سے انہیں انکار ھے) حالانکہ وہ خدا کا سچا کلام ھے جو ان کی کتاب کی تصدیق کرتا ھوا نمودار ھوا ھے . (اے پیغمبر ! تم ان لوگوں سے)

٩٠ ـ قبول حق کی راہ میں جو موانع پیش آتے ھیں ان میں سب سے بڑا مانع نسلی ، جماعتی یا شخصی حسد ھے .

وجه سے تمہارے دلوں میں بچھڑے کی پوجا رچ گئی . (اے پیغمبر! ان سے) کہو: (دعوت حق سے بے نیازی ظاہر کرتے ہوئے) تم اپنے جس ایمان کا دعوی کرتے ہو اگر وہ یہی ایمان ہے تو افسوس اس ایمان پر! کیا ہی بری راہ ہے جس پر تمہارا ایمان تمہیں لے جارہا ہے! ۹۳ .

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۹۴

(یہ لوگ کہتے ہیں: آخرت کی نجات صرف انہیں کے حصے میں آئی ہے) تم ان سے کہو کہ اگر آخرت کا گھر خدا کے نزدیك صرف تمہارے ہی لیے ہے اور تم اپنے اس اعتقاد میں سچے ہو تو (تمہیں دنیا کی جگہ آخرت کا طلب گار ہونا چاہیے: پس بے خوف ہو کر) موت کی آرزو کرو (اور حیات فانی کے پجاری نہ بنو) ۹٤ .

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝۹۵

(اے پیغمبر! تم دیکھ لوگے کہ یہ لوگ اپنی بد عملیوں کی وجہ سے جن کا ذخیرہ جمع

---

۹٤ و ۹۵ - جن کے دل میں نجات اخروی کا سچا یقین =

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ق وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۞ ۹۲

اور پھر جب ایسا ھوا تھا کہ ھم نے (دین الٰہی پر قائم رھنے کا) تم سے عہد لیا تھا اور کوہ طور کی چوٹیاں تم پر بلند کر دی تھیں (تو تم نے اس کے بعد کیا کیا؟ تمھیں حکم دیا گیا تھا کہ) جو کتاب تمھیں دی گئی ھے اس پر مضبوطی کے ساتھ جم جاؤ اور اس کے حکموں پر کاربند ھو. تم نے (زبان سے) کہا: سنا، اور (دل سے کہا:) نہیں مانتے. اور پھر ایسا ھوا کہ تمھارے کفر کی

= دین کو اپنا دین کہتے ھیں اس پر ان کا عمل کب ھے قرآن کہتا ھے: دین سب کے لیے اور سب کا ایک ھی ھے اور میں اس لیے نہیں آیا ھوں کہ پچھلی سچائیوں کی جگہ کوئی نیا دین پیش کروں، بلکہ اس لیے آیا ھوں کہ ان کا سچا اعتقاد اور عمل پیدا کردوں.

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ	(اے پیغمبر !) یہ اللہ کا
فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ	کلام ہے جو جبریل نے اس
بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ	کے حکم سے تمہارے دل میں
يَدَيْهِ وَهُدًى وَّ بُشْرٰى	اتارا ہے اور یہ اس کلام کی
لِلْمُؤْمِنِيْنَ ٩٧ مَنْ كَانَ	تصدیق کرتا ہوا آیا ہے جو
عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ	اس سے پہلے نازل ہوچکا ہے .
وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ	اس میں انسان کے لیے
عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ٩٨	ہدایت ہے اور ان لوگوں کے

لیے جو ایمان رکھتے ہیں (فلاح و کام یابی کی بشارت) ۹۷ .
(پھر اگر یہ لوگ اللہ کی وحی و نبوت کے سلسلے کے مخالف ہیں اور جہل و تعصب سے کہتے ہیں : ہم جبریل کا اتارا ہوا کلام نہیں مانیں گے ، اس سے ہماری دشمنی ہے تو) تم کہہ دو : جو کوئی اللہ کا ، اس کے فرشتوں کا ، اس کے رسولوں کا ، اور جبریل اور میکال کا دشمن ہے تو یقینا اللہ بھی منکرین حق کا دوست نہیں ہے ۹۸ .

---

۹۷ و ۹۸ - جو کوئی سلسلہ وحی کا مخالف ہے تو =

کر چکے ہیں کبھی ایسا کرنے والے نہیں اور اللہ ظلم کرنے والوں کو اچھی طرح جانتا ہے ۹۵ ·

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ	اور (پھر اتنا ہی نہیں، بلکہ)
عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ	تم دیکھو گے زندگی کی سب
اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ	سے زیادہ حرص رکھنے والے
يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ	یہی لوگ ہیں، مشرکوں سے
بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ	بھی زیادہ۔ (ان مدعیان توحید
يُّعَمَّرَ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا	کے دلوں میں حیات فانی کا
يَعْمَلُوْنَ ۹۶	عشق ہے) ان میں سے ایک ایک

۱۱ ع ۱۱

آدمی کا دل یہ حسرت رکھتا ہے کہ کاش ایک ہزار برس تک تو جیے! حالانکہ عمر کی درازی انہیں عذاب آخرت سے نجات نہیں دلاوے گی اور جو کچھ کر رہے ہیں اللہ کی نظر سے چھپا نہیں ہے ۹۶ ·

= ہے وہ موت سے خائف اور حیات دنیوی کے پجاری نہیں ہو سکتے۔ بنی اسرائیل کی دنیا پرستی اور حیات دنیوی کی حرص سے ان کے ایمان و یقین سے محرومی پر استشہاد .

وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝١٠١

چنانچہ (دیکھو!) جب ایسا ہوا کہ اللہ کا ایک رسول اس کتاب کی تصدیق کرتا ہوا آیا جو پہلے سے ان کے پاس موجود تھی (یعنی حضرت مسیح کا ظہور ہوا) تو ان لوگوں میں سے ایک گروہ نے کہ کتاب الٰہی رکھتے تھے، کتاب الٰہی اس طرح پیٹھ پیچھے ڈال دی گویا اسے جانتے ہی نہیں ۱۰۱ ۔

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ

اور (پھر دیکھو!) ان لوگوں نے (کتاب الٰہی کی تعلیم فراموش کرکے جادوگری کے) ان (مشرکانہ) عملوں کی پیروی کی جنھیں شیطان سلیمان کے عہد سلطنت کی طرف منسوب

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ	(اے پیغمبر یقین کرو!) ہم
اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ	نے تم پر سچائی کی روشن
بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۝ ۹۹	دلیلیں نازل کی ہیں اور ان سے
اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا	کوئی انکار نہیں کرسکتا مگر
نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ	صرف وہی جو راست بازی
اَكْثَرُھُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ ۱۰۰	کے دائرے سے باہر ہو گیا

ہے ۹۹ ۔ (۴۰) جب کبھی ان لوگوں نے اتباع حق کا کوئی عہد کیا تو کسی نہ کسی گروہ نے ضرور ہی اسے پس پشت ڈال دیا اور حقیقت یہ ہے کہ ان میں بڑی تعداد ایسے ہی لوگوں کی ہے جن کے دل ایمان سے خالی ہیں ۱۰۰ ۔

= وہ اللہ اور اس کے قوانین ہدایت کا مخالف ہے ۔

۹۹ - پیغمبر اسلام سے خطاب کہ دعوت حق کا ظہور سچائی کی روشن دلیلوں کے ساتھ ہوا ہے جن سے کوئی راست باز انسان انکار نہیں کرسکتا اور اگر علماء یہود باوجود کتاب اللہ کے حامل ہونے کے انکار کر رہے ہیں تو یہ کفر وجحود کا کوئی نیا مظاہرہ نہیں ہے جس پر تعجب ہو ، اس سے پہلے بھی ان کی روش ایسی ہی رہ چکی ہے ۔

مِنْ خَلَاقٍ ۫ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۰۲	که دیکھو! همارا وجود تو ایك فتنه هے، پھر تم کیوں کفر میں مبتلا هوتے هو؟

(یعنی جادوگری کی باتوں کا برا هونا ایك ایسی مانی هوئی بات هے که جو لوگ اس کے سکھانے والے تھے وه بھی تسلیم کرتے تھے که یه بات خدا پرستی کے خلاف هے) لیکن اس پر بھی لوگ ان سے ایسے ایسے عمل سیکھتے جن کے ذریعے شوهر اور بیوی میں جدائی ڈالنا چاهتے حالانکه وه کسی انسان کو نقصان نہیں پهنچاسکتے تھے. هاں! یه هوسکتا تھا که خدا کے حکم سے کسی کو نقصان پهنچنے والا هو اور نقصان پهنچ جائے. (بهرحال) یه لوگ (کتاب الٰهی کی تعلیم فراموش کرکے) ایسی باتیں سیکھتے هیں جو انهیں سراسر نقصان پهنچانے والی هیں اور کوئی فائده نہیں رکھتیں. اور (پھر کچھ یه بات بھی نہیں که انهیں احکام الٰهی کی خبر نه هو) انهیں اچھی طرح معلوم هے که جو کوئی (اپنا دین و ایمان بیچ کر) جادوگری کا خریدار هوتا هے اس کے لیے آخرت کی برکتوں میں کوئی حصه نہیں هوتا. (پس افسوس ان کی اس خرید و فروخت پر!) کیا هی بری جنس هے جس کے بدلے انهوں نے اپنی جانوں کی نجات بیچ ڈالی. کاش وه اس حقیقت کی خبر رکھتے! (۴۱) ۱۰۲.

---

۱۰۲ – بنی اسرائیل کے ضعف عقل و ایمان پر اس واقعے=

عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ
هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۚ وَمَا
يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى
يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ
فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۚ
فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا
مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ
الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۚ وَمَا هُمْ
بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُوْنَ
مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۚ
وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ
اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ

کر کے پڑھا پڑھایا کرتے تھے،
حالانکہ سلیمان کبھی کفر کا
مرتکب نہیں ھوا۔ در اصل یہ
انھیں شیطانوں کا کفر تھا کہ
لوگوں کو جادوگری سکھلاتے
تھے۔ اور یہ بھی صحیح نہیں ھے
کہ بابل میں دو فرشتوں ھاروت
اور ماروت پر اس طرح کی
کوئی بات نازل ھوئی تھی
(جیسا کہ ان لوگوں میں مشہور
ھے۔ واقعہ یہ ھے کہ) وہ جو
کچھ بھی کسی کو سکھلاتے تھے تو
یہ کہے بغیر نہیں سکھلاتے تھے

باقی رہے یہ منکرین حق (تو یاد رکھو !) انھیں (پاداش عمل میں) درد ناك عذاب ملنے والا ہے ١٠٤.

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ	اهل کتاب میں سے جن لوگوں
اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ	نے کفر کی راہ اختیار کی ہے
اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ	وہ اور مشرك دونوں نہیں
مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ	چاہتے کہ تمہارے پروردگار
بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ	کی طرف سے تم پر خیر و برکت
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۞ ١٠٥	(یعنی وحی الٰہی) نازل ہو

(اور اس لیے وہ طرح طرح کے شك پیدا کر کے تمہیں سچائی کی راہ سے باز رکھنا چاہتے ہیں) لیکن اللہ (کا قانون اس بارے میں انسانی خواهشوں کا پابند نہیں ہوسکتا ، وہ) جسے چاہتا ہے

١٠٤ ـ دعوت قرآنی کے پیرووں سے خطاب کہ بنی اسرائیل کے ایام و وقائع سے عبرت پکڑیں اور ان ٹھوکروں سے بچیں جو انھیں اس راہ میں لگ چکی ہیں ۔ نیز ان شکوك اور اعتراضات کا جواب جو منکرین حق مسلمانوں کے دلوں میں پیدا کرنا چاہتے تھے ۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝١٠٣

۱۲ ع ۱۲

اگر یہ لوگ (خدا کے حکموں پر سچائی کے ساتھ) ایمان لاتے اور نیک عملی کی چال اختیار کرتے تو ان کے لیے اللہ کے حضور بہتر اجر تھا (۴۲) کاش وہ سمجھ بوجھ سے کام لیں! ۱۰۳.

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١٠٤

مسلمانو! (پیغمبر اسلام کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہو تو ان منکرین حق کی طرح) یہ نہ کہو کہ "راعنا" (جو مشتبہ اور دو معنی رکھنے والا لفظ ہے، بلکہ) کہو "انظرنا: ہماری طرف التفات کیجیے" اور وہ جو کچھ بھی کہیں اسے جی لگا کر سنو (اور اس کی اطاعت کرو).

= سے استشہاد کہ جادوگروں کے شعبدوں پر جھک پڑے تھے اور کتاب الٰہی کی تعلیم پس پشت ڈال دی تھی. ضمناً اس حقیقت کا اعلان کہ اس بارے میں جو خرافات مشہور ہیں ان کی کوئی اصلیت نہیں.

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ	(اور پھر) کیا تم نہیں جانتے
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ	کہ اللہ ھی کے لیے آسمان کی
وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	سلطانی ھے اور اس کے سوا
مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ۝۱۰۷	کوئی نہیں جو تمھارا دوست
اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا	اور مددگار ھو ۱۰۷ . پھر کیا تم
رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ	چاھتے ھو اپنے رسول سے
مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ	بھی (دین کے بارے میں)

= بدل گئے تھے یا اس کے پیرووں کی عملی روح معدوم ھو گئی تھی ، اس لیے ضروری ھوا کہ نئی شریعت ظھور میں آئے . بعض حالتوں میں ایسا ھوا کہ امتداد وقت سے پچھلی تعلیم بالکل فراموش ھو گئی اور اصلیت میں سے کچھ باقی نہ رھا ، پس لا محالہ تجدید ھدایت ناگزیر ھوئی .

سنت الٰہی یہ ھے کہ نسخ شرائع ھو یا نسیان شرائع لیکن ھر نئی تعلیم پچھلی تعلیم سے بہتر ھوگی یا اس کے مانند ھوگی ، ایسا نہیں ھوتا کہ کمتر ھو ، کیوں کہ اصل تکمیل وارتقاء ھے نہ کہ تنزل و تسفل .

اپنی رحمت کے لیے چن لیتا ہے اور وہ بہت بڑا فضل رکھنے والا ہے ۱۰۵ .

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ	(۴۳) ہم اپنے احکام میں سے
نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ	جو کچھ بدل دیتے ہیں یا بھلا دیتے
اَوْ مِثْلِهَا ط اَلَمْ تَعْلَمْ	ہیں تو اس کی جگہ اس سے
اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۱۰۶	بہتر یا اس جیسا حکم نازل

کر دیتے ہیں . (پس اگر اب ایک نئی شریعت ظہور میں آئی ہے تو یہ کوئی ایسی بات نہیں جس پر لوگوں کو حیرانی ہو (۴۴)). کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ کی قدرت سے کوئی بات باہر نہیں ؟ (اگر وہ ایک مرتبہ تمہاری ہدایت کے لیے حسب ضرورت احکام بھیج سکتا ہے تو یقینا اس کے بعد بھی بار بار ایسا کر سکتا ہے) ۱۰۶ .

---

۱۰۶ - ایک شریعت کے بعد دوسری شریعت کا ظہور اس لیے ہوا کہ یا تو " نسخ " کی حالت طاری ہوئی یا " نسیان " کی . " نسخ " یہ ہے کہ ایک بات پہلے سے موجود تھی لیکن موقوف ہو گئی اور اس کی جگہ دوسری بات آ گئی . " نسیان " کے معنی بھول جانے کے ہیں . پس بعض حالتوں میں ایسا ہوا کہ پچھلی شریعت کسی نہ کسی شکل میں موجود تھی لیکن احوال و ظروف =

فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱۰۹

ظاهر ہو چکی ہے ، لیکن پھر بھی اس حسد کی وجہ سے جس کی جلن ان کے اندر ہے، پسند نہیں کرتے کہ تم راہ حق میں ثابت قدم رہو ۔ پس چاہیے کہ (ان سے لڑنے جھگڑنے میں اپنا وقت ضائع نہ کرو اور) عفو و درگذر سے کام لو یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ ظاہر ہو جائے (اور وہ حق کو فتح مند کر کے بتلا دے کہ کون حق پر تھا اور کس کی جگہ باطل پرستی کی جگہ تھی) بلا شبہ وہ ہر بات پر قادر ہے۱۰۹ ۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۱۱۰

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو(۴۵) (یاد رکھو!) جو کچھ بھی تم اپنے لیے نیکی کی پونجی پہلے سے اکٹھی کر لو گے اللہ کے پاس اس کے نتیجے موجود پاؤ گے (یعنی مستقبل میں اس کے نتائج و ثمرات

= اور کاوشیں کرنی اور ایک سیدھے سادے معاملے کو پیچیدہ بنا دینا ۔

ویسے ہی سوالات کرو جیسے اب سے پہلے موسیٰ سے کیے جا چکے ہیں؟

وَمَنْ يَتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝۱۰۸ (یعنی جس طرح بنی اسرائیل نے راست بازی کی جگہ کٹ حجتیاں کرنے اور بلا ضرورت باریکیاں نکالنے کی چال اختیار کی تھی، ویسی ہی تم بھی اختیار کرو سو یاد رکھو!) جو کوئی بھی ایمان کی نعمت پا کر پھر اسے کفر سے بدل دے گا تو یقینا وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا اور فلاح و کام یابی کی منزل اس پر گم ہو گئی ۱۰۸۔

وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ (یاد رکھو!) اہل کتاب میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو چاہتے ہیں تمہیں ایمان کے بعد پھر کفر کی طرف لوٹا دیں اور اگرچہ ان پر سچائی

۱۰۸ ـ کثرت سوال اور تعمق فی الدین کی ممانعت۔
"تعمق" یعنی ضرورت سے زیادہ باریکیاں نکالنی =

اگر تم اپنے اس زعم میں سچے ہو تو ثابت کرو. تمہارے دعوے کی دلیل کیا ھے ۱۱۱.

۱۱۱ – اھل مذاھب کی عالم گیر گمراھی یہ ھے کہ انھوں نے دین کی سچائی جو ایک ھی تھی اور یکساں طور پر سب کو دی گئی تھی، مذھبی گروہ بندیوں کے الگ الگ حلقے بنا کر ضائع کر دی. اب ھر گروہ دوسرے گروہ کو جھٹلاتا ھے اور صرف اپنے ھی کو سچائی کا وارث سمجھتا ھے. سوال یہ ھے کہ اس نزاع کا فیصلہ کیوں کر ھو؟ اگر کوئی ایك گروہ ھی سچا ھے تو کیوں وھی سچا ھو، دوسرے سچے نہ ھوں؟ اگر سب سچے ھیں تو پھر کوئی بھی سچا نہیں، کیوں کہ ھر گروہ دوسرے کو جھٹلا رھا ھے. اگر سب جھوٹے ھیں تو پھر خدا کی سچائی گئی کہاں؟

قرآن کہتا ھے: خدا کی سچائی سب کے لیے ھے اور سب کو ملی تھی، لیکن سب نے سچائی سے انحراف کیا. سب اصل کے اعتبار سے سچے ھیں اور سب عمل کے اعتبار سے جھوٹے. میں چاھتا ھوں اسی مشترك اور عالم گیر سچائی پر سب کو جمع کر دوں اور مذھبی نزاع کا خاتمہ ھو جائے. یہ مشترك اور عالم گیر سچائی کیا ھے؟ خدا پرستی اور نیك عملی کا قانون ھے. یہی قانون خدا کا ٹھیرایا ھوا =

ظاہر ہوں گے) تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے ۱۱۰ .

وَ قَالُوْا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۱۱۱

اور یہودی کہتے ہیں : جنت میں کوئی آدمی داخل نہیں ہوسکتا جب تك کہ وہ یہودی نہ ہو . اسی طرح عیسائی کہتے ہیں : جنت میں کوئی داخل نہیں ہوسکتا جب تك کہ عیسائی نہ ہو (یعنی ان میں سے ہر گروہ سمجھتا ہے آخرت کی نجات صرف اسی کے حصے میں آئی ہے اور جب تك ایك انسان اس کی مذہبی گروہ بندی میں داخل نہ ہو نجات نہیں پاسکتا . اے پیغمبر !) یہ ان لوگوں کی (جاہلانہ) امنگیں اور آرزوئیں ہیں نہ کہ حقیقت حال . تم ان سے کہو :

۱۱۰ - نماز و زکٰوۃ یعنی قلبی اور مالی عبادت کی سرگرمی ایك ایسی حالت ہے جس سے جماعت کی معنوی استعداد نشو ونما پاتی ہے اور قوی ہوتی ہے . جس جماعت میں یہ سرگرمی موجود ہو وہ نہ تو دین سے برگشتہ ہوسکتی ہے نہ اس کی اجتماعی قوت میں کمزوری آسکتی ہے .

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ص وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ لا وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ط كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ج فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ ١١٣

(٤٦) یہودی کہتے ہیں: عیسائیوں کا دین کچھ نہیں ہے . عیسائی کہتے ہیں: یہودیوں کے پاس کیا دھرا ہے ؟ حالانکہ اللہ کی کتاب دونوں پڑھتے ہیں (اور اصل دین دونوں کے لیے ایک ہی ہے) ٹھیک ایسی ہی بات ان لوگوں نے بھی کہی جو (مقدس نوشتوں کا) علم نہیں رکھتے (یعنی مشرکین عرب نے کہ وہ بھی صرف اپنے طریقے ہی کو سچائی کا طریقہ سمجھتے ہیں) اچھا! (٤٧) قیامت کے دن اللہ ان کے درمیان حاکم ہوگا اور جس بات میں جھگڑ رہے ہیں اس کا فیصلہ کر دے گا ١١٣ .

بَلٰی ق مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ص وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۱۱۲

ہاں ! (بلا شك نجات کی راہ کھلی ہوئی ہے ، مگر وہ کسی خاص گروہ بندی کی راہ نہیں ہو سکتی ، وہ تو ایمان و عمل کی راہ ہے) جس کسی نے بھی اللہ کے آگے سر جھکا دیا اور وہ نیك عمل بھی ہوا تو وہ اپنے پروردگار سے اپنا اجر ضرور پائے گا ، نہ تو اس کے لیے کسی طرح کا کھٹکا ہے نہ کسی طرح کی غمگینی ۱۱۲ ۔

۱۳ ع ۱۳

= دین ہے ، اسی کو میں ” الاسلام “ کے نام سے پکارتا ہوں ۔

یہودی کہتے تھے : جب تك ایك انسان یہودی گروہ بندی میں داخل نہ ہو نجات نہیں پا سکتا ۔ عیسائی کہتے تھے : جب تك عیسائی گروہ بندی میں داخل نہ ہو نجات نہیں مل سکتی ۔ قرآن کہتا ہے : نجات کا دار و مدار خدا پرستی اور نیك عملی پر ہے ، نہ کسی خاص گروہ بندی پر ۔ جو انسان بھی خدا پرست اور نیك عمل ہوگا نجات پائے گا خواہ تمہاری گھڑی ہوئی گروہ بندیوں میں داخل ہو یا نہ ہو ۔

وَ لِلّٰهِ الْـمَشْرِقُ وَ الْـمَغْرِبُ ق	اور (دیکھو!) پورب ہو یا پچھم
فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ط	ساری دنیا الله هی کے لیے ھے.
اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۱۱۵	(اس کی عبادت کسی ایک رخ

اور مقام هی پر موقوف نہیں) جہاں کہیں بھی تم الله کی طرف رخ کر لو، الله تمھارے سامنے ھے. بلا شبه اس کی قدرت کی سمائی بڑی ھی سمائی ھے اور وہ سب کچھ جاننے والا ھے ۱۱۵ .

وَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا لا	اور (عیسائیوں کو دیکھو !)
سُبْحٰنَهٗ ط بَلْ لَّهٗ مَا فِی	انھوں نے کہا: خدا نے (نوع
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ط كُلٌّ	انسانی کا گناہ معاف کرنے
لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۱۱۶	کے لیے مسیح کو) اپنا بیٹا بنایا

= چاھتا ھے دوسرے گروہ کی عبادت گاھیں ڈھا دے اور ویران کر دے، حالانکه سب خدا پرستی کے مدعی ھیں اور سب کا خدا ایک ھی خدا ھے .

خدا کسی خاص عبادت گاہ کی چار دیواری کے اندر محدود نہیں ھے که صرف وهیں اس کی عبادت کی جا سکے . جہاں کہیں بھی اسے اخلاص کے ساتھ یاد کیا جائے وہ قبول کرے گا .

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ	اور (غور کرو!) اس سے بڑھ کر
مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا	ظلم کرنے والا انسان کون
اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا ؕ	ہوسکتا ہے جو اللہ کی
اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ	عبادت گاھوں میں اس کے نام
يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ	کی یاد کو روکے اور ان کی
لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّلَهُمْ	ویرانی میں کوشاں ہو؟ جن
فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ١١٤	لوگوں کے ظلم کا یہ حال ھے

یقینا وہ اس لائق نہیں کہ خدا کی عبادت گاھوں میں قدم رکھیں ، بجز اس حالت کے کہ (دوسروں کو اپنی طاقت سے ڈرانے کی جگہ خود دوسروں کی طاقت سے) ڈرے سہمے ہوے ہوں (٤٨) . (یاد رکھو!) ایسے لوگوں کے لیے دنیا میں بھی رسوائی ھے اور آخرت میں بھی سخت عذاب ھے ١١٤ .

---

١١٤ — مذھبی گروہ بندی کا تعصب یہاں تک بڑھ گیا ھے کہ ھر گروہ کے لیے اس کی مخصوص عبادت گاھیں ھیں. اگر دوسرے گروہ کا کوئی آدمی ان میں خدا کی عبادت کرنا چاھے تو اسے روك دیا جاتا ھے اور ھر گروہ =

كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ	تو (دیکھو! گمراہی کی)
قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ	جیسی بات یہ کہہ رہے ہیں،
تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا	ٹھیک ٹھیک ایسی ہی بات ان
الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۞ ۱۱۸	لوگوں نے بھی کہی تھی جو

ان سے پہلے گزر چکے ہیں . اس بارے میں پہلوں اور پچھلوں سب کے دل ایک ہی طرح کے ہوئے . (بہر حال اگر یہ لوگ نشانیوں ہی کے طلب گار ہیں تو چاہیے نشانیوں کی پہچان بھی کریں) ہم نے ان لوگوں کے لیے جو ماننے والے ہیں کتنی ہی نشانیاں نمایاں کر دی ہیں (۴۹) ۱۱۸ .

۱۱۸ – مشرکین عرب اور ان کے جاہلانہ و معاندانہ اعتراضات .

جس طرح انسانی سچائی کا مزاج ہمیشہ ایک ہی طرح کا رہا ہے ، اسی طرح انسانی گمراہی کا مزاج بھی ایک ہی طرح کا رہتا ہے . یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں ہر زمانے میں منکرین حق نے ایک ہی طریقے پر سچائی کو جھٹلایا ہے اور ایک ہی طرح کی صدائیں بلند کی ہیں .

حالانکہ خدا کی ذات اس سے پاك ھے (وہ کیوں اس بات کا محتاج ھو کہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے ؟) زمین اور آسمان میں جو کچھ ھے سب اسی کا ھے اور سب اس کے فرمان کے آگے جھکے ھوے ھیں ۱۱۶ ۔

بَدِیۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وہ آسمان و زمین کا صناع ھے ۔

وَ اِذَا قَضٰۤی اَمۡرًا فَاِنَّمَا یَقُوۡلُ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ﴿۱۱۷﴾ وہ جب کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ھے تو (نہ تو اسے کسی مددگار کی ضرورت ھوتی ھے (نہ ذریعوں کی) . بس وہ حکم دیتا ھے کہ ھوجا اور جیسا کچھ اس نے حکم دیا تھا ویسا ھی ظہور میں آجاتا ھے ۱۱۷ ۔

وَ قَالَ الَّذِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ لَوۡ لَا یُکَلِّمُنَا اللّٰہُ اَوۡ تَاۡتِیۡنَاۤ اٰیَۃٌ ؕ اور جو لوگ (مقدس نوشتوں کا) علم نہیں رکھتے (یعنی مشرکین عرب) وہ کہتے ھیں : (اگر یہ تعلیم خدا کی طرف سے ھے تو) کیوں ایسا نہیں ھوتا کہ خدا ھم سے براہ راست بات چیت کرے یا اپنی کوئی (عجیب و غریب) نشانی ھی بھیج دے ۔

---

۱۱۶ - عیسائیوں کی یہ گمراھی کہ کتاب الٰہی کی تعلیم سے منحرف ھو گئے اور ابنیت مسیح کے اعتقاد باطل پر اپنی کلیسائی گروہ بندی قائم کر لی ۔

وہ تو صرف اسی حالت میں خوش ہو سکتے ہیں کہ تم ان کی (بنائی ہوئی) جماعتوں کے پیرو ہو جاؤ (کیوں کہ جس بات کو انہوں نے دین سمجھ رکھا ھے وہ گروہ پرستی کے تعصب کے سوا کچھ نہیں ھے).

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِىْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ۞ ۱۲۰

پس تم (ان سے صاف صاف) کہہ دو کہ خدا کی ھدایت کی راہ تو وھی ھے جو ھدایت کی اصلی راہ ھے (نہ کہ تمھاری خود ساختہ گروہ بندیاں). اور (یاد رکھو!) اگر تم نے ان لوگوں کی خواھشوں کی پیروی کی، باوجودیکہ تمھارے پاس علم و یقین کی روشنی آ چکی ھے تو (یہ ھدایت الٰہی سے منہ موڑنا ہوگا اور پھر) اللہ کی دوستی اور مدد گاری سے تم یک سر محروم ھو جاؤ گے ۱۲۰ •

---

۱۲۰ – یہ جتنی ملتیں الگ الگ بنا لی گئی ھیں یعنی الگ الگ گروہ بندیاں کر لی گئی ھیں مثلاً یہودیت اور مسیحیت تو یہ سب انسانی گم راھی کی بناوٹیں ھیں. ھدایت کی راہ تو بس ھدایت کی راہ ھے • جو کوئی اس پر چلے گا ھدایت یافتہ ہوگا خواہ ان بنائی ہوئی ملتوں میں داخل ھو یا نہ ھو.

مذھبی گروہ بندی کا نتیجہ یہ ھے کہ حق پسندی =

إِنَّآ أَرْسَلْنَٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا	(اے پیغمبر!) یہ ایک حقیقت ہے
وَّنَذِيرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ	کہ ہم نے تمہیں (خلق اللہ کی
أَصْحَٰبِ الْجَحِيمِ ۝١١٩	ہدایت کے لیے) بھیجا ہے

اور اس لیے بھیجا ہے کہ (ایمان و عمل کی برکتوں کی) بشارت دو اور (انکار حق کے نتائج سے) متنبہ کر دو (یعنی تمہاری دعوت تمام تر خدا پرستی اور نیک عملی کی دعوت ہے. پھر جو لوگ نشانیاں مانگ رہے ہیں، اگر فی الحقیقت ان میں سچائی کی طلب ہے تو غور کریں تمہاری دعوت سے بڑھ کر اور کون سی نشانی ہو سکتی) ہے (٥٠). جو لوگ (اپنی محرومی و شقاوت سے) دوزخی گروہ ہو چکے تم ان کے لیے خدا کے حضور جواب دہ نہیں ہو گے (تمہارا کام صرف پیام حق پہنچا دینا ہے) ١١٩ ·

وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ الْيَهُودُ وَلَا	اور (حقیقت یہ ہے کہ تم اپنی
النَّصَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ	سچائی کی کتنی ہی نشانیاں پیش

کرو، لیکن) یہود اور نصاری تم سے خوش ہونے والے نہیں.

١١٩ - سچائی کی پہچان رکھنے والوں کے لیے سب سے بڑی نشانی پیغمبر کی تعلیم اور اس کی زندگی ہے. اور یہ بات سنت الہی کے خلاف ہے کہ لوگوں کے جاہلانہ خیالات کے مطابق فرمایشی معجزے دکھلائے جائیں.

(قبولیت حق کی استعداد رکھتے ھیں اور اس لیے وھی ھیں جو) اس پر ایمان لائیں گے۔ اور جو کوئی (ان میں سے) انکار کرتا ھے تو (اس کی ھدایت کی کوئی امید نہیں) یہ وہ لوگ ھیں جن کے لیے تباھی و نامرادی ھے ۱۲۱۔

یٰبَنِیٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا	اے بنی اسرائیل! میری وہ
نِعْمَتِیَ الَّتِیٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ	نعمتیں یاد کرو جن سے میں نے
وَ اَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَی	تمھیں سرفراز کیا تھا۔ میں نے
الْعٰلَمِیْنَ ۱۲۲ وَ اتَّقُوْا یَوْمًا	تمھیں دنیا کی قوموں میں
لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ	برگزیدگی عطا فرمائی تھی ۱۲۲۔
شَیْئًا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ	اور (دیکھو!) اس دن سے
وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ	ڈرو جو یقینا آنے والا ھے
یُنْصَرُوْنَ ۱۲۳	(اور جس دن ھر انسان کو

اپنے اعمال کے نتیجوں سے دوچار ھونا ھے)۔ اس دن نہ تو کوئی جان دوسری جان کے کام آئے گی (کہ اپنے بزرگوں اور پیشواؤں کا نام لے کر اپنے آپ کو بخشوا لو) نہ کسی طرح کا بدلا قبول کیا جائے گا (کہ اپنی بد عملیوں کا فدیہ دے کر جان چھڑا لو)

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۞ ١٢١

اهل کتاب میں جو لوگ ایسے ہیں جو کتاب الٰہی کی ٹھیک ٹھیک تلاوت کرتے ہیں (یعنی راست بازی و اخلاص کے ساتھ پڑھتے ہیں) تو وھی ہیں جو

١٤
ع
١٤

= اور حقیقت بینی کی جگه محض گروہ پرستی کی روح کام کر رھی ھے. لوگ یه نہیں دیکھتے که ایك انسان کا اعتقاد اور عمل کیسا ھے، صرف یه دیکھتے ہیں که وہ ھماری گروہ بندی میں داخل ھے یا نہیں. جب لوگوں کی ذهنیت ایسی ھو جائے تو ظاھر ھے که دلائل و حقائق کچھ کام نہیں دے سکتے. کتنی ھی سچی اور معقول بات کیوں نه کہی جائے ان لوگوں کے لیے بے کار ھو گی.

جب تك تم یہودیت اور نصرانیت کی گروہ بندی میں داخل نه ھو جاؤ یہودی اور عیسائی تم سے خوش ھونے والے نہیں، اگرچه تمھارا اعتقاد اور عمل کتنا ھی اچھا اور معقول ھو اور خود ان کی مسلمه تعلیمات کے ٹھیك ٹھیك مطابق ھی کیوں نه ھو.

= اس محل میں چار بصیرتیں رکھتا ھے :

۱ – یہود و نصاری اور مشرکین عرب تینوں گروھوں کے لیے حضرت ابراھیم کی شخصیت ایک مسلمه شخصیت تھی ، اس لیے ان کی دعوت سے استشہاد تینوں کے لیے ناقابل انکار استشہاد تھا .

۲ – مذھبی گروہ بندی کے خلاف تینوں گروھوں کے لیے ایک حجت قاطع ھے . یہ ظاھر ھے کہ تینوں گروہ بندیاں اور ان کے عقائد و رسوم حضرت ابراھیم کے بہت بعد پیدا ھوے . سوال یہ ھے کہ حضرت ابراھیم کا طریقہ کیا تھا ؟ یقینا وہ ان گروہ بندیوں کا طریقہ نہ تھا . پس جو طریقہ ان کا تھا اسی کی دعوت قرآن دیتا ھے .

۳ – یہودیوں کی جماعتی سرگرانی زیادہ تر نسلی غرور کا نتیجہ تھی ، وہ کہتے تھے : ھم حضرت ابراھیم کی نسل سے ھیں اور تورات میں ھے کہ خدا نے ان کی نسل کو برکت دی . اس بیان نے واضح کر دیا کہ اول تو نسل کے شرف میں بنی اسحاق کی طرح بنی اسماعیل بھی شریک ھیں . پھر جو کچھ بھی ھو خدا کا عہد برکت نیک کرداروں کے لیے تھا نہ کہ بد کرداروں کے لیے . جن لوگوں نے ایمان و عمل کی سعادت کھو دی ان کے لیے نسل کا امتیاز کچھ سود مند نہیں ھوسکتا .

٤ – پچھلی امتوں کی محرومیوں کے ذکر کے بعد =

نہ کسی کی سعی و سفارش چل سکے گی (کہ ان کا وسیلہ پکڑ کے کام نکال لو) اور نہ ھی ایسا ھوگا کہ مجرموں کو کہیں سے مدد ملے ۱۲۳ ۔

وَ اِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰھٖمَ رَبُّهٗ	اور (پھر غور کرو وہ واقعہ)
بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ	جب ابراھیم کو اس کے پروردگار
جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ	نے چند باتوں میں آزمایا تھا
وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ	اور وہ ان میں پورا اترا تھا ۔
عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ۱۲۴	جب ایساھوا تو خدا نے فرمایا :

اے ابراھیم ! میں تجھے انسانوں کے لیے امام بنانے والا ھوں (یعنی دنیا کی آنے والی قومیں تیری دعوت قبول کریں گی اور تیرے نقش قدم پر چلیں گی) . ابراھیم نے عرض کیا : جو لوگ میری نسل میں سے ھوں گے ان کی نسبت کیا حکم ھے؟ ارشاد ھوا : جو ظلم و معصیت کی راہ اختیار کریں تو ان کا میرے اس عہد میں کوئی حصہ نہیں ۱۲۴ ۔

۱۲۴ - حضرت ابراھیم علیہ السلام کی آزمایش ، منصب امامت کا عطیہ ، دین الٰہی کی دعوت ، معبد کعبہ کی تعمیر اور امت مسلمہ کے ظہور کی دعا ۔ یہ ذکر =

طواف کرنے والوں، عبادت کے لیے ٹھیرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے (ہمیشہ) پاک رکھنا (اور ظلم و معصیت کی گندگیوں سے آلودہ نہ کرنا) ۱۲۵۔

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ	اور (پھر) جب ایسا ہوا تھا کہ
هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ	ابراہیم نے خدا کے حضور دعا
مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ	مانگی تھی: اے پروردگار!
بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ	اس جگہ کو (جو دنیا کی آباد

سرزمینوں سے دور اور سرسبزی و شادابی سے یک قلم محروم ہے) امن و امان کا ایک آباد شہر بنادے اور اپنے فضل و کرم سے ایسا کر کہ یہاں کے بسنے والوں میں جو لوگ تجھ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہوں ان کے رزق کے لیے ہر طرح کی پیداوار مہیا ہو جائے۔

قَالَ وَ مَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ	اس پر ارشاد الٰہی ہوا تھا کہ
قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ	(تمہاری دعا قبول کی گئی۔ یہاں
النَّارِ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۱۲۶	کے باشندوں میں سے) جو کوئی

کفر کا شیوہ اختیار کرے گا سو اسے بھی ہم (سرو سامان رزق سے) فائدہ اٹھانے دیں گے، البتہ یہ فائدہ اٹھانا بہت تھوڑا ہوگا،

وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً	اور (پھر دیکھو!) جب ایسا
لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ۚ وَ اتَّخِذُوْا	ہوا تھا کہ ہم نے (مکہ کے)
مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ۚ	اس گھر کو (یعنی خانہ کعبہ کو)
وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ	انسانوں کی گرد آوری کا مرکز
اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ	اور امن و حرمت کا مقام ٹھیرا دیا
وَ الْعٰكِفِيْنَ وَ الرُّكَّعِ	اور حکم دیا کہ ابراہیم کے
السُّجُوْدِ ۱۲۵	کھڑے ہونے کی جگہ (ہمیشہ

کے لیے) نماز کی جگہ بنا لی جائے۔ اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل کو حکم دیا تھا کہ ہمارے نام پر جو گھر بنایا گیا ہے اسے

= یہ حقیقت واضح کرنی تھی کہ اب توفیق الٰہی نے پیروان دعوت قرآن کو خدمت حق کے لیے چن لیا ہے اور اقوام عالم کی ہدایت کا سر رشتہ ان کے سپرد کیا جا رہا ہے۔ اس کے لیے ضروری تھا کہ پہلے دعوت قرآن کے ظہور کی معنوی تاریخ بیان کر دی جائے۔ چنانچہ معبد کعبہ کی تعمیر اور حضرت ابراہیم کی دعا کا ذکر اسی غرض سے کیا گیا ہے کہ آنے والے بیان کے لیے ایک قدرتی تمہید کا کام دے۔

فرماں بردار هو. خدایا! همیں هماری عبادت کے (سچے) طور طریقے بتادے اور همارے قصوروں سے درگذر کر. بلا شبه تیری هی ذات هے جو رحمت سے درگذر کرنے والی هے اور جس کی رحیمانه درگذر کی کوئی انتہا نہیں ۱۲۸ .

رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۱۲۹

اور خدایا! (اپنے فضل و کرم سے) ایسا کیجیو که اس بستی کے بسنے والوں میں تیرا ایك رسول پیدا هو جو انهیں میں سے هو. وه تیری آیتیں پڑھ کر

۱۵ ع ۱۵

لوگوں کو سنائے، کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور (اپنی پیغمبرانه تربیت سے) ان کے دلوں کو مانجھ دے. اے پروردگار! بلا شبه تیری هی ذات هے جو حکمت والی اور سب پر غالب هے ۱۲۹ .

وَ مَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهِمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَ لَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِينَ ۱۳۰

(یه هے ابراهیم کا طریقه) اور ان لوگوں کے سوا جنهوں نے اپنے آپ کو نادانی و جهالت کے حوالے کر دیا هے کون هے

کیوں کہ بالآخر اسے (پاداش عمل میں) چارو ناچار دوزخ میں جانا ھے (۵۱) اور کیا ھی برا اس کا ٹھکانا ھوا ۱۲۶ ۔

وَ اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَ اِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۱۲۷

اور (پھر دیکھو ! وہ کیسا عظیم الشان اور انقلاب انگیز وقت تھا) جب ابراھیم خانہ کعبہ کی نیو ڈال رھا تھا اور اسماعیل بھی اس کے ساتھ شریك تھا (ان کے ھاتھ پتھر چن رھے تھے اور دل و زبان پر یہ دعا طاری تھی) : اے پروردگار ! ھمارا یہ عمل تیرے حضور قبول ھو ۔ بلا شبہ تو ھی ھے جو دعاؤں کا سننے والا اور (مصالح عالم کا) جاننے والا ھے ۱۲۷ ۔

رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ص وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ عَلَيْنَا ج اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۱۲۸

اے پروردگار ! (اپنے فضل وکرم سے) ھمیں ایسی توفیق دے کہ ھم سچے مسلم (یعنی تیرے حکموں کے فرماں بردار) ھو جائیں اور ھماری نسل میں سے بھی ایک ایسی امت پیدا کردے جو تیرے حکموں کی

وَ وَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ يَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؕ ۱۳۲

اور پھر اسی طریقے کی ابراھیم نے اپنے بیٹوں کو اور (اس کے پوتے) یعقوب نے اپنی اولاد کو وصیت کی تھی. انھوں نے کہا: اے میرے بیٹو! خدا نے تمھارے لیے اس دین (حقیقی) کی راہ پسند فرمالی ھے تو دیکھو! دنیا سے نہ جانا مگر اس حالت میں کہ تم مسلم ھو (یعنی فرماں بردار ھو) ۱۳۲ .

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا

(۵۲) پھر کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب کے سرھانے موت آ کھڑی ھوئی تھی اور اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ھوئے پوچھا تھا: میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟

جو ابراهیم کے طریقے سے منہ پھیر سکتا ہے؟ اور واقعہ یہ ہے کہ ہم نے دنیا میں بھی اسے برگزیدگی کے لیے چن لیا اور آخرت میں بھی اس کی جگہ نیك انسانوں کے زمرے میں ہوگی ۱۳۰ ۔

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۳۱ جب ابراهیم کے پروردگار نے اسے حکم دیا تھا کہ فرماں بردار ہوجا تو وہ پکار اٹھا تھا: میں اس کے حکموں کا فرماں بردار ہوگیا جو تمام دنیا کا پروردگار ہے ۱۳۱ ۔

---

۱۳۰ - دین کی جو راہ ابراهیم نے اختیار کی تھی وہ کیا تھی؟ ان کے بعد ان کی اولاد جس طریقے پر چلتی رہی وہ کون سا طریقہ تھا؟ خود "اسرائیل" یعنی حضرت یعقوب نے اپنے بستر مرگ پر جس دین کی وصیت کی وہ کون سا دین تھا؟ یقیناً وہ یہودیت اور مسیحیت کی گروہ بندی نہ تھی، وہ صرف خدا پر ایمان لانے اور اس کے قانون سعادت کی فرماں برداری کرنے کی فطری اور عالم گیر سچائی تھی اور اسی کی دعوت قرآن دیتا ہے ۔

دین الٰہی کو اسی لیے "الاسلام" کے نام سے تعبیر کیا گیا جس کے معنی اطاعت کرنے کے ہیں یعنی ہر طرح کی نسبتوں اور گروہ بندیوں سے الگ ہو کر صرف اطاعت حق کی طرف انسان کو دعوت دی جائے ۔

وَ قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ۭ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ ۱۳۵

(۵۵) یہودیوں نے کہا: یہودی ہوجاؤ، ہدایت پاؤ گے. نصاری نے کہا: نصرانی ہوجاؤ، ہدایت پاؤ گے. لیکن تم کہو: نہیں (خدا کی عالمگیر سچائی ان گروہ بندیوں میں محدود نہیں ہوجاسکتی) اس کی راہ تو وهی "حنیفی" راہ ھے جو ابراھیم کی راہ تھی (یعنی تمام انسانی طریقوں سے منہ موڑنا اور صرف خدا کے سیدھے سادے فطری طریقے کا ھو رهنا) اور یقیناً وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا (۵٦) ۱۳۵ .

= ماضی کے افسانوں میں گم رھے گا اور ھر پرانے طور طریقے کو تقدیس کی نظر سے دیکھے گا. ھندو ھزاروں برس سے مہابھارت اور پرانوں کے افسانوں میں پھنسے ھوے ھیں. مسلمانوں کے دو فرقے آج تک اس نزاع سے فارغ نہیں ھوے کہ تیرہ سو برس پہلے سقیفہ میں خلافت کا جو انتخاب ھوا تھا وہ صحیح تھا یا غلط؟ لیکن قرآن کہتا ھے "تلك امة قد خلت لها ما كسبت و لكم ما كسبتم" یہ ایک گروہ تھا جو گزر چکا، اب اس کے پیچھے پڑے رهنے سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں ھوسکتا. تم اپنی خبر لو، ان کے اعمال ان کے لیے تھے، تمہارے تمہارے لیے ھیں.

۱۳۵ – بہر حال ھدایت کی راہ ان گروہ بندیوں کی =

وَّاحِـدًا ۚ صلے وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ ١٣٣ انھوں نے جواب دیا : اسی خدائے واحد کی جس کی تو نے عبادت کی ھے اور تیرے بزرگوں ابراھیم ، اسماعیل اور اسحاق نے کی ھے اور ھم اس کے حکموں کے فرمان بردار ھوے ١٣٣ ۔

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ١٣٤ (بهر حال) یه ایك امت تهی جو گزر چکی (٥٣) ، اس کے لیے وہ تھا جو اس نے اپنے عمل سے کمایا ، تمھارے لیے وہ ھوگا جو تم اپنے عمل سے کماؤ گے ، تم سے کچھ اس کی پوچھ گچھ نہیں ھوگی کہ ان لوگوں کے اعمال کیسے تھے ١٣٤ ۔

---

١٣٤ - قانون الٰہی یہ ھے کہ ھر فرد اور جماعت کو وھی پیش آتا ھے جو اس نے اپنے عمل سے کمایا ھے ۔ نہ تو ایك کی نیکی دوسرے کو بچا سکتی ھے نہ ایك کی بد عملی کے لیے دوسرا جواب دہ ھو سکتا ھے ۔

(٥٤) انسان کے لیے قدامت پرستی کا پھندا بڑا ھی سخت پھندا ھے ۔ اس کے پیچ سے وہ نکل نہیں سکتا ۔ وہ ھمیشہ==

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ	(مسلمانو!) تم کہو: ہمارا طریقہ
اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى	تو یہ ہے کہ ہم اللہ پر ایمان
اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ	لائے ہیں، قرآن پر ایمان لائے
وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ	ہیں جو ہم پر نازل ہوا ہے،
اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ	ان تمام تعلیموں پر ایمان لائے
اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ	ہیں جو ابراہیم کو، اسماعیل کو،
لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ صلے	اسحاق کو، یعقوب کو اور
وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ ١٣٦	اولاد یعقوب کو دی گئیں، نیز

ان کتابوں پر جو موسیٰ اور عیسیٰ کو دی گئی تھیں۔ اور (صرف اتنا ہی نہیں، بلکہ) ان تمام تعلیموں پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو دنیا کے تمام نبیوں کو ان کے پروردگار سے ملی ہیں، ہم ان میں سے کسی ایک کو بھی دوسروں سے جدا نہیں کرتے (کہ اسے نہ مانیں،

= میری دعوت سرتا سر ملت ابراہیمی ہی کی دعوت ہے۔ اگر تم کسی دوسرے رسول اور بانی مذہب کے پیرو ہو تو میں تمہیں اس کا منکر بنانا نہیں چاہتا، اس کی تصدیق میں اور زیادہ پختہ کر دینا چاہتا ہوں۔

= راہ نہیں ہوسکتی اور نہ وہ کسی ایک قوم اور گروہ هی کے حصے میں آئی ہے . ہدایت کی راہ تو وہی ہے جو حضرت ابراہیم کی راہ تھی اور وہ خدا کا عالم گیر قانون نجات ہے .

پس سچائی کی راہ یہ ہوئی کہ دوسرے کو جھٹلانے کی جگہ سب کی تصدیق کرو (۵۷) . دنیا میں جس قدر بھی رہ نمایان مذاہب آئے ہیں خواہ وہ کسی عہد اور کسی ملک و قوم سے تعلق رکھتے ہوں سب ایک ہی سچائی کے پیغام بر تھے اور اس لیے سب کی یک ساں طور پر تصدیق کرنی چاہیے .

داعیان مذاہب میں سے کسی ایک کا انکار بھی سب کا انکار ہے . جو کوئی "تفریق بین الرسل" کرتا ہے یعنی کسی کو مانتا ہے کسی کو نہیں مانتا وہ فی الحقیقت خدا کے پورے سلسلۂ ہدایت کا منکر ہے .

قرآن کہتا ہے : میری راہ عالم گیر تصدیق کی راہ ہے . اگر تم یہودی ہو اور تورات پر ایمان رکھتے ہو تو میں اس کا مصدق ہوں اور اسی لیے آیا ہوں (۵۸) تاکہ دین حقیقی تازہ کروں . اگر تم مسیحی ہو تو میں انجیل کا منکر کب ہوں؟ میں تو اسی لیے آیا ہوں کہ تم انجیل کے سچے عامل بن جاؤ . اگر تم حضرت ابراہیم کے نام لیوا ہو تو =

عیسائیوں کا شیوہ ہے) یہ اللہ کا رنگ دینا ہے اور (بتلاؤ !) اللہ سے بہتر اور کس کا رنگ دینا ہوسکتا ہے اور ہم اسی کی بندگی کرنے والے ہیں ۱۳۸ ۔

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۙ ۱۳۹

(اے پیغمبر ! تم ان لوگوں سے) کہو : (ہماری راہ تو خدا پرستی کی راہ ہے ، پھر) کیا تم خدا کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو ؟ (یعنی خدا پرستی کے شیوے ہی سے تمہیں اختلاف ہے) حالانکہ ہمارا اور تمہارا دونوں کا پروردگار وہی ہے ۔ ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں ، تمہارے لیے تمہارے اعمال ۔ اور ہمارا طریقہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ صرف اس کی بندگی کرنے والے ہیں ۱۳۹ ۔

---

۱۳۸ - جب سب کا پروردگار ایك ہے اور ہر انسان کے لیے اس کا عمل ہے تو پھر خدا اور دین کے نام پر یہ تمام جھگڑے کیوں ہیں ؟ کیوں ایك مذہب کا پیرو دوسرے مذہب کے پیرووں کا دشمن ہو ؟ کیوں ایك انسان دوسرے انسان سے نفرت کرے ؟

باقی سب کو مانیں ، یا اسے مانیں مگر دوسروں سے منکر ہوجائیں . خدا کی سچائی کہیں بھی اور کسی پر بھی آئی ہو) ہم خدا کے فرماں بردار ہیں ۱۳۶ .

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۚ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۱۳۷

پھر اگر یہ لوگ بھی ایمان کی راہ اختیار کرلیں اسی طرح جس طرح تم نے اختیار کی ہے تو (سارے جھگڑے ختم ہو گئے اور) انھوں نے ہدایت پالی . لیکن اگر اس سے روگردانی کریں تو پھر سمجھ لو کہ (ان کے ماننے کی کوئی امید نہیں) ان کی راہ (طلب حق کی جگہ) ہٹ دھرمی کی راہ ہے . پس (ان سے قطع نظر کرلو اور اپنے کام میں سرگرم رہو) وہ وقت دور نہیں جب اللہ کی مدد تمھیں ان کی مخالفتوں سے بے پروا کردے گی ، وہ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے ۱۳۷ .

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ز وَّ نَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۱۳۸

(ہدایت اور نجات کی راہ کسی رسمی اصطباغ یعنی رنگ دینے کی محتاج نہیں جیسا کہ

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ج لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ج وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ع ۱۴۱

(اور پھر جو کچھ بھی ہو) یہ ایك امت تھی جو گزر چکی. اس کے لیے وہ تھا جو اس نے اپنے عمل سے کمایا، تمھارے لیے وہ ھوگا جو تم اپنے عمل سے کماؤ گے، تم سے کچھ اس کی پوچھ گچھ نہیں ھوگی که ان کے اعمال کیسے تھے ۱۴۱.

۱۶ ع ۱۶

سیقول – ۲

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ كَانُوْا عَلَيْهَا ط قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ط يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۱۴۲

جو لوگ عقل و بصیرت سے محروم ھیں (۶۰) وہ کہیں گے: مسلمان جس قبلے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے کیا بات ھوئی که ان کا رخ اس سے پھر گیا؟ (اے پیغمبر!) تم کہو: پورب ھو یا پچھم سب اللہ ھی کے لیے ھے (وہ کسی خاص مقام یا جہت میں محدود نہیں) (۶۱) وہ جس کسی کو چاھتا ھے (کامیابی و سعادت کی) سیدھی راہ دکھا دیتا ھے ۱۴۲.

---

۱۴۲ – دعوت ابراھیمی سے وحدت دین کے =

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ ۱۴۰	یا پھر تمہارا (یعنی یہود و نصاری کا) دعوی یہ ہے کہ ابراھیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور اولاد یعقوب بھی یہودی اور نصرانی تھے (۵۹) (اے پیغمبر! ان سے) کہو: تم زیادہ جاننے والے ہو یا اللہ ہے؟ (اگر اللہ ہے تو اس کی گواہی تو

تمہارے خلاف خود تمہاری کتاب میں موجود ہے جسے تم دیدہ و دانستہ چھپا رہے ہو. پھر بتاؤ!) اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوسکتا ہے جس کے پاس اللہ کی ایک گواہی موجود ہو اور وہ اسے چھپائے (اور محض اپنی بات کی پچ کے لیے سچائی کا اعلان نہ کرے. یاد رکھو!) جو کچھ بھی تم کر رہے ہو اللہ اس سے غافل نہیں ہے. ۱۴۰

۱۴. - کتمان حق یعنی سچائی کو دیدہ و دانستہ ظاہر نہ کرنا اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ ہے.

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۱۴۳

اور (مسلمانو! جس طرح یہ بات ہوئی کہ بیت المقدس کی جگہ خانہ کعبہ "قبلہ" قرار پایا) اسی طرح یہ بات بھی ہوئی کہ ہم نے تمھیں "نیک ترین امت" ہونے کا درجہ عطا فرمایا تاکہ تمام انسانوں کے لیے (سچائی کی) گواہی دینے والے ہو اور تمھارے لیے اللہ کا رسول گواہی دینے والا ہو (٦٤). اور (٦٥) اگر ہم نے اتنے دنوں تک تمھیں اسی قبلہ پر رہنے دیا جس کی طرف تم رخ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے تو یہ اس لیے تھا تاکہ (وقت پر)

= استشهاد کا بیان ختم ہو گیا ، اب یہاں سے اس کا دوسرا حصہ شروع ہوتا ہے جو پچھلے بیان کا قدرتی نتیجہ ہے . حضرت ابراہیم کو اقوام عالم کی امامت ملی تھی ، انھوں نے مکہ میں عبادت گاہ کعبہ تعمیر کی اور امت مسلمہ کے ظہور کی الہامی دعا مانگی. مشیت الٰہی میں اس کے ظہور کے لیے ایک خاص وقت مقرر تھا . جب وہ وقت آ گیا تو پیغمبر اسلام کا ظہور ہوا اور ان کی تعلیم و تزکیہ سے موعودہ امت پیدا ہو گئی . اس امت کو " نیک ترین امت " ہونے کا نصب العین عطا کیا گیا اور اقوام عالم کی تعلیم اس کے سپرد کی گئی. ضروری تھا کہ اس کی روحانی ہدایت کا ایک مرکز بھی ہوتا . یہ مرکز قدرتی طور پر عبادت گاہ کعبہ ہی ہو سکتا تھا . چنانچہ تحویل قبلہ نے اس کی مرکزیت کا اعلان کر دیا . یہی حقیقت " قبلہ " کے تقرر میں پوشیدہ تھی (۶۲) چنانچہ " سیقول السفہاء " سے یہی بیان شروع ہوتا ہے . پیروان دعوت قرآنی مخاطب ہیں اور انہیں بتلایا جا رہا ہے کہ حضرت ابراہیم کے عمل حق نے جو بیج بویا تھا وہ بارآور ہو گیا ہے (۶۳) اور " نیک ترین امت " تم ہو .

تو چاھیے کہ تم اپنا رخ مسجد حرام (یعنی خانۂ کعبہ) کی طرف پھیر لو اور جہاں کہیں بھی تم اور تمہارے ساتھی ہوں ضروری ھے کہ (نماز میں) رخ اسی طرف کو پھر جایا کرے۔

وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ لَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ۝۱۴۴

اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ھے (یعنی یہود اور نصاری) وہ اچھی طرح جانتے ھیں کہ یہ معاملہ ان کے پروردگار کی طرف سے ایك امر حق ھے (کیوں کہ ان کے مقدس نوشتوں میں اس کی پیشین گوئی موجود ھے) (٦٦) اور جیسے کچھ ان کے اعمال ھیں اللہ ان سے غافل نہیں ھے ١٤٤ ۔

وَلَئِنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ بِکُلِّ اٰیَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ

اور اگر تم اهل کتاب کےسامنے دنیا جہان کی ساری دلیلیں بھی پیش کردو جب بھی وہ تمہارے قبلے کی پیروی کرنےوالےنہیں، نہ یہ ھو سکتا ھے کہ

معلوم ھو جائے کون لوگ اللہ کے رسول کی پیروی میں سچے ھیں اور کون لوگ (دل کے کچے ھیں جو آزمایش میں پڑ کر) الٹے پانو پھر جانے والے ھیں ۔ اور اس میں شک نہیں کہ ھدایت یافتہ لوگوں کے سوا اور سب کے لیے اس معاملے میں بڑی ھی سخت آزمایش تھی ۔ بہر حال (جو لوگ آزمایش میں پورے اترے ھیں وہ یقین کریں ان کی استقامت کے ثمرات بہت جلد انھیں حاصل ھوں گے) ایسا نہیں ھوسکتا کہ خدا تمھارا ایمان رایگاں جانے دے ، وہ تو انسانوں کے لیے سر تا سر شفقت و رحمت رکھنے والا ھے ۱۴۳ ۔

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ	(اے پیغمبر !) ھم دیکھ رھے
فِی السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ	ھیں کہ (حکم الٰہی کے شوق
قِبْلَةً تَرْضٰهَا ص فَوَلِّ	و طلب میں) تمھارا چھرہ
وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط	بار بار آسمان کی طرف
وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا	اٹھ اٹھ جاتا ھے تو یقین کرو !
وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ط	ھم عن قریب تمھارا رخ ایک

ایسے ھی قبلے کی طرف پھرا دینے والے ھیں جس سے تم خوشنود ھوجاؤ گے (اور اب کہ اس معاملے کے ظھور کا وقت آگیا ھے)

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ	(اور حقیقت یه هے که) جن
يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ	لوگوں کو هم نے کتاب دی هے
اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا	(یعنی اهل کتاب کے علماء)
مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ	ان پر حقیقت حال پوشیده
وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۞ ۱٤٦	نہیں هے. وه پیغمبر اسلام کو

وقف منزل

ویسے هی جان پہچان گئے هیں جس طرح اپنی اولاد کو جانتے پہچانتے هیں ، لیکن اس پر بهی ان میں ایك گروه ایسا هے جو جان بوجھ کر سچائی کو چھپاتا هے (٦٩) ١٤٦ .

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ	(یقین کرو!) یه (تحویل قبله کا)
مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۞ ع ۱٤٧	معامله تمهارے پروردگار کی

۱۷ ع ۱

طرف سے ایك امر حق هے (اور جو بات حق هو (۷۰) تو وه اپنے قیام و ثبات سے اپنی حقانیت کا اعلان کر دے گی) . پس (دیکهو!) ایسا نه هو که تم شك کرنے والوں میں سے هو جاؤ۱٤٧ .

---

۱٤٧ - کسی بات کا حق هونا هی اس کی حقانیت کی سب سے بڑی دلیل هے ، کیوں که حق کے معنی هی قائم و ثابت رهنے کے هیں اور جو بات قائم و ثابت رهنے والی هے =

(علم و بصیرت سے بے بہرہ ہو کر) تم ان کے قبلے کی پیروی کرنے لگو اور (نہ ہی خود وہی کسی ایک قبلے پر متفق ہیں) ان میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ کا قبلہ ماننے والا نہیں (٦٧).

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۘ ١٤٥

اور (یاد رکھو!) اگر تم نے ان لوگوں کی خواهشوں کی پیروی کی باوجودیکہ تمہیں اس بارے میں علم حاصل ہوچکا ہے (٦٨) تو تم یقینا نا فرمانی کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے ١٤٥.

ربع

١٤٥ - یہود اور نصاری کا تحویل قبلہ پر اعتراض کرنا محض گروہ پرستی کے تعصب کا نتیجہ ہے . اگر ان میں حق پرستی ہوتی تو وہ آپس میں کیوں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے اور کیوں ایسا ہوتا کہ یہودی عیسائیوں کا قبلہ نہیں مانتے اور عیسائیوں کو یہودیوں کے قبلے سے انکار ہوتا؟ پس جب صورت حال ایسی ہے تو متبع حق کو چاهیے ایسے لوگوں کے اتفاق و یک جہتی سے قطع نظر کر لے، کیوں کہ جن لوگوں نے اتباع حق سے یک قلم کنارہ کشی کر لی ہے ان کے ساتھ متبع حق کا کبھی اتفاق نہیں ہو سکتا .

وَ مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ	اور (اے پیغمبر !) تم کہیں
وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ	سے بھی نکلو (یعنی کسی سمت
وَ اِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ	اور کسی مقام میں بھی ہو)
وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا	لیکن (نماز میں) رخ اسی
تَعْمَلُوْنَ ۞ ۱٤٩	طرف کو پھیر او جس طرف

مسجد حرام واقع ہے . اور یقین کرو! یہ معاملہ تمہارے پروردگار کی طرف سے ایك امر حق ہے (۷۱) اور (جانتے رہو کہ) اللہ تمہارے اعمال کی طرف سے غافل نہیں ہے (۷۲) ۱٤۹ .

وَ مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ	اور (دیکھو !) تم کہیں سے
وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ	بھی سے نکلو (اور کسی مقام

= ایك جہت ہی میں محدود نہیں . اصلی چیز جو سمجھنے اور کرنے کی ہے وہ " خیرات " ہے یعنی نیك عملی . پس چاہیے کہ اس میں ایك دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرو اور اسی کو دین داری و خدا پرستی کا اصلی کام سمجھو .

۱٤۹ - تقرر قبلے کا حکم عام اور اس کے مصالح وحکم .

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ ۱۴۸

وقف النبی

اور (دیکھو!) ہر گروہ کے لیے ایک سمت ہے جس کی طرف وہ (عبادت کے وقت) رخ پھیر لیتا ہے (پس یہ کوئی ایسی بات نہیں جسے حق و باطل کا معیار سمجھ لیا جائے. اصلی چیز جو مقصود ہے وہ تو نیک عملی ہے) پس نیکیوں کی راہ میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی کوشش کرو. تم جہاں کہیں بھی ہو (یعنی جس جگہ اور جس سمت میں بھی خدا کی عبادت کرو) خدا تم سب کو پا لے گا. یقیناً اس کی قدرت سے کوئی بات باہر نہیں ۱۴۸ ۰

= اس کے لیے اس کے قیام و ثبات سے بڑھ کر اور کون سی دلیل ہو سکتی ہے ؟

۱۴۸ - اور پھر جو کچھ بھی ہو تقرر قبلے کا معاملہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو دین کے اصول و مہمات میں سے ہو اور اسے حق و باطل کا معیار سمجھ لیا جائے. ہر گروہ کے لیے کوئی نہ کوئی جہت ہے اور وہ اسی کی طرف رخ کر کے عبادت کرتا ہے. عبادت جس طرف بھی منہ کر کے کی جائے خدا کی عبادت ہے. وہ کسی =

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيْكُمْ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ؕ۱۵۱

یہ اسی طرح کی بات ہوئی جیسے یہ ہوئی کہ ہم نے تم میں سے ایك شخص کو اپنی رسالت کے لیے چن لیا ، وہ ہماری آیتیں تمھیں سناتا ہے ، (اپنی پیغمبرانہ تربیت سے) تمھارے دلوں کو صاف کرتا ہے ، کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور وہ وہ باتیں سکھلاتا ہے جن سے تم یك سر نا آشنا تھے (۷۳) ۱۵۱ ۔

مع ۳

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِيْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ ؕ۱۵۲

پس (اب) (۷٤) میری یاد میں لگے رهو ، میں بھی تمھاری طرف سے غافل نہ هوں گا (یعنی قانون الٰہی یہ ہے کہ اگر تم اللہ سے غافل نہ ہوگے تو اللہ کی مدد و نصرت بھی تمھاری طرف سے غافل نہ ہوگی) ۔ اور (دیکھو!) میری نعمتوں کی قدر کرو ، ایسا نہ کرو کہ کفران نعمت میں مبتلا ہو جاؤ ۱۵۲ ۔

۱۸
ع
۲

---

۱۵۲ تا ۱۵۷ – کتاب و حکمت کی تعلیم ، شخص نبوت کی پیغمبرانہ تربیت ، مرکز ہدایت کا قیام اور "نیك ترین امت" ==

میں بھی ہو) لیکن چاہیے کہ (نماز میں) اپنا رخ مسجد حرام ہی کی طرف پھیر لو .

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۙ إِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۙ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۙ وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۙ ۱۵۰

اور (اے پیروان دعوت قرآنی!) تم بھی اپنا رخ اسی طرف کو کر لیا کرو خواہ کسی جگہ اور کسی سمت میں ہو اور یہ (جو تقرر قبلے پر اس قدر زور دیا گیا ہے تو یہ) اس لیے ہے تا کہ تمہارے خلاف لوگوں کے پاس کوئی دلیل باقی نہ رہے (اور یہ حقیقت واضح ہو جائے کہ معبد ابراہیمی ہی تمہارا قبلہ ہے). البتہ جو لوگ حق سے گزر چکے ہیں (ان کی مخالفت ہر حال میں جاری رہے گی) تو ان سے نہ ڈرو ، مجھ سے ڈرو . اور علاوہ بریں یہ (حکم) اس لیے بھی (دیا گیا) ہے کہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کر دوں ، نیز اس لیے کہ (سعی و عمل کی) سیدھی راہ پر تم لگ جاؤ ۱۵۰ .

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝۱۵۴ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝۱۵۵ لا

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوجاتے ہیں تو یہ مت کہو کہ مردہ ہیں۔ نہیں، وہ تو زندہ ہیں لیکن تم ان کی زندگی کا شعور نہیں رکھتے ۱۵۴۔

اور یاد رکھو! (۷۶) یہ ضرور ہونا ہے کہ ہم تمہارا امتحان ایں: خطرات کا خوف، بھوک کی تکلیف، مال و جان کا نقصان، پیداوار کی تباہی، وہ آزمائشیں ہیں جو تمہیں پیش آئیں گی۔

= کی حقیقت یہ ہے کہ مشکلات و مصائب کے جھیلنے اور نفسانی خواہشوں سے مغلوب نہ ہونے کی قوت پیدا ہوجائے۔ نماز کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے ذکر و فکر سے روح کو تقویت ملتی رہے۔ جس جماعت میں یہ دو قوتیں پیدا ہوجائیں گی وہ کبھی ناکام نہیں ہوسکتی۔

(ب) راہ حق میں موت موت نہیں ہے، سرتاسر زندگی و ابدیت ہے۔ پس موت کے خوف سے اپنے دلوں کو پاک کرلو۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا ٱسْتَعِينُوا بِٱلصَّبْرِ وَٱلصَّلَوٰةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلصَّـٰبِرِينَ ۝١٥٣	مسلمانو! صبر اور نماز (کی معنوی قوتوں) سے سہارا پکڑو (۷۵). یقین کرو! اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ھے ۱۵۳.

= ھونے کا نصب العین ، یہی وہ بنیادی عناصر تھے جن کی موعودہ امت کی نشو و نما کے لیے ضرورت تھی. جب یہ تمام مراتب ظہور میں آگئے تو اب ضروری ہوا کہ پیروان دعوت قرآنی کو مخاطب کیا جائے اور سرگرم عمل ھوجانے کی دعوت دی جائے ، چنانچہ "فاذکرونی اذکرکم" سے یہی مخاطبہ شروع ھوتا ھے.

اور پھر چوں کہ سرگرم عمل ھونے کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ راہ عمل کی مشکلیں اور آزمایشیں پیش آئیں اس لیے دعوت عمل کے ساتھ ھی صبر و استقامت اور جاں فروشی و قربانی کی بھی دعوت دے دی گئی اور واضح کردیا کہ اس راہ میں آزمایشوں سے گزرنا ناگزیر ھے. ساتھ ھی ان اصول و مہمات کی طرف بھی اشارہ کردیا گیا جن میں ثابت قدم ھوجانے کے بعد گم راھی و ناکامی سے قدم محفوظ ھوجاسکتے ھیں:

— (الف) صبر اور نماز کی قوتوں سے مدد لو. صبر =

فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ	و رحمت کی) نشانیوں میں سے
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ	هیں . پس جو شخص حج یا عمرے
بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ	کی نیت سے اس گھر کا (یعنی
فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۞ ۱۵۸	خانه کعبه کا) قصد کرے تو

اس کے لیے کوئی گناہ کی بات نہیں که ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان طواف کے پھیرے کرلے . اور جو کوئی خوش دلی کے ساتھ نیکی کا کوئی کام کرتا ھے تو (۷۷) الله ھر عمل کی اس کی منزلت کے مطابق قدر کرنے والا اور سب کچھ جاننے والا ھے ۱۵۸ .

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ	جن لوگوں کا شیوہ یہ ھے که
اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى	(دنیا کے خوف یا طمع سے)
مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ	ان باتوں کو چھپاتے هیں جو
فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ	سچائی کی روشنیوں اور
اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۙ ۞ ۱۵۹	رہ نمائیوں میں سے هم نے

۱۵۸ – (ج) مرکز قبله سے وابستگی اور حج کا قیام .

پھر جو لوگ صبر کرنے والے ہیں انہیں (فتح و کامرانی کی) بشارت دے دو ۱۵۵ ۔

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۱۵۶ؕ

یہ وہ لوگ ہیں کہ جب کبھی کوئی مصیبت ان پر آ پڑتی ہے تو (بے قرار ہونے کی جگہ ذکر الٰہی سے اپنی روح کو تقویت پہنچاتے ہیں اور) ان کی (زبان حال کی) صدا یہ ہوتی ہے کہ ”انا للہ و انا الیہ راجعون“ ہماری زندگی اور موت، رنج و غم، سود و زیاں جو کچھ بھی ہے سب کچھ اللہ کے لیے ہے اور ہم سب کو بالآخر مرنا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے ۱۵۶ ۔

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ ۫ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۱۵۷

سو یقیناً ایسے ہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کے الطاف و کرم ہیں، جن پر اس کی رحمت اترتی ہے اور یہی ہیں جو (اپنے مقصد میں) کامیاب ہیں ۱۵۷ ۔

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ

بلا شبہ صفا و مروہ (نامی دو پہاڑیاں) اللہ کی (حکمت

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۱۶۱

(لیکن) جن لوگوں نے راہ حق سے انکار کیا اور پھر مرتے دم تک اسی پر قائم رہے تو (ظاہر ہے کہ ان کے لیے اصلاح حال کا کوئی موقع باقی نہ رہا) تو یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی، اس کے فرشتوں کی، انسانوں کی سب کی لعنت ہوئی ۱۶۱۔

خَالِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۱۶۲ وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ۱۶۳

ہمیشہ اسی حالت میں رہنے والے نہ تو کبھی ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی اور نہ انہیں مہلت ملے گی ۱۶۲۔

۱۹
ع
۳

اور (دیکھو!) (۷۸) تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، کوئی معبود نہیں مگر صرف اسی کی ایک ذات رحمت والی اور اپنی رحمت کی بخشش سے تمام کائنات ہستی کو فیض یاب کرنے والی ۱۶۳۔

۱۶۳ و ۱۶۴ — (ھ) خدا پرستی میں ثابت قدم رہنے کے ...

نازل کی ہیں باوجودیکہ ہم نے انہیں کتاب میں کھول کھول کر بیان کردیا ہے تو (یقین کرو!) ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے (یعنی اس کی رحمت سے محروم ہوجاتے ہیں) اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنتیں بھی ان کے حصے میں آتی ہیں ۱۵۹ .

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝١٦٠

مگر (ہاں! توبہ کا دروازہ ہر گناہ کے بعد کھلا ہوا ہے۔ پس) جن لوگوں نے اس گناہ سے توبہ کرلی اور اپنی (بگڑی) حالت از سر نو سنوارلی اور ساتھ ہی (احکام حق کو چھپانے کی جگہ) بیان کرنے کا شیوہ اختیار کرلیا تو ایسے لوگوں کی توبہ ہم قبول کر لیتے ہیں اور ہم بڑے ہی درگذر کرنے والے اور رحمت سے بخش دینے والے ہیں ۱۶۰ .

---

۱۵۹ ایت (د) کتاب اللہ کی تعلیم و تذکیر ایک مقدس جماعتی فرض ہے . جو لوگ دنیا کے خوف یا طمع سے احکام حق چھپاتے ہیں وہ اللہ کی لعنت کے سزاوار ہوتے ہیں .

جانور زمین کے پھیلاؤ میں پھیلے ہوئے ہیں اور ہواؤں کے (مختلف رخ) پھرنے میں اور بادلوں میں جو آسمان و زمین کے درمیان (اپنی مقررہ جگہ کے اندر) بندھے ہوئے ہیں ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھنے والے ہیں (اللہ کی ہستی و یگانگی اور اس کے قوانین رحمت کی) بڑی ہی نشانیاں ہیں ١٦٤ .

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝ ١٦٥

اور (دیکھو!) انسانوں میں سے کچھ انسان ایسے بھی ہیں جو (۷۹) خدا کے سوا دوسری ہستیوں کو اس کا ہم پلہ بنالیتے ہیں، وہ انہیں اس طرح چاہنے لگتے ہیں جیسی چاہت اللہ کے لیے ہونی چاہیے حالانکہ جو لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں ان کے دلوں میں تو سب سے زیادہ محبت اللہ ہی کی ہوتی ہے . جو بات ان ظالموں کو اُس وقت سوجھے گی جب عذاب ان کے سامنے آجائے گا، کاش اِس وقت سوجھتی (۸۰) . اُس دن یہ

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ	بلا شبہ آسمان و زمین کے
وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ	پیدا کرنے میں اور رات دن
وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ	کے ایك کے بعد ایك آتے
تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا	رھنے میں اور جہاز میں جو
یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	انسان کی کاربراریوں کے لیے
مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا	سمندر میں چلتا ھے اور برسات
بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا	میں جسے اللہ آسمان سے
وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ص	برساتا ھے اور اس (کی
وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ	آب پاشی) سے زمین مرنے
الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ	کے بعد پھر جی اٹھتی ھے اور
لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ ١٦٤	اس بات میں کہ ھر قسم کے

= عقل و بصیرت سے کام لینے ، کائنات خلقت میں تدبر و تفکر کرنے . حقائق ھستی کی معرفت حاصل کرنے کا حکم اور برھان فضل و رحمت سے استدلال .

نه تو کوئی ساتھ دے گا اور نه کسی کو کسی کی فکر ھو گی) ۱٦٦ .

وَ قَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ	تب وہ لوگ جنھوں نے ان کی
لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ	بے روی کی تھی پکار اٹھیں گے:
كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ	کاش ھمیں ایك دفعه پھر
يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ	دنیا میں لوٹنے کی مہلت
عَلَيْهِمْ ؕ وَ مَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ	مل جائے تو هم ان (جھوٹے
مِنَ النَّارِ ۱٦٧	پیشواؤں) سے اسی طرح

ع ۲۰ ٤

بیزاری ظاھر کر دیں جس طرح یه ھم سے بیزاری ظاھر کر رھے ھیں!
(سو دیکھو!) اس طرح الله ان لوگوں کو ان کے اعمال کی حقیقت
دکھلا دے گا کہ سرتا سر حسرت و پشیمانی کا منظر ھو گا اور وہ
آتش عذاب سے چھٹکارا پانے والے نہیں ۱٦٧ .

---

۱٦٧ – پیشوایان باطل کی بےروی کرنے کا حسرت انگیز
نتیجه جو ان کے بدقسمت بےرووں کے حصے میں آئے گا .
پچھلی امتوں کی تباھی کا ایك بنیادی سبب پیشوایان باطل
کا اتباع ھے ، ایسا نه ھو که تم بھی اس میں مبتلا ھو جاؤ .

دیکھیں گے کہ قوت اور ہر طرح کی قوت صرف اللہ ھی کو ھے اور (اگر اس کے قوانین حق سے سرتابی کی جائے تو) اس کا عذاب بڑا ھی سخت عذاب ھے ۱۶۵ ۰

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَ رَاَوُا الْعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ۱۶۶

اور (دیکھو!) جب ایسا ھو گا کہ وہ (جھوٹے پیشوا) جن کی بے روی کی گئی (بجائے اس کے کہ اپنے پے رووں کے کام آئیں) اپنے پے رووں سے بیزاری ظاھر کرنے لگیں گے (یعنی کہیں گے: ھمیں ان لوگوں سے کوئی واسطہ نہیں) کیوں کہ عذاب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور ان کے باھمی رشتوں وسیلوں کا تمام سلسلہ ٹوٹ جائے گا (کہ

---

۱۶۵ - اللہ پر ایمان اور اللہ کی محبت دونوں لازم ملزوم ھیں ۰ پس اگر اللہ کے سوا کسی دوسری ھستی کو بھی ویسی ھی چاھت سے ماننے لگے جیسی چاھت سے ماننا صرف اللہ ھی کے لیے ھے تو پھر یہ اللہ کے ساتھ دوسرے کو ھم پلہ بنادینا ھوا اور توحید الٰہی کا اعتقاد درھم برھم ھو گیا ۔ مومن وہ ھے جو سب سے زیادہ اللہ کی محبت رکھنے والا ھو ۔

= سب سے زیادہ توہم پرست ہو ۔ ظاہر ہے کہ جس جماعت کی ذہنیت ایسی توہم پرستانہ پابندیوں میں جکڑی ہوئی ہو وہ کبھی آزادی کے ساتھ ترقی و وسعت کا قدم نہیں اٹھا سکتی۔ پس سب سے پہلے اس معاملے کی حقیقت واضح کی گئی اور ان تمام غلطیوں کا ازالہ کر دیا گیا جو اس بارے میں پھیلی ہوئی تھیں :

(الف) خدا نے انسان کی غذا کے لیے جس قدر اچھی چیزیں زمین میں مہیا کر دی ہیں شوق سے کھانی چاہییں۔ بے اصل روک ٹوک اور من گھڑت پابندیاں شیطانی وسوسے ہیں۔

(ب) ضمناً اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ ایمان کی راہ عقل و بصیرت کی راہ ہے اور کفر کا خاصہ کورانہ تقلید اور بے بصیرتی ہے۔ اندھی تقلید کرنا، جو کچھ دیکھتے اور سنتے آئے ہیں بے سمجھے بوجھے اسی پر جمے رہنا اور دلیل و برہان کی جگہ اپنے بزرگوں پیشواؤں کا قول و عمل حجت سمجھنا ہدایت کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

اندھی تقلید کرنے والوں کے سامنے علم و بصیرت کی بات پیش کرنا ایسا ہے جیسے چار پایوں کو مخاطب کرنا۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ كُلُوا۟ مِمَّا فِى ٱلْأَرْضِ حَلَـٰلًا طَيِّبًا ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا۟ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيْطَـٰنِ ۚ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۞ ١٦٨	اے افراد نسل انسانی ! زمین میں جس قدر حلال اور پاکیزہ چیزیں (تمہاری غذا کے لیے) مہیا کردی گئی ہیں شوق سے

کھاؤ اور (یہ جو لوگوں نے اپنے وہموں خیالوں سے طرح طرح کی رکاوٹیں اختیار کر رکھی ہیں تو یہ شیطانی وسوسے ہیں، تم) شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو، وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے ۱۶۸ .

---

۱۶۸ تا ۱۷۰ - ان اصولی مہمات کی تلقین کے بعد اب یہاں سے ان فروعی احکام کا بیان شروع ہوتا ہے جن کے متعلق طرح طرح کی گم راہیاں لوگوں میں پھیلی ہوئی تھیں اور دین حق کی بنیادی صداقتوں پر ان کا اثر پڑتا تھا . یہ بیان اگرچہ فروعی احکام کا بیان ہے لیکن اپنی تشریحات و موعظت میں سرتا سر اصولی معارف ہیں . من جملہ عالم گیر گم راہیوں کے ایك بنیادی گم راهی یہ تھی کہ کھانے پینے کے بارے میں طرح طرح کی بے اصل پابندیاں لگالی گئی تھیں اور دین داری کی سب سے بڑی بات یہ سمجھی جاتی تھی کہ انسان کھانے پینے میں =

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ نِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۞ ۱۷۱

اور (حقیقت یہ ھے کہ) جن لوگوں نے (۸۳) کفر کی راہ اختیار کی ھے تو ان کی مثال ایسی ھے (یعنی انھیں کورانہ تقلید کی جگہ عقل و ھدایت کی دعوت دینا ایسا ھے) جیسے ایک چرواھا چار پایوں کے آگے چیختا چلاتا ھے کہ چار پایے کچھ بھی نہیں سنتے مگر صرف بلانے اور پکارنے کی صدائیں (۸٤)۔ وہ بہرے، گونگے، اندھے ھو کر رہ گئے (۸۵) پس کبھی سوچنے سمجھنے والے نہیں ۱۷۱ .

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۞ ۱۷۲

مسلمانو! اگر تم صرف اللہ ھی کی بندگی کرنے والے ھو (اور سمجھتے ھو کہ حلال و حرام میں حکم اسی کا حکم ھے تو) (۸٦) وہ تمام پاکیزہ چیزیں بے کھٹکے کھاؤ جو اللہ نے تمھاری غذا کے لیے مہیا کر دی ھیں اور اس کی نعمتیں کام میں لا کر اس کی بخشایشوں کے شکر گزار ھو ۱۷۲ .

اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ	وہ تو تمھیں بری اور قبیح باتوں
وَ الْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا	ھی کے لیے حکم دے گا، نیز
عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝١٦٩	اس (گم راھی) کے لیے

اکسائے گا کہ اللہ کے نام سے جھوٹی باتیں کہو جن کے لیے تمھارے پاس کوئی علم نہیں (۸۱) ١٦٩ .

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا	اور جب ان لوگوں سے کہا
مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ	جاتا ھے : اللہ نے جو ھدایت
مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ	نازل کی ھے اس کی پے روی
اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ	کرو (۸۲) تو کہتے ھیں : نہیں،
لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا	ھم تو اسی طریقے پر چلیں گے
وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝١٧٠	جس پر اپنے بڑے بوڑھوں کو

چلتے دیکھ رھے ھیں. کوئی ان لوگوں سے پوچھے : اگر تمھارے بڑے بوڑھے عقل سے کورے اور ھدایت سے محروم رھے ھوں تو تم بھی عقل و ھدایت سے انکار کردو گے؟ ١٧٠ .

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ	جو لوگ ان حکموں کو جو
اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ	الله نے اپنی کتاب میں نازل
وَ يَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا	کیے ھیں چھپاتے ھیں اور
قَلِيْلًا لا اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ	اس (کتمان حق) کے بدلے
فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَ لَا	دنیا کے حقیر فائدے خریدتے
يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	ھیں(۸۹)تو یقین کرو! یہ وہ لوگ
وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ صلے وَ لَهُمْ	ھیں جو (۹۰) آگ کے شعلوں
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۞ ۱۷٤	سے اپنا پیٹ بھر رھے ھیں

(کیوں کہ یہ کمائی ان کے لیے آتش عذاب کے شعلے بننے والی ھے). قیامت کے دن یہ الله کے خطاب سے محروم رھیں گے، وہ انھیں (بخش کر) گناھوں سے پاك نہیں کرے گا، ان کے لیے عذاب درد ناك میں مبتلا ھونا ھے ۱۷٤ .

---

۱۷٤ - (د) اور یہ جو اھل کتاب نے حلال و حرام کے بارے میں طرح طرح کی پابندیاں اپنے پیچھے لگالی ھیں تو یہ اس لیے ھے کہ کتاب الله کا علم و عمل =

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیۡکُمُ الۡمَیۡتَةَ	اللہ نے جو چیزیں تم پر حرام
وَ الدَّمَ وَ لَحۡمَ الۡخِنۡزِیۡرِ	کردی ھیں وہ تو صرف یہ ھیں
وَ مَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیۡرِ اللّٰهِ ۚ	کہ مردار جانور، حیوانات کا
فَمَنِ اضۡطُرَّ غَیۡرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ	خون، سور کا گوشت اور وہ
فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَیۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ	(جانور) جو اللہ کے سوا کسی
غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۞ ۱۷۳	دوسری ھستی کے نام پر پکارے

جائیں (۸۷) . البتہ اگر ایسی حالت پیش آ جائے کہ ایک آدمی (حلال غذا نہ مل سکنے کی وجہ سے) بحالت مجبوری کھالے اور (۸۸) یہ بات نہ ھو کہ حکم شریعت کی پابندی سے نکل جانا چاھتا ھو یا اتنی مقدار سے زیادہ کھانا چاھتا ھو جتنی کی (زندگی بچانے کے لیے) ضرورت ھے تو اس صورت میں مجبور آدمی کے لیے کوئی گناہ نہ ھوگا . بلا شبہ اللہ (خطاؤں لغزشوں کو) بخش دینے والا اور (ھر حال میں) تمھارے لیے رحمت رکھنے والا ھے ۱۷۳ .

---

۱۷۳ - (ج) جن چار پایوں کا گوشت عام طور پر کھایا جاتا ھے وہ سب حلال ھیں مگر چار چیزیں .

میں ان کا حوصلہ کیا ہی عجیب حوصلہ ہے اور) جہنم کی آگ کے لیے ان کی برداشت کیسی سخت برداشت ہے ۱۷۵ ۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۗ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِى الْكِتٰبِ لَفِىْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۱۷۶

یہ اس لیے ہوا (۹۱) کہ اللہ نے کتاب (تورات) سچائی کے ساتھ نازل کردی تھی (اور جب وحی الٰہی کی روشنی آجائے تو پھر انسانی گمانوں وہموں کے لیے کوئی گنجایش باقی نہیں رھتی، پھر بھی یہ لوگ اختلاف میں پڑ گئے) ۔ اور جن لوگوں نے کتاب اللہ (کے احکام) میں الگ الگ راھیں اختیار کی ھیں (۹۲) تو وہ تفرقہ و مخالفت کی دور دراز راھوں میں کھوئے گئے ۱۷۶ ۔

۲۱
ع
۵
رکوع

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ

نیکی اور بھلائی (کی راہ) یہ نہیں ھے کہ تم نے (عبادت کے وقت) اپنا منہ پورب کی طرف پھیر لیا یا پچھم کی طرف کر لیا (یا اسی طرح کی کوئی دوسری بات رسم ریت کی کرلی) ۔

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۞ ۱۷۵	یہی لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت بیچ کر گمراہی مول لی اور مغفرت کے بدلے عذاب کا سودا کیا تو (برائی کی راہ

= متروک ہو گیا ہے. ان کے علماء حق فروش ہیں کہ دنیا کی طمع سے احکام الٰہی میں تحریف کرتے ہیں یا انہیں ظاہر نہیں کرتے اور عوام اپنے مذہبی پیشواؤں کی اندھی تقلید میں مبتلا ہیں .

کتاب اللہ علم و حقیقت ہے اور اختلاف جہل و ظن سے پیدا ہوتا ہے ، پس جب علم و حقیقت آ جائے تو اختلاف باقی نہیں رہنا چاہیے . پھر جو لوگ کتاب اللہ کے نزول کے بعد بھی اختلاف میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور الگ الگ مذہبی فرقے بنا کر دین کی وحدت کھو دیتے ہیں تو وہ ''شقاق بعید'' میں پڑ جاتے ہیں ، یعنی ایسے گہرے اور دور دراز تفرقوں میں جن سے کبھی نہیں نکل سکتے اور جس قدر ہاتھ پانو مارتے ہیں اور زیادہ حقیقت سے دور ہوتے جاتے ہیں .

ھر حال میں صبر کرنے والے (اور اپنی راہ میں ثابت قدم) ھوتے ھیں تو بلا شبہ ایسے ھی لوگ ھیں جو نیکی کی راہ میں سچے ھوے اور یہی ھیں جو برائیوں سے بچنے والے انسان ھیں۱۷۷ .

۱۷۷ - (ھ) دین حق کی اس اصل عظیم کا اعلان کہ سعادت و نجات کی راہ یہ نہیں ھے کہ عبادت کی کوئی خاص شکل یا کھانے پینے کی کوئی خاص پابندی یا اسی طرح کی کوئی دوسری بات اختیار کرلی جائے، بلکہ وہ سچی خدا پرستی اور نیک عملی کی زندگی سے حاصل ھوتی ھے. اور اصلی شے دل کی پاکی اور عمل کی نیکی ھے۔ شریعت کے ظاھری احکام و رسوم بھی اسی لیے ھیں تا کہ یہ مقصود حاصل ھو.

نزول قرآن کے وقت دنیا کی عالم گیر مذھبی گم راھی یہ تھی کہ لوگ سمجھتے تھے دین سے مقصود محض شریعت کے ظواھر و رسوم ھیں اور انھیں کے کرنے نہ کرنے پر انسان کی نجات و سعادت موقوف ھے۔ لیکن قرآن کہتا ھے: اصل دین خدا پرستی اور نیک عملی ھے۔ اور شریعت کے ظاھری رسوم و اعمال بھی اسی لیے ھیں کہ یہ مقصود حاصل ھو. پس جہاں تک دین کا تعلق ھے ساری طلب مقاصد کی ھونی چاھیے نہ کہ وسائل کی .

نیکی کی راہ تو ان لوگوں کی راہ ہے جو اللہ پر، آخرت کے
دن پر، فرشتوں پر، آسمانی کتابوں پر اور خدا کے تمام نبیوں پر
ایمان لاتے ہیں .

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى
الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ
وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ
وَفِى الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ
وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ
بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ
فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ
الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ ۱۷۷

خدا کی محبت کی راہ میں
اپنا مال رشتےداروں، یتیموں
مسکینوں، مسافروں اور سائلوں
کو دیتے ہیں اور غلاموں کو
آزاد کرانے کے لیے خرچ
کرتے ہیں. نماز قائم کرتے ہیں،
زکوۃ ادا کرتے ہیں . اپنی
بات کے پکے ہوتے ہیں،
جب قول و قرار کر لیتے ہیں تو
اسے پورا کر کے رہتے ہیں .

تنگی و مصیبت کی گھڑی ہو یا خوف و ہراس کا وقت

اس کا بھائی سے معاف مل جائے (اور قتل کی جگہ خون بہا لینے پر راضی ہو جائے) تو (خون بہا لے کر چھوڑ دیا جا سکتا ہے اور اس صورت میں) مقتول کے وارث کے لیے دستور کے مطابق (خون بہا کا) مطالبہ ہے اور قاتل کے لیے خوش معاملگی کے ساتھ ادا کر دینا. (اور دیکھو! یہ جو قصاص کے معاملے کو تمام زیادتیوں سے پاك کر کے عدل و مساوات کی اصل پر قائم کر دیا گیا ہے تو) یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے لیے سختیوں کا کم کر دینا اور رحمت کا فیضان ہوا. اب اس کے بعد جو کوئی زیادتی کرے گا تو (یقین کرو!) وہ (اللہ کے حضور) عذاب دردناك کا سزاوار ہو گا ۱۷۸.

---

۱۷۸ و ۱۷۹ - قصاص کا حکم اور اس سلسلے میں ان مفاسد کا ازالہ جو اس بارے میں پھیلے ہوئے تھے:

(الف) انسانی مساوات کا اعلان اور نسل و شرف کے تمام امتیازات سے انکار جو لوگوں نے بنا رکھے ہیں اور جن کی وجہ سے انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں. آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، بڑا ہو یا چھوٹا، وضیع ہو یا شریف، انسان ہونے کے لحاظ سے سب برابر ہیں، اس لیے قصاص میں کوئی امتیاز تسلیم نہیں کیا جا سکتا. =

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا كُتِبَ	مسلمانو! جو لوگ قتل کر دیے
عَلَيْكُمُ ٱلْقِصَاصُ فِى ٱلْقَتْلَى ۖ	جائیں ان کے لیے تمھیں قصاص
ٱلْحُرُّ بِٱلْحُرِّ وَٱلْعَبْدُ بِٱلْعَبْدِ	(یعنی بدلا لینے کا) حکم
وَٱلْأُنثَىٰ بِٱلْأُنثَىٰ ۚ فَمَنْ عُفِىَ	دیا جاتا ھے (لیکن بدلا لینے
لَهُۥ مِنْ أَخِيهِ شَىْءٌ فَٱتِّبَاعٌۢ	میں ھر انسان دوسرے کے
بِٱلْمَعْرُوفِ وَأَدَآءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَـٰنٍ ۗ	برابر ھے). اگر آزاد آدمی
ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ	نے آزاد آدمی کو قتل کیا ھے
وَرَحْمَةٌ ۗ فَمَنِ ٱعْتَدَىٰ بَعْدَ	تو اس کے بدلے وھی قتل
ذَٰلِكَ فَلَهُۥ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ ۱۷۸	کیا جائے گا. (یہ نہیں ھوسکتا

کہ مقتول کی بڑائی یا نسل کے شرف کی وجہ سے دو آدمی قتل کیے جائیں جیسا کہ عرب جاھلیت میں دستور تھا). اگر غلام قاتل ھے تو غلام ھی قتل کیا جائے گا. (یہ نہیں ھوسکتا کہ مقتول کے آزاد ھونے کی وجہ سے دو غلام قتل کیے جائیں). عورت نے قتل کیا ھے تو عورت ھی قتل کی جائے گی. اور پھر اگر ایسا ھو کہ کسی قاتل کو مقتول کے وارث سے کہ (رشتۂ انسانی میں)

اچھی وصیت کر جائے ۔ جو متقی انسان ھیں ان کے لیے ایسا کرنا ضروری ھے ۔ ۱۸۰

= مقصود اصلی حفظ نفس ھوا نه که قتل نفس تو ظاھر ھے که اسے قتل نفس کا ذریعه بنانا کیوں کر جائز ھو سکتا ھے ۔

۱۸۰ تا ۱۸۲ - مرنے سے پہلے پس ماندوں کے لیے اچھی وصیت کرنے کا حکم اور اس اصولی حقیقت کی تلقین که :

(الف) انسان موت کے بعد جو کچھ چھوڑ جاتا ھے وہ اگرچه دوسروں کے قبضے میں جاتا ھے لیکن مرنے سے پہلے اس کے ٹھیك ٹھیك خرچ ھونے اور عزیزوں اور قریبوں کو فائدہ پہنچانے کی فکر مرنے والے کی زندگی کے فرائض میں سے ھے اور اس ذمے داری سے وہ بری الذمه نہیں ھو سکتا ۔

(ب) مرنے والے کی وصیت ایك مقدس امانت ھے ۔ جو لوگ اس کے امین ھوں ان کا فرض ھے که بے کم و کاست اس کی تعمیل کریں ۔

(ج) اگر وہ لوگ جن پر وصیت کی تعمیل چھوڑی گئی ھے خیانت کریں تو اس کے لیے وہ خود جواب دہ ھوں گے ، وصیت کرنے والا اور وصیت سے فائدہ اٹھانے والے جواب دہ نہیں ھو سکتے ۔

وَلَكُمْ فِى الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝۱۷۹ كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَاۨ ۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝ؕ۱۸۰

اور اے ارباب دانش! قصاص کے حکم میں (اگرچہ بظاہر ایك جان کی هلاکت کے بعد دوسری جان کی هلاکت گوارا کر لی گئی هے لیکن فی الحقیقت یه هلاکت نہیں هے) تمھارے لیے زندگی هے اور یه سب کچھ اس لیے هے تاکه تم برائیوں سے بچو ۱۷۹۔ (مسلمانو!) یه بات بھی تم پر فرض کردی گئی هے که جب تم میں سے کوئی آدمی محسوس کرے که اس کے مرنے کی گھڑی آ گئی اور وه اپنے بعد مال و متاع میں سے کچھ چھوڑ جانے والا هو تو چاهیے که اپنے ماں باپ اور رشتے داروں کے لیے

=(ب) اگر مقتول کے ورثاء خوں بها لینے پر راضی هو جائیں تو قاتل کی جاں بخشی هو سکتی هے۔

(ج) قصاص میں اگرچه جان کی هلاکت هے مگر اس لیے هے تاکه زندگی کی حفاظت کی جائے۔ پس جب=

ہو گا . اور) بلا شبہ اللہ (انسانی کم زوریوں کو) بخشنے والا (اور اپنے تمام احکام میں) رحمت رکھنے والا ہے ۱۸۲ .

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۱۸۳

مسلمانو! جس طرح ان لوگوں پر جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں روزہ فرض کردیا گیا تھا اسی طرح تم پر بھی فرض کردیا گیا ہے (۹٤) تا کہ تم میں پرہیزگاری پیدا ہو ۱۸۳ .

---

۱۸۳ و ۱۸٤ — رمضان میں روزے رکھنے کا حکم اور اس سلسلے میں دین حق کے بعض اصولی حقائق کی تعلیم . نیز ان غلطیوں کا ازالہ جو اس بارے میں عام طور پر پھیلی ہوئی تھیں :

(الف) روزے کے حکم سے یہ مقصود نہیں ہے کہ انسان کا فاقہ کرنا اور اپنے جسم کو تکلیف و مشقت میں ڈالنا کوئی ایسی بات ہے جس میں پاکی و نیکی ہے ، بلکہ تمام تر مقصود نفس انسانی کی اصلاح و تہذیب ہے . روزہ رکھنے سے تم میں پرہیزگاری کی قوت پیدا ہوگی اور نفسانی خواہشوں کو قابو میں رکھنے کا سبق سیکھ لوگے .

فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؕ ۱۸۱

پھر جو کوئی ایسا کرے کہ کسی آدمی کی وصیت سننے (اور اس کے گواہ اور امین ہونے) کے بعد اس میں رد و بدل کردے تو اس گناہ کی ذمے داری اسی کے سر ہوگی جس نے رد و بدل کیا ھے (وصیت پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا، اس کی تعمیل ھر حال میں ضروری ھوگی). یقین کرو! اللہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ھے (۹۳) ۱۸۱.

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ع ۱۸۲

۲۲
ع
۶

اور اگر کسی شخص کو وصیت کرنے والے سے بے جا رعایت کرنے یا کسی معصیت کا اندیشہ ھو اور وہ (بر وقت مداخلت کر کے یا وارثوں کو سمجھا بجھا کر) ان میں مصالحت کرادے تو ایسا کرنے میں کوئی گناہ نہیں (کیوں کہ یہ وصیت میں رد و بدل کرنا نہیں ھوگا بلکہ ایک برائی کی اصلاح کر دینا

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ	یه رمضان کا مهینا هے جس میں
فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ	قرآن کا نزول (شروع) هوا .
وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَ الْفُرْقَانِ ج	وه انسانوں کے لیے ره نما هے،
فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ	هدایت کی روشن صداقتیں
فَلْیَصُمْهُ ط وَ مَنْ كَانَ مَرِیْضًا	رکھتا هے اور حق کو باطل
اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ	سے الگ کر دینے والا هے .
اُخَرَ ط یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ	پس جو کوئی تم میں سے یه
وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ز	مهینا پائے تو چاهیے که اس
وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ	میں روزے رکھے . هاں، جو
وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ	کوئی بیمار هو یا سفر کی حالت
وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝١٨٥	میں هو تو اس کے لیے یه

حکم هے که دوسرے دنوں میں چھوٹے هوے روزوں کی گنتی پوری کر لے (۹٦) . الله تمهارے لیے آسانی چاهتا هے، سختی و تنگی نهیں چاهتا . اور یه (جو بیماروں اور مسافروں کے لیے روزے قضا کرنے کا حکم دیا گیا هے تو یه) اس لیے هے که (حکمت الٰهی نے روزے کے فوائد کے لیے دنوں کی ایك خاص

اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ فَمَنۡ کَانَ	(یہ روزے کے) چند گنے ہوئے
مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ	دن (ھیں ، کوئی بڑی (۹۵)
فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَی الَّذِیۡنَ	مدت نہیں) . پھر جو کوئی تم
یُطِیۡقُوۡنَہٗ فِدۡیَۃٌ طَعَامُ	میں بیمار ھو یا سفر میں ھو
مِسۡکِیۡنٍ ؕ فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا	تو اس کے لیے اجازت ھے
فَھُوَ خَیۡرٌ لَّہٗ ؕ وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا	کہ دوسرے دنوں میں
خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ	روزے رکھ کر روزے کے
تَعۡلَمُوۡنَ ۞ ١٨٤	دنوں کی گنتی پوری کر لے .

اور جو لوگ ایسے ھوں کہ ان کے لیے روزہ رکھنا نا قابل برداشت ھو (جیسے نہایت بوڑھا آدمی کہ نہ تو روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ھے اور نہ یہ توقع رکھتا ھے کہ آگے چل کر قضا کر سکے گا) تو اس کے لیے روزے کے بدلے ایك مسکین کو کھانا کھلا دینا ھے . پھر اگر کوئی اپنی خوشی سے کچھ زیادہ کرے (یعنی زیادہ مسکینوں کو کھلائے) تو یہ اس کے لیے مزید اجر کا موجب ھوگا ، لیکن اگر تم سمجھ بوجھ رکھتے ھو تو سمجھ لو کہ روزہ رکھنا تمھارے لیے (ھر حال میں) بہتر ھے ١٨٤ .

پاس ہوں۔ وہ جب پکارتا ہے تو میں اس کی پکار سنتا اور اسے قبول کرتا ہوں۔ پس (اگر وہ واقعی میری طلب رکھتے ہیں تو) چاہیے کہ میری پکار کا جواب دیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ حصول مقصد میں کامیاب ہوں ۱۸۶ .

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ	تمہارے لیے یہ بات جائز کردی گئی ہے کہ روزے کے دنوں میں رات کے وقت اپنی بیویوں

سے خلوت کرو۔ تم میں اور ان میں چولی دامن کا ساتھ ہے (یعنی ان کی زندگی تم سے وابستہ ہے، تمہاری ان سے) (۹۸) .

---

۱۸۶ – (د) اس طرح کی عبادتوں سے مقصود خود تمہارے نفس کی اصلاح و تربیت ہے۔ یہ بات نہیں ہے کہ جب تک فاقہ کشی کے چلے نہ کھینچے جائیں خدا کو پکارا نہیں جاسکتا جیسا کہ اہل مذاہب کا خیال تھا۔ خدا تو ہرحال میں انسان کی پکار سننے والا اور اس کی شاہ رگ سے بھی زیادہ اس سے قریب ہے۔ ایمان و اخلاص کے ساتھ جب کبھی اسے پکاروگے اس کا دروازۂ رحمت تم پر کھل جائے گا .

گنتی ٹھہرا دی ہے تو تم اس کی) گنتی پوری کر لو (اور اس عمل میں ادھورے نہ رہو) ۔ اور اس لیے بھی کہ اللہ نے تم پر راہ (سعادت) کھول دی ہے تو اس پر اس کی بڑائی کا اعلان کرو ، نیز اس لیے کہ (اس کی نعمت کام میں لا کر) اس کی شکر گزاری میں سر گرم رہو ۱۸۵ ۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ	اور (اے پیغمبر!) جب میرا
قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ	کوئی بندہ میری نسبت تم سے
اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا	دریافت کرے (کہ کیوں کر
لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ	مجھ تک پہنچ سکتا ہے تو تم اسے
یَرْشُدُوْنَ ۝۱۸۶	بتا دو کہ میں) (۹۷) تو اس کے

۱۸۵ - (ب) روزے کے لیے رمضان کا مہینا اس لیے قرار پایا کہ اسی مہینے میں قرآن کا نزول شروع ہوا ہے اور اس کا روزے کے لیے مخصوص ہو جانا نزول قرآن کی یاد آوری و تذکیر ہے ۔

(ج) دین حق میں اصل آسانی ہے نہ کہ سختی ۔ پس یہ سمجھنا کہ اس طرح کی عبادتوں میں سختی و تنگی اختیار کرنا خدا کی خوشنودی کا موجب ہوگا صحیح نہیں ہو سکتا ۔

کردیا گیا ھے) تم (بغیر کسی اندیشے کے) اپنی بیویوں سے خلوت کرو اور جو کچھ تمہارے لیے (ازدواجی زندگی میں) اللہ نے ٹھیرادیا ھے اس کے خواھش مند ھو . اور (اسی طرح رات کے وقت کھانے پینے کی بھی کوئی روك نہیں) شوق سے کھاؤ پیو یہاں تك کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) کالی دھاری سے الگ نمایاں ھو جائے (یعنی صبح کی سب سے پہلی نمود شروع ھو جائے) . پھر اس وقت سے لے کر رات (شروع ھونے) تك روزے کا وقت پورا کرنا چاھیے . البتہ اگر تم مسجد میں اعتکاف کر رھے ھو تو اس حالت میں نہیں چاھیے کہ اپنی بیویوں سے خلوت کرو . (جہاں تك روزے کا تعلق ھے) یہ اللہ کی ٹھیرائی ھوئی حدیں ھیں، پس ان سے دور دور رھنا . اللہ اسی طرح اپنے احکام واضح کر دیتا ھے تا کہ لوگ (نا فرمانی سے) بچیں ۱۸۷ .

۱۸۷ – (ھ) یہودیوں کے یہاں روزے کی شرطیں نہایت سخت تھیں ، ازآں جملہ یہ کہ اگر شام کو روزہ کھول کر سو جائیں تو پھر بیچ میں اٹھ کر کچھ کھا پی نہیں سکتے تھے . اسی طرح روزے کے مہینے میں زنا شوئی کا علاقہ بھی مطلقا ممنوع تھا . مسلمانوں کو جب روزے کا حکم ھوا تو انھوں نے خیال کیا ان کے لیے بھی یہ پابندیاں ضروری ھوں گی . اور چوں کہ پابندیاں سخت تھیں =

عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ
تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ
عَلَيْكُمْ وَ عَفَا عَنْكُمْ ج
فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَ ابْتَغُوْا
مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ص وَ كُلُوْا
وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ
الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ
الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ص ثُمَّ
اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ج
وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ
عٰكِفُوْنَ لا فِي الْمَسٰجِدِ ط تِلْكَ
حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ط
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ١٨٧

الله کے علم سے یہ بات پوشیدہ
نہیں رہی کہ تم اپنے اندر ایک
بات کا خیال رکھ کر پھر
اس کی بجا آوری میں خیانت
کر رہے ہو۔ (یعنی اپنے ضمیر
کی خیانت کر رہے ہو، کیوں کہ
اگرچہ اس بات میں برائی نہ تھی
مگر تم نے خیال کر لیا تھا کہ
برائی ہے) . پس اس نے (اپنے
فضل و کرم سے تمہیں اس غلطی
کے ایسے جواب دہ نہیں ٹھیرایا)
تمہاری ندامت قبول کرلی
اور تمہاری خطا بخش دی .
اور اب (کہ یہ معاملہ صاف

وَ لَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ	اور (دیکھو!) ایسا نه کرو
بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَآ	که آپس میں ایك دوسرے کا
اِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوْا فَرِيْقًا	مال نا جائز طریقے سے کھاؤ .
مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ	اور نه ایسا کرو که مال و دولت
وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ع ۱۸۸	کو حاکموں (کے داوں) تك

۲۳ ع ۷

پہنچنے کا (یعنی انہیں اپنی طرف مائل کرنے کا) ذریعہ بناؤ تاکه دوسروں کے مال کا کوئی حصه ناحق حاصل کرلو (۹۹) اور تم جانتے هو که حقیقت حال کیا هے ۱۸۸ .

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ط	(اے پیغمبر!) لوگ تم سے
قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ	(مہینوں کی) چاند رات کی
وَ الْحَجِّ ط وَ لَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ	بابت دریافت کرتے هیں . ان

۱۸۸ - (ج) اس حقیقت کی طرف اشاره که مشقت نفس کی عبادتیں کچھ سود مند نہیں هو سکتیں اگر ایك شخص بندوں کے حقوق سے بے پروا هے اور مال حرام سے اپنے آپ کو نہیں روك سکتا . نیکی صرف اسی میں نہیں هے که چند دنوں کے لیے تم نے جائز غذا ترك کر دی ، نیکی کی راہ یہ هے که همیشه کے لیے ناجائز غذا ترك کر دو .

= اس لیے بعض لوگ نبھا نہ سکے اور اپنے فعل کو کمزوری سمجھ کر چھپانے لگے ۔ "علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم" میں اسی معاملے کی طرف اشارہ ھے ۔

روزے سے مقصود یہ نہیں ھے کہ جسمانی خواھشیں بالکل ترك کر دی جائیں ، بلکہ مقصود ضبط و اعتدال ھے ۔ پس کھانے پینے اور زنا شوئی کے معاملے کی جو کچھ ممانعت ھے صرف دن کے وقت ھے ، رات کے وقت کوئی روك نہیں ۔

(و) زنا شوئی کا تعلق کوئی برائی اور ناپاکی کی بات نہیں ھے جس کا عبادت کے مہینے میں کرنا جائز نہ ھو ۔ وہ مرد اور عورت کا ایك فطری تعلق ھے اور دونوں ایك دوسرے سے اپنے حوائج میں وابستہ ھیں ۔ پس ایك فطری علاقہ عبادت الٰہی کے منافی کیوں ھو؟

(ز) مومن وہ ھے جس کے عمل میں کوئی کھوٹ اور راز نہ ھو ۔ اگر ایك بات بری نہیں ھے مگر تم نے اسے برا سمجھ لیا ھے اور اس لیے چوری چھپے کرنے لگے ھو تو گو تم نے اصلا برائی نہیں کی مگر تمہارے ضمیر کے لیے برائی ھو گئی اور تمہارے دل کی پاکی پر دھبا لگ گیا ھے ۔

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝١٩٠

اور (دیکھو!) جو لوگ تم سے لڑائی لڑ رہے ہیں چاہیے کہ اللہ کی راہ میں تم بھی ان سے لڑو (پیٹھ نہ دکھلاؤ) البتہ کسی طرح کی زیادتی نہیں کرنی چاہیے۔ اللہ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو زیادتی کرنے والے ہیں ۱۹۰۔

= (الف) چاند کے طلوع و غروب سے مہینوں کا حساب لگا لیا جاتا ہے اور حج کے موسم کا تعین اسی حساب سے کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جو وہم پرستانہ خیالات لوگوں میں پھیلے ہوئے ہیں خواہ ان کا تعلق کواکب پرستی سے ہو یا نجوم کے عقائد سے ان کی کوئی اصلیت نہیں۔

(ب) مقدس زیارت گاہوں اور تیرتھوں پر جانے کے لیے لوگوں نے طرح طرح کی پابندیاں لگا لی ہیں اور اجر و ثواب کے لیے اپنے آپ کو تکلیفوں مشقتوں میں ڈالتے ہیں، لیکن یہ سب گمراہی کی باتیں ہیں، نیکی کی اصلی راہ یہ ہے کہ اپنے اندر تقویٰ پیدا کرو۔

۱۹۰ – (ج) اہل مکہ کے ظلم و تعدی سے حج کا دروازہ مسلمانوں پر بند ہو گیا تھا (۱۰۰) پس حکم دیا گیا کہ جنگ کے بغیر چارہ نہیں، ضروری ہے کہ اس مقام کو ظالموں کے قبضہ و تصرف سے نجات دلائی جائے۔ =

تَأْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا	لوگوں سے کہہ دو: یہ انسان
وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰیۚ	کے لیے وقت کا حساب ہے
وَأْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ أَبْوَابِهَاص	اور اس سے حج کے مہینے کا
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ	تعین ہو جاتا ہے (باقی
تُفْلِحُوْنَ ۝١٨٩	جس قدر توہمات لوگوں میں

پھیلے ہوئے ہیں اور طرح طرح کی رسمیں اختیار کر رکھی ہیں تو ان کی کوئی اصلیت نہیں) ۔ اور یہ کوئی نیکی کی بات نہیں ہے کہ اپنے گھروں میں (دروازہ چھوڑ کر) پچھواڑے سے داخل ہو (جیسا کہ عرب کی رسم تھی کہ حج کے مہینے کا چاند دیکھ لینے اور احرام باندھ لینے کے بعد اگر گھروں میں داخل ہونا چاہتے تو دروازے سے داخل نہ ہوتے، پچھواڑے سے راہ نکال کر جاتے) ۔ نیکی تو اس کے لیے ہے جس نے اپنے اندر تقویٰ پیدا کیا ۔ پس (ان وہم پرستیوں میں مبتلا نہ ہو) گھروں میں آؤ تو دروازے ہی کی راہ آؤ (پچھواڑے سے راہ نکالنے کی مصیبت میں کیوں پڑو؟) البتہ اللہ کی نافرمانی سے بچو تاکہ (طلب سعادت میں) کامیاب ہو ۱۸۹ ۔

---

۱۸۹ - حج کے احکام اور اس سلسلے میں دین حق کی بعض اصولی ہدایتیں اور اہل عرب اور دیگر اقوام کی گمراہیوں کا ازالہ:=

نکالا ہے تم بھی انھیں لڑ کر نکال باہر کرو(۱۰۱). فتنے کا قائم رہنا قتل و خون ریزی سے بھی بڑھ کر ہے . (باقی رہا حرم کی حدوں کا معاملہ کہ ان کے اندر لڑائی کی جائے یا نہ کی جائے تو اس بارے میں حکم یہ ہے کہ) جب تک وہ خود مسجد حرام کے حدود میں تم سے لڑائی نہ کریں تم بھی اس جگہ ان سے لڑائی نہ کرو .

فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝۱۹۱ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۹۲

پھر اگر ایسا ہوا کہ انھوں نے لڑائی کی تو تمھارے لیے بھی یہی ہوگا کہ لڑو . منکرین حق (کی ظالمانہ پیش قدمیوں) کا یہی بدلا ہے ۱۹۱ . لیکن اگر ایسا ہوا کہ وہ لڑائی سے باز آ گئے تو (پھر اللہ کا دروازۂ بخشش بھی بند نہیں ہے) بلا شبہ وہ رحمت سے بخش دینے والا ہے ۱۹۲ .

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۹۳

اور (دیکھو!) ان لوگوں سے لڑائی جاری رکھو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی ظلم و فساد) باقی نہ رہے اور دین صرف اللہ ھی کے لیے ہو جائے (۱۰۲).

وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ	(اهل مکہ نے تمہارے خلاف
وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ	اعلان جنگ کردیا ہے
أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ	تو تمہاری طرف سے بھی اب
أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا	اعلان جنگ ہے) جہاں کہیں
تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ	پاؤ انہیں قتل کرو اور جس
الْحَرَامِ حَتَّىٰ يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ ۚ	جگہ سے انہوں نے تمہیں

= اس بارے میں اصل یہ ہے کہ امن کی حالت ہو یا جنگ کی لیکن مسلمانوں کے کسی کام میں بھی عدل و راستی کے خلاف کوئی بات نہیں ہونی چاہیے .

(د) جنگ برائی ہے لیکن فتنے کا قائم رہنا اس سے بھی زیادہ سخت برائی ہے . پس نا گزیر ہوا کہ فتنے کے ازالے کے لیے جنگ کی حالت گوارا کر لی جائے .

قریش مکہ کا فتنہ کیا تھا؟ یہ تھا کہ وہ جبر و قہر سے لوگوں کو مجبور کرتے تھے کہ جس بات کو حق سمجھتے ہیں اسے حق نہ سمجھیں یعنی دین و اعتقاد کی آزادی مفقود ہو گئی تھی . قرآن کہتا ہے : یہ برائی جنگ کی برائی سے بھی زیادہ سخت ہے ، اس لیے ضروری ہے کہ اس کے انسداد کے لیے جنگ کی برائی گوارا کر لی جائے .

وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	اور اللہ کی راہ میں مال
وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ	خرچ کرو ۔ ایسا نہ کرو کہ
اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ صلے وَ اَحْسِنُوْا ۛ ج	(جہاد کی اعانت سے غافل ہو کر)
اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝۱۹۵	اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو
وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ	ہلاکت میں ڈال دو(۱۰۵) ۔
لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ	نیکی کرو، یقیناً اللہ کی محبت
فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ ۚ	انہیں لوگوں کے لیے ہے جو
وَ لَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ	نیکی کرنے والے ہیں ۱۹۵ ۔
حَتّٰى یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ ؕ	اور (دیکھو!) حج اور عمرے
فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ بِهٖۤ	کی جب نیت کر لی جائے تو

مع

۱۹۵ - (و) جو لوگ جہاد کی راہ میں مال خرچ نہیں کرتے وہ اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیتے ہیں، کیوں کہ جہاد سے اعراض کا نتیجہ قومی زندگی کی ہلاکت ہے ۔

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ	پھر اگر ایسا ھوا کہ یہ لوگ
الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ	لڑائی سے باز آجائیں تو (تمھیں
فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا	بھی ھاتھ روك لینا چاھیے،
عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى	کیوں کہ) لڑائی نہیں لڑنی ھے
عَلَيْكُمْ ص وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا	مگر انھیں لوگوں کے مقابلے میں
اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ ۱۹٤	جو ظلم کرنے والے ھیں ۱۹۳ ۰

(۱۰۳) اگر حرمت کے مھینوں کی رعایت کی جائے تو تمھاری طرف سے بھی رعایت ھونی چاھیے ۔ اگر نہ کی جائے تو تمھاری طرف سے بھی نہیں ھے ۔ (مھینوں کی) حرمت کے معاملے میں (جب کہ لڑائی ھو) ادلے کا بدلا ھے (یعنی جیسی روش ایك فریق جنگ کی ھوگی ویسی ھی دوسرے فریق کو بھی اختیار کرنی پڑے گی ۔ یہ نہیں ھو سکتا کہ ایك فریق تو مھینوں کی حرمت سے بے پروا ھو کر حملہ کر دے اور دوسرا فریق حرمت کے خیال سے ھاتھ پر ھاتھ دھرے بیٹھا رھے) ۔ پس جو کوئی تم پر زیادتی کرے تو چاھیے کہ جس طرح کا معاملہ اس نے تمھارے ساتھ کیا ھے ویسا ھی معاملہ تم بھی اس کے ساتھ کرو (۱۰٤) ۔ البتہ (ھر حال میں) اللہ سے ڈرتے رھو اور یہ بات نہ بھولو کہ اللہ انھیں کا ساتھی ھے جو (اپنے تمام کاموں میں) پرھیزگار ھیں ۱۹٤ ۰

فدیہ دے دے ۔ اور وہ یہ ھے کہ روزہ رکھے یا صدقہ دے یا جانور کی قربانی کرے ۔ اور پھر جب ایسا ہو کہ تم امن کی حالت میں ہو (۱۰۶) اور کوئی شخص چاہے کہ (عمرہ حج سے ملا کر) تمتع کرے (یعنی ایك ھی سفر میں دونوں عملوں کے ثواب سے فائدہ اٹھائے) تو اس کے لیے بھی جانور کی قربانی ھے جیسی کچھ میسر آجائے ۔ اور جس کسی کو قربانی میسر نہ آئے تو اسے چاھیے تین روزے حج کے دنوں میں رکھے ، سات روزے واپسی پر ، یہ دس کی پوری گنتی ہو گئی ۔ البتہ یاد رھے کہ یہ حکم (یعنی عمرے کے تمتع کا حکم) اس کے لیے ھے جس کا گھر بار مکے میں نہ ہو (باھر سے حج کے لیے آیا ہو) ۔ اور (دیکھو!) ہر حال میں اللہ کی نافرمانی سے بچو اور یقین کرو! وہ (نافرمانوں کو) سزا دینے میں بہت ھی سخت ھے ۱۹۶ ۔

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ

حج (کی تیاری) کے مہینے عام طور پر معلوم ھیں ۔ پس

---

۱۹۶ - (ز) اگر لڑائی کی وجہ سے یا کسی دوسری وجہ سے راہ میں رك جانا پڑے تو اس صورت میں کیا کرنا چاھیے ؟ نیز حج اور عمرے کے تمتع کی صورت یعنی دونوں کو ملا کر کرنے کی صورت ۔

اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ	اسے اللہ کے لیے پورا کرنا چاہیے
صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ج	اور اگر ایسی صورت پیش
فَاِذَآ اَمِنْتُمْ وقفه فَمَنْ	آجائے کہ تم (اس نیت سے
تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ	نکلے مگر) راہ میں گھر گئے
فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ج	(لڑائی کی وجہ سے یا کسی دوسری
فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ	وجہ سے) تو پھر ایک جانور
اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ اِذَا	کی قربانی کرنی چاہیے جیسا
رَجَعْتُمْ ط تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ط	کچھ بھی میسر آئے۔ اور اس وقت
ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ	تک سر کے بال نہ منڈاؤ (جو
حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط	اعمال حج سے فارغ ہو کر
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ	احرام اتارتے وقت کیا جاتا ہے)
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ع ۱۹۶	جب تک کہ قربانی اپنے ٹھکانے

۲٤ ع ۸

نہ پہنچ جائے۔ ہاں، اگر کوئی **شخص** بیمار ہو یا اسے سر کی کسی تکلیف کی وجہ سے مجبوری ہو تو چاہیے کہ (بال اتارنے کا)

لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ	(اور دیکھو!) اس میں
تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ ؕ	تمھارے لیے کوئی گناہ کی
فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ	بات نہیں اگر (اعمال حج
فَاذْکُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ	کے ساتھ) تم اپنے پروردگار
الْحَرَامِ ص وَاذْکُرُوْهُ کَمَا	کے فضل کی بھی تلاش میں رہو
هَدٰىکُمْ ج وَاِنْ کُنْتُمْ	(یعنی کاروبار تجارت کا بھی
مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ ۝ ۱۹۸	مشغله رکھو(۱۰۷) . پس جب

عرفات (نامی مقام) سے انبوہ در انبوہ لوٹو تو ''المشعر الحرام'' (یعنی مزدلفه) میں (ٹھیر کر) الله کا ذکر کرو اور اسی طرح ذکر کرو جس طرح ذکر کرنے کا طریقه تمھیں بتا دیا گیا ھے اگرچه اس سے پہلے تم بھی انھیں لوگوں میں سے تھے جو راه حق سے بھٹك گئے ھیں (۱۰۸) ۱۹۸ .

---

۱۹۸ - (ط) دین حق کی اس اصل عظیم کا اعلان که خدا پرستی اور دین داری کی راه دنیوی معیشت اور دنیوی فلاح و ترقی کے خلاف نہیں ھے، بلکه وه ایك ایسی کامل زندگی پیدا کرنی چاھتا ھے جس میں دنیا اور آخرت دونوں کی سعادتیں موجود ھوں. حج ایك عبادت ھے لیکن اس کا عبادت ھونا اس سے مانع نہیں که کاروبار دنیوی =

فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ ۙ	جس کسی نے ان مہینوں میں
وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ	حج کرنا اپنے اوپر لازم
وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ	کرلیا تو (وہ حج کی حالت میں
يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ	ہو گیا اور) حج کی حالت میں
خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُونِ	نہ تو عورتوں کی طرف رغبت
يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ۝ ۱۹۷	کرنا ہے ، نہ گناہ کی کوئی

وقف النبی

بات کرنی ہے اور نہ لڑائی جھگڑا۔ اور (یاد رکھو!) تم نیک عملی کی باتوں میں سے جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ کے علم سے پوشیدہ نہیں رہتا ۔ پس (حج کرو تو اس کے) سرو سامان کی تیاری بھی کرو اور سب سے بہتر سروسامان (دل کا سروسامان ہے اور وہ) تقویٰ ہے ۔ اور اے ارباب دانش! (ہر حال میں) اللہ سے ڈرتے رہو (کہ خوف الٰہی سے پرہیزگاری پیدا ہوتی ہے) ۱۹۷ ۔

---

۱۹۷ - (ح) حج کے دنوں میں اور وہ اس وقت سے شروع ہوجاتے ہیں جب تم نے احرام باندھ لیا ، نہ تو عورت کے ساتھ خلوت کرنی چاہیے، نہ گناہ کی کوئی بات اور نہ کسی طرح کی لڑائی جھگڑا ۔ اعمال حق کے لیے سب سے بڑی تیاری یہ ہے کہ تم میں تقویٰ پیدا ہو ۔

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ۭ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ ۲۰۰ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ ۲۰۱

پھر جب تم حج کے تمام ارکان پورے کرچکو تو چاہیے کہ جس طرح پہلے اپنے آباء واجداد کی بڑائیوں کا ذکر کیا کرتے تھے اب اسی طرح اللہ کا ذکر کیا کرو، بلکہ اس سے بھی زیادہ (کہ تمام اعمال حج سے اصل مقصود یہی ہے)۔ اور (پھر دیکھو!) کچھ لوگ تو ایسے ہیں (جو صرف دنیا ہی کے پجاری ہوتے ہیں اور) جن کی صدائے حال یہ ہوتی ہے کہ "خدایا! ہمیں جو کچھ دینا ہے دنیا ہی میں دے دے" پس آخرت کی زندگی میں ان کے لیے کوئی حصہ نہیں ہوتا ۲۰۰۔ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو (دنیا و آخرت دونوں کی فلاح چاہتے ہیں۔ وہ) کہتے ہیں "خدایا! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچالے" ۲۰۱۔

ثُمَّ اَفِیضُوا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِیمٌ ۝ ۱۹۹

پھر (یہ بات بھی ضروری ہے کہ) جس جگہ (تك جا کر) لوگ انبوہ در انبوہ لوٹتے ہیں تم (اہل مکہ) بھی وہیں سے لوٹو (۱۰۹) اور اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرو (۱۱۰) . بلا شبہ اللہ (خطائیں) بخشنے والا (اور ہر حال میں) رحمت رکھنے والا ہے ۱۹۹ .

= کا بھی فائدہ اٹھاؤ . مال و دولت اللہ کا فضل ہے ، پس چاہیے کہ اللہ کے فضل کی تلاش میں رہو .

(ی) دین اور دنیا کے معاملے میں دنیا کی عالم گیر گمراہی یہ ہے کہ یا تو افراط میں پڑ گئے ہیں یا تفریط میں اور راہ اعتدال گم ہو گئی ہے یعنی یا تو دنیا کا انہماك اس درجہ بڑھ جاتا ہے کہ آخرت سے یك قلم بے پروا ہو جاتے ہیں یا آخرت کے استغراق میں اتنے دور نکل جاتے ہیں کہ ترك دنیا اور رہبانیت کا دم بھرنے لگتے ہیں . لیکن دین حق کی راہ ہر گوشۂ عمل کی طرح یہاں بھی اعتدال کی راہ ہے اور صحیح زندگی اس کی زندگی ہے جو کہتا ہے ”خدایا! میں دنیا اور آخرت دونوں کی سعادتیں چاہتا ہوں “ .

تقوی نہیں تو اس کا کوئی عمل بھی صحیح نہیں ہوسکتا) پس هر حال میں الله سے ڈرتے رهو اور یه بات نه بھولو که تم سب کو (ایك دن مرنا اور پھر) اس کے حضور جمع هونا هے ۲۰۳ .

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ	اور (دیکھو !) بعض آدمی
قَوْلُهُ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	ایسے هیں که دنیوی زندگی کے
وَيُشْهِدُ اللهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ	بارے میں ان کی باتیں تمھیں
وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ ۲۰۴	بہت هی اچھی معلوم هوتی هیں

اور وہ اپنی ضمیر کی پاکی پر الله کو گواہ ٹھیراتے هیں ، حالانکه فی الحقیقت وہ دشمنی اور خصومت میں بڑے هی سخت هیں ۲۰۴ .

---

۲۰۴ تا ۲۰۶ – (ك) دین حق دنیا کا نہیں لیکن دنیا پرستی کے غرور و سرشاری کا مخالف هے .

یہی دنیا پرستی کا غرور هے جو انسان کو خدا پرستی اور راست بازی سے بے پروا کر دیتا هے اور جب اسے طاقت اور حکومت مل جاتی هے تو غرض و نفس کی پرستش میں وہ سب کچھ کر گزرتا هے جو دنیا میں انسان کا ظلم و فساد کر سکتا هے .

لیکن جو لوگ سچے خدا پرست هیں وہ دنیا میں کتنے هی مشغول هوں مگر ان کے پیش نظر نفس پرستی نہیں هوتی ، ==

أُولَـٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ	تو (یقین کرو!) ایسے ہی لوگ ہیں
مِمَّا كَسَبُوا ۚ وَاللَّهُ سَرِيعُ	جنھیں ان کے عمل کے مطابق
الْحِسَابِ ۝ ۲۰۲ وَاذْكُرُوا اللَّهَ	(دنیا و آخرت کی) فلاح میں
فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ ۚ فَمَن	حصہ ملنا ہے اور اللہ (کا قانون)
تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ	اعمال کی جانچ میں سست رفتار
عَلَيْهِ وَمَن تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ	نہیں (وہ ہر انسان کو اس کے
عَلَيْهِ ۚ لِمَنِ اتَّقَىٰ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ	عمل کے مطابق فوراً نتیجہ
وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ	دے دینے والا ہے) ۲۰۲ .
تُحْشَرُونَ ۝ ۲۰۳	اور (دیکھو!) حج کے

گنے ہوئے دنوں میں (جو معلوم ہیں اور دسویں ذی الحج سے لےکر تیرھویں تك ہیں) اللہ کی یاد میں مشغول رھو . پھر جو کوئی (واپسی میں) جلدی کرے اور دو ھی دن میں روانہ ھوجائے تو اس میں کوئی گناہ کی بات نہیں . اور جو کوئی تاخیر کرے تو وہ تاخیر بھی کرسکتا ہے . لیکن یہ (جلدی اور تاخیر کی رخصت) اسی کے لیے ھے جس میں تقویٰ ھو (کیوں کہ تمام اعمال سے اصل مقصود تقویٰ ہے . اگر ایك شخص کے ارادے اور عمل میں

زراعت اور محنت کے نتیجوں کو اور اس کی نسل کو ہلاک کردیں، حالانکہ اللہ یہ کبھی پسند نہیں کرسکتا کہ (زندگی و آبادی کی جگہ) ویرانی و خرابی پھیلائی جائے ۲۰۵.

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَ لَبِئْسَ الْمِهَادُ ۲۰۶

اور جب ان لوگوں سے کہا جائے: خدا سے ڈرو (اور ظلم و فساد سے باز آؤ)

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌ ۢ بِالْعِبَادِ ۲۰۷

تو ان کا گھمنڈ انہیں (اور زیادہ) گناہ پر اکساتا ہے. پس (جن لوگوں کا حال ایسا ہو

تو وہ کبھی ظلم و فساد سے باز آنے والے نہیں) انہیں تو جہنم ہی کفایت کرے گا (اور جس کسی نے جہنم کا ٹھکانا ڈھونڈھا تو اس کا ٹھکانا) کیا ہی برا ٹھکانا ہوا ۲۰۶ . (بر خلاف ان کے) کچھ آدمی ایسے بھی ہیں جو (نفس پرستی کی جگہ خدا پرستی کی روح سے معمور ہوتے ہیں اور) اللہ کی خوشنودی کی طلب میں اپنی جانیں تک بیچ ڈالتے ہیں (یعنی رضائے الٰہی کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دیتے ہیں) اور (جو کوئی ایسا کرتا ہے تو یاد رکھیے!) اللہ بھی اپنے بندوں کے لیے سر تا سر شفقت و مہربانی رکھنے والا ہے ۲۰۷ .

وَ اِذَا تَوَلّٰی سَعٰی فِی الْاَرْضِ	جب انہیں حکومت مل جاتی ھے
لِیُفْسِدَ فِیْهَا وَ یُهْلِكَ	تو ان کی تمام سرگرمیاں ملك
الْحَرْثَ وَ النَّسْلَ ؕ وَ اللّٰهُ	میں اس لیے ھوتی ھیں تا کہ
لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ ۞ ۲۰۵	خرابی پھیلائیں اور انسان کی

= بلکہ رضاے الٰہی کا حصول ھوتا ھے. ایك دنیا پرست اپنے نفس کے لیے دوسروں کو قربان کردے گا، لیکن یہ لوگ رضاے الٰہی کی راہ میں خود اپنے نفس کو قربان کردیں گے.

ایك شخص کی دنیوی زندگی بظاھر کتنی ھی خوش نما ھو اور وہ اپنی نیك دلی کا کتنا ھی دعوٰی کرے لیکن ان باتوں سے کچھ نہیں بنتا. اصلی کسوٹی یہ ھے کہ دیکھا جائے طاقت و اختیار پا کر اپنے ابناے جنس کے ساتھ کیسا سلوك کرتا ھے.

حرث و نسل کی تباھی انسانی غرور و طاقت کا بہت بڑا فساد ھے. دنیوی طاقت کے متوالوں سے جب کہا جاتا ھے "اللہ سے ڈرو" تو ان کا گھمنڈ انہیں اور زیادہ ظلم و معصیت پر آمادہ کر دیتا ھے.

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ	پھر اگر ایسا ہوا کہ تم
مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ	ڈگمگا گئے باوجودیکہ
فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ	ہدایت کی روشن دلیلیں تمہارے
حَكِيْمٌ ۝۲۰۹ هَلْ يَنْظُرُوْنَ	سامنے آچکی ہیں تو یاد رکھو!
اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ	اللہ (کے قانون جزا کی پکڑ سے
ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ	تم بچ نہیں سکتے۔ وہ) سب پر
وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ	غالب (اور اپنے کاموں میں)
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۲۱۰ ع	حکمت والا ہے ۲۰۹. (۱۱۲) پھر

۲۵ ع ۹

یہ لوگ کس بات کے انتظار میں ہیں؟ کیا اس بات کے منتظر ہیں

= کہ "میں تمہارا خدا ہوں، مجھ پر ایمان لاؤ" لیکن نہ ایسا ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے.

ایمان کی برکتیں اور سعادتیں حاصل کرنے کے لیے صرف یہی کافی نہیں کہ اسلام کے دائرے میں آجاؤ، بلکہ چاہیے کہ پوری طرح آجاؤ یعنی اعتقاد و عمل کے ہر گوشے میں ایمان کی روح تمہارے اندر پیدا ہو جائے اور از سر تا پا پیکر ایمان ہو جاؤ.

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا ادْخُلُوا	مسلمانو !(۱۱۱) پوری طرح
فِى السِّلْمِ كَآفَّةً ص وَّلَا تَتَّبِعُوا	اور (اعتقاد وعمل کی) ساری
خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ط اِنَّهٗ لَكُمْ	باتوں میں مسلم ہو جاؤ
عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ ۲۰۸	اور (دیکھو!) شیطانی وسوسوں

کی پے روی نہ کرو ، وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے ۲۰۸ .

---

۲۰۸ تا ۲۱۰ - (ل) دنیا پرستی کی یہ سرشاری قوموں کی گم راہی کا بہت بڑا سبب رہی ہے خصوصا فتح و اقبال کے حصول کے بعد . اس لیے پے روان دعوت حق کو خصوصیت کے ساتھ متنبہ کیا جاتا ہے کہ اس صورت حال سے اپنی حفاظت کریں .

اللہ کی ہدایت ظاہر ہو چکی ہے اور وہ سب کچھ تمہیں بتایا جاچکا ہے جس کی استقامت حق کے لیے ضرورت تھی . اس پر بھی اگر تم نے ٹھوکر کھائی اور راہ ہدایت پر قائم نہ رہے تو یہ نعمت الٰہی کو محرومی سے بدل دینا ہوگا.

اگر ایک گروہ کے ایمان و یقین کے لیے کلام الٰہی کی ہدایت کافی نہیں تو پھر اس کے بعد یہی رہ گیا ہے کہ خدا اس کے سامنے آکر اپنی زبان سے کہہ دے =

وَ اللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ ٢١٢	منکرین حق کی نگاھوں میں تو صرف دنیا کی زندگی ھی

سمائی ھوئی ھے ۔ وہ ایمان والوں کی (موجودہ بے سر و سامانی دیکھ کر) ھنسی اڑاتے ھیں ، حالانکہ (١١٥) جو لوگ متقی ھیں قیامت کے دن وھی ان منکروں کے مقابلے میں بلند مرتبہ ھوں گے(١١٦) اور (پھر یہ منکرین حق نہیں جانتے کہ جو لوگ آج مال وجاہ دنیوی سے تہی دست ھیں ، کل کو اللہ کے فضل سے مالا مال ھو جاسکتے ھیں ۔ اور) اللہ جسے چاھتا ھے اپنے رزق بے حساب سے مالا مال کر دیتا ھے ٢١٢ .

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً قف فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ص وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ط وَ مَا اخْتَلَفَ فِيْهِ	(ابتداء میں ایسا تھا کہ) لوگ (الگ الگ گروھوں میں بٹے ھوئے نہیں تھے) ایک ھی قوم و جماعت تھے (پھر ایسا ھوا کہ باھم دگر مختلف ھوگئے اور الگ الگ ٹولیاں بن گئیں).

= لیکن انھوں نے محرومی و شقاوت کی راہ اختیار کی ۔

کہ خدا ان کے سامنے نمودار ہوجائے (اور اس طرح نمودار ہوجائے کہ) بادل اس پر سایہ کیے ہوں اور فرشتے (صف باندھے کھڑے) ہوں اور جو کچھ ہونا ہے ہوچکے؟ (اگر اسی بات کے منتظر ہیں تو یاد رکھیں! یہ بات دنیا میں تو ہونے والی نہیں) اور تمام کاموں کا سررشتہ اللہ ہی کے ہاتھ ہے ۲۱۰۔

سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ	(۱۱۳) بنی اسرائیل سے پوچھو!
اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ؕ	ہم نے انہیں (علم و بصیرت کی)
وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ	کتنی ہی روشن نشانیاں
مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ	دی تھیں! (۱۱٤) اور جو کوئی
اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۞ ۲۱۱	خدا کی نعمت پا کر پھر اسے
زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا	(محرومی و شقاوت سے)
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ	بدل ڈالے تو (یاد رکھو!)
مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا م وَالَّذِيْنَ	خدا (کا قانون مکافات) بھی
اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ	سزا دینے میں بہت سخت ہے ۲۱۱

وقف لازم

۲۱۱ - (م) بنی اسرائیل کی سرگذشت سے عبرت پکڑو۔
اللہ نے انہیں ہدایت و سعادت کی راہ دکھلائی =

= تمام انسان ایك هی قوم و جماعت تھے اور فطری زندگی کی سادگی پر قانع تھے . پھر ایسا ھوا کہ نسل انسانی کی کثرت و وسعت سے طرح طرح کے تفرقے پیدا ھوگئے اور تفرقے کا نتیجہ ظلم و فساد کی صورت میں ظاھر ھوا . تب وحی الٰہی نمودار ھوئی اور یکے بعد دیگرے خدا کے رسول مبعوث ھوتے رھے . ھر رسول کی دعوت کا مقصد ایك هی تھا یعنی خدا پرستی و نیك عملی کی تلقین اور تفرقہ و اختلاف کی جگہ وحدت و اجتماع کا قیام .

کتاب اللہ همیشہ اس لیے نازل ھوئی تاکہ دین کے تفرقہ و اختلاف میں فیصلہ کرنے والی ھو اور لوگوں کو وحدت دین کی اصل پر متحد کردے .

تفرقہ و اختلاف کی علت باهمی "بغی و عصیان" ھے یعنی آپس کی ضد اور اتباع حق کی جگہ خود پرستی اور سرکشی .

اس محل میں اس ذکر کی مناسبت یہ ھے کہ پیروان اسلام کو دعوت استقامت دیتے ھوئے پہلے بنی اسرائیل کے حالات سے استشہاد کیا تھا ، اب واضح کیا جاتا ھے کہ صرف بنی اسرائیل هی پر موقوف نہیں ، تمام پچھلی جماعتوں کا یہی حال رھا ھے (۱۱۹) . پس قیام حق کے لیے تعلیم حق کی نہیں کیونکہ وہ تو اول روز سے ایك هی رهی ھے =

اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ	پس اللہ نے (ایك کے بعد ایك)
مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ	نبیوں کو مبعوث کیا . وہ
بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى	(ایمان و عمل کی برکتوں کی)
اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا	بشارت دیتے اور (انکار
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ	و بد عملی کے نتائج سے)
بِاِذْنِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ	متنبه کرتے تھے. نیز ان کے ساتھ
يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ۲۱۳	کتاب الٰہی نازل کی گئی تا کہ

جن باتوں میں لوگ اختلاف کرنے لگے تھے ان میں وہ فیصلہ کردینے والی ہو (اور تمام لوگوں کو راہ حق پر متحد کردے). اور یہ جو لوگ باہم دگر مختلف ہوئے تو اس لیے نہیں ہوئے کہ ھدایت سے محروم اور حقیقت سے بے خبر تھے . نہیں ، وحی الٰہی کے واضح احکام ان کے سامنے تھے (۱۱۷) مگر پھر بھی محض آپس کی ضد اور مخالفت سے اختلاف کرنے لگتے تھے(۱۱۸) بالآخر اللہ نے ایمان لانے والوں کو (دین کی) وہ حقیقت دکھا دی جس میں لوگ مختلف ہوگئے تھے (اور ایك دوسرے کو جھٹلا رہے تھے) . اور اللہ جسے چاھتا ھے دین کی سیدھی راہ دکھلا دیتا ھے ۲۱۳ .

۲۱۳ – (ن) دین حق کی اس اصل عظیم کا اعلان کہ ابتداء میں=

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۥ	(اے پیغمبر !) تم سے لوگ
قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ	دریافت کرتے ھیں کہ خیرات
فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ	کے لیے خرچ کریں تو کیا
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ	خرچ کریں ۔ ان سے کہہ دو :
وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا	جو کچھ بھی تم اپنے مال میں
مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۞ ۲۱۵	سے نکال سکتے ھو نکالو تو

اس کے مستحق تمہارے ماں باپ ھیں ، عزیز و اقربا ھیں ، یتیم بچے ھیں . مسکین ھیں ، (مصیبت زدہ) مسافر ھیں . اور (یاد رکھو !) جو کچھ بھی تم بھلائی کے کاموں میں سے کرتے ھو تو (وہ اللہ سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا کہ اکارت جائے) (۱۲۱) وہ سب کچھ جاننے والا ھے ۲۱۵ .

= نہیں کہ تم نے ایمان کا اقرار کرلیا اور جنتی ھوگئے ، بلکہ ضروری ھے کہ ان تمام آزمایشوں میں ثابت قدم رھو جو تم سے پہلے حق پرستوں کو پیش آچکی ھیں اور تمہیں بھی پیش آئیں گی ۔

۲۱۵ – خیرات کرنے کا حکم اور اس غلطی کا ازالہ کہ لوگ سمجھتے تھے خیرات صرف غیروں ھی کو =

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا	پھر کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ھے
الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ	کہ (محض ایمان کا زبانی
الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ	دعوٰی کر کے) تم جنت میں
مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ	داخل ھو جاؤ گے (۱۲۰)
وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ	حالانکہ ابھی تو تمھیں وہ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى	آزمایشیں پیش ھی نہیں آئی ھیں
نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ	جو تم سے پہلے لوگوں کو
قَرِيْبٌ ۲۱۴	پیش آچکی ھیں . ھر طرح کی

سختیاں اور محنتیں انھیں پیش آئیں ، شدتوں اور ھولناکیوں سے ان کے دل دھل گئے یہاں تك کہ اللہ کا رسول اور جو لوگ ایمان لائے تھے پکار اٹھے "اے نصرت الٰہی! تیرا وقت کب آئے گا؟" (تب اچانك پردۂ غیب چاك ھوا اور خدا کی نصرت یہ کہتی ھوئی نمودار ھو گئی) "ھاں ، گھبراؤ نہیں! خدا کی نصرت تم سے دور نہیں ھے" ۲۱۴ .

= اور ھمیشہ موجود رھی ھے ، بلکہ حق پر ثابت قدم رھنے کی ضرورت ھے .

۲۱۴ – (س) مومن ھونے کے لیے صرف یہی کافی =

= اور کتنی ھی خوش گوار باتیں ھیں جن کا نتیجہ نا گوار ھوتا ھے ۔

(ب) جنگ برائی ھے ، لیکن انسانی طاقت کا ظلم و فساد اس سے بھی بڑھ کر برائی ھے ۔ پس جب ایسی حالت پیش آجائے کہ ظلم کا ازالہ اور کسی طرح ممکن نہ ھو تو جنگ کے سوا چارہ نہیں ۔

(ج) دشمنوں کی مخالفت کسی خاص فرد یا جماعت سے نہ تھی ، بلکہ اس بنا پر تھی کہ لوگ اپنے پچھلے عقائد چھوڑ کر کیوں ایك نیا اعتقاد اختیار کر رھے ھیں یعنی محض اختلاف عقائد کی بنا پر وہ ایك جماعت کو نیست و نابود کردینا چاھتے تھے ۔ پس جب تك مسلمان اپنے اعتقاد سے دست بردار نہ ھو جاتے دشمنوں کی طرف سے قتل و غارت گری کا سلسلہ برابر جاری رھتا ۔ اور جب مسلمان اس کے لیے تیار نہ تھے تو پھر اس کے سوا کیا چارہ کار تھا کہ مردانہ وار لڑیں اور حق و باطل کا فیصلہ ھو جائے ۔

(د) قرآن نے جنگ کا قدم نہیں اٹھایا اور نہ وہ داعی امن ھوکر اٹھا سکتا تھا ، لیکن اس کے خلاف اٹھایا گیا اور اس نے پیٹھ نہیں دکھلائی ۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ	لڑائی کا تمھیں حکم دیا گیا ھے
وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ج وَعَسَىٰ	اور وہ تمھیں نا گوار ھے ، لیکن
اَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ	بہت ممکن ھے ایك بات کو تم
لَّكُمْ ج وَعَسَىٰ اَنْ تُحِبُّوا	نا گوار سمجھتے ھو اور وہ
شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ط	تمھارے حق میں بہتر ھو .
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ	اور ایك بات تمھیں اچھی لگتی ھو
لَا تَعْلَمُوْنَ ع ۲۱۶	اور اسی میں تمھارے لیے

۲٦ ع ۱۰

برائی ھو (۱۲۲) . اللہ جانتا ھے (۱۲۳) مگر تم نہیں جانتے ۲۱٦ .

= دی جاسکتی ھے ، اپنوں اور عزیزوں کی مدد کرنا خیرات نہیں ھے . خیرات کے مصارف بتلاتے ھوے واضح کردیا گیا کہ اس کا اولین مصرف تمھارے عزیز و اقربا ھیں اگر وہ محتاج ھوں .

۲۱٦ - دفاع کا حکم (۱۲٤) یعنی دین کے اعتقاد وعمل کی آزادی کے لیے لڑنے کا حکم :

(الف) جنگ کی حالت کوئی ایسی حالت نہیں ھے جو تمھارے لیے خوش گوار ھو ، لیکن اس دنیا میں کتنی ھی خوش گواریاں ھیں جو نا گواریوں سے پیدا ھوتی ھیں =

اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۞ ۲۱۷

سے بھی زیادہ برائی ہے اور فتنہ (یعنی ظلم و فساد) قتل سے بھی بڑھ کر ہے (۱۲۵) . اور (یاد رکھو!) یہ لوگ تم سے برابر لڑتے ہی رہیں گے یہاں تك که اگر بن پڑے تو تمھیں تمھارے دین سے بر گشته کر دیں (۱۲٦) . اور (دیکھو!) تم میں سے جو شخص اپنے دین سے بر گشته ہوجائے گا اور اسی حالت بر گشتگی میں دنیا سے جائے گا تو (یاد رکھو!) اس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جن کے تمام اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت گئے اور ایسے ہی لوگ ہیں جن کا گروہ دوزخی گروہ ہے ، ہمیشہ عذاب میں رهنے والا ۲۱۷ .

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ ۲۱۸

(برخلاف اس کے) جو لوگ ایمان لائے (اور راہ ایمان میں ثابت قدم رہے) اور جن لوگوں نے وطن سے بے وطن ہونے کی سختیاں برداشت کیں اور الله کی راہ میں جہاد کیا تو بلاشبہه ایسے ہی لوگ ہیں جو الله کی رحمت کی (سچی) امیدواری کرنے والے ہیں . اور جو کوئی الله کی رحمت کا سچے طریقے پر امیدوار ہو (تو) الله (بھی) رحمت سے بخش دینے والا ہے ۲۱۸ .

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ	(اے پیغمبر!) لوگ تم سے
قِتَالٍ فِيْهِ ط قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ	پوچھتے هیں: جو مهینا حرمت
كَبِيْرٌ ط وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ	کا مهینا سمجھا جاتا هے اس میں
اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ	لڑائی لڑنا کیسا هے؟ ان سے
الْحَرَامِ ق وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ	کہہ دو: اس میں لڑائی لڑنا بڑی
مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ج	برائی کی بات هے، مگر (ساتھهی
وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ط	یہ بھی یاد رکھو کہ) انسان
وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ	کو الله کی راہ سے روکنا (یعنی
حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ	ایمان اور خدا پرستی کی راہ
اِنِ اسْتَطَاعُوْا ط وَمَنْ يَّرْتَدِدْ	اس پر بند کردینی) اور اس کا
مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ	انکار کرنا اور مسجد حرام میں
وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ	نہ جانے دینا، نیز مکے سے
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا	وهاں کے بسنے والوں کو
وَالْاٰخِرَةِ ج وَاُولٰٓئِكَ	نکال دینا الله کے نزدیک اس

= کہ شراب سے لڑائی لڑنے میں مدد ملتی ہے اور جوا حصول مال کا ذریعہ ہے . اس غلطی کا ازالہ کر دیا گیا اور یہ اصولی حقیقت بتا دی گئی کہ صرف اشیاء کا نفع ہی نہیں دیکھنا چاہیے ، کیوں کہ اضافی نفع سے تو کوئی چیز بھی خالی نہیں بلکہ نفع اور نقصان دونوں کو تولنا چاہیے . جس چیز میں نقصان زیادہ ہو اسے ترک کر دینا چاہیے اگرچہ تھوڑا بہت نفع بھی ہو . اور جس چیز میں نفع زیادہ ہو اسے اختیار کرنا چاہیے اگرچہ نقصان کا بھی احتمال ہو .

دوسرا سوال یہ تھا کہ مصارف جنگ کے لیے اور اسی طرح کی دوسری قومی ضرورتوں کے لیے کس قدر انفاق کیا جائے ؟ فرمایا : کوئی خاص قید نہیں ، ضروریات معیشت سے جو کچھ فاضل ہو کر بچ رہے اسے راہ مقصد میں لگا دو .

تیسرا سوال یتیم بچوں کی نسبت تھا . حکم دیا گیا کہ جس طریقے میں ان کے لیے اصلاح و درستگی ہو وہی بہتر ہے اور وہی اختیار کرنا چاہیے . اور اگر تم انہیں اپنے گھرانے میں شامل کر لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں کچھ غیر نہیں .

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ز وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۙ ۲۱۹	(اے پیغمبر !) تم سے لوگ شراب اور جوے کی بابت دریافت کرتے ھیں . ان سے کہہ دو: ان دونوں چیزوں میں نقصان بہت ھے اور انسان کے لیے فائدے بھی ھیں ، لیکن ان کا نقصان ان کے فائدے سے بہت زیادہ ھے . اور تم سے پوچھتے ھیں : (راہ حق میں

خرچ کریں تو) کیا خرچ کریں ؟ ان سے کہہ دو : جس قدر (تمہاری ضروریات معیشت سے) فاضل ہو (۱۲۷) . (دیکھو !) اللہ اس طرح کے احکام دے کر تم پر اپنی نشانیاں واضح کر دیتا ھے تا کہ دنیا اور آخرت (دونوں) کی مصلحتوں میں غور و فکر کرو ۲۱۹ .

---

۲۱۹ و ۲۲۰ - (ھ) جنگ کے سلسلے میں تین سوالات پیدا ہو گئے تھے ، ان کے جوابات دیے گئے :

عام طور پر سمجھا جاتا تھا اور اب تک سمجھا جاتا ھے ==

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ؑ ۲۲۱	اور (دیکھو!) مشرک عورتوں سے جب تک ایمان نہ لے آئیں نکاح نہ کرو. ایک مشرک عورت تمھیں (بظاہر) کتنی ہی پسند آئے لیکن مومن عورت اس سے کہیں بہتر ہے. اور اسی طرح مشرک مرد جب تک ایمان نہ لے آئیں مومن عورتیں ان کے نکاح میں نہ دی جائیں. یقینا خدا کا مومن بندہ ایک مشرک مرد سے بہتر ہے اگرچہ

۲۷ ع ۱۱

بظاہر مشرک مرد تمھیں کتنا ہی پسند کیوں نہ آئے. یہ لوگ (یعنی مشرکین عرب) تمھیں (دین حق سے برگشتہ کرنا چاہتے ہیں اور اس لیے) دوزخ کی طرف بلاتے ہیں. اور اللہ اپنے حکم سے (دین حق کی راہ کھول کر) تمھیں جنت اور مغفرت کی طرف

فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ	اور لوگ تم سے یتیم بچوں کی
وَ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْیَتٰمٰی ؕ	نسبت پوچھتے ھیں ، ان سے
قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَیْرٌ ؕ	کہ دو : جس بات میں ان کے
وَ اِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ	لیے اصلاح و درستگی ھو وھی
وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ	بہتر ھے . اور اگر تم ان کے
الْمُصْلِحِ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ	ساتھ مل جل کر رھو (یعنی
لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ	انھیں اپنے گھرانے میں
حَكِیْمٌ ۲۲۰	شامل کرلو) تو بہر حال وہ

تمھارے بھائی ھیں (کچھ غیر نہیں) . اور اللہ جانتا ھے کون اصلاح کرنے والا ھے . کون خرابی کرنے والا ھے (پس اگر تمھاری نیت بخیر ھے تو تمھیں یتیموں کے مال کی ذمے داری لینے سے گھبرانا نہیں چاھیے) . اگر اللہ چاھتا تو تمھیں مشقت میں ڈال دیتا (یعنی اس بارے میں سخت پابندیاں عائد کر دیتا ، کیوں کہ یتیموں کے حقوق کا معاملہ بہت ھی اھم ھے) بلا شبہ وہ غلبہ و طاقت کے ساتھ حکمت رکھنے والا ھے ۲۲۰ .

فارغ ہوکر) پاک و صاف نہ ہولیں ان سے نزدیکی نہ کرو.
اور (یہ بات بھی یاد رکھو کہ) جب وہ پاک وصاف ہولیں اور تم
ان کی طرف ملتفت ہو تو اللہ نے (فطری طور پر) جو بات جس
طرح ٹھیرا دی ہے اسی کے مطابق ہونی چاہیے (اس کے علاوہ
کسی دوسری خلاف فطرت بات کا خیال نہ کرو) .

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ اللہ ان لوگوں کو دوست
وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ۲۲۲ رکھتا ہے جو (برائی سے)
پناہ مانگنے والے ہیں اور ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے
جو پاکی و صفائی رکھنے والے ہیں ۲۲۲ .

---

۲۲۲ و ۲۲۳ – مشرکین سے مناکحت کے بیان نے نکاح
و طلاق اور ازدواجی زندگی کی مہمات کی طرف سلسلۂ
بیان پھیر دیا ہے :

(الف) عورتوں سے ان کے مہینے کے خاص ایام میں
علحدگی کا حکم اور اس حقیقت کا اعلان کہ علحدگی کا
سبب یہ نہیں ہے کہ عورتیں ناپاک ہوجاتی ہیں اور ملنے جلنے
اور چھونے کے قابل نہیں رہتیں جیسا کہ یہودیوں کا
خیال تھا ، بلکہ صرف یہ بات ہے کہ ان ایام میں زناشوئی
کا تعلق مضر ہے اور صفائی اور طہارت کے خلاف ہے .

(ب) فطرت نے مرد اور عورت کے باہم ملنے
اور وظیفۂ زوجیت ادا کرنے کے لیے جو بات جس طرح =

بلا رہا ہے (پس ظاہر ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ تمہاری سازگاری کیوں کر ہو سکتی ہے؟) اللہ لوگوں کی ہدایت کے لیے اپنی آیتیں واضح کر دیتا ہے تاکہ متنبہ ہوں اور نصیحت پکڑیں ۲۲۱ .

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ	اور (اے پیغمبر!) لوگ
قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ	تم سے عورتوں کے ماہ واری
فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ	ایام کے بارے میں دریافت
حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ	کرتے ہیں . ان سے کہہ دو :
فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ	وہ مضرت (کا وقت) ہے ،
اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ	پس چاہیے کہ ان دنوں میں

عورتوں سے علحدہ رہو . اور جب تک وہ (ایام سے

---

۲۲۱ - (و) دشمنان اسلام سے جنگ کے سلسلے میں یہ سوال پیدا ہوا کہ ان سے مناکحت جائز ہے یا نہیں ؟ فرمایا کہ مشرک مرد اور عورت سے مومن مرد اور عورت کا نکاح جائز نہیں . علت بھی واضح کر دی کہ جو لوگ تمہارے دین کی وجہ سے تمہارے دشمن ہو گئے ہیں اور تمہیں راہ حق سے برگشتہ کرنا چاہتے ہیں ، ان کے ساتھ تمہارا ازدواجی رشتہ کبھی فلاح و سعادت کا موجب نہیں ہو سکتا .

وَلَا تَجْعَلُوْا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ ۲۲۴

اور (دیکھو!) ایسا نہ کرو کہ کسی کے ساتھ بھلائی کرنے یا پرھیزگاری کی راہ اختیار کرنے یا لوگوں کے درمیان صلح صفائی کرادینے کے خلاف قسمیں کھا کر اللہ کے نام کو نیکی سے بچ نکلنے کا بہانہ بنا لو (یعنی پہلے تو کسی اچھے کام کے خلاف قسم کھالو پھر کہو: خدا کی قسم کھا کر ھم کیوں کر یہ کام کرسکتے ھیں؟) اور (یادرکھو!) اللہ سننے والا، جاننے والا ھے ۲۲۴.

= لگا رکھی ھیں مثلاً کسی خاص طریقے کو جائز سمجھتے ھیں کسی کو ناجائز، کسی خاص طریقے میں برکت سمجھتے ھیں کسی میں نحوست تو ان کی کوئی اصلیت نہیں. جس طرح بھی چاھو فطری طریقے سے یہ معاملہ کرسکتے ھو.

۲۲۴ تا ۲۲۷ – اس گمراھی کا ازالہ کہ ازدواجی زندگی کی اھمیت سے لوگ بے پروا تھے اور زبانیں چھوٹ ھو گئی تھیں، طرح طرح کی بے معنی قسمیں کھالیتے اور پھر سمجھتے کہ رشتۂ نکاح ٹوٹ گیا:

(الف) کسی جائز اور نیکی کی بات کے خلاف قسم کھا لینی اور خدا کے نام کو اس کے نہ کرنے کے لیے حیلہ بنانا خدا پرستی کے خلاف ھے. =

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ص فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ ز وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوٓا أَنَّكُمْ مُّلٰقُوهُ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۞ ۲۲۳

(جہاں تك وظيفۂ زوجيت كا تعلق هے) تمهاری عورتيں تمهارے ليے ايسی هيں جيسے كاشت كی زمين ۔ پس جس طرح بهی چاهو اپنی زمين ميں (فطری طريقے سے) كاشت كرو اور اپنے ليے مستقبل كا سروسامان كرو (يعنی اولاد كی پيدايش كا سر و سامان كرو) . اور (اصلی بات يه هے كه هر حال ميں) الله سے ڈرتے رهو اور يه بات نه بهولو كه (ايك دن تمهيں مرنا اور) اس كے حضور ميں حاضر هونا هے ۔ اور ان كے ليے جو ايمان ركهتے هيں (دين حق كی سهولتوں اور بےجا قيد و بند سے پاك هونے كی) بشارت هے ۲۲۳ .

= ٹهيرا دی هے اسی طرح هونی چاهيے ، اس كے سوا اور كوئی بات نهيں هونی چاهيے . الله كی پسنديدگی ان كے ليے هے جو ناپاكی كی تمام باتوں سے اپنی نگه داشت كرتے هيں .

(ج) اس معاملے كی نسبت جو وهم پرستياں لوگوں ميں پهيلی هوئی هيں اور طرح طرح كی قيديں اپنے پيچهے =

پاس جانے کی قسم کھا بیٹھیں تو ان کے لیے چار مہینے کی مہلت ھے . پھر اگر اس مدت کے اندر وہ رجوع کر لیں (یعنی بیوی سے ملاپ کر لیں) تو اللہ رحمت سے بخشنے والا ھے ۲۲۶ ۰ لیکن اگر (ایسا نہ ھو سکے اور) طلاق ھی کی ٹھان لیں تو (پھر بیوی کے لیے طلاق ھے . البتہ ملاپ کی جگہ جدائی کا فیصلہ کرتے ھوے یہ بات نہ بھولو کہ) اللہ سب کچھ سننے والا (اور) جاننے والا ھے (۱۲۸) ۲۲۷ ۰

وَ الْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَ لَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَ بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَ لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ص وَ لِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ع ۲۲۸

اور جن عورتوں کو (ان کے شوھروں نے) طلاق دے دی ھو تو انھیں چاھیے ماہ واری ایام کے تین مہینوں تک اپنے آپ کو (نکاح ثانی سے) روکے رکھیں . اور اگر وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ھیں تو ان کے لیے جائز نہیں کہ جو چیز اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کر دی ھو

۲۸ ع ۱۲

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۲۲۵ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَاۗءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۲۲۶ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۲۲۷

تمہاری قسموں میں جو لغو اور بے معنی قسمیں ہوں ان پر اللہ پکڑ نہیں کرے گا (اور اس لیے ان کا کوئی اعتبار نہیں). جو کچھ بھی پکڑ ہو گی وہ تو اسی بات پر ہو گی جو (سچ مچ کو تم نے سمجھ بوجھ کر کی ہے اور اس لیے) تمہارے دلوں نے (اپنے عمل سے) کمائی ہے. اور اللہ (ہر حال میں) بخشنے والا، تحمل کرنے والا ہے ۲۲۵. جو لوگ اپنی بیویوں کے

= (ب) لغو اور بے معنی قسم کا کوئی اعتبار نہیں. اصل اس بارے میں یہ ہے کہ جو بات انسان نے سمجھ کر اور دل کے قصد کے ساتھ کی ہو اسی کے لیے وہ جواب دہ ہوگا.

(ج) اگر بیوی سے تعلق نہ رکھنے کی قسم کھالی جائے جو عرب میں ” ایلاء“ کے نام سے مشہور تھی تو کیا کرنا چاہیے؟

= عورتوں پر ھیں ویسے ھی حقوق عورتوں کے بھی مردوں پر ھیں .

ساتویں صدی مسیحی میں جب اسلام کا ظہور ھوا تو دنیا اس حقیقت سے یك قلم نا آشنا تھی کہ مردوں کے مقابلے میں عورتوں کے بھی کچھ حقوق ھوسکتے ھیں . منو کے قانون نے عورت کی ھستی صرف اس شکل میں دیکھی تھی کہ وہ مرد کے لیے پیدایش اولاد کا ذریعہ ھے اور اس کی نجات اس پر موقوف ھوئی کہ مرد کی خدمت گزاری میں اپنی زندگی فنا کردے . یہودی قانون عورت کو مرد کی جایداد تصور کرتا تھا اور خاندانی زندگی میں اس کی کوئی مستقل حیثیت نہ تھی . مسیحی کلیسا کا فیصلہ یہ تھا کہ انسان ھونے کے لحاظ سے مرد اور عورت یکساں نہیں ھیں ، انسان صرف مرد ھے اور عورت میں انسانی روح کی جگہ ایك دوسری روح بولتی ھے . رومی قانون نے بھی جو یورپ کے تمام قوانین عامہ کا ابتدائی سرچشمہ ھے ، عورت کی جگہ مرد سے بدرجہا نیچے دیکھی . خاندانی زندگی میں صرف باپ ، بھائی ، شوھر اور بیٹے کی حیثیتیں نمایاں ھوتی تھیں . ماں ، بہن ، بیوی اور بیٹی کے لیے کوئی جگہ نہ تھی .

جب کبھی انسان کا لفظ بولا جاتا تھا تو اس کا مخاطب =

اسے چھپائیں (یعنی اگر حمل سے ہوں تو ان کا فرض ہے کہ اسے ظاہر کر دیں)۔ اور ان کے شوہر (جنھوں نے طلاق دی ہے) اگر (عدت کے) اس (مقررہ زمانے) کے اندر اصلاح حال پر آمادہ ہو جائیں تو وہ انہیں اپنی زوجیت میں لینے کے زیادہ حق دار ہیں۔ اور (دیکھو!) عورتوں کے لیے بھی اسی طرح کے حقوق مردوں پر ہیں جس طرح کے حقوق مردوں کے عورتوں پر ہیں کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں، البتہ مردوں کو عورتوں پر ایک خاص درجہ دیا گیا ہے (۱۲۹)۔ اور (یاد رکھو!) اللہ زبردست، حکمت رکھنے والا ہے ۲۲۸ •

---

۲۲۸ - طلاق کے احکام اور اس میں ازدواجی زندگی کے لیے جن مضرتوں کا اندیشہ تھا یا عورتوں کی حق تلفی ہو سکتی تھی اس کا انسداد:

(الف) طلاق کی عدت کا ایک مناسب زمانہ مقرر کر کے نکاح کی اہمیت، نسب کے تحفظ اور عورت کے نکاح ثانی کی سہولتوں کا انتظام کر دیا گیا۔

(ب) یہ اصل واضح کر دی گئی کہ اگر طلاق کے بعد شوہر رجوع کرنا چاہے تو وہی زیادہ حق دار ہے، کیوں کہ شرعاً مطلوب ملاپ ہے نہ کہ تفرقہ۔

(ج) جہاں تک عورتوں کے حقوق کا تعلق ہے دین حق کی اس اصل عظیم کا اعلان کہ ”جیسے حقوق مردوں کے =

= یعنی جس طرح عورتوں کو دینا ھے اسی طرح لینا بھی ھے ۔ یہ نہیں ھوسکتا کہ مرد اپنے حق کا تو عورت سے مطالبہ کرے لیکن عورت کا حق بھلا دے ۔ اگر عورت مرد کے حقوق کی مقروض ھے تو اسی طرح مرد بھی عورت کے حقوق کا مقروض ھے ۔

قرآن نے چار لفظ کہہ کر " لھن مثل الذی علیھن " انسان کی معاشرتی زندگی کے سب سے بڑے انقلاب کا اعلان کردیا تھا ۔ ان چار لفظوں نے عورت کو وہ سب کچھ دے دیا جو اس کا حق تھا مگر جو اسے کبھی نہیں ملا تھا ۔ ان لفظوں نے اسے محرومی و شقاوت کی خاك سے اٹھایا اور عزت و مساوات کے تخت پر بٹھایا ۔ پھر اس اسلوب بیان کی جامعیت اور مانعیت پرغور کرو! زندگی و معاشرت کی کون سی بات ھے جو ان چار لفظوں میں نہیں آگئی اور کون سا رخنہ ھے جو بند نہیں کردیا گیا ؟ البتہ آگے چل کر یہ بات بھی کہی گئی ھے کہ باوجود حقوق کی برابری کے ایك خاص درجہ مرد کے لیے ماننا پڑتا ھے :

" و للرجال علیھن درجة " (۲ : ۲۲۸) (البتہ عورتوں کے مقابلے میں مردوں کو ایك خاص درجہ ضرور حاصل ھوا ھے) =

= مرد ھی کو سمجھا جاتا تھا۔ عورت مرد کے سایے میں جگہ پاسکتی تھی مگر اس کے ساتھ کھڑی نہیں ھوسکتی تھی۔

یہودی اور مسیحی تصور نے "پیدایشی گناہ" کے عقیدے کا سارا بوجھ عورت کے سر ڈال دیا تھا۔ آدم کی لغزش کا باعث حوّا ھوئی، اس لیے گناہ کا پہلا بیج عورت کے ھاتھوں پڑا اور وھی مرد کی گم راھی کے لیے شیطان کا آلۂ کار بنی تھی۔ اب ھمیشہ عورت کی ھستی میں گناہ کی دعوت ابھرتی رھے گی۔

دماغی اور معاشرتی زندگی کے دائروں کی طرح مذھبی زندگی کے دائرے میں بھی عورت مرد کی ھم سر نہ ھوسکی، گویا انسانوں کی طرح خدا کا فیصلہ بھی اس کے خلاف کیا تھا۔

لیکن قرآن نے صرف عورتوں کے حقوق کا اعتقاد ھی پیدا نہیں کیا، بلکہ صاف صاف اعلان کر دیا کہ حقوق کے اعتبار سے دونوں کا درجہ ایک ھے۔ جس طرح مرد کے حقوق عورت پر ھوے، ٹھیک اسی طرح عورت کے حقوق بھی مرد پر ھوے:

"و لھن مثل الذی علیھن بالمعروف" (۲ : ۲۲۸)
(اور حسن سلوک میں بیوی کے حقوق بھی اسی طرح شوھروں پر ھوے جس طرح شوھروں کے بیویوں پر ھوے) =

= آجاتی تو ظاھر ھے کہ اس صورت میں یہ امتیاز مرد کو نہیں ملتا، عورت کے حصے میں آتا۔

جہاں تک معیشتی اور مالیاتی استقلال کا تعلق ھے قرآن نے اس سے صاف انکار کر دیا کہ یہ استقلال صرف مردوں ھی کے حصے میں آیا ھے۔ اس نے قطعی لفظوں میں اعلان کر دیا کہ مرد کی کمائی مرد کے لیے ھوگی، عورت کی کمائی عورت کے لیے۔ عورت بیٹی ھو کر باپ سے الگ، بہن ھو کر بھائی سے الگ، بیوی ھو کر شوھر سے الگ مستقلا اپنی کمائی کا انتظام کر سکتی ھے اور اس کی مالك ھو سکتی ھے:

"للرجال نصیب مما اکتسبوا و للنساء نصیب مما اکتسبن" (٤ : ٣٢) (مردوں نے جو کچھ کمائی کی اس میں ان کا حصہ ھوا، عورتوں نے جو کچھ کمائی کی اس میں ان کا حصہ ھوا)۔

ان تمام تصریحات سے معلوم ھوا کہ جہاں تك جنسی درجے اور حقوق کا تعلق ھے قرآن کے نزدیك دونوں جنسیں برابر ھوئیں، البتہ معیشت کی فراھمی کا کام نظام معاشرت نے مردوں کے سر ڈال دیا ھے۔ اسی کو وہ ایك "خاص درجہ" سے تعبیر کرتا ھے۔ اصلا یہ ایك طرح کا باھمی تقسیم عمل ھے، مرد کماتا ھے عورت خرچ کرتی ھے۔ =

= اس خاص درجے سے مقصود کون سا درجه هے؟

اس کا جواب سورۂ نساء میں همیں مل جاتا هے:

" الرجال قوامون علی النساء بما فضل الله بعضهم علی بعض و بما انفقوا من اموالهم" (٤ : ٣٤) (مرد عورتوں کے لیے کارفرما هوے، اس لیے که الله نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی اور اس لیے که مرد اپنا مال جو ان کی محنت سے جمع هوتا هے، عورتوں پر خرچ کرتے هیں) یعنی خاندانی زندگی کا نظام قائم نهیں ره سکتا اگر کوئی فرد اس کا "قوّام" یعنی بندوبست کرنے والا نه هو. یه "قوام" هستی کس کی هوئی؟ شوهر کی یا بیوی کی؟ قرآن کهتا هے: خاندانی زندگی کا نظام اس طرح چل رها هے که "قوام" هستی کی جگه شوهر کی هوئی. پس اتنا هی امتیاز هے جو مرد کو عورت کے مقابلے میں حاصل هے، بشرطیکه اس انتظامی ذمے داری کو جو سر تا سر ایك بوجھ هے وجه امتیاز حاصل کر لیا جائے.

یه ظاهر هے که اس امتیاز سے مرد کو کوئی پیدایشی امتیاز حاصل نهیں هوجاتا، محض خاندانی نظام کا ایك خاص ڈهنگ هے جس نے یه جگه اسے دلا دی هے. فرض کرو، متمدن انسانوں کا خاندانی نظام اس طرح چلنے لگتا که انتظام معیشت کی باگ مرد کی جگه عورت کے هاتھ =

= والمؤمنٰت بعضهم اولیاء بعض م یأمرون بالمعروف وینهون عن المنکر" (۹ : ۷۱)

یورپ میں آج تك عورت اپنے ذاتی نام سے اپنی شخصیت نمایاں نہیں کرسکتی . جب تك شادی نہیں هوئی مس ٹامسن هے ، جب شادی هوگئی تو مسز جونس هوگئی . یعنی خود اس کی شخصیت کوئی مستقل انفرادیت نہیں رکھتی ، یا باپ کے سایے میں دکھائی دے گی یا شوهر کے . لیکن مسلمانوں کی معاشرتی تہذیب میں کبھی ایسا نا منصفانہ تخیل پیدا نہیں هوا . عورت لڑکی هو یا بیوی ، وہ همیشہ فاطمہ اور عائشہ هی کی حیثیت سے نمایاں هوگی . باپ اور شوهر کے سایے میں نہیں چھوڑ دی جائے گی . افسوس هے کہ اب یورپ کی اندھی تقلید میں لوگ اس درجہ کھوئے گئے هیں کہ اپنا قدیم طریقہ چھوڑ کر یورپ کا طریق تسمیہ اختیار کرتے جاتے هیں . چنانچہ هندوستان اور مصر وغیرہ میں یہ طریقہ عام هوگیا هے کہ "مس" اور "مسز" "مادامو زیل" اور "مادام" کی ترکیب سے جدید تعلیم یافتہ خواتین کو یاد کیا جائے گا ، حالانکہ یورپ کا یہ طریقہ قرون وسطی کی غیر شائستہ دهنیت کی یادگار هے اور خود یورپ بھی اب اس کا خواهش مند نہیں کہ اس رسم کی عمر اور دراز کی جائے . =

= قرآن کے تمام مخاطبات عام ھیں . وہ جب کبھی
" یا یھا الناس " اور " یا یھا الذین اٰمنوا " کہتا ھے تو
یکساں طور پر دونوں جنسوں کو مخاطب کرتا ھے . اس
نے مذھبی اعمال میں امتیاز کی کوئی لکیر ایسی نہیں کھینچی
جسے عورت عبور نہ کرسکتی ھو . تمام اعمال و طاعات
یکساں طور پر دونوں کے لیے ھوے اور دینی فضیلتوں کے
تمام مدارج بھی یکساں طور پر دونوں کے حصے میں
آئے . انسان ان دونوں نصف ٹکڑوں کے ملنے سے انسان
ھے . ایك نصف دوسرے نصف سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ
تو کمتر ھے ، میں بہتر ھوں .

خطابات اور بیانات میں آج کل یہ طریقہ اختیار کیا
جاتا ھے کہ جب کبھی معاشرت و جمعیت کے اعتبار سے
لوگوں کا ذکر کیا جائے تو مرد اور عورت دونوں کو
یاد کرلیا جائے . مثلاً کہیں گے " ھر مرد اور عورت
کا یہ فرض ھے " یا " قوم ھر مرد اور عورت سے یہ امید
رکھتی ھے " . ھر ایسا بیان جو اس تصریح سے خالی ھو
ناقص بیان سمجھا جاتا ھے ، لیکن قرآن نے آج سے تیرہ سو
برس پہلے یہی اسلوب بیان اختیار کیا تھا :

" ان المسلمین و المسلمٰت و المؤمنین و المؤمنٰت و القٰنتین
و القٰنتٰت و الصٰدقین و الصٰدقٰت " (۳۳ : ۳۵) " و المؤمنون =

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ص فَاِمۡسَاكٌۢ	طلاق (جس کے بعد رجوع
بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌۢ	کیا جاسکتا ھے) دومرتبہ
بِاِحۡسَانٍ ط وَلَا يَحِلُّ لَكُمۡ	(کرکے دو مہینوں میں دوطلاقیں)
اَنۡ تَاۡخُذُوۡا مِمَّآ اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ	ھیں . پھر اس کے بعد شوھر
شَيۡـئًا اِلَّاۤ اَنۡ يَّخَافَآ اَلَّا	کے لیے دو ھی راستے رہ جاتے
يُقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ ط فَاِنۡ خِفۡتُمۡ	ھیں : یا تو اچھے طریقے پر
اَلَّا يُقِيۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ لا	روک لینا (یعنی رجوع کر لینا) ،
فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَا فِيۡمَا	یا پھر حسن سلوک کے ساتھ
افۡتَدَتۡ بِهٖ ط تِلۡكَ حُدُوۡدُ	الگ کر دینا (یعنی تیسرے
اللّٰهِ فَلَا تَعۡتَدُوۡهَا ج وَمَنۡ	مہینے تیسری طلاق دے کر
يَّتَعَدَّ حُدُوۡدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ	جداھوجانا ھے) . اور تمھارے
هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۝۲۲۹	لیے جائز نہیں کہ جو کچھ اپنی

= رضی اللہ تعالی عنہا عورت ھو کر ایک جنگ آزما سیاسی گروہ کی قائد کیوں کر ھوسکتی ھیں .

= قرآن کے نزول سے پہلے عرب کا بھی وهی حال تھا
جو اس بارے میں تمام دنیا کا تھا ، لیکن قرآن کی تعلیم نے
جو انقلاب حال پیدا کردیا اس کی وضاحت کے لیے صرف
ایك واقعے کی طرف اشارہ کردینا کافی هوگا . حضرت
عثمان رضی الله تعالی عنه کی شهادت کے بعد جب مسلمانوں
میں پہلی مرتبه سیاسی خانه جنگی برپا هوئی تو ایك گروہ
نے حضرت عائشه رضی الله تعالی عنها کی قیادت میں میدان
جنگ کا رخ کیا اور اس وقت کسی مسلمان کے وهم
و گمان میں بھی یه بات نہیں گزری که حضرت عائشه
رضی الله تعالی عنها عورت هو کر ایك سیاسی اور فوجی
تحریك کی قائد کیسے هوسکتی هیں ؟ یورپ آج تك اس
مسئله کی نزاع سے فارغ نہیں هوسکا هے که مردوں کی
طرح عورتوں کو بھی تصویت (یعنی ملکی انتخابات میں
ووٹ دینے) کا حق حاصل هونا چاهیے یا نہیں ؟ اور
انگلستان کی سفریجسٹ (Suffragist) تحریك کا هنگامه تو
ابھی کل کی بات هے . لیکن جو مسلمان آج سے تیرہ سو
برس پہلے حضرت عائشه رضی الله تعالی عنها کے جھنڈے
کے نیچے جمع هوے تھے ، ظاهر هے که انهیں عورتوں
کے اس حق کے بارے میں کوئی شبه نہیں هوسکتا تھا .
جو لوگ مخالف تھے ان کی مخالفت بھی اصل ما به النزاع
معاملے میں تھی . اس بارے میں نه تھی که حضرت عائشه =

= نہیں ھے کہ جس گھڑی چاھا بات کی بات میں توڑ کر رکھ دیا. اس کے توڑنے کے لیے مختلف منزلوں سے گزرنے، اچھی طرح سوچنے سمجھنے، یکے بعد دیگرے اصلاح کی مہلت پانے اور پھر اصلاح حال سے بالکل مایوس ھوکر آخری فیصلہ کرنے کی ضرورت ھے.

(ھ) شوھر کے لیے جائز نہیں کہ جو کچھ بیوی کو دے چکا ھے یا دینا کیا ھے طلاق دیتے ھوے واپس لے لے حیسا کہ عرب جاھلیت میں لوگ کیا کرتے تھے.

(و) ھاں، اگر ایسی صورت پیش آجائے کہ شوھر طلاق دینا نہ چاھتا ھو، نہ اس کی طرف سے کوئی قصور ھو، لیکن کسی وجہ سے آپس میں بنتی نہ ھو اور اندیشہ پیدا ھوگیا ھوکہ ازدواجی زندگی کے فرائض ادا نہ ھوسکیں گے تو اس صورت میں اگر عورت کہے "میں اپنا مہر یا اس کا کوئی حصہ چھوڑ دیتی ھوں" اور شوھر اس کے بدلے میں طلاق دے دے تو ایسی معاملت ھوسکتی ھے، اسی کو "خلع" کہتے ھیں.

(ز) نکاح کا مقصد یہ نہیں ھے کہ ایك مرد اور ایك عورت کسی نہ کسی طرح ایك دوسرے کے گلے پڑ جائیں اور نہ یہ ھے کہ عورت کو مرد کی خود غرضانہ کام جوئیوں کا آلہ بنادیا جائے. بلکہ مقصود حقیقی یہ ھے کہ دونوں کے =

بیویوں کو دے چکے ہو (طلاق دیتے ہوے) اس میں سے کچھ واپس لے لو . ہاں ، اگر شوہر اور بیوی کو اندیشہ پیدا ہو جائے کہ اللہ کے ٹھیرائے ہوے واجبات و حقوق ادا نہ ہو سکیں گے (تو باہمی رضامندی سے ایسا ہو سکتا ہے) . تو اگر (تم دیکھو ایسی صورت پیدا ہو گئی ہے کہ واقعی) اندیشہ ہے خدا کے ٹھیرائے ہوے واجبات و حقوق ادا نہ ہو سکیں گے تو پھر شوہر اور بیوی کے لیے اس میں کچھ گناہ نہ ہوگا اگر بیوی (اپنا پیچھا چھڑانے کے لیے) بطور معاوضے کے (اپنے حق میں سے) کچھ دے دے (اور شوہر اسے لے کر علیحدگی پر راضی ہو جائے . یاد رکھو !) یہ اللہ کی ٹھیرائی ہوئی حد بندیاں ہیں ، پس ان سے قدم باہر نہ نکالو (اور اپنی اپنی حدوں کے اندر رہو) . جو کوئی اللہ کی ٹھیرائی ہوئی حد بندیوں سے نکل جائے گا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو ظلم کرنے والے ہیں ۲۲۹ .

---

۲۲۹ – (د) طلاق دینے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ تین مرتبہ ، تین مجلسوں میں ، تین مہینوں میں اور ایک کے بعد ایک واقع ہوتی ہے . اور وہ حالت جو قطعی طور پر رشتۂ نکاح قطع کر دیتی ہے تیسری مجلس ، تیسرے مہینے اور تیسری طلاق کے بعد وجود میں آتی ہے . اس وقت تک جدائی کے ارادے سے باز آجانے اور ملاپ کر لینے کا موقع باقی رہتا ہے . پس نکاح کا رشتہ کوئی ایسی چیز =

وَتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ۝٢٣٠

جائز نہ ہوگی جب تک کہ کسی دوسرے مرد کے نکاح میں نہ آجائے۔ پھر اگر ایسا ہو کہ دوسرا مرد (نکاح کرنے کے بعد خود بخود) طلاق دے دے (اور مرد و عورت از سر نو ملنا چاہیں) تو ایک دوسرے کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔ اس میں ان کے لیے کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ دونوں کو توقع ہو اللہ کی ٹھیرائی ہوئی حد بندیوں پر قائم رہ سکیں گے (۱۳۰)۔ اور (دیکھو!) یہ اللہ کی ٹھیرائی حد بندیاں ہیں جنہیں وہ ان لوگوں کے لیے جو (مصالح معیشت کا) علم رکھتے ہیں واضح کر دیتا ہے ۲۳۰۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ص وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ج وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ط

اور جب ایسا ہو کہ تم اپنی عورتوں کو طلاق دے دو اور ان کی (عدت کی) مدت پوری ہونے کو آئے تو پھر تمہارے لیے دو ہی راستے ہیں) یا تو (طلاق سے

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ	اگر ایسا ہوا کہ ایک شخص نے
مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ	(دو طلاقوں کے بعد رجوع نہ کیا
زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا	اور تیسرے مہینے تیسری)
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ	طلاق دے دی تو پھر (دونوں
يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ	میں قطعی جدائی ہوگئی اور)
يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ	اب شوہر کے لیے وہ عورت

= ملاپ سے ایک کامل اور خوش حال ازدواجی زندگی پیدا ہو جائے۔ ایسی زندگی جب ہی پیدا ہو سکتی ہے کہ آپس میں محبت و سازگاری ہو اور "حدود اللہ" یعنی خدا کے ٹھیرائے ہوئے واجبات و حقوق ادا کیے جائیں۔ پس اگر کسی وجہ سے ایسا نہیں ہے تو نکاح کا مقصود حقیقی فوت ہوگیا اور ضروری ہوگیا کہ دونوں فریق کے لیے تبدیلی کا دروازہ کھول دیا جائے۔ اگر مقصود نکاح کے فوت ہو جانے پر بھی علٰحدگی کا دروازہ نہ کھولا جاتا تو یہ انسان کے آزادانہ حق انتخاب کے خلاف ایک ظالمانہ رکاوٹ ہوتی اور ازدواجی زندگی کی سعادت سے سوسائٹی کو محروم کر دینا ہوتا۔

وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ	اور جب تم نے عورتوں کو
فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا	طلاق دے دی اور وہ اپنی
تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ	(عدت کی) مدت پوری کرچکیں
اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ	تو (پھر انھیں اپنی پسند سے

= نہ تو بیوی کی طرح رکھو نہ طلاق دے کر اس کی راہ کھو لو، بیچ میں لٹکائے رکھو جیسا کہ عرب جاهلیت میں لوگ کیا کرتے تھے.

(ط) ازدواجی زندگی کا معاملہ نہایت اهم اور نازك هے اور مرد کی خود غرضیوں اور نفس پرستیوں سے همیشہ عورتوں کی حق تلفی هوئی هے. اس لیے خصوصیت کے ساتھ یہاں مسلمانوں کو نصیحت کی گئی کہ اللہ نے انھیں " نیك ترین امت " هونے کا مرتبہ عطا فرمایا هے اور کتاب و حکمت کی تعلیم نے هدایت و موعظت کے تمام پہلو واضح کردیے هیں. پس اپنے جماعتی شرف و مقام کی ذمے داریوں سے غافل نہ هوں اور ازدواجی زندگی میں اخلاق و پرهیزگاری کا بہترین نمونہ بنیں. ضمناً اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ جس جماعت کے افراد کی ازدواجی زندگی درست نہیں هے وہ کبھی ایك فلاح یافتہ جماعت نہیں هو سکتی.

وَلَا تَتَّخِذُوٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ؗ	رجوع کر کے) انھیں ٹھیک
وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ	طریقے پر روك لو ، یا (آخری
وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ	طلاق دے کر) ٹھیك طریقے
الْكِتٰبِ وَ الْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ	پر جانے دو . ایسا نه کرو که
بِهٖ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا	انھیں نقصان پہنچانے کے لیے
اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ؑ ۲۳۱	روکے رکھو تاکه ان پر

۲۹ ع ۱۳ الثلثة

جور و ستم کرو (یعنی نه تو رجوع کرو نه جانے دو ، بیچ میں اٹکائے رکھو) . اور (یاد رکھو !) جو کوئی ایسا کرے گا تو اپنے ھاتھوں خود اپنا ھی نقصان کرے گا . اور (دیکھو !) ایسا نه کرو که الله کے حکموں کو ھنسی کھیل بنالو (که آج نکاح کیا ، کل بلا وجه طلاق دے دی) . الله کا اپنے اوپر احسان یاد کرو ، اس نے کتاب و حکمت میں سے جو کچھ نازل کیا ھے اور اس کے ذریعے تمھیں نصیحت کرتا ھے اسے نه بھولو . اور الله سے ڈرو اور یاد رکھو که اس کے علم سے کوئی بات باھر نہیں ۲۳۱ .

---

۲۳۱ – (ح) یا تو عورت کو بیوی کی طرح رکھنا چاھیے اور اس کے حقوق ادا کرنے چاھییں یا طلاق دے کر اس کی راہ کھول دینی چاھیے . یه نہیں کرنا چاھیے که =

وَ الْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ	اور جو شخص (اپنی بیوی کو
اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ	طلاق دے دے اور بیوی کی
لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ط	گود میں بچہ ہو اور وہ) ماں
وَ عَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ	سے بچے کو دودھ پلوانا چاھے
وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ط	تو اس صورت میں چاھیے
لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ج	پورے دو برس تک ماں بچے
لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ م بِوَلَدِهَا	کو دودھ پلائے (۱۳۳).
وَ لَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ق	اور جس کا بچہ ھے اس پر
وَ عَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ج	لازم ھے کہ ماں کے کھانے
فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ	کپڑے کا مناسب طریقے پر
مِّنْهُمَا وَ تَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ	انتظام کردے. (یہ انتظام ھر
عَلَيْهِمَا ط وَ اِنْ اَرَدْتُّمْ	شخص کی حالت اور حیثیت کے

= اور فرمایا: اگر تم اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ھو تو اس حکم کی نافرمانی سے بچو.

بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ۲۳۲

دوسرا نکاح کرلینے کا اختیار ھے) اگر وہ اپنے (ھونے والے) شوھروں سے مناسب طریقے پر نکاح کرنا چاھیں اور دونوں آپس میں رضامند ھوجائیں تو اس سے انھیں نہ روکو (۱۳۱). تم میں سے ھر اس انسان کو جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ھے اس حکم کے ذریعے نصیحت کی جاتی ھے. اسی بات میں تمھارے لیے زیادہ برکت اور زیادہ پاکی ھے اور اللہ جانتا ھے (۱۳۲) مگر تم نہیں جانتے ۲۳۲ .

---

۲۳۲ - (ی) جب عورت کو طلاق دے دی گئی اور اس نے عدت کا زمانہ پورا کرلیا تو پھر اسے اختیار ھے جس سے چاھے ٹھیك طریقے پر نکاح کرے. نہ تو اسے دوسرے نکاح سے روکنا چاھیے، نہ اس کی پسند کے خلاف اس پر زور ڈالنا چاھیے اور نہ اس بات پر ناراض ھونا چاھیے. چوں کہ اس بارے میں مردوں کی طرف سے زیادتی کا اندیشہ تھا اس لیے خصوصیت کے ساتھ اس پر زور دیا گیا =

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ	اور تم میں سے جو لوگ وفات
وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ	پاجائیں اور اپنے پیچھے
بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ	بیویاں چھوڑ جائیں تو انہیں
وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ	چاھیے چار مہینے دس دن تک
اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ	(عدت وفات میں) اپنے آپ

= چھوٹے بچوں کی پرورش کا تھا. ماں باپ کی علٰحدگی کے بعد دودھ پیتے بچوں کی پرورش کا انتظام کیا ھو؟ اس بارے میں طرح طرح کی خرابیوں کا اندیشہ تھا، پس ان کا سدباب کردیا گیا. بڑا محل نقصان پہنچنے کا ماں تھی که طلاق کی وجه سے جدا ھوگئی تھی اور محبت مادری کی وجه سے مجبور تھی که بچے کو دودھ پلائے. پس حکم دیا گیا که دودھ پلانے تک اس کا خرچ باپ کے ذمے ھے اور دودھ پلانے کی مدت دو برس ھے. ساتھ ھی اس بارے میں دو بنیادی قاعدے بھی واضح کردیے:
" نه تو ماں کو اس کے بچے کی وجه سے نقصان پہنچایا جائے اور نه باپ کو " اور " کسی پر اس کی وسعت سے زیادہ خرچ کا بار نہیں ".

اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ ۲۳۳

مطابق ہونا چاہیے . اصل اس بارے میں یہ ہے کہ) کسی شخص پر اس کی وسعت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے . نہ تو ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے ، نہ باپ کو اس کے بچے کی وجہ سے (۱۳٤) . اور (اگر باپ کا اس اثنا میں انتقال ہوجائے تو جو اس کا) وارث (ہو اس) پر (عورت کا کھانا کپڑا) اسی طرح ہے (جس طرح باپ کے ذمے تھا) . پھر اگر (کوئی ایسی صورت پیش آجائے کہ) ماں باپ آپس کی رضامندی اور صلاح مشورے سے (قبل از مدت) دودھ چھڑانا چاہیں تو (ایسا کرسکتے ہیں) ان پر کوئی گناہ نہیں ہوگا . اور اگر تم چاہو اپنے بچوں کو (ماں کی جگہ کسی دوسری عورت سے) دودھ پلواؤ تو اس میں بھی کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ (ماؤں کی حق تلفی نہ کرو اور) جو کچھ انہیں دینا کیا تھا دستور کے مطابق ان کے حوالے کردو . اور (دیکھو ! ہر حال میں) اللہ سے ڈرتے رہو اور یقین رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کی نظریں اسے دیکھ رہی ہیں ۲۳۳ .

---

۲۳۳ - (ك) طلاق کی صورت میں ایک نہایت اہم سوال =

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا	اور (جن بیوہ عورتوں سے
عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ	تم نکاح کرنا چاہو تو)
اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ	تمہارے لیے کوئی گناہ نہیں
عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ	اگر اشارے کنایے میں اپنا
وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا	خیال ان تک پہنچا دو یا اپنے
اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ	دل میں نکاح کا ارادہ

= (ب) اگر عورت عدت کے بعد دوسرا نکاح کرنا چاہے تو اسے نہیں روکنا چاہیے اور نہ اس بات کا خواہش مند ہونا چاہیے کہ عدت کی مقررہ مدت سے زیادہ شوہر کا سوگ کرے جیسا کہ عرب جاہلیت میں لوگ کیا کرتے تھے۔

(ج) نکاح کے بارے میں عورت سے جو کچھ بھی نامہ و پیام کیا جائے علانیہ اور دستور کے مطابق ہونا چاہیے، چوری چھپے نہیں ہونا چاہیے کہ اس میں طرح طرح کے مفاسد ہو سکتے ہیں۔

(د) جب تک عدت کی مدت پوری نہ ہو جائے نکاح کا قول و قرار نہیں کرنا چاہیے۔

فِيمَا فَعَلْنَ فِيٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝۲۳۴

کو روکے رکھیں ۔ پھر جب وہ یہ مدت پوری کرلیں تو (انھیں اپنے معاملے کا اختیار ھے) وہ جو کچھ جائز طریقے پر اپنے لیے کریں (یعنی اپنے دوسرے نکاح کی تیاری کریں) اس کے لیے تمھارے سر کوئی الزام نہیں (کہ تم نکاح سے مانع آؤ یا زیادہ عرصے تک سوگ کرنے پر مجبور کرو) . اور تم جو کچھ بھی کرتے ھو اللہ اس کی خبر رکھنے والا ھے ۲۳۴ .

۲۳۴ و ۲۳۵ - جو عورتیں بیوہ ھوجائیں ان کی نسبت احکام اور ان مفاسد کا انسداد جو اس بارے میں پھیلے ھوے تھے :

(الف) وفات کی عدت چار مہینے دس دن مقرر کر کے ان مفاسد کی اصلاح کردی جو اس بارے میں افراط و تفریط کا موجب تھے . نہ تو عورت فوراً ھی دوسرا نکاح کرلے سکتی ھے کہ اس میں معاملۂ نکاح کی بے وقعتی اور مرحوم شوھر کے تذکار و محبت سے تغافل ھے ، نیز نسب بھی مشتبہ ھوجا سکتا ھے . اور نہ یہ ھونا چاھیے کہ زیادہ مدت تک عورت کو شوھر کا سوگ منانے کے لیے مجبور کیا جائے . =

قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مقرر کرنا تھا مقرر کیا ہو،

مَتَاعًا ۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا طلاق دے دو تو (ایسا بھی

عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ۲۳۶ کر سکتے ہو) اس میں تم پر
کوئی گناہ نہیں۔ البتہ ایسی صورت میں (عورت کو رشتہ جوڑنے
اور پھر توڑ دینے سے جو نقصان پہنچا ہے اس کے معاوضے میں
ضروری ہے کہ) اسے فائدہ پہنچاؤ، ایسا فائدہ جو دستور کے
مطابق پہنچایا جائے۔ مقدور والا اپنی حیثیت کے مطابق دے،
تنگ دست اپنی حالت کے مطابق۔ نیک کردار آدمیوں کے لیے
ضروری ہے کہ ایسا کریں ۲۳۶.

---

۲۳۶ - اگر نکاح کے بعد شوہر اور بیوی میں کوئی
تعلق نہ ہوا ہو اور شوہر طلاق دے دے تو اس
صورت میں مہر کے احکام اور عورتوں کی حق تلفی
کی امکانی صورتوں کا تدارک:

(الف) اگر مہر کی رقم متعین نہ ہوئی ہو تو اس
صورت میں چاہیے مرد اپنے مقدور کے مطابق جس
قدر دے سکتا ہے دے دے۔

(ب) اگر معین ہو تو اس صورت میں آدھا مہر
عورت کا حق ہو گا۔ اگر مرد اس سے زیادہ بھلائی
کر سکے تو یہ تقوے اور فضیلت کی بات ہو گی۔ =

وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۞ ع ۲۳۵

پوشیدہ رکھو۔ اللہ جانتا ھے کہ (قدرتی طور پر) ان کا خیال تمھیں آئے گا۔ لیکن ایسا نہیں کرنا چاھیے کہ چوری چھپے نکاح کا وعدہ کرلو الا یہ کہ

۳۰
ع
۱٤

دستور کے مطابق کوئی بات کہی جائے۔ اور جب تك ٹھیرائی ھوئی مدت (یعنی عدت) پوری نہ ھو جائے نکاح کی گرہ نہ کسو (کہ عدت کی حالت میں عورت کے لیے نکاح کی تیاری جائز نہیں)۔ اور یقین کرو! جو کچھ تمھارے اندر (اس بارے میں نفس کی پوشیدہ کمزوری) ھے اللہ اسے اچھی طرح جانتا ھے۔ پس اس سے ڈرتے رھو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا (اور نفس انسانی کی کمزوریوں کے لیے بہت) بردبار ھے ۲۳۵۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ

اور اگر (ایسی صورت پیش آجائے کہ) بغیر اس کے کہ تم نے عورت کو ھاتھ لگایا ھو اور اس کے لیے جو کچھ (مہر)

(دیکھو!) آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ احسان اور بھلائی کرنا نہ بھولو (اور یاد رکھو!) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کی نظر سے مخفی نہیں ھے.

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۲۳۸

(اور دیکھو!) اپنی نمازوں کی حفاظت میں کوشاں رہو خصوصاً ایسی نماز کی جو (اپنے ظاهر و باطن میں) بہترین نماز هو (۱۳۵) اور اللہ کے حضور کھڑے هو که ادب و نیاز میں ڈوبے هوے هو ۲۳۸.

---

۲۳۸ و ۲۳۹ - لیکن انسان جو خواهشوں کا بندہ اور غرض پرستیوں کی مخلوق ھے کیوں کر ایسی اخلاقی طاقت پیدا کرلے سکتا ھے که ازدواجی زندگی کی اخلاقی آزمایشوں میں پورا اترے.

اس کی راہ صرف یه ھے که خدا پرستی کی سچی روح پیدا کرے. اور خدا پرستی کی سچی روح پیدا کرنے کا ذریعه خدا کی عبادت ھے. پس چاهیے که نماز کی محافظت کرو اور نماز میں کھڑے هو تو اس طرح کھڑے هو که خضوع و خشوع میں ڈوبے هوے هو.

خوف و جنگ کی حالت میں بھی نماز سے غفلت جائز نہیں. جس طرح بھی بن پڑے نماز بر وقت ادا کرلینی چاهیے.

وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ	اور اگر ایسا ہو کہ تم نے
اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ	ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق
لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ	دے دی ہو اور جو کچھ (مہر)
مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ	مقرر کرنا تھا مقرر کرچکے ہو
اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِه	تو اس صورت میں مقررہ
عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَ اَنْ تَعْفُوْٓا	مہر کا آدھا دینا چاہیے، الا یہ
اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَ لَا تَنْسَوُا	کہ عورت (اپنی خوشی سے)
الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ	معاف کردے یا (مرد) جس
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۲۳۷	کے ہاتھ میں نکاح کا رشتہ ہے

(پورا مہر دے کر آدھی رقم رکھ لینے کے حق سے) در گذر کرے .
اور اگر تم (مرد) در گذر کرو گے تو یہ زیادہ تقوے کی بات ہو گی .

= (ج) اس اصولی حقیقت کی تلقین کہ نکاح کے معاملے میں مرد کا ہاتھ عورت سے زیادہ قوی ہے ، اس لیے چاہیے کہ ہر معاملے میں عفو و بخشش بھی اسی کی طرف سے زیادہ ہو ، نہ کہ عورت کی طرف سے .

دیا جائے اور گھر سے نہ نکالی جائیں اور پھر ایسا ہو کہ وہ (اس مدت سے پہلے) گھر چھوڑ دیں (اور دوسرا نکاح کرلیں یا نکاح کی بات چیت کریں) تو جو کچھ وہ جائز طریقے پر اپنے لیے کریں اس کے لیے تم پر کوئی گناہ عائد نہ ہوگا (کہ تم انہیں وصیت کی تعمیل کے خیال سے روکو اور سال بھر تک سوگ منانے پر مجبور کرو۔ یاد رکھو!) اللہ سب پر غالب (اور اپنے ہر کام میں) حکمت رکھنے والا ہے۲۴۰۔

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۲۴۱ اور (یاد رکھو!) جن عورتوں کو طلاق دے دی گئی ہو تو چاہیے کہ انہیں مناسب طریقے پر فائدہ پہنچایا جائے (یعنی ان کے ساتھ جس قدر حسن سلوک کیا جاسکتا ہے کیا جائے)۔ متقی انسانوں کے لیے ایسا کرنا لازمی ہے۲۴۱۔

۲۴۰۔ اگر شوہر نے وصیت کردی ہو کہ ایک برس تک عورت اس کے گھر میں رہے اور نان و نفقہ پائے (یعنی ایک سال تک سوگ منائے اور گھر سے نہ نکلے جیسا کہ عرب جاہلیت میں دستور تھا) تو ایسی وصیت اب واجب التعمیل نہیں، کیوں کہ وفات کی عدت چار ماہ دس دن مقرر کردی گئی ہے۔

۲۴۱ – نکاح و طلاق کے احکام کا بیان ختم کرتے=

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝۲۳۹ وَ الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۲۴۰

پھر اگر ایسا ھو کہ تمھیں (دشمن کا) ڈر ھو (اور مقررہ صورت میں نماز نہ پڑھ سکو) تو پیدل ھو یا سوار، جس حالت میں بھی ھو اور جس طرح بھی بن پڑے نماز پڑھ لو۔ پھر جب تم مطمئن ھو جاؤ (اور خوف و جنگ کی حالت باقی نہ رھے) تو چاھیے کہ اسی طریقے سے اللہ کا ذکر کیا کرو (یعنی نماز پڑھو) جس طرح اس نے تمھیں سکھایا ھے اور جو تمھیں پہلے معلوم نہ تھا ۲۳۹۔ اور جو لوگ تم میں سے وفات پائیں اور اپنے پیچھے بیوہ عورتیں چھوڑ جائیں اور (مرنے سے پہلے اس طرح کی) وصیت کر جائیں کہ برس دن تک انھیں نان و نفقہ

ڈر سے بھاگ رہے ہو تو دیکھو!) اب تمھارے لیے موت ہی ہے (یعنی ان کی بزدلی کی وجہ سے دشمن ان پر غالب آ گئے (۱۳۸)۔ پھر (ایسا ہوا کہ) اللہ نے انھیں زندہ کردیا (یعنی عزم و ثبات کی ایسی روح ان میں پیدا ہو گئی کہ دشمنوں کے مقابلے پر آمادہ ہو گئے اور فتح مند ہوئے)۔ یقینا اللہ انسان کے لیے بڑا ہی فضل و بخشش رکھنے والا ہے (۱۳۹)، لیکن (افسوس انسان کی غفلت پر!) اکثر آدمی ایسے ہیں جو (۱٤۰) ناشکری کرنے والے ہیں ۲٤۳۔

وَ قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	اور (دیکھو!) اللہ کی راہ میں
وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ	(لڑائی پیش آجائے تو موت
عَلِیْمٌ ۲٤٤	سے نہ ڈرو، بے خوف ہو کر)

لڑو اور یقین کرو اللہ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے (۱٤۱) ۲٤٤۔

۲٤۳ - اب یہاں سے سلسلۂ بیان پھر اسی طرف پھرتا ہے جہاں سے نکاح و طلاق کا بیان شروع ہوا تھا، یعنی جہاد کے احکام و مصالح کی طرف۔ جو جماعت موت سے ڈرتی ہے وہ کبھی زندگی کی کامرانیاں حاصل نہیں کرسکتی۔ بنی اسرائیل کے ایک گروہ کی عبرت انگیز سرگذشت جس نے باوجود کثرت تعداد کے جہاد سے اعراض کیا تھا۔

٣١
ع
١٥

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ع ٢٤٢
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ص فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا قف ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ ٢٤٣

اس طرح اللہ تم پر اپنی آیتیں واضح کر دیتا ھے تاکہ عقل سے کام لو اور سوچو سمجھو (١٣٦) ٢٤٢. (اے پیغمبر!) کیا تم نے ان کی سرگذشت پر غور نہیں کیا جو اپنے گھروں سے نکل کھڑے ھوئے تھے اور باوجودیکہ ہزاروں کی تعداد میں تھے مگر (دلوں کی بے طاقتی کا یہ حال تھا کہ) موت کے ڈر سے بھاگ گئے تھے (١٣٧). اللہ کا حکم ھوا: (تم موت کے

= ھوئے مطلقہ عورتوں کے لیے احسان و سلوک کا مکرر حکم. چوں کہ اس معاملے میں رشتۂ کار مردوں کے ھاتھ میں تھا اور عورتوں کا پہلو کم زور تھا اس لیے ضروری تھا کہ بار بار حسن سلوک اور عفو و درگذر پر زور دیا جائے.

سَبِیْلِ اللّٰہِ ؕ قَالَ ھَلْ عَسَیْتُمْ	نبی اسرائیل کے سرداروں نے
اِنْ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ	اپنے عہد کے نبی سے درخواست
اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَ مَا لَنَآ	کی تھی کہ ھم اللہ کی راہ میں
اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ قَدْ	جنگ کریں گے، ھمارے لیے
اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَ اَبْنَآئِنَا ؕ	ایك حکمراں مقرر کردو . نبی
فَلَمَّا کُتِبَ عَلَیْہِمُ الْقِتَالُ	نے کہا: (مجھے امید نہیں کہ
تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْہُمْ ؕ	تم ایسا کرسکو) اگر تمہیں
وَاللّٰہُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ۲۴۶	لڑائی کا حکم دیا گیا تو کچھ

بعید نہیں تم لڑنے سے انکار کردو . سرداروں نے کہا: ایسا کیوں کر ھوسکتا ھے کہ ھم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ھم اپنے گھروں سے نکالے جاچکے ھیں اور اپنی اولاد سے علحدہ ھوچکے ھیں! لیکن پھر (دیکھو!) جب ایسا ھوا کہ انھیں لڑائی کا حکم دیا گیا تو (ان کی ساری گرم جوشیاں ٹھنڈی پڑ گئیں اور) ایك تھوڑی تعداد کے سوا سب نے پیٹھ دکھلا دی . اور اللہ نافرمانوں (کے دلوں کے کھوٹ) سے بے خبر نہیں ھے (۱۴۲) ۲۴۶.

---

۲۴۶ - طالوت (ساؤل) کی قیادت و فرماں روائی =

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗۤ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً ؕ وَ اللّٰہُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُۜطُ ۪ وَ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾

کون ہے جو (انسان کی جگہ خدا سے معاملہ کرتا ہے اور) خدا کو خوش دلی کے ساتھ قرض دیتا ہے تاکہ خدا اس کا قرض دوگنا سہ گنا زیادہ کرکے ادا کرے (یعنی مال حقیر راہ حق میں خرچ کرکے دین و دنیا کی بےشمار برکتیں اور سعادتیں حاصل کرلے). اور (باقی رہا تنگ دستی کا خوف جس کی وجہ سے تمہارا ہاتھ رك جاتا ہے تو یاد رکھو!) تنگی اور کشایش دونوں کا رشتہ اللہ ہی کے ہاتھ ہے اور اسی کے حضور تم سب کو لوٹنا ہے ۲۴۵.

اَلَمْ تَرَ اِلَی الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰی ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّہُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِکًا نُّقَاتِلْ فِیْ

وقف لازم

(اے پیغمبر!) کیا تم نے اس واقعے پر غور نہیں کیا جو موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کے سرداروں کو پیش آیا تھا؟

---

۲۴۵ - راہ جہاد میں مال خرچ کرنا اللہ کو قرض دینا ہے.

يُؤْتِي مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ ط حالانکه اس سے کہیں زیادہ

وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۲۴۷ حکم راں ہونے کے ہم خود

حق دار ہیں. علاوہ بریں یہ بھی ظاہر ہے کہ اسے مال و دولت کی وسعت حاصل نہیں. نبی نے یہ سن کر کہا: (۱٤٤) اللہ نے تو طالوت ہی کو (حکم رانی کی قابلیتوں کے لحاظ سے) تم پر برگزیدگی عطا فرمائی ہے اور علم کی فراوانی اور جسم کی طاقت دونوں میں اسے وسعت دی ہے (۱٤۵). اور (قیادت و حکم رانی تمہارے دے دینے سے کسی کو مل نہیں سکتی) (۱٤٦) اللہ جسے چاہتا ہے اپنی زمین کی حکم رانی بخش دیتا ہے اور اللہ (اپنی قدرت میں) بڑی وسعت رکھنے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے ۲٤۷.

---

۲٤۷ – (ب) حکومت و قیادت کی جس میں قدرتی صلاحیت ہوتی ہے وہی اس کا اہل ہوتا ہے اگرچہ مال و دولت اور دنیوی عزت و جاہ سے خالی ہو.

(ج) صلاحیت کے لیے اصلی چیز علم و جسم کی قوت ہے یعنی دماغی اور جسمانی قابلیت، نہ کہ مال و دولت اور نسل و خاندان کا شرف.

(د) جو شخص بھی سردار مقرر ہوجائے جماعت کے افراد کا فرض ہے کہ سچے دل سے اس کی اطاعت کریں. اگر ایک جماعت میں اطاعت نہیں ہے تو وہ کبھی جماعتی زندگی کی کشاکش میں کام یاب نہیں ہوسکتی.

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللّٰهَ
قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ
قَالُوٓا أَنّٰى يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ
عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ
مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ
الْمَالِ ۚ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ
عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي
الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۚ وَاللّٰهُ

اور پھر ایسا ھوا کہ ان کے
نبی نے کہا: اللہ نے تمہارے
لیے طالوت کو حکم ران مقرر
کر دیا ھے (سو اس کی اطاعت
کرو اور اس کے ماتحت جنگ
کے لیے تیار ھو جاؤ). (۱۴۳) انھوں
نے کہا: یہ کیسے ھو سکتا ھے
کہ اسے ھم پر حکم رانی مل جائے

= اور بنی اسرائیل اور فلسطینیوں کے مقابلے کی سرگذشت اور قوموں کے ضعف و قوت اور فتح و ھزیمت کے بعض اھم حقائق:

(الف) جس گروہ میں صبر و استقامت کی سچی روح نہیں ھوتی اس میں بسا اوقات سعی و عمل کے ولولے پیدا ھو جاتے ھیں، لیکن جب آزمایش کا وقت آتا ھے تو بہت کم نکلتے ھیں جو راہ عمل میں ثابت قدم رھنے والے ھوں.

مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً ۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً ۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ ٢٤٩

کے ساتھ کوچ کیا تو اس نے کہا: (دیکھو! راہ میں ایك ندی پڑے گی) الله (اس) ندی (کے پانی) سے (تمھارے صبر اور اطاعت کی) آزمایش کرنے والا ھے ۔ پس (یاد رکھو!) جس کسی نے اس ندی کا پانی پیا (اس سے میرا کوئی واسطہ نہیں) وہ میری جماعت سے خارج ھوجائے گا. میرا ساتھی وھی ھوگا جو اس کے پانی کا مزہ تك نہ چکھے. ھاں، اگر کوئی آدمی (بہت ھی مجبور ھو اور) اپنے ھاتھ سے

وَ قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ع ۲۴۸

اور پھر ان کے نبی نے کہا: (تم طالوت کے استحقاق حکومت پر اعتراض کرتے تھے تو دیکھو!) اس کی (اہلیت) حکومت کی نشانی یہ ہے کہ (مقدس) تابوت (جو تم کھو چکے ہو اور دشمنوں کے ہاتھ پڑ چکا ہے) تمھارے پاس (واپس) آجائے گا اور (حکمت الہی سے ایسا ہوگا کہ) فرشتے اسے اٹھا لائیں گے. اس تابوت میں تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھارے لیے (فتح و کامرانی کی) دل جمعی ہے اور جو کچھ موسی اور ہارون کے گھرانے (اپنی مقدس یادگاریں) چھوڑ گئے ہیں ان کا بقیہ ہے. اگر تم یقین کرنے والے ہو تو یقینا اس واقعے میں تمھارے لیے بڑی ہی نشانی ہے ۲۴۸.

۳۲
ع
۱٦

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ

پھر جب (کچھ عرصہ کے بعد) ایسا ہوا کہ طالوت نے لشکر

وَ لَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۲۵۰

اور پھر جب وہ میدان جنگ میں جالوت اور اس کے لشکر کے سامنے آئے تو انھوں نے کہا: خدایا! (تو دیکھ رہا ہے کہ ہم کمزور ہیں اور تھوڑے ہیں اور مقابلہ ان سے ہے جو طاقت ور ہیں اور بہت ہیں۔ پس) ہم (صبر و ثبات کے پیاسوں) پر صبر (کے جام) انڈیل دے (کہ عزم و ثبات سے سیراب ہوجائیں) اور ہمارے قدم میدان جنگ میں جما دے (کہ کسی حال میں بھی پیچھے نہ ہٹیں) اور پھر (اپنے فضل و کرم سے) ایسا کر کہ منکرین حق کے گروہ پر فتح مند ہوجائیں ۲۵۰۔

= پر غالب آجاتی ہیں اور کتنی ہی بڑی جماعتیں ہیں جو چھوٹی جماعتوں سے شکست کھا جاتی ہیں۔ فتح و شکست کا دار و مدار افراد کی کثرت و قلت پر نہیں بلکہ دلوں کی قوت پر ہے۔ اور اللہ کی مدد انھیں لوگوں کا ساتھ دیتی ہے جو صابر اور ثابت قدم ہوتے ہیں۔

۲۵۰ - (ز) سچی دعا وہ ہے جو سچی استعداد عمل کے ساتھ ہو۔ طالوت کے ساتھیوں نے اپنی دعا میں صرف =

ایك چلو بھر لے (اور پی لے تو اس کا مضائقہ نہیں) . لیکن (جب لشکر ندی پر پہنچا تو) ایك تھوڑی تعداد کے سوا سب نے پانی پی لیا (اور صبر و اطاعت کی آزمایش میں پورے نہ اترے) . پھر جب طالوت اور اس کے ساتھ وہ لوگ جو (حکم الٰہی پر سچا) ایمان رکھتے تھے، ندی کے پار اترے تو ان لوگوں نے (جنھوں نے طالوت کے حکم کی نافرمانی کی تھی) کہا : ہم میں یہ طاقت نہیں کہ آج جالوت سے (جو فلسطینیوں کے لشکر کا ایك دیو ھیکل سردار تھا) اور اس کی فوج سے مقابلہ کرسکیں . لیکن وہ لوگ جو سمجھتے تھے کہ انھیں (ایك دن) اللہ کے حضور حاضر ہونا ھے پکار اٹھے : (تم دشمنوں کی کثرت اور اپنی قلت سے ھراساں کیوں ھوے جاتے ھو ؟) کتنی ھی چھوٹی جماعتیں ھیں جو بڑی جماعتوں پر حکم الٰہی سے غالب آگئیں اور اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ھے ۲٤۹ .

---

۲٤۹ – (ھ) طالوت کا پانی پینے سے روك کر لوگوں کے صبر و ثبات اور اطاعت و انقیاد کا امتحان لینا اور ایك قلیل تعداد کے سوا سب کا نا اھل ثابت ھونا . اس راہ میں اصلی چیز صبر اور اطاعت ھے . جو لوگ ایك گھڑی کی پیاس ضبط نہیں کرسکتے وہ میدان جنگ کی محنتیں کیوں کر برداشت کریں گے !

(و) کتنی ھی چھوٹی جماعتیں ھیں جو بڑی جماعتوں =

باقی نه رهتا) . لیکن الله دنیا کے لیے فضل و رحمت رکھنے والا هے (اور یه اس کا فضل هے که کوئی ایك گروه سدا ایك هی حالت میں نہیں چھوڑ دیا جاتا ، بلکه همیشه منازعت اور مدافعت جاری رهتی هے) ۲۵۱ .

---

۲۵۱ - ۲۵۲ (ح) اگر قوموں اور جماعتوں کی باهمی کشمکش اور مدافعت نه هوتی اور هر جماعت اپنی حالت میں بغیر منازعت کے چھوڑ دی جاتی تو نتیجه یه نکلتا که دنیا ظلم و تشدد سے بھرجاتی اور رحق وعدالت کا نام ونشان باقی نه رهتا . پس یه الله کا بڑا هی فضل هے که جب کبھی ایك گروه ظلم و فساد میں چھوٹ هوجاتا هے تو مزاحمت کے محرکات دوسرے گروه کو مدافعت کے لیے کھڑا کر دیتے هیں اور ایك قوم کا ظلم دوسری قوم کی مقاومت سے دفع هوتا رهتا هے .

(ط) پس دفع مظالم کے لیے جنگ ناگزیر هوئی . خدا نے مختلف عهدوں میں یکے بعد دیگرے اپنے پیغمبر مبعوث کیے اور انهوں نے لوگوں کو تفرقه و فساد کی جگه حق پرستی و یگانگت کی تعلیم دی . اگر لوگ اس تعلیم پر قائم رهتے اور گروه بندیاں کرکے الگ الگ نه هوجاتے تو آپس میں جنگ و نزاع نه کرتے ، لیکن انهوں نے ایك دوسرے کے خلاف جتھا بندی کرلی =

فَهَزَمُوهُم بِإِذْنِ اللّٰهِ قف وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ط وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لا لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۲۵۱

چنانچه (ایسا هی هوا) انهوں نے حکم الٰہی سے اپنے دشمنوں کو هزیمت دی اور داود کے هاتھ سے جالوت مارا گیا . پھر اللہ نے داود کو بادشاهی اور حکمت سے سرفراز کیا اور (حکم رانی و دانش وری کی باتوں میں سے) جو کچھ سکھانا تھا سکھا دیا (۱۴۷) . اور حقیقت یه هے که اگر اللہ ایسا نه کرتا که انسانوں کے ایك گروه کے ذریعے دوسرے گروه کو راه سے هٹاتا رهتا تو دنیا خراب هوجاتی (اور امن و عدالت کا نام و نشان

= یہی نہیں کہا که " همیں فتح مند کر " بلکه فتح مندی کی طلب سے پہلے صبر و ثبات کی طلب گاری کی اور کہا " همیں صبر دے اور همارے قدم جما دے " کیوں که خدا کی نصرت انهیں کے حصے میں آتی هے جن میں صبر و ثبات کی روح پیدا هوجاتی هے .

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا قف وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ع ۲۵۳

یہ ہمارے پیغمبر ہیں جن میں سے بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دی ہے (یعنی اگرچہ پیغمبری کے لحاظ سے سب کا درجہ یکساں ہے، لیکن اپنی اپنی خصوصیتوں کے لحاظ سے مختلف درجے رکھتے ہیں). ان میں کچھ تو ایسے تھے جن سے اللہ نے کلام کیا (یعنی ان پر اپنی کتاب نازل کی) بعض ایسے تھے جن کے درجے (ان کے وقتوں اور حالتوں کے مطابق دوسری باتوں میں) بلند کیے گئے۔

تلك الرسل – ۳

۳۳
ع
۱

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۲۵۲ (اے پیغمبر!) یہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے تو یقین کرو! اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم تمہیں سنا رہے ہیں اور ہمارا سنانا برحق ہے۔ یقیناً تم ان لوگوں میں سے ہو جنہیں ہم نے اپنی پیغمبری کے لیے چن لیا ہے ۲۵۲۔

= اور باہمی جنگ و خونریزی کا ایسا بیج بو دیا جو اب ہمیشہ پھل لاتا رہتا ہے۔ اگر خدا چاہتا تو طبیعت بشری ایسی بناتا کہ اس میں خلاف و نزاع کا مادہ ہی نہ ہوتا اور کسی ایک حالت معیشت پر مجبور کر دیا جاتا۔ لیکن اس کی حکمت کا فیصلہ یہی ہوا کہ انسان کو مجبور و مضطر نہ بنائے اور ہر راہ میں چلنے کی قدرت دے دے۔ پس کتنے ہی ہیں جو ہدایت کی راہ اختیار کرتے ہیں، کتنے ہی ہیں جو گمراہی کو ترجیح دیتے ہیں۔

پیغمبر اسلام سے خطاب کہ جنگ کی جو منزل تمہیں پیش آگئی ہے سنت الٰہی کا مقتضی یہی تھا کہ پیش آئے۔ ظلم و فساد کی مدافعت کے لیے اس منزل سے گزرنا ناگزیر ہے۔

خرچ کرو اور هاتھ نه روکو قبل اس کے که (زندگی کی عارضی مہلت ختم هو جائے اور) آنے والا دن سامنے آجائے. اس دن نه تو (دنیا کی طرح) خرید و فروخت هو سکے گی (که قیمت دے کر نجات خرید لو) نه کسی کی یاری کام آئے گی (که اس کے سہارے گناه بخشوالو) نه ایسا هی هو سکے گا که کسی کی سعی و سفارش سے کام نکال لیا جائے (اس دن صرف عمل هی نجات دلا سکے گا). اور (یاد رکھو!) جو لوگ (اس حقیقت سے) منکر هیں تو یقینا یہی لوگ هیں جو (اپنے هاتھوں) اپنا نقصان کرنے والے هیں ۲٥٤.

اَللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ۚ — الله کے سوا کوئی معبود نہیں.

اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ — وه "الحی" هے (یعنی زنده هے

سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي — اور اس کی زندگی کے لیے فنا

---

۲٥٤ - (ی) جب جنگ ناگزیر هے تو اس سے غفلت نه کرو اور بڑی تیاری یه هے که اپنا مال اس راه میں خرچ کرو.

(ك) آخرت کی نجات کا تمام تر دار و مدار ایمان وعمل پر هے. وهاں نه تو نجات کی خرید و فروخت هو سکتی هے، نه کسی کی دوستی آشنائی کام دے سکتی هے، نه کسی کی سفارش سے کام نکالا جاسکتا هے.

اور (تم سے پہلے) مریم کے بیٹے عیسی کو (ھدایت کی) روشن دلیلیں عطا فرمائیں اور روح القدس (یعنی وحی) کی تائید سے سر فراز کیا. اگر اللہ چاھتا تو (اس کی قدرت سے یہ بات باھر نہ تھی کہ) جو لوگ ان پیغمبروں کے بعد پیدا ھوے وہ ھدایت کی روشن دلیلیں پا لینے کے بعد پھر (اختلاف و نزاع میں نہ پڑتے اور) آپس میں نہ لڑتے. لیکن (تم دیکھ رھے ھو کہ اس کی حکمت کا فیصلہ یہی ھوا کہ انسان کو کسی ایك حالت پر مجبور نہ کر دے، ھر طرح کے ارادہ و فعل کی استعداد دے دے. پس) پیغمبروں کے بعد لوگ آپس میں مخالف ھو گئے. کچھ لوگوں نے ایمان کی راہ اختیار کی، کچھ لوگوں نے کفر کا شیوہ پسند کیا. اگر اللہ چاھتا تو یہ لوگ آپس میں نہ لڑتے (یعنی ان سے لڑائی کی قوت سلب کر لیتا) لیکن اللہ جو چاھتا ھے کرتا ھے (تم اس کے کاموں کی حکمتوں کا احاطہ نہیں کر سکتے) ۲۵۳.

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا	مسلمانو! ھم نے مال و متاع
مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ	دنیا میں سے جو کچھ تمھیں دے
اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ	رکھا ھے اسے (صرف اپنے
وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ	نفس کے آرام و راحت ھی پر
وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۲۵٤	نہیں بلکہ راہ حق میں بھی)

اس کی ذات بڑی ہی بلند مرتبہ ہے ۲۵۵ .

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قف	دین کے بارے میں کسی طرح کا
قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ج	جبر نہیں (کیوں کہ وہ دل کے
فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ	اعتقاد سے تعلق رکھتا ہے
وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ	اور جبر و تشدد سے اعتقاد
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ق لَا انْفِصَامَ	پیدا نہیں کیا جا سکتا). بلا شبہ
لَهَا ط وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۲۵۶	ہدایت کی راہ گمراہی سے

الگ اور نمایاں ہو گئی ہے (اور اب دونوں راہیں لوگوں کے سامنے ہیں، جسے چاہیں اختیار کریں). پھر جو کوئی بھی طاغوت سے انکار کرے (یعنی سر کشی و فساد کی قوتوں سے بیزار ہو جائے) اور اللہ پر ایمان لائے تو بلا شبہ اس نے (فلاح

۲۵۵ - خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ مالك الملك ہے، حی و قیوم ہے، اس کی حکومت سے کوئی گوشہ باہر نہیں، اس کے علم کے لیے کوئی شے مخفی اور اوجھل نہیں، وہ غفلت سے منزہ اور نسیان سے پاك ہے. جس ہستی کی صفتیں ایسی ہوں اس کے سامنے کسی کی سعی و سفارش کی کیا گنجایش ہو سکتی ہے اور اس کے احکام و قوانین کے نفاذ میں کون ہے جو دخل دینے کی جرأت کر سکتا ہے؟

السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝۲۵۵

و زوال نہیں) . " القیوم " ھے (یعنی ھر چیز اس کے حکم سے قائم ھے ، وہ اپنے قیام کے لیے کسی کا محتاج نہیں) . اس (کی آنکھ) کے لیے نہ تو اونگھ ھے نہ (دماغ کے لیے) نیند . آسمان اور زمین میں جو کچھ ھے سب اسی کا ھے اور اسی کے حکم سے ھے . کون ھے جو اس کے سامنے اس کی اجازت بغیر کسی کی شفاعت کے لیے زبان کھولے (۱٤۸)؟ جو کچھ انسان کے سامنے ھے وہ اسے بھی جانتا ھے اور جو کچھ پیچھے ھے وہ بھی اس کے علم سے باھر نہیں . انسان اس کے علم سے کسی بات کا بھی احاطہ نہیں کرسکتا مگر یہ کہ جتنی بات کا علم وہ انسان کو دینا چاھے اور دے دے . اس کا تخت (حکومت) آسمان و زمین کے تمام پھیلاؤ پر چھایا ھوا ھے اور ان کی نگرانی و حفاظت میں اس کے لیے کوئی تھکاوٹ نہیں ،

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ	اللہ ان لوگوں کا ساتھی
يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ	و مددگار ھے جو ایمان کی راہ
اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا	اختیار کرتے ھیں ۔ وہ انھیں
اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ	(ھر طرح کی) تاریکیوں سے
يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى	نکالتا اور روشنی میں لاتا ھے،
الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓـئِكَ اَصْحٰبُ	مگر جن لوگوں نے کفر کی
النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۲۵۷ ع	راہ اختیار کی ھے تو ان کے

۳٤ ع ۲

مددگار سرکش اور مفسد (معبودان باطل) ھیں ۔ وہ انھیں روشنی سے نکالتے اور تاریکیوں میں لے جاتے ھیں ۔ سو یہی لوگ ھیں جن کا گروہ دوزخی گروہ ھوا ، ھمیشہ عذاب جہنم میں رھنے والا ۲۵۷ ۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ	(اے پیغمبر!) کیا تم نے اس
اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ	شخص کی حالت پر غور نہیں
الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ	کیا جس نے ابراھیم سے اس کے

وقف لازم

وسعادت کی) مضبوط ٹہنی پکڑ لی . یہ ٹہنی ٹوٹنے والی نہیں (جس کے ساتھ آگئی وہ گرنے سے محفوظ ہو گیا) اور (یاد رکھو !) اللہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ھے ۲۵۶ .

۲۵۶ - اس اصل عظیم کا اعلان کہ دین و اعتقاد کے معاملے میں کسی طرح کا جبر واستکراہ جائز نہیں . دین کی راہ دل کے اعتقاد و یقین کی راہ ھے اور اعتقاد دعوت و موعظت سے پیدا ھو سکتا ھے نہ کہ جبر و استکراہ سے .

(الف) احکام جہاد کے بعد ھی یہ ذکر اس لیے کیا گیا تا کہ واضح ھو جاے جنگ کی اجازت ظلم و تشدد کے انسداد کے لئے دی گئی ھے ، نہ کہ دین کی اشاعت کے لئے . دین کی اشاعت کا ذریعہ ایك ھی ھے اور وہ دعوت ھے .

قریش مکہ کا فتنہ کیا تھا ؟ یہ تھا کہ ظلم و تشدد کے ذریعے دین و اعتقاد کا فیصلہ کرنا چاھتے تھے . قرآن نے اس کے خلاف جنگ کا حکم دیا . پس جس بات کے خلاف اس نے جنگ کا حکم دیا ھے خود اسی بات کا مرتکب کیوں کر ھو سکتا ھے ؟

(ب) سچائی روشنی ھے . اگر تاریکی چھائی ھوئی ھے تو صرف اس بات کی ضرورت ھے کہ روشنی موجود ھو جائے . اگر روشنی نمایاں ھو گئی تو پھر روشنی کو روشن دکھلانے کے لیے اور کسی بات کی ضرورت نہیں . روشنی جس طرف بھی رخ کرے گی تاریکی خود بخود ھو جائے گی .

اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ	اور پھر اسی طرح اس شخص کی
وَّ هِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ	حالت پر بھی غور کرو جو ایک
قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ	ایسی بستی پر سے گزرا تھا

= کے لیے حضرت ابراهیم علیه السلام کے واقعے کی طرف اشارہ . وہ ایک ایسے ملک میں جہاں ان کا کوئی ساتھی نہ تھا اور ایک ایسے بادشاہ کے سامنے جو اپنے عہد کا سب سے بڑا سرکش بادشاہ تھا، تن تنہا دعوت حق کا حربہ لے کر کھڑے ہو گئے اور فتح مند ہوئے .

(د) ضمناً اس اصل عظیم کی طرف اشارہ کہ دعوت کی راہ تلقین و ہدایت کی راہ ہے، جدل و خصومت کی راہ نہیں ہے . داعی حق کا طریقہ یہ نہیں ہوتا کہ مخاطب کو دلیلوں کے الجھاؤ میں پھنسا دے یا کسی خاص دلیل پر اڑ کر اس کا ناطقہ بند کر دے، بلکہ وہ چاہتا ہے کسی نہ کسی طرح اس کے دل میں سچائی اتار دے . حضرت ابراهیم کی پہلی بات جب مخاطب کا دماغ هضم نہ کرسکا تو انھوں نے فوراً دوسری بات پیش کردی جو اس کی دماغی استعداد کے ٹھیک ٹھیک مطابق تھی، نتیجہ یہ نکلا کہ تیر نشانے پر لگ گیا اور انکار و سرکشی کا دم خم باقی نہ رہا .

الَّذِيْ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ۙ قَالَ	پروردگار کے بارے میں حجت
اَنَا اُحْيٖ وَ اُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ	کی تھی اور اس لیے حجت کی
فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ	تھی کہ خدا نے اسے پادشاهت
الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ	دے رکھی تھی (یعنی تاج
الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ	و تخت شاهی نے اس کے اندر
كَفَرَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ	ایسا گھمنڈ پیدا کردیا تھا کہ خدا
الظّٰلِمِيْنَ ۚ ج ۲۵۸	کے بارے میں حجت کرنے لگا

تھا) . جب ابراهیم نے کہا " میرا پروردگار تو وہ هے جو مخلوقات کو جلاتا هے اور مارتا هے" تو اس نے جواب میں کہا " جلانے اور مارنے والا تو میں هوں (جسے چاهوں هلاك کر دوں ، جسے چاهوں بخش دوں") . اس پر ابراهیم نے کہا " اچھا ! اگر ایسا هی هے تو الله سورج کو پورب کی طرف سے (زمین پر) طلوع کرتا هے ، تم پچھم سے نکال دکھاؤ ". یہ جواب سن کر وہ پادشاہ جس نے کفر کا شیوہ اختیار کیا تھا هکا بکا هوکر رہ گیا (اور ابراهیم کے خلاف کچھ نہ کرسکا) . اور الله کا قانون یہ هے کہ وہ ظالموں پر (کام یابی و فلاح کی) راہ نہیں کھولتا ۲۵۸ .

۲۵۸ - (ج) دعوت کی تاثیر و فتح مندی کی وضاحت =

بلکه سو برس تك ، پس اپنے کھانے اور پانی پر نظر ڈالو، ان میں برسوں تك پڑے رهنے کی کوئی علامت نہیں (۱٤۹) . اور (اپنی سواری کے) گدھے پر بھی نظر ڈالو (که وہ کس حالت میں هے؟) اور (یه جو کچھ کیا گیا سو اس لیے کیا گیا تا که هم تمهیں لوگوں کے لیے (حق کی) ایك نشانی ٹھیرائیں (اور تمھارا علم ان کے لیے یقین و بصیرت کا ذریعه هو) . اور پھر (جسم کی) هڈیوں پر غور کرو! کس طرح هم (ان کا ڈھانچه بنا کر) کھڑا کردیتے هیں اور پھر (کس طرح) اس (ڈھانچے) پر گوشت (کا غلاف) چڑھادیتے هیں (که ایك مکمل اور متشکل هستی ظهور میں آجاتی هے). پس جب اس شخص پر یه حقیقت کھل گئی تو وہ بول اٹھا: میں یقین کے ساتھ جانتا هوں بلا شبه الله هر بات پر قادر هے ۲۵۹ .

---

۲۵۹ - (ه) بنی اسرائیل کے ایام و وقائع میں سے اس واقعے کی طرف اشارہ جب که بیت المقدس بالکل ویران و منہدم کردیا گیا تھا اور یهودیوں کی قومیت اس طرح پامال هوگئی تھی که هیکل کی دوبارہ تعمیر کا وهم وگمان بھی نہیں کیا جاسکتا تھا . اس وقت مشیت الٰهی سے ایسا هوا که وقت کے سب سے بڑے تین شہنشاهوں کے دل بنی اسرائیل کے تین نبیوں کی دعوت سے مسخر هوگئے اور بغیر اس کے که تاج و تخت اور لشکر و اسلحه میں سے کوئی چیز بھی انهیں حاصل هو خود بخود ان کے =

مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ	جس کے مکانوں کی چھتیں
ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ	گر چکی تھیں اور گری ہوئی
قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ	چھتوں پر در و دیوار کا ڈھیر
يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ	تھا . (یہ حال دیکھ کر) وہ
فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ	بول اٹھا : جس بستی کی ویرانی
لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى	کا یہ حال ہے کیوں کر
حِمَارِكَ وَ لِنَجْعَلَكَ اٰيَةً	ہوسکتا ہے کہ اللہ اسے موت کے
لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ	بعد (دوبارہ) زندہ کر دے
كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا	(یعنی دوبارہ آباد کر دے ؟) .
لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ	پھر ایسا ہوا کہ اللہ نے اس
قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ	شخص پر سو برس تک موت
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ٢٥٩	طاری کر دی ، پھر اس حالت

سے اسے اٹھا دیا اور پوچھا : کتنی دیر اس حالت میں رہے ؟ عرض کیا : ایک دن تک یا ایک دن کا کچھ حصہ . ارشاد ہوا : نہیں ،

ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِيْنَكَ سَعْيًا ۗ لیکن یہ اس لیے چاهتا هوں

۳۵ ع ۳

وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ ع ۲۶۰ تا که میرے دل کو قرار

آ جائے'' (یعنی تیری قدرت پر تو یقین و ایمان ھے ، لیکن یہ جو مایوس کن حالت دیکھ کر دل دھڑکنے لگتا ھے تو یہ بات دور ھوجائے). اس پر ارشاد الٰہی ھوا'' اچھا ، یوں کرو کہ پرندوں میں سے چار جانور پکڑلو اور انھیں اپنے پاس رکھ کر اپنے ساتھ ھلالو (یعنی اس طرح ان کی تربیت کرو کہ وہ اچھی طرح تم سے ھل جائیں). پھر ان چاروں میں سے ھر ایك کو (اپنے سے دور) ایك پھاڑ پر بٹھادو ، پھر انھیں بلاؤ . وہ (آواز سنتے ھی)تمھاری طرف اڑتے ھوے چلے آئیں گے(۱۵۰). اور یاد رکھو! اللہ سب پر غالب (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ھے ۲۶۰ .

---

۲۶۰ - (و) دعوت حق سے مردہ قوموں کا زندہ ھو جانا اور متوحش و گم راہ افراد کا ایك تربیت یافتہ جماعت کی حالت میں بدل جانا اور اس بارے میں وہ موعظت جو حضرت ابراھیم علیہ السلام پر واضح کی گئی تھی :

حضرت ابراھیم کا ظھور ایك ایسے عھد میں ھوا تھا جب کہ ان کے ملك میں اور ان کے ملك سے باھر کوئی =

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ	اور (پھر دیکھو!) جب ایسا
كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰی ؕ	ہوا تھا کہ ابراهیم نے کہا تھا
قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰی	"اے پروردگار! مجھے
وَ لٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ؕ	دکھادے کس طرح تو مردوں
قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ	کو زندہ کرے گا"؟ الله نے
فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ	فرمایا "کیا تمھیں اس کا یقین
عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا	نہیں"؟ عرض کیا "ضرور ہے،

= مردہ شہر، مردہ هیکل اور مردہ جماعت کی دوبارہ زندگی کا سامان ھوگیا۔

جن بادشاھوں کے قلب انبیاء بنی اسرائیل کی داعیانہ زندگی سے مسخر ھوے وہ سائرس، دارا اور ارتخششت ھیں اور جن انبیاء نے انھیں مسخر کیا وہ دانیال، حجّی اور عزیر علیہم السلام ھیں۔ انھیں تین نبیوں میں سے کسی کو یہ معاملہ پیش آیا ھے۔ "فاماته الله مائة عام" میں اس طرف اشارہ ھے کہ بیت المقدس کی دوبارہ تعمیر و آبادی ٹھیک سو برس کے بعد ھوئی تھی۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ	جو لوگ الله کی راه میں اپنا
اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ	مال خرچ کرتے هیں ان کی
كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ	نیکی (اور نیکی کی برکتوں کی)
سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ	مثال اس بیج کے دانے کی سی
مِّائَةُ حَبَّةٍ ط وَاللهُ يُضٰعِفُ	هے جو زمین میں بویا جاتا هے
لِمَنْ يَّشَآءُ ط وَاللهُ	(جب بویا گیا تھا تو صرف
وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۞ ٢٦١	ایك دانه تھا ، لیکن جب بار آور

هوا تو) ایك دانے سے سات بالیں پیدا هوگئیں اور هر بال میں سو دانے نکل آئے (یعنی خرچ کیا ایك اور بدلے میں ملے سیکڑوں) اور الله جس کسی کے لیے چاهتا هے اس سے بھی دوگنا کر دیتا هے . وه بڑی هی وسعت رکھنے والا (اور) سب کچھ جاننے والا هے (١٥٢) ٢٦١ .

---

٢٦١ - جهاد کا بیان ختم هوگیا ، اب یهاں سے بیان احکام کا سلسله ایك دوسرے حکم کی طرف متوجه هوتا هے .

گزشته بیانات میں جس قدر احکام دیے گئے هیں ان سب کی سچی تعمیل جبھی هوسکتی هے جب که نیکی کے لیے مال خرچ کرنے کی پوری استعداد پیدا هوجائے . =

= گروہ بھی ایسا نہ تھا جس میں قبولیت حق کی استعداد دکھائی دیتی ہو . یہ حالت دیکھ کر انھوں نے کہا " خدایا ! تو کیوں کر اس موت کو زندگی سے بدل دے گا "؟ اس پر اللہ نے دعوت حق کی انقلاب انگیز حقیقت پرندوں کی مثال سے واضح کردی . اگر تم ایك پرند کو کچھ دنوں تك اپنے پاس رکھ کر ایسا تربیت یافتہ بنالے سکتے ہو کہ تمھاری آواز سنتا اور تمھارے بلانے پر اڑتا ہوا آجاسکتا ہے تو کیا گمراہ اور متوحش انسان دعوت حق کی تعلیم و تربیت سے اس درجہ اثر پذیر نہیں ہوسکتے کہ تمھاری صدائیں سنیں اور ان کا جواب دیں ؟

چنانچہ ایسا ہی ہوا . اس داعی حق نے انسان کی متوحش اور گمراہ روحوں کی جو تربیت کی تھی اس نے تاریخ عالم کا سب سے زیادہ عظیم الشان انقلاب پیدا کردیا . قوموں کی قومیں اور نسلوں کی نسلیں دعوت ابراہیمی پر قدم اٹھاتی رہیں اور باوجودیکہ تین ہزار برس سے زیادہ مدت گزرچکی ہے ، لیکن آج بھی ہر سال انسانوں کے بے شمار غول اس دعوت پر لبیک کہتے ہوے دوڑتے اور معبد ابراہیمی میں جمع ہوتے ہیں (۱۵۱) .

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لا لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۞ ۲٦۲ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ط وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۞ ۲٦۳

(١٥٤) جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ھیں اور اس طرح خرچ کرتے ھیں کہ اس کے بعد نہ تو احسان جتاتے ھیں، نہ لینے والے کو (اپنے قول و فعل سے کسی طرح کا) دکھ پہنچاتے ھیں تو (١٥٥) ان کے پروردگار کے حضور ان کے عمل کا اجر ھے، نہ تو ان کے لیے کسی طرح کا ڈر ھوگا نہ کسی طرح کی غمگینی ٢٦٢ ۔ سیدھے منہ سے ایك اچھا بول اور (رحم و شفقت سے) عفو و درگذر کی کوئی بات اس خیرات سے کہیں بہتر ھے جس کے ساتھ خدا کے بندوں کے لیے اذیت ھو ۔ اور (دیکھو! یہ بات نہ بھولو کہ) اللہ بے نیاز (اور) حلیم ھے (١٥٦، ٢٦٣) ۔

= کے ساتھ کی جائے، یہ نہ ھو کہ لینے والے پر احسان جتلایا جائے یا سخت زبانی اور بد سلوکی کی جائے ۔

= وصیت ، صیام ، اکل حلال ، حج ، جہاد ، نکاح ، طلاق ،
یتیموں کی خبر گیری ، عورتوں کے ساتھ حسن سلوک ،
یہ تمام امور ایسے ھیں جن پر ٹھیک ٹھیک عمل وھی کرسکتا
ھے جو پیسے کے عشق میں نہ مرتا ھو اور نیکی کی راہ میں
مال خرچ کرنے کا ولولہ رکھتا ھو ۔ اس لیے مندرجۂ
صدر احکام کے بعد خصوصیت کے ساتھ انفاق فی سبیل اللہ
کے مواعظ بیان کیے گئے ۔ یہ گویا ان سب کے لیے ایک
متمم بیان ھے (۱۵۳) :

(الف) نیکی کے لیے خرچ کرنا اللہ کے لیے خرچ کرنا
ھے ۔ اب دیکھو کائنات خلقت میں خدا کا قانون مکافات
کیا ھے ۔ سو یہ بات ہر انسان دیکھ رھا ھے اگر غلے کا
ایک دانہ زمین کے حوالے کردیا جائے تو وہ ایک دانے
کے بدلے پورا درخت واپس کردیتی ھے ۔ پس جس خدا
کے قانون خلقت کی فیاضیوں کا یہ عالم ھے کیا وہ انسان
کے عمل خیر کے بدلے اتنی فیاضی بھی نہیں دکھلائے گا جتنی
فیاضی ہر دانے کے بدلے اس کی زمین دکھلا رھی ھے ؟

(ب) لیکن کام یابی کی شرط یہ ھے کہ دانہ خراب
نہ ھو اور زمین میں ڈالا جائے ، پتھر کی چٹانوں پر نہ
پھینک دیا جائے ، ورنہ ساری محنت اکارت جائے گی ۔
اسی طرح خیرات کے لیے بھی ضروری ھے کہ اخلاص =

(فلاح و سعادت) کی راہ نہیں کھولتا جو کفر کی راہ اختیار کرتے ھیں ۲٦٤ •

۲٦٤ تا ۲٦٦ (ج) دکھاوے کے خیرات بھی اکارت جاتی ھے اور یہ برائی پچھلی برائی سے بھی سخت ھے، کیوں کہ جو شخص نیکی کو نیکی کے لیے نہیں بلکہ نام و نمود کے لیے کرتا ھے اور خدا کی جگہ انسانوں کی نگاھوں میں بڑائی چاھتا ھے وہ یقینا خدا پر سچا ایمان نہیں رکھتا.

(د) جو لوگ دکھاوے کے لیے نیکی کرتے ھیں ان کی مثال ایسی ھے جیسے پہاڑ کی ایک چٹان جس پر مٹی کی ایک تہ جم گئی ہو. ایسی جگہ پر کتنی ھی بارش ہو. لیکن کبھی سر سبز نہ ہوگی، کیوں کہ اس میں پانی سے فائدہ اٹھانے کی استعداد ھی نہیں ھے • پانی جب برسے گا تو دھل دھلا کر صاف چٹان نکل آئے گی.

بر خلاف اس کے جو لوگ اخلاص کے ساتھ خیرات کرتے ھیں ان کی مثال ایسی ھے جیسے ایک بلند اور موزوں مقام پر باغ ہو. جب بارش ہوگی تو اس کی شادابی دوگنی ہو جائے گی. اگر زور سے پانی نہ برسے تو ھلکی ھلکی بوندیں بھی اسے شاداب کر دیں، کیوں کہ اس میں سرسبزی و شادابی کی استعداد موجود ھے. =

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا	مسلمانو! اپنی خیرات کو احسان
صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ	جتا کر اور لوگوں کو اذیت
كَالَّذِىْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ	پہنچا کر برباد نہ کرو جس
النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ	طرح وہ آدمی برباد کردیتا ھے
وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ	جو محض لوگوں کو دکھانے
كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ	کے لیے مال خرچ کرتا ھے
تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ	اور اللہ پر اور آخرت کے دن
فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ	پر ایمان نہیں رکھتا (۱۵۷). سو
عَلٰى شَىْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ	ایسے لوگوں کی مثال ایسی ھے
لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۲٦٤	جیسے (پتھر کی) ایک چٹان،

اس پر مٹی کی تہ جم گئی اور اس میں بیج بویا گیا، جب زور سے پانی برسا تو (ساری مٹی مع بیج کے بہ گئی اور) ایک صاف اور سخت چٹان کے سوا کچھ باقی نہ رھا۔ (سو یہی حال ان ریاکاروں کا بھی ھے) انھوں نے (اپنے نزدیک خیر خیرات کر کے جو کچھ بھی کمایا تھا وہ (ریاکاری کی وجہ سے) رایگاں گیا، کچھ بھی ان کے ھاتھ نہ لگا۔ اور حقیقت یہ ھے کہ اللہ ان لوگوں پر

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ	(بر خلاف اس کے) جو لوگ
اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ	اپنا مال (نمود و نمایش کے لیے
اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ	نہیں بلکہ) اللہ کی خوشنودی
كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ	کی طلب میں اپنے دل کے جماؤ
اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا	کے ساتھ خرچ کرتے ھیں تو
ضِعْفَيْنِۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا	ان کی مثال ایسی ھے جیسے ایك
وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا	اونچی زمین پر اگایا ھوا باغ ،
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۞ ۲۶۵	اس پر پانی برسا تو دو چند پھل

پھول پیدا ھوگئے ، اگر زور سے پانی نہ برسے تو ھلکی بوندیں بھی اسے شاداب کردینے کے لیے کافی ھیں (۱۵۹) . اور (یاد رکھو!) تم جو کچھ بھی کرتے ھو اللہ کی نظر سے پوشیدہ نہیں ۲۶۵ .

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ	کیا تم میں سے کوئی آدمی بھی
لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ	یہ بات پسند کرے گا کہ اس
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ	کے پاس کھجوروں کے درختوں

= اس تمثیل میں خیرات کو بارش سے اور زمین کو دل سے تشبیه دی گئی ھے ۔ اگر زمین ٹھیك ھے یعنی دل میں اخلاص ھے تو جس قدر بھی عمل خیر کیا جائے گا برکت اور پھل لائے گا ۔ اگر زمین درست نہیں ھے یعنی اخلاص نہیں ھے تو پھر کتنی ھی دکھاوے کی خیر خیرات کی جائے سب رایگاں جائے گی (۱۵۸) ۔

اگر دل میں اخلاص ھے تو تھوڑی خیرات بھی برکت و فلاح کا موجب ھو سکتی ھے جس طرح بارش کی چند ھلکی بوندیں بھی ایك باغ کو شاداب کر سکتی ھیں ۔

(ھ) عالم مادی اور عالم معنوی دونوں کے احکام و قوانین یکساں ھیں ۔ جو بوؤ گے اور جس طرح بوؤ گے ویسا ھی اور اسی طرح کا پھل بھی پاؤ گے ۔

(و) تم میں کون ھے جو یه بات پسند کرے گا که اپنی ساری عمر باغ لگانے میں صرف کر دے اور سمجھے اس کی پیداوار بڑھاپے میں کام آئے گی ، لیکن جب بڑھاپا آئے تو دیکھے که سارا باغ جل کر ویران ھو گیا ھے ؟ یہی حال اس انسان کا ھے جو ساری عمر دکھاوے کی نیکیاں کرتا رھتا ھے اور سمجھتا ھے عاقبت میں کام آئیں گی ، لیکن جب عاقبت کا دن آئے گا تو دیکھے گا که اس کی ساری محنت رایگاں گئی اور اس کی کوئی تخم ریزی بھی پھل نه لاسکی ۔

الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ	میں پیدا کر دیتے ھیں اس میں
وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ اَنْ	سے نکالو ، کوئی صورت ھو
تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَ اعْلَمُوْۤا	لیکن چاھیے کہ خدا کی راہ میں
اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۞ ۲٦۷	خیرات کرو تو اچھی چیز

خیرات کرو ۔ ایسا نہ کرو کہ فصل کی پیداوار میں سے کسی چیز کو ردی اور خراب دیکھ کر خیرات کردو (کہ بے کار کیوں جائے ، خدا کے نام پر نکال دیں) حالانکہ اگر ویسی ھی چیز تمھیں دی جائے تو تم کبھی اسے خوش دلی سے لینے والے نہیں ، مگر ھاں (جان بوجھ کر) آنکھیں بند کرلو (تو دوسری بات ھے) (۱٦۱) یاد رکھو ! اللہ کی ذات بے نیاز اور ساری ھی ستایشوں سے ستودہ ھے (اسے تمھاری کسی چیز کی احتیاج نہیں ، مگر تم اپنی سعادت و نجات کے لیے عمل خیر کے محتاج ھو) ۲٦۷ ۔

---

۲٦۷ - (ز) ایسا نہ ھو کہ جو چیز نکمی اور بے کار ھو اسے خیرات کے نام سے محتاجوں کو دے دو اور سمجھو کہ اس طرح تم نے ثواب کما لیا ۔ اگر تمھیں کوئی ایسی چیز دے دے تو تم اسے لینا پسند کرو گے ؟ پھر اگر اپنے نفس کے لیے نکمی چیز لینا پسند نہیں کرتے تو اپنے محتاج بھائیوں کے لیے کیوں پسند کرتے ھو ؟ دوسروں کے ساتھ وھی کرو جو تم چاھتے ھو کہ تمھارے ساتھ کیا جائے ۔

لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ	اور انگوروں کی بیلوں کا ایک
وَ اَصَابَهُ الْكِبَرُ وَ لَهٗ ذُرِّيَّةٌ	باغ ہو، اس میں نہریں بہ
ضُعَفَآءُ ۚ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ	رہی ہوں، نیز اس میں اور
فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ	بھی ہر طرح کے پھل پھول
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ	پیدا ہوتے ہوں. پھر ایسا ہو
لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ ع ۲۶۶	کہ جب بڑھاپا آ جائے اور

۳۶ ع ٤

ناتوان اولاد اس آدمی کے چاروں طرف جمع ہوں تو اچانك ایك جھلستی ہوئی آندھی چلے اور (آن کی آن میں) باغ جل کر ویران ہو جائے (۱٦۰)؟ اللہ ایسے ھی مثالوں کے پیرایے میں تم پر (حقیقت کی) نشانیاں واضح کر دیتا ھے تا کہ غور و فکر سے کام لو ۲٦٦.

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا	مسلمانو! جو کچھ تم نے (محنت
مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ	مزدوری یا تجارت سے) کمائی
وَ مِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ	کی ہو اس میں سے خرچ کرو
الْاَرْضِ ۠ وَ لَا تَيَمَّمُوا	یا جو کچھ ہم تمھارے لیے زمین

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝۲۷۰	اور (دیکھو!) خیرات کی قسم میں سے تم جو کچھ بھی خرچ کرو یا خدا کی نذر ماننے کے طور پر جو کچھ بھی نکالنا چاھو

تو (یہ بات یاد رکھو کہ) اللہ کے علم سے وہ پوشیدہ نہیں ھے (۱۶۳) اور جو معصیت کرنے والے ھیں تو انھیں (خدا کی پکڑ سے بچانے میں) کوئی مددگار نہیں ملے گا ۲۷۰ ۔

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۲۷۱	اگر تم (بغیر اس کے کہ دل میں نام و نمود کی خواھش ھو) کھلے طور پر خیرات کرو تو یہ بھی اچھی بات ھے، اگر پوشیدہ رکھو اور محتاجوں کو دے دو تو اس میں تمھارے

= ان باتوں میں سے ھے جسے قرآن حکمت سے تعبیر کرتا ھے اور جسے حکمت مل گئی تو اس نے زندگی کی بہت بڑی برکت پائی ۔

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ	شیطان تمھیں مفلسی سے ڈراتا
وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ	ھے اور برائیوں کی ترغیب دیتا
وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً	ھے ، لیکن اللہ تمھیں ایسی راہ
مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ	کی طرف بلاتا ھے جس میں
عَلِيْمٌ ۖۚ ٢٦٨ يُّؤْتِى الْحِكْمَةَ	اس کی مغفرت اور اس کے
مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ	فضل و کرم کا وعدہ ھے (١٦٢)
الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِىَ خَيْرًا	اور (یاد رکھو !) اللہ وسعت
كَثِيْرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ	رکھنے والا (اور) سب کچھ
اُولُوا الْاَلْبَابِ ۲٦٩	جاننے والا ھے ٢٦٨ . وہ جسے

چاھتا ھے حکمت دے دیتا ھے اور جس کو حکمت مل گئی تو (یقین کرو !) اس نے بڑی ھی بھلائی پا لی ۔ اور نصیحت حاصل نہیں کرتے مگر وھی لوگ جو عقل و بصیرت رکھنے والے ھیں ٢٦٩ .

٢٦٩ - (ح) انسان میں ایسی سمجھ بوجھ کا پیدا ھو جانا کہ دنیا کے ظاھری اور نمایشی فائدوں ھی میں پھنس کر نہ رہ جائے ، بلکہ حقیقی نفع و نقصان کو سمجھ سکے اور اچھائی اور برائی کی راھوں کا شناسا ھو جائے ، ==

خَيْرٍ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ	جسے چاہے راہ پر لگادے
لَا تُظْلَمُوْنَ ۲۷۲	(پس تم لوگوں سے کہہ دو)

جو کچھ بھی تم خیرات کرو گے تو (اس کا فائدہ کچھ مجھے نہیں مل جائے گا اور نہ کسی دوسرے پر اس کا احسان ہوگا) خود اپنے ہی فائدے کے لیے کرو گے۔ اور تمہارا خرچ کرنا اسی غرض کے لیے ہے کہ اللہ کی رضاجوئی کی راہ میں خرچ کرو (۱٦٤)۔ اور (پھر یہ بات بھی یاد رکھو کہ) جو کچھ تم خیرات کرو گے تو (خدا کا قانون یہ ہے کہ) اس کا بدلا پوری طرح تمہیں دے دے گا (۱٦٥) تمہاری حق تلفی نہ ہوگی ۲۷۲۔

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ	خیرات تو ان حاجت مندوں کا
سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ	حق ہے جو (دنیا کے کام
ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ز يَحْسَبُهُمُ	دھندوں سے الگ ہوکر)
الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ	اللہ کی راہ میں گھر کر بیٹھ
التَّعَفُّفِ ج تَعْرِفُهُمْ	رہے ہیں (یعنی صرف اسی
بِسِيْمٰهُمْ ج لَا يَسْئَلُوْنَ	کام کے ہو رہے ہیں)۔ انہیں
النَّاسَ اِلْحَافًا ط وَمَا تُنْفِقُوْا	یہ طاقت نہیں کہ (معیشت کی

لیے بڑی ھی بہتری ھے ، یہ تمہارے گناھوں کو تم سے دور کر دے گی . اور (یاد رکھو !) تم جو کچھ بھی کرتے ھو خدا کے علم سے پوشیدہ نہیں ، وہ ھر بات کی خبر رکھنے والا ھے ۲۷۱ .

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ	(اے پیغمبر !) تم پر کچھ اس
اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَا	بات کی ذمے داری نہیں کہ لوگ
تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۚ	ھدایت قبول ھی کرایں
وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ	(تمہارا کام) صرف راہ دکھا
وَجْهِ اللّٰهِ ۚ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ	دینا ھے) ، یہ کام اللہ کا ھے

۲۷۱ - (ط) دکھاوے کی خیرات سے روکا گیا ھے مگر اس کا مطلب یہ نہیں ھے کہ جب تک چوری چھپے خیرات نہ کر سکو خیرات کرو ھی نہیں ، یا خواہ مخواہ پوشیدگی میں تکلف کرو کہ یہ تکلف بجائے خود عمل خیر سے مانع ھو جائے . مطلب یہ ھے کہ دل میں اخلاص ھونا چاھیے اور اپنی جانب سے کوئی بات دکھاوے اور نمایش کی نہیں کرنی چاھیے .

(ی) خیرات کرنا خدا پرستی کا نتیجہ ھے . اس میں نہ تو کسی پر احسان کرنا ھے ، نہ کسی سے تحسین و تشکر کی توقع رکھنی ھے .

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ	(غرضیکہ) جو لوگ رات
بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً	کی تاریکی میں اور دن کی روشنی
فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ	میں پوشیدہ طور پر اور کھلے
وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ	طور پر اپنا مال خرچ کرتے
يَحْزَنُوْنَ ٢٧٤ اَلَّذِيْنَ	ھیں تو یقینا ان کے پروردگار
يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ	کے حضور ان کا اجر ھے ،
اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ	نہ تو ان کے لیے (عذاب کا)
يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ	ڈر ھوگا نہ (نامرادی کی)

= سمجھتے ھیں جو بھیك مانگنے میں چست وچالاك ھوتے ھیں . لیکن ایك خود دار حاجت مند کو کوئی نہیں پوچھتا . حالانکہ سب سے زیادہ مستحق ایسے ھی لوگ ھیں .

(م) ضمنا اس بات کی طرف بھی اشارہ کردیا کہ جس طرح دینے والوں کو چاھیے ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر دیں ، اسی طرح لینے والوں کو چاھیے سوال کر کے اپنی خود داری و عفت تاراج نہ کریں . ان کی شان یہ ھونی چاھیے کہ بے نیاز رھیں . لوگوں کا فرض یہ ھونا چاھیے کہ بے مانگے مدد کریں .

مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۲۷۳ ع

ڈھونڈھ میں) نکلیں اور دوڑ دھوپ کریں ۔ (پھر باوجود فقر و فاقے کے ان کی خودداری کا یہ حال ہے کہ) نا واقف آدمی دیکھے تو خیال کرے انہیں کسی طرح کی احتیاج نہیں ۔ تم ان کے چہرے دیکھ کر ان کی حالت جان سکتے ہو ، لیکن وہ لوگوں کے پیچھے پڑ کر کبھی سوال کرنے والے نہیں ۔ اور (یاد رکھو!) تم جو کچھ بھی نیکی کی راہ میں خرچ کروگے تو اللہ اس کا علم رکھنے والا ہے ۲۷۳ ۔

۳۷ ع ۵ نصف

---

۲۷۳ - (ك) خیرات کا ایك ضروری مصرف ایسا تھا جس کی طرف ظاہر بیں نگاہوں کی توجہ نہیں ہوسکتی تھی یعنی ان لوگوں کی مدد کرنا جو دنیا کا کام دھندا چھوڑ کر راہ حق کی خدمت کے لیے وقف ہوگئے ہیں ۔ نہ تو انہیں تجارت کی مقدرت ہے نہ کوئی دوسرا وسیلۂ معاش رکھتے ہیں ۔ شب و روز دین و ملت کی خدمت میں مشغول رہتے ہیں ۔ حالت ان کی حاجت مندوں کی ہے مگر صورت بے نیازوں کی ۔ چوں کہ ایسے افراد خیر کی خبر گیری جماعت کا ضروری فرض تھا اس لیے خصوصیت کے ساتھ اس پر توجہ دلائی ۔

(ل) لوگ عموماً انہیں لوگوں کو خیرات کا مستحق =

اس کا معاملہ خدا کے حوالے ہے ۔ لیکن جو کوئی باز نہ آیا تو وہ دوزخی گروہ میں سے ہے ، ہمیشہ عذاب میں رہنے والا ۲۷۵ .

۲۷۵ – (ن) نیکی کی راہ میں خرچ کرنے کی استعداد نشو و نما نہیں پاسکتی تھی اگر اس کا حکم دیتے ہوئے ان باتوں سے بھی روک نہ دیا جاتا جو ٹھیک ٹھیک اس کی ضد ہیں . پس انفاق فی سبیل اللہ کے حکم کے ساتھ ہی سود کی بھی ممانعت کردی گئی جو دنیا کی تمام قوموں کی طرح عرب میں بھی رائج تھا .

دین حق انسان میں باہمی محبت و ہمدردی پیدا کرنی چاہتا ہے . اسی لیے اس نے خیرات کا حکم دیا کہ ایک انسان دوسرے انسان کی حاجت روائی کرے اور اس کی احتیاج کو اپنی احتیاج سمجھے. لیکن سود خواری کی ذہنیت بالکل اس کی ضد ہے . سود خوار ایک انسان کو حاجت مند دیکھتا ہے تو اس کی مدد کا جذبہ اس میں پیدا نہیں ہوتا بلکہ چاہتا ہے اس کی احتیاج اور بے بسی سے اپنا کام نکال لے اور اس کی محتاجی کو اپنی دولت مندی کا ذریعہ بنائے . خود غرضی کا یہ جذبہ اگر بے روک بڑھتا رہے تو پھر اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ انسان میں انسانی ہمدردی کی بو باس تک باقی نہیں رہتی ، ایک بے رحم اور بے پناہ درندہ بن کر رہ جاتا ہے قرآن نے اسی حالت کو مرگی =

اَلْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا م وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَ اَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۞ ٢٧٥

وقف لازم

غمگینی ٢٧٤ . جو لوگ (حاجت مندوں کی مدد کرنے کی جگہ الٹا ان سے) سود لیتے ھیں اور اس سے اپنا پیٹ پالتے ھیں وہ یاد رکھیں ان کے ظلم و ستم کا نتیجہ ان کے آگے آنے والا ھے . وہ) کھڑے نہیں ھوسکیں گے مگر اس آدمی کا سا کھڑا ھونا جسے شیطان کی چھوت نے باؤلا کر دیا ھو (یعنی مرگی کا روگی ھو) . یہ اس لیے ھوگا کہ انھوں نے (سود کے نا جائز ھونے سے انکار کیا اور) کہا " خرید و فروخت کرنا ایسا ھی ھے جیسے قرض دے کر سود لینا " حالانکہ خرید و فروخت کو تو خدا نے حلال ٹھہرایا ھے اور سود کو حرام (دونوں باتیں ایک طرح کی کیسے ھوسکتی ھیں ؟) سو اب جس کسی کو اس کے پروردگار کی یہ نصیحت پہنچ گئی اور وہ آئندہ سود لینے سے رك گیا تو جو کچھ پہلے لے چکا ھے وہ اس کا ھوچکا (١٦٦)

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ
وَآتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ ٢٧٧
يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا
إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ ٢٧٨
فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا
بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ج
وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ
أَمْوَالِكُمْ ج لَا تَظْلِمُونَ
وَلَا تُظْلَمُونَ ۝ ٢٧٩

جو لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں
اور ان کے کام بھی اچھے ہیں ،
نیز نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ
ادا کرتے ہیں تو بلا شبہ ان کے
پروردگار کے حضور ان کا اجر
ہے ، نہ تو ان کے لیے کسی
طرح کا ڈر ہو سکتا ہے نہ
کسی طرح کی غمگینی ۲۷۷ ۔
مسلمانو! اگر فی الحقیقت تم
خدا پر ایمان رکھتے ہو تو اس
سے ڈرو اور جس قدر سود
مقروضوں کے ذمے باقی رہ گیا
ہے اسے چھوڑ دو ۲۷۸ ۔ اگر
تم نے ایسا نہ کیا (۱۶۸) تو پھر اللہ اور اس کے رسول سے جنگ

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝۲۷۶

اللہ سود کو مٹاتا اور خیرات کو بڑھاتا ہے (۱۶۷) اور (یاد رکھو!) تمام ایسے لوگوں کو جو نعمت الٰہی کے ناسپاس اور نافرمان ہیں اس کی پسندیدگی حاصل نہیں ہوسکتی ۲۷۶۔

= کے مرض سے تشبیہ دی ہے جسے عربی میں شیطان کی مس سے تعبیر کرتے تھے یعنی زر پرستی کے جوش سے تمام انسانی احساسات فنا ہوجاتے ہیں اور پیسے کے پیچھے پاگل ہوکر رہ جاتا ہے۔

علاوہ بریں سود کا طریقہ سرمایہ داری کی راہوں کو کھولتا اور بڑھاتا ہے اور اسلام کا رخ اس کے خلاف ہے، وہ دولت کو پھیلانا چاہتا ہے، چنانچہ " یمحق اللہ الربوا و یربی الصدقٰت " کہہ کر سود کی ممانعت کی علت ظاہر کردی۔ دین حق کا مقصد یہ ہے کہ سود کو مٹائے، خیرات کے جذبے کو ترقی دے۔ اگر خیرات کا جذبہ پوری طرح ترقی کرجائے تو سوسائٹی کا کوئی فرد محتاج و مفلس ہو ہی نہیں سکتا۔

نے (اپنے عمل سے) جو کچھ کمایا ھے اس کا بدلا پورا پورا اسے
مل جائے گا، یہ نہ ھوگا کہ کسی کی بھی حق تلفی ھو ۲۸۱ .

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا	مسلمانو ! جب کبھی ایسا ھوکہ
تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى	تم خاص میعاد کے لیے ادھار
فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ	لینے دینے کا معاملہ کرو تو
بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠	چاھیے کہ لکھا پڑھی کرلو
وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ	اور تمھارے درمیان ایک
كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ	لکھنےوالا ھو جو دیانت داری
وَلْيُمْلِلِ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ	کے ساتھ دستاویز قلم بند کردے.
وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ	لکھنے والے کو اس سے
مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِىْ	گریز نہیں کرنا چاھیے کہ جس
عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا	طرح اللہ نے اسے (دیانت داری
اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ	کے ساتھ لکھنا) بتلادیا ھے
هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ	اس کے مطابق لکھ دے، اسے

کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ (کیوں کہ ممانعت کے صاف صاف حکم کے بعد اس کی خلاف ورزی کرنا اللہ اور اس کے رسول کے برخلاف جنگ آزما ہو جانا ہے)۔ اور اگر (اس باغیانہ روش سے) توبہ کرتے ہو تو پھر تمھارے لیے (یہ حکم ہے کہ) اپنی اصلی رقم (لے لو اور سود چھوڑ دو)۔ نہ تو تم کسی پر ظلم کرو نہ تمھارے ساتھ ظلم کیا جائے ۲۷۹۔

وَ اِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ	اور اگر ایسا ہو کہ ایک مقروض
اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۚ وَ اَنْ تَصَدَّقُوْا	تنگ دست ہے (اور فوراً قرض
خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ	ادا نہیں کر سکتا) تو چاہیے کہ
تَعْلَمُوْنَ ۲۸۰	اسے فراخی حاصل ہونے تک

مہلت دی جائے۔ اور اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو تمھارے لیے بہتری کی بات تو یہ ہے کہ (ایسے تنگ دست بھائی کو) اس کا قرض بطور خیرات بخش دو ۲۸۰۔

وَ اتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ	اور (دیکھو!) اس دن (کی
فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۣ ثُمَّ تُوَفّٰى	پرسش) سے ڈرو جب کہ تم
كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ	اللہ کے حضور لوٹائے جاؤ گے
لَا يُظْلَمُوْنَ ع ۲۸۱	اور پھر ایسا ہو گا کہ ہر جان

۳۸
ع
٦

بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ۭ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۠ وَلَا يُضَاۗرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ڛ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٢٨٢

کی استعداد نه رکهتا هو که خود کهے اور لکهوائے تو اس صورت میں چاهیے اس کی جانب سے اس کا سرپرست دیانت داری کے ساتهه مطلب بولتا جائے . اور (جو دستاویز لکهی جائے اس پر) اپنے آدمیوں میں سے دو آدمیوں کو گواه کراو . اگر دو مرد نه هوں تو پهر ایك مرد (کے بدلے) دو عورتیں (١٦٩) جنهیں تم گواه کرنا پسند کرو . اگر (گواهی دیتے هوے) ایك بهول جائے گی دوسری یاد دلادے گی . اور جب گواه طلب کیے جائیں تو گواهی دینے سے بچنا نه چاهیں (١٧٠) . اور معامله چهوٹا هو یا بڑا جب تك میعاد باقی هے دستاویز لکهنے میں کاهلی نه کرو . الله کے نزدیك اس

وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ
رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا
رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّ امْرَاَتٰنِ
مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ
اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ
اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ
الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ
وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ
صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ
ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ
وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا
تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ
تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا

لکھ دینا چاھیے . لکھا پڑھی
اس طرح ھو کہ جس کے ذمے
دینا ھے وہ مطلب بولتا جائے
(اور کاتب لکھتا جائے) .
اور چاھیے کہ ایسا کرتے ھوئے
اپنے پروردگار کا دل میں خوف
رکھے جو کچھ اس کے ذمے آتا
ھے اس میں کسی طرح کی کمی
نہ کرے، ٹھیک ٹھیک لکھوادے
اگر ایسا ھو کہ جس کے ذمے
دینا ھے وہ بےعقل ھو یا ناتوان
ھو (یعنی لین دین اور معاملے
کی سمجھ نہ رکھتا ھو) یا اس

= اور بد معاملگی سے جو مفاسد پھیل گئے تھے ان کا ازاله کردیا گیا :

۱– لین دین جس قدر ہو لکھا پڑھی کے ساتھ ہو ، محض زبانی نه ہو .

۲– ہر طرح کے لین دین کے لیے دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے .

۳ – اگر کوئی فریق نا بالغ یا بےسمجھ ہو تو اس کی جانب سے اس کا سرپرست وکالت کرے .

٤ – کاتب کا فرض ہے که دیانت داری کے ساتھ اپنا فرض انجام دے .

٥ – گواہوں کو گواہی دینے سے انکار نہیں کرنا چاہیے . گواہی کا چھپانا معصیت ہے .

٦ – اس کا بندوبست کرنا چاہیے که کاتب اور گواہ کو اہل غرض نقصان نه پہنچاسکیں ، ورنه نظام شہادت درہم برہم ہوجائے گا .

۷ – اگر دو مرد گواہ نه مل سکیں تو ایك مرد کے بدلے دو عورتیں گواہ ہوجائیں ، ایك بھول جائے گی تو دوسری یاد دلا دے گی .

میں تمہارے لیے انصاف کی زیادہ مضبوطی ھے ، شہادت کو اچھی طرح قائم رکھنا ھے اور اس بات کا حتی الامکان بندوبست کردینا ھے کہ (آیندہ) شك و شبہ میں نہ پڑو . ھاں ، اگر ایسا ھو کہ نقد (لین دین) کا کاروبار ھو جسے تم (ھاتھوں ھاتھ) لیا دیا کرتے ھو تو ایسی حالت میں کوئی مضائقہ نہیں اگر لکھا پڑھی نہ کی جائے . لیکن (تجارتی کاروبار میں بھی) سودا کرتے ھوے گواہ کرلیا کرو (تاکہ خرید و فروخت کی نوعیت اور شرائط کے بارے میں بعد کو کوئی جھگڑا نہ ھوجائے) . اور کاتب اور گواہ کو کسی طرح کا نقصان نہ پہنچایا جائے (یعنی اس کا موقع نہ دیا جائے کہ اھل غرض ان پر دباؤ ڈالیں اور سچی بات کے اظہار سے مانع ھوں) اگر تم نے ایسا کیا تو یہ تمہارے لیے گناہ کی بات ھوگی . اور چاھیے کہ (ھر حال میں) اللہ سے ڈرتے رھو ، وہ تمہیں (فلاح و سعادت کے طریقے) سکھاتا ھے اور وہ ھر چیز کا علم رکھنے والا ھے ۲۸۲ .

---

۲۸۲ – چوں کہ سود کے ذکر سے لین دین کا معاملہ چھڑ گیا تھا اس لیے اس کے ضروری احکام بھی بیان کردیے گئے اور اس بارے میں لوگوں کی جہالت ==

دل میں گنہ گار ہوگا (اگرچہ بظاہر لوگ اس کے جرم سے واقف نہ ہوں اور اسے بے گناہ سمجھیں). اور (یاد رکھو!) تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ کے علم سے پوشیدہ نہیں ۲۸۳.

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۭ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۲۸۴	آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ھی کے لیے ہے. جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے تم اسے ظاہر کرو یا پوشیدہ رکھو، ہر حال میں اللہ جاننے والا ہے، وہ تم سے ضرور

اس کا حساب لے گا (۱۷۱). اور پھر یہ اسی کے ہاتھ ہے کہ جسے چاہے بخش دے، جسے چاہے عذاب دے، وہ ہر بات پر قادر ہے ۲۸٤.

---

۲۸۳ – (ح) رهن یعنی کوئی چیز گرو رکھ کر قرض لینے اور دینے کا حکم. مرھون چیز مالك کی چیز ہے، قرض دینے والے کے لیے جائز نہیں کہ اس کی واپسی سے انکار کرے.

وَإِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوضَةٌ ۚ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهُ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۲۸۳

۳۹ ع

اور اگر تم سفر میں ھو اور (ایسی حالت ھو کہ با قاعدہ لکھا پڑھی کرنے کے لیے) کوئی کاتب نہ ملے تو اس صورت میں ایسا ھو سکتا ھے کہ کوئی چیز گرو رکھ کر اس کا قبضہ (قرض دینے والے کو) دے دیا جائے. پھر اگر ایسا ھو کہ تم میں سے ایک آدمی دوسرے کا اعتبار کرے تو جس کا اعتبار کیا گیا ھے (یعنی جس کا اعتبار کر کے گرو کی چیز اس کی امانت میں دے دی گئی ھے) وہ (قرض کی رقم لے کر مقروض کی) امانت واپس کر دے اور (اس بارے میں) اپنے پروردگار (کی پوچھ گچھ) سے بے خوف نہ ھو. اور (دیکھو!) ایسا نہ کرو کہ گواھی چھپاؤ (اور کسی کے خوف یا طمع سے حقیقت کا اظہار نہ کرو)۔ جو کوئی گواھی چھپائے گا وہ اپنے

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا	اللہ کسی جان پر اس کی طاقت
وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ	سے زیادہ ذمے داری نہیں ڈالتا
وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا	ہر جان کے لیے وہی ہے جیسی
لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ	کچھ اس کی کمائی ہے. جو کچھ
اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ	اسے پانا ہے وہ بھی اس کی
عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ	کمائی سے ہے اور جس کے لیے
عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا	اسے جواب دہ ہونا ہے وہ
وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ	بھی اس کی کمائی ہے. (پس
لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفه	ایمان والوں کی صدائے حال یہ
وَاغْفِرْ لَنَا وقفه وَارْحَمْنَا وقفه	ہوتی ہے کہ) خدایا! اگر ہم
اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى	سے (سعی وعمل میں) بھول
الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ع ۲۸۶	چوک ہو جائے تو اس کے

۴۰
ع
۸

= وعمل کا خلاصہ. سورت کی ابتدا بھی اسی سے ہوئی تھی اور اختتام بھی اسی پر ہوتا ہے.

اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِ	الله کا رسول اس (کلام) پر
مِنۡ رَّبِّهٖ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ كُلٌّ	ایمان رکھتا ہے جو اس کے
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓـئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ	پروردگار کی طرف سے اس پر
وَرُسُلِهٖ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ	نازل ہوا ہے اور جو لوگ
اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِهٖ ۚ وَقَالُوۡا	(دعوت حق پر) ایمان لائے ہیں
سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا غُفۡرَانَكَ	وہ بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔
رَبَّنَا وَاِلَيۡكَ الۡمَصِيۡرُ ۲۸۵	یہ سب الله پر، اس کے فرشتوں

پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔ (ان کے ایمان کا دستور العمل یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں): ہم الله کے رسولوں میں سے کسی کو دوسرے سے جدا نہیں کرتے (کہ اسے مانیں دوسروں کو نہ مانیں، یا سب کو مانیں مگر کسی ایک سے انکار کر دیں۔ ہم خدا کے تمام رسولوں کی یکساں طور پر تصدیق کرنے والے ہیں)۔ اور (یہ وہ لوگ ہیں کہ جب انہیں داعی حق نے پکارا تو) انہوں نے کہا: خدایا! ہم نے تیرا حکم سنا اور ہم نے تیرے آگے اطاعت کا سر جھکا دیا، تیری مغفرت ہمیں نصیب ہو۔ خدایا! ہم سب کو تیری ہی طرف (بالآخر) لوٹنا ہے ۲۸۵۔

---

۲۸۵ – سورت کا اختتام اور دین حق کے اعتقاد =

آل عمرٰن - ۳

مدنیة و ھی مائتا اٰیة

مدنی، ۲۰۰ آیتیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٓمّٓ ۚ ۱ اللّٰہُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۭ ۲

الف لام میم ۱. اللہ کے سوا کوئی معبودنہیں. کوئی نہیں مگر اسی کی ایك ذات ''الحی'' (یعنی زندہ کہ اس کے لیے زوال و فنا نہیں) ''القیوم'' (کہ کائنات ھستی کی ھر چیز اس سے قائم ھے، وہ اپنے قیام کے لیے کسی کا محتاج نہیں) ۲

---

۲ - اللہ ''الحی'' ھے یعنی زندہ ھے، اس کے لیے فنا و زوال نہیں، ''القیوم'' ھے یعنی ھر چیز اس سے قائم ھے، وہ اپنے قیام کے لیے کسی کا محتاج نہیں. اس کے حی و قیوم ھونے کا مقتضٰی یہی تھا کہ انسان کی زندگی و قیام کی تمام احتیاجات مہیا کردے. احتیاجات دوطرح کی ھیں: جسمانی اور روحانی. اس نے جس طرح پہلی کا اُنتظام کیا اسی طرح دوسری کا بھی سرو سامان کیا.

لیے نہ پکڑیو اور ہمیں بخش دیجیو ۔ خدایا ! ہم پر بندھنوں اور گرفتاریوں کا بوجھ نہ ڈالیو جیسا ان لوگوں پر ڈالا تھا جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں ۔ خدایا ! ایسا بوجھ ہم سے نہ اٹھوائیو جس کے اٹھانے کی ہم (ناتوانوں) میں سکت نہ ہو ۔ خدایا ! ہم سے در گذر کر ۔ خدایا ! ہم پر رحم کر ۔ خدایا ! تو ہی ہمارا مالک و آقا ہے ، پس ان (ظالموں) کے مقابلے میں جن کا گروہ کفر کا گروہ ہے ہماری مدد فرما ٢٨٦ ۔

✡ ✡ ✡ ✡ ✡

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ۝٥ هُوَ الَّذِىْ يُصَوِّرُكُمْ فِى الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٦	بلاشبه الله کے علم سے کوئی بات پوشیدہ نہیں ، خواہ زمین میں ہو خواہ آسمان میں ٥ . یہ اسی کی کارفرمائی ھے کہ جس طرح چاھتا ھے ماں کے شکم میں

تمھاری صورت (کاڈیل ڈول اور ناك نقشہ) بنا دیتا ھے (اور قبل اس کے کہ دنیا میں قدم رکھو تمھاری حالت و ضرورت کے مطابق تمھیں ایك موزوں صورت مل جاتی ھے) ، یقینا کوئی معبود نہیں ھے مگر وھی (۱۷۲) غالب و توانا (کہ اسی کے حکم و طاقت

= جو ھدایت وسعادت کی طرف رہنمائی کرتی ھے . ''الفرقان'' جوھر عقل ھے جو اسے سمجھتا اور قبول کرتا ھے . پہلی چیز تعلیم ھے ، دوسری تعلیم کی استعداد ھے . پہلی ھدایت کی قوت فاعلہ ھے ، دوسری منفعلہ .

٤ - سنت الٰہی اس بارے میں یہ ھے کہ جو لوگ کفر وسرکشی کے ساتھ ''الکتاب'' کا مقابلہ کرتے ھیں اور ''الفرقان'' یعنی جوھر عقل و تمیز سے کام نہیں لیتے تو ان کے لیے دنیا میں نامرادی ھوتی ھے اور آخرت میں عذاب .

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ	اسی نے تم پر سچائی کے ساتھ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ	"الکتاب" نازل کی (یعنی
وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۳ۙ	قرآن نازل کیا) اس سے پہلے جس
مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ	قدر کتابیں نازل ہوچکی ہیں ،
وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ	ان سب کی تصدیق کرتی ہوئی
كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ	آئی ہے (ان سے الگ نہیں ہے)
عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ	اور اسی (حی و قیوم ذات)
ذُو انْتِقَامٍ ۴	نے اس سے پہلے لوگوں کی

ھدایت کے لیے تورات اور انجیل نازل کی تھی ۳. نیز اس نے "الفرقان" (یعنی نیك و بد اور حق و باطل میں امتیاز کرنے والی قوت) بھی نازل فرمائی . جو لوگ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ھیں (اور حق کو چھوڑ کر باطل کا ساتھ دیتے ھیں) تو (یاد رکھیں!) انھیں (پاداش عمل میں) سخت عذاب ملنے والا ھے اور اللہ سب پر غالب اور (مجرموں کو) سزا دینے والا ھے ٤ .

۳ - روحانی احتیاجات کے لیے انسان کو دو چیزیں دی گئیں: الکتاب اور الفرقان . الکتاب خدا کی وحی ھے =

يَقُولُونَ اٰمَنَّا بِهٖ لا كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ج وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ ۷

جن كا مطلب كهلا اور قطعى نهيں هے) . تو جن لوگوں كے دلوں ميں كجى هے (اور سيدهے طريقے پر بات نهيں سمجه سكتے) وه (محكم آيتيں چهوڑ كر) ان آيتوں كے پيچهے پڑ جاتے هيں جو كتاب الله ميں متشابه هيں، اس غرض سے كه فتنه پيدا كريں اور ان كى حقيقت معلوم كر ليں حالانكه ان كى حقيقت الله كے سوا كوئى نهيں جانتا (كيوں كه ان كا تعلق اس عالم سے هے جهاں تك انسان كا علم و حواس نهيں پهنچ سكتا) مگر جو لوگ علم ميں پكے هيں وه (متشابهات كے پيچهے نهيں پڑتے، وه) كهتے هيں "هم ان پر ايمان ركهتے هيں، كيوں كه يه سب كچه همارے پروردگار كى طرف سے هے". اور حقيقت يه هے كه (تعليم حق سے) دانائى حاصل نهيں كرتے مگر وهى جو عقل و بصيرت ركهنے والے هيں ۷ .

---

(۷) – اس اصل عظيم كا بيان كه كتاب الله كى تعليم هميشه دو اصولى قسموں پر مشتمل هوتى هے: محكم اور متشابه . محكم سے مقصود وه مطالب هيں جو اصل و بنياد كى حيثيت ركهتے هيں اور اس ليے انسانى عقل كے ليے =

سے سب کچھ ظہور میں آتا ھے) حکمت والا (کہ انسان کی پیدایش سے پہلے شکم مادر میں اس کی صورت آرائی کردیتا ھے) ٦ .

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاۗءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاۗءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ

وقف لازم

(اے پیغمبر!) وھی (حی و قیوم ذات) ھے جس نے تم پر ''الکتاب'' نازل فرمائی ھے. اس میں ایك قسم تو محکم آیتوں کی ھے (یعنی ایسی آیتوں کی جو اپنے ایك ھی معنی میں اٹل اور ظاھر ھیں) اور وہ کتاب کی اصل و بنیاد ھیں . دوسری قسم متشابہات کی ھے (یعنی

(٦) - جس ''حی و قیوم'' کی کارفرمائیوں کا یہ حال ھے کہ انسان کو پیدایش سے پہلے اس کی مناسب و موزون صورت دے دیتا ھے ، کیا ضروری نہیں کہ پیدایش کے بعد اس کی روحانی فلاح و سعادت کی بھی صورت آرائی کردیتا .

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا	(ان ارباب عقل و بصیرت کی
بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا	صدا ے حال ہمیشہ یہ ہوتی ہے کہ)
مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ج اِنَّكَ	"خدایا ! ہمیں سیدھے رستے
اَنْتَ الْوَهَّابُ ۸ رَبَّنَا اِنَّكَ	لگا دینے کے بعد ہمارے دلوں
جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ	کو ڈانوا ڈول نہ کر اور ہمیں
فِيْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ	اپنے پاس سے رحمت عطا فرما !
الْمِيْعَادَ ع ۹	یقینا تو ہی ہے کہ بخشش میں

۱ ع ۹

تجھ سے بڑا کوئی نہیں ۸ . خدایا ! (عالم آخرت کے معاملات ہماری عقل نارسا میں آئیں یا نہ آئیں ، لیکن) اس میں کوئی شک نہیں کہ تو ایک دن سب کو اپنے حضور جمع کرنے والا ہے . (یہ تیرا وعدہ ہے اور) یقینا تیرا وعدہ کبھی خلاف نہیں ہو سکتا ".

= ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس سے آگے قدم بڑھانا نہیں چاہتے ".

لیکن جن لوگوں کی سمجھ میں کجی ہوتی ہے ، وہ متشابہات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور ایمان و یقین کے لیے فتنہ پیدا کر دیتے ہیں .

= صاف صاف اور کھلے احکام ھیں ، مثلاً توحید و رسالت ، اوامر و نواھی ، حلال و حرام ۔ متشابہ سے مقصود وہ مطالب ھیں جن کا تعلق ماوراء عقل حقائق سے ھے اور انسان علم و حواس کے ذریعے ان کا ادراک نہیں کرسکتا (۱۷۳) ، مثلاً خدا کی ھستی ، مرنے کے بعد کی زندگی ، عالم آخرت کے احوال ، عذاب و ثواب کی حقیقت . پس نا گزیر طور پر ان کا بیان ایسے پیرائے میں کیا جاتا ھے کہ فہم انسانی کے لیے نا قابل برداشت نہ ھو اور اس لیے تشبیہ و مجاز سے خالی نہیں ھوتا . اگر ایک شخص کج فہمی سے کاوش کرنی چاھے تو طرح طرح کے معانی و مباحث کے احتمالات پیدا کر لے سکتا ھے .

پس جو لوگ سمجھ کے سیدھے ھیں اور علم میں پکے ھوتے ھیں وہ محکمات کو اصل سمجھتے ھیں کہ عمل و ھدایت کے لیے کافی ھوتے ھیں اور متشابہات کے پیچھے نہیں پڑتے کہ ان میں کاوش سود مند عمل نہیں . علم کے رسوخ اور معرفت کے کمال سے یہ حقیقت ان پر کھل جاتی ھے کہ متشابہات کی حقیقت کا ادراک عقل انسانی کی پہنچ سے باھر ھے . وہ خلاف عقل نہیں ھیں مگر وراء عقل ھیں ، انسان ان پر یقین کرسکتا ھے مگر ان کی حقیقت نہیں پاسکتا . پس وہ کہتے ھیں " جو کچھ بھی اللہ کے کلام میں ھے =

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ	(اے پیغمبر !) جن لوگوں نے
وَ تُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ	کفر کی راہ اختیار کی ھے
وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ۝۱۲ قَدْ كَانَ	ان سے کہہ دو : وہ وقت
لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ	دور نہیں جب (آل فرعون کی
فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	طرح) تم بھی (غلبۂ حق سے)
وَ اُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ	مغلوب ھو جاؤ گے اور جہنم
مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ؕ وَ اللّٰهُ	کی طرف ھنکائے جاؤ گے . اور
يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ	(جس گروہ کا آخری ٹھکانا
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً	جہنم ھو تو اس کا ٹھکانا) کیا
لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝۱۳	ھی برا ٹھکانا ھے "۱۲ . بلا شبہ

= مقابلہ کیا ھے تو انھوں نے سرکشی و جحود کی وھی روش اختیار کی جو حضرت موسیٰ کے مقابلے میں آل فرعون نے اختیار کی تھی . اور وہ وقت دور نہیں جب ان کے لیے بھی وھی ھوگا جو آل فرعون کے لیے ھوا تھا اور دنیا دیکھ لے گی کہ آخر کی فتح مندی کس کا ساتھ دیتی ھے ؟

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۙ۝۱۰

جن لوگوں نے (ایمان و راست بازی کی جگہ) کفر کی راہ اختیار کی ہے تو (وہ یاد رکھیں!) انہیں اللہ کی پکڑ سے نہ تو ان کی دولت بچا سکے گی (جس کی کثرت کا انہیں گھمنڈ ہے) نہ آل اولاد (جو دنیا کی مصیبتوں مشکلوں میں ان کے کام آتی رہتی ہے)۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ آتش عذاب کا ایندھن بن کر رہیں گے ۱۰۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۱۱

ان لوگوں کا بھی وہی ڈھنگ ہوا جو فرعون کے گروہ کا تھا اور ان لوگوں کا تھا جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں۔ انہوں نے اللہ کی نشانیاں جھٹلائیں تو اللہ نے بھی پاداش عمل میں انہیں پکڑ لیا۔ اور (یاد رکھو!) وہ (جرموں کی سزا دینے میں) بہت ہی سخت سزا دینے والا ہے ۱۱۔

---

۱۱ – جن لوگوں نے ''الکتاب'' (یعنی قرآن) کا معاندانہ =

ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ [14]

میں دل کا اٹکاؤ اور خوش نمائی رکھ دی گئی ہے (۱۷۵) (اس لیے قدرتی طور پر تمھیں بھی ان چیزوں کی خواھش ھوگی). لیکن یہ جو کچھ ھے دنیوی زندگی کا فائدہ اٹھانا ھے اور بہتر ٹھکانا تو اللہ ھی کے پاس ھے ١٤ .

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ

(اے پیغمبر!) ان سے کہہ دو: میں تمھیں بتلاؤں زندگی کے ان فائدوں سے بھی بہتر تمھارے لیے کیا ھے؟ جو لوگ متقی ھیں ان کے لیے ان کے پروردگار کے

---

١٤ - پیروان دعوت حق کو موعظت کہ اپنی دنیوی بے سروسامانی سے دل بر داشتہ نہ ھوں. اصلی دولت ایمان وعمل کی دولت ھے. اگر یہ حاصل ھے تو دنیوی سروسامان خودبخود حاصل ھو جائیں گے.

ضمنا اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ خدا کی حکمت کا یہی ڈھنگ ھوا کہ بیوی بچوں اور دھن دولت میں آدمی کے لیے دل کا لگاؤ ھو. بس یہ زندگی کے فطری علاقے ھیں اور خدا کی مرضی یہی ھے کہ قائم رھیں.

تمھارے لیے ان دو گروھوں میں (کلمۂ حق کی فتح مندیوں کی) بڑی ھی نشانی تھی جو (بدر کے میدان میں) ایك دوسرے کے مقابل ہوے تھے. اس وقت ایك گروہ تو (مٹھی بھر بے سرو سامان مسلمانوں کا تھا جو) اللہ کی راہ میں لڑ رھا تھا. دوسرا منکرین حق کا تھا جنھیں مسلمان اپنی آنکھوں سے دیکھ رھے تھے کہ ان سے دوچند ھیں (بایں ھمہ منکرین حق کو شکست ھوئی). اور اللہ جس کسی کو چاھتا ھے اپنی نصرت سے مددگاری پہنچاتا ھے. بلا شبہ ان لوگوں کے لیے جو چشم بینا رکھتے ھیں اس معاملے میں بڑی ھی عبرت ھے ۱۳.

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ	انسان کے لیے مرد و عورت کے
مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ	رشتے میں، اولاد میں، چاندی
وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ	سونے کے ذخیروں میں،
مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ	چنے ہوے گھوڑوں میں،
الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ	مویشی میں، اور کھیتی باڑی

۱۳ - جنگ بدر کا نتیجہ اس معاملے کی ابتدا تھا تا ھم فیصلہ کن تھا. اگر عبرت پذیری کی استعداد فنا نہ ھوتی تو ان لوگوں کے تنبہ کے لیے کافی تھا (۱۷٤).

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا ۢ بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؕ ۱۸

الله نے اس بات کی گواهی آشکارا کر دی که کوئی معبود نهیں هے مگر صرف اسی کی ذات یگانه، عدل کے ساتھ (تمام کارخانهٔ هستی میں) تدبیر و انتظام کرنے والی. فرشتے بھی (اپنے اعمال سے) اسی کی شهادت دیتے هیں اور وه لوگ بھی جو علم رکھنے والے هیں. هاں، کوئی معبود نهیں هے مگر وهی ایك، طاقت و غلبے والا (که اسی کی تدبیر سے تمام کارخانهٔ هستی قائم هے) حکمت والا (که اسی نے عدل کی بنیاد پر اس کارخانے کا هر گوشه استوار کر دیا هے) ۱۸.

۱۸ و ۱۹ - دین الٰهی کی حقیقت یه هے که الله کے قانون کی اطاعت کی جائے. الله کا قانون کیا هے؟ میزان عدل کا قیام هے جس پر تمام کائنات عالم چل رها هے. اس کی معرفت یوں حاصل هو سکتی هے که کائنات هستی کی گواهی پر غور و تدبر کیا جائے.

شهادتیں تین هیں: الله کی یعنی الله کی وحی کی. ملائکه کی یعنی مدبرات ارضی و سماوی کی. اولوا العلم کی یعنی اصحاب علم و بصیرت کی.

یه تینوں شهادتیں اعلان کر رهی هیں که خدا کے سوا =

وَّ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ	پاس (نعیم ابدی کے) باغ ہیں
بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۚ ۱۵ اَلَّذِیْنَ	جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں
یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا	(اس لیے کبھی خشک ہونے
فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ قِنَا	والے نہیں). وہ ہمیشہ ان باغوں
عَذَابَ النَّارِ ۚ ۱۶ اَلصّٰبِرِیْنَ	میں رہیں گے، پاك بیویاں ان کے
وَ الصّٰدِقِیْنَ وَ الْقٰنِتِیْنَ	ساتھ ہوں گی اور (سب سے
وَ الْمُنْفِقِیْنَ وَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ	بڑھ کر یہ کہ) اللہ کی خوشنودی
بِالْاَسْحَارِ ۱۷	انہیں حاصل ہوگی. اور

(یاد رکھو!) اللہ اپنے بندوں کا حال دیکھ رہا ہے. (یہ متقی انسان وہ ہیں) جو کہتے ہیں "خدایا! ہم تجھ پر ایمان لائے ہیں، پس ہمارے گناہ بخش دیجیو اور عذاب جہنم سے ہمیں بچا لیجیو". (شدت و مصیبت میں) صبر کرنے والے، (قول و عمل میں) سچے، خشوع و خضوع میں پکے، نیکی کی راہ میں خرچ کرنے والے اور رات کی آخری گھڑیوں میں (جب تمام دنیا خواب سحر کے مزے لوٹتی ہے) اللہ کے حضور کھڑے ہونے والے اور اس کی مغفرت کے طلب گار ۱۷.

---

۱۵ تا ۱۷ - متقی انسانوں کی خصلتیں اور ان کے ایمان و عمل کی سیرت (کیریکٹر).

اس پر قائم نہیں رہے اور آپس کی ضد اور عناد سے الگ الگ ہوگئے۔ اور (یاد رکھو!) جو کوئی اللہ کی آیتوں سے انکار کرتا ہے (اور ہدایت پر گمراہی کو ترجیح دیتا ہے) تو اللہ (کا قانون جزاء) بھی حساب لینے میں سست رفتار نہیں ۱۹۔

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ	پھر اگر یہ لوگ تم سے جھگڑا
وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ	کریں تو (اے پیغمبر!) تم
وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ	کہہ دو: میرے اور میرے
وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ	پیرووں کا طریقہ یہ ہے کہ
فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ	ہم نے اللہ کے آگے سر اطاعت
وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ	جھکا دیا ہے (یعنی ہماری راہ
الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ	خدا پرستی کے سوا اور کچھ
بِالْعِبَادِ ع ۲۰	نہیں ہے)۔ اور اہل کتاب اور

۲ ع ۱۰

(عرب کے) ان پڑھ لوگوں سے پوچھو! تم بھی اللہ کے آگے جھکتے ہو یا نہیں؟ اگر وہ جھک جائیں تو (سارا جھگڑا ختم ہوگیا اور) انہوں نے راہ پالی۔ اگر روگردانی کریں تو پھر (جن لوگوں کو خدا پرستی ہی سے انکار ہو اور محض گروہ بندی کے

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ قف	بلا شبہ ''الدین'' (یعنی اصلی دین)
وَ مَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا	الله کے نزدیك ''الاسلام'' ھی ھے
الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ	اور یہ جو اھل کتاب نے آپس
مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا ۢ	میں اختلاف کیا (اور گروہ
بَيْنَهُمْ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ	بندیاں کر کے الگ الگ دین
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ	بنا لیے) تو (یہ اس لیے نہیں
الْحِسَابِ ۝۱۹	ھوا کہ اس دین کے سوا انھیں

کسی دوسرے دین کی راہ دکھلائی گئی تھی، یا دین کی راہ مختلف ھو سکتی ھے، بلکہ) اس لیے کہ علم کے پانے کے بعد وہ

= کوئی معبود نہیں اور اس نے تمام کارخانۂ ھستی میزان عدل پر استوار کیا ھے.

انسان کو اول دن سے ایك ھی دین دیا گیا ھے اور وہ یہی ''الاسلام'' ھے. تمام رہ نمایان عالم نے ھمیشہ اسی کی تعلیم دی اور تفرقہ و اختلاف سے روکا.

یہود اور نصارٰی کا باھمی تفرقہ اور گروہ بندی اس لیے پیدا ھوئی کہ انھوں نے اصل دین سے انحراف کیا اور آپس کی ضد اور تعصب میں پڑ گئے.

اعمال لوگوں کے لیے اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ) انہیں درد ناک عذاب کی خوش خبری پہنچا دو ۲۱ ۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ	یہی لوگ ہیں جن کا سارا کیا
أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا	دھرا دنیا و آخرت دونوں میں
وَالْآخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ مِنْ	اکارت گیا اور کوئی نہیں جو
نَاصِرِينَ ۞ ۲۲ أَلَمْ تَرَ إِلَى	ان کا مددگار ہوگا ۲۲ ۔
الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ	(اے پیغمبر !) کیا تم نے ان
الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَىٰ	لوگوں کی حالت نہیں دیکھی

۲۱ و ۲۲ – یہودیوں کی قومی گم راہیوں اور بد عملیوں کی طرف اشارہ ۔ جس گروہ کی ذہنیت اس درجہ مسخ ہو گئی ہو کہ حق و عدالت کی دشمن اور ظلم و فساد کی پرستار ہو اس سے قبولیت حق کی کیا امید ہو سکتی ہے ؟

علماء یہود کی یہ گم راہی کہ جس کتاب کو کتاب الٰہی مانتے تھے اور اس کے علم و عمل کے مدعی تھے ، جب اسی کتاب پر عمل کرنے کی دعوت دی گئی تو صاف انکار کر گئے ، کیوں کہ اس کے احکام پر عمل کرنا ان کی نفسانی خواہشوں اور مطلب برآریوں کے خلاف تھا ۔

تعصب کو دین داری سمجھ رہے ہوں ان کے لیے دلیل و موعظت کیا سود مند ہوسکتی ہے) تمہارے ذمے جو کچھ ہے وہ پیام حق پہنچا دینا ہے اور اللہ اپنے بندوں کے حال سے غافل نہیں ، وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے ۲۰ .

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ	جو لوگ اللہ کی آیتوں سے
اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ	انکار کرتے ہیں اور اس کے
بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّ يَقْتُلُوْنَ	نبیوں کے ناحق قتل میں چھوٹ
الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ	ہیں ، ان لوگوں کو قتل کرتے
مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ	ہیں جو حق و عدالت کا حکم
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ ۲۱	دینے والے ہیں تو ایسے خوش

۲۰ - یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب سے اتمام حجت کہ اصل دین خدا پرستی ہے . ساری باتیں چھوڑو ، یہ بتلاؤ تمہیں خدا پرستی سے اقرار ہے یا انکار ؟ اگر اقرار ہے تو سارا جھگڑا ختم ہوگیا ، کیوں کہ اسلام کی حقیقت اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے . اگر انکار ہے تو پھر جن مدعیان مذہب کو خدا پرستی ہی سے انکار ہو ان سے بحث و نزاع کیا سود مند ہوسکتی ہے ؟

دین کے بارے میں مبتلائے فریب کردیا ہے ۲٤ .

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ قف وَ وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۲٥ لیکن اس وقت ان کا حال کیا ہوگا جب قیامت کے دن جس کے آنے میں کوئی شبہہ نہیں ، ہم انہیں اپنے حضور جمع کریں گے اور ہر جان نے (اپنے عمل سے) جیسا کچھ کمایا ہے اسی کے مطابق اسے پورا پورا بدلا ملے گا اور کسی کے ساتھ نا انصافی نہیں ہو گی (۱۷٦) ۲٥ .

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ (اے پیغمبر! تم اپنا معاملہ الله

---

۲٤ – یہ صورت حال اس لیے ہے کہ مذہبی گروہ بندی کے غرور نے ان میں یہ زعم فاسد پیدا کردیا ہے کہ ہم نجات یافتہ امت ہیں ، ہمارے اعمال کیسے ہی کیوں نہ ہوں لیکن ہم جہنم میں نہیں ڈالے جائیں گے ، حالانکہ خدا کا قانون نجات تو یہ نہیں دیکھے گا کہ کون کس گروہ بندی میں سے ہے اور کس کا نسب کس سے ملتا ہے ؟ وہ تو صرف ایمان وعمل دیکھے گا اور جس کا جیسا عمل ہوگا ویسا ہی نتیجہ اسے پیش آئے گا .

كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ۝ ٢٣

جنهیں کتاب الله کے علم میں سے کچھ حصہ ملا ھے (یعنی یہودیوں کے علماء کی جو رات دن تورات کی تلاوت کرتے رھتے ھیں). انهیں خدا کی کتاب کی طرف بلایا گیا کہ ان کے درمیان فیصلہ کردے. اس پر ایک گروہ اس سے صاف روگرداں ھے. اور اصل یہ ھے کہ کتاب الله کی طرف سے ان سب کے رخ ھی پھرے ھوے ھیں ٢٣.

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ص وَّ غَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ۝ ٢٤

اور ان کی یہ حالت اس لیے ھوئی کہ انهوں نے کہا: دوزخ کی آگ همیں کبھی نہیں چھوے گی اور اگر چھوے گی بھی تو گنتی کے چند دنوں کے لیے (یعنی هم نجات یافته امت هیں. اگر هم میں سے کوئی آدمی جهنم میں ڈالا بھی جائے گا تو اس لیے نہیں کہ عذاب میں پڑا رھے، بلکہ اس لیے کہ گناہ کے میل کچیل سے پاك و صاف ھو کر پھر جنت میں جا داخل ھو). تو یہ جو وہ خدا پر افترا پردازی کرتے رھے ھیں، اس نے انهیں

اور دن کو رات میں ، جان دار کو بے جان سے نکالتا ھے اور بے جان کو جان دار سے اور جسے چاھتا ھے (اپنے خزانۂ کرم سے) بے حساب بخش دیتا ھے ۲۷ .

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ	جو لوگ ایمان والے ھیں انھیں
الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ	ایسا نہیں کرنا چاھیے کہ مومنوں
دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ج وَمَنْ	کو چھوڑ کر منکرین حق کو
يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ	اپنا رفیق و مددگار بنائیں
اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا	اور جس کسی نے ایسا کیا
مِنْهُمْ تُقٰةً ط وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ	تو وہ یاد رکھے اس کا اللہ کے
نَفْسَهٗ ط وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۲۸	ساتھ کوئی سروکار نہیں رھا .

ھاں ، اگر کوئی ایسی صورت پیش آجائے کہ تم ان کے شر سے بچنے کے لیے اپنا بچاؤ کرنا چاھو اور کرلو (تو ایسا کرسکتے ھو) . اور (دیکھو! انسان کے شر سے ڈرتے ھوے یہ حقیقت نہ بھولو کہ) خدا بھی تمھیں اپنے (مواخذہ) سے ڈرا رھا ھے اور آخر کار (تم سب کو) اسی کی طرف لوٹ کر جانا ھے ۲۸ .

---

۲۸ – چوں کہ اب فیصلے کا وقت آگیا ھے ، اس لیے =

تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ
وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ
مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢٦
تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ
وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ز
وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ز
وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ
حِسَابٍ ۝٢٧

کے سپرد کردو اور) کہو :
خدایا ! شاھی و جہاں داری
کے مالك ! تو جسے چاھے ملك
بخش دے، جس سے چاھے ملك
لے لے. جسے چاھے عزت دے
دے، جسے چاھے ذلیل کردے.
تیرے ھی ھاتھ میں ھر طرح
کی بھلائی کا سر رشتہ ھے
اور تیری قدرت سے کوئی چیز
باھر نہیں ٢٦ . (ھاں) تو ھی ھے
که رات کو دن میں لے آتا ھے

---

٢٦ - بہر حال اب وقت آ گیا ھے که دنیا ھی میں حق و باطل کا فیصله ھو جائے. جسے اٹھنا ھے وہ اٹھ کھڑا ھو، جسے گرنا ھے وہ گرا دیا جائے.

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَّ مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَ بَيْنَهٗٓ اَمَدًا ۢ بَعِيْدًا ؕ وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌ ۢ بِالْعِبَادِ ۞ ۳۰ ع

(اور دیکھو! اس آنے والے دن کو نہ بھولو) جس دن ہر انسان دیکھے گا کہ جو کچھ اس نے (دنیا میں) نیک عملی کی تھی، اس کے سامنے موجود ہے (یعنی اس کا اجر

۳ ع ۱۱

اسے مل رہا ہے) اور جو کچھ برائی کی تھی وہ بھی اس کے سامنے ہے۔ اس دن وہ آرزو کرے گا کہ اے کاش! اس میں اور اس دن میں ایک بڑی مدت حائل ہو جاتی (کہ یہ درد انگیز نتیجہ اس کے سامنے نہ آتا)۔ اور (دیکھو!) خدا تمھیں اپنے (مواخذہ) سے ڈراتا ہے (تاکہ اس کی نافرمانی سے بچو)۔ اور (۱۷۷) وہ اپنے بندوں کے لیے بڑی ہی مہربانی رکھنے والا ہے ۳۰۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ ۳۱

(اے پیغمبر!) ان لوگوں سے کہہ دو: اگر تم واقعی اللہ سے محبت رکھتے ہو تو تمھیں چاہیے کہ میری پیروی کرو۔

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَ يَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾	(اے پیغمبر!) ان لوگوں سے کہہ دو: تمہارے دلوں کے اندر جو کچھ ہے تم اسے چھپاؤ یا ظاہر کرو ہر حال میں اللہ اسے خوب جانتا ہے اور (اتنا

ہی نہیں بلکہ) آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اس پر روشن ہے، اس کی قدرت کے احاطے سے کوئی چیز باہر نہیں ۲۹ ۔

= پیروان اسلام سے خطاب کہ راہ عمل میں سرگرم ہوجائیں اور کمزوری نہ دکھائیں ۔ اس سلسلے میں سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اپنے شخصی علاقوں کو جماعتی علاقوں پر ترجیح نہ دیں اور دشمنوں کو اپنا مددگار و رفیق نہ بنائیں ۔ میدان جنگ گرم ہو چکا ہے، دوست اور دشمن کی دو صفیں الگ الگ کھڑی ہو گئی ہیں، پس ہر شخص کے لیے ضروری ہے کہ اپنے لیے کوئی ایک صف اختیار کرلے اور جسے اختیار کر لے اسی کا ہو رہے ۔ یہ نہ ہو کہ ایک میں ہو کر دوسرے سے بھی ساز باز رکھے ۔

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا	بلاشبہ (یہ واقعہ ھے کہ) اللہ نے
وَّ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ	آدم اور نوح کو اور ابراھیم
عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۳۳ ذُرِّيَّةً	اور عمران کے گھرانوں کو
بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَ اللّٰهُ	تمام دنیا میں برگزیدگی عطا
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۳۴ اِذْ قَالَتِ	فرمائی . یہ ایك نسل تھی جس
امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ	میں سے بعض بعض سے پیدا
نَذَرْتُ لَكَ مَا فِىْ بَطْنِىْ	ھوے تھے . اور اللہ (دعائیں)
مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ ۚ اِنَّكَ	سننے والا (اور مصالح عالم کا)
اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۳۵	جاننے والا ھے۳۴. (اور دیکھو!)

جب ایسا ھوا تھا کہ عمران کی بیوی نے دعا مانگی تھی : خدایا ! میرے شکم میں جو بچہ ھے میں اسے (دنیا کے کام دھندوں اور ماں باپ کی خدمت سے) آزاد کر کے تیرے (مقدس ھیکل کے)

---

۳۳ - اللہ کے رسولوں میں سے حضرت یحیٰ اور حضرت مسیح (علیھما السلام) کی دعوت سے استشھاد اور اس سلسلے میں حضرت مریم (علیھا السلام) کی پیدایش کا ذکر .

اگر تم نے ایسا کیا تو اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمھاری خطائیں بخش دے گا. وہ بڑا ھی بخشنے والا، رحمت رکھنے والا ھے ۳۱.

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ۝ ۳۲

(اے پیغمبر!) تم کہہ دو: (فلاح و سعادت کی راہ تمھارے لیے ایك ھی ھے اور وہ یہ ھے کہ) اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو. پھر اگر یہ لوگ روگردانی کریں تو (۱۷۸) اللہ کفر کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۳۲.

---

۳۱ - جو کوئی اللہ سے محبت رکھنے کا دعوے دار ھے تو اسے چاھیے اللہ کے رسول کی پیروی کرے. اللہ کی محبت کا دعوٰی اور اس کی راہ بتلانے والے کی پیروی سے انکار ایك دل میں جمع نہیں ھو سکتے.

خدا کا قانون یہ ھے کہ ھدایت خلق کے لیے اپنے رسولوں کو مبعوث کرتا ھے. جو ان کی پیروی و اطاعت کرتے ھیں کام یاب ھوتے ھیں، جو انکار و سرکشی سے مقابلہ کرتے ھیں اس کی نصرت سے محروم رھتے ھیں.

۳۲ - چنانچہ اسی قانون کے ماتحت اللہ کے رسول ھمیشہ مبعوث ھوتے رھے اور ھمیشہ ایك ھی طرح کا نتیجہ ظھور میں آیا. پیروی و اطاعت کرنے والوں نے کام یابی پائی اور مقابلہ کرنے والوں نے نامرادی.

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۚ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ ۳۷

پس ایسا ہوا کہ مریم کو اس کے پروردگار نے بڑی ہی اچھی قبولیت کے ساتھ قبول کرلیا اور ایسی نشو و نما دی جو بڑی ہی اچھی نشو و نما تھی (یعنی اس کی پرورش بہتر سامانوں اور نیک نگرانیوں میں ہوئی) اور زکریا کو (کہ ہیکل کا مجاور تھا) اس کا نگران حال بنا دیا۔ جب کبھی ایسا ہوتا کہ زکریا اس کے پاس محراب میں (یعنی قربان گاہ میں) جاتا (جہاں وہ سرگرم عبادت رہا کرتی تھی) تو اس کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے کی چیزیں موجود پاتا۔ اس پر وہ پوچھتا: اے مریم! یہ چیزیں تجھے کہاں سے مل گئیں؟ وہ کہتی: اللہ سے، اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دے دیتا ہے ۳۷۔

---

۳۷ – حضرت مریم کا بچپنے میں ہیکل کے سپرد ہونا =

لیے نذر کر دیتی ہوں (یعنی نذر مانتی ہوں کہ اسے ہیکل کی خدمت کے لیے وقف کردوں گی) . سو میری طرف سے یہ نیاز قبول کرلے ، بلا شبہ تو (دعائیں) سننے والا (اور نیتوں کا حال) جاننے والا ہے ۳۵ .

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ	پھر جب ایسا ہوا کہ (لڑکے کی
اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰی ؕ وَ اللّٰهُ	جگہ) لڑکی پیدا ہوئی تو وہ
اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَ لَیْسَ	بولی " خدایا ! میرے تو لڑکی
الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ وَ اِنِّیْ	ہوئی ہے (اب میں کیا کروں")
سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَ اِنِّیْٓ	حالانکہ جو وجود پیدا ہوا تھا
اُعِیْذُهَا بِكَ وَ ذُرِّیَّتَهَا مِنَ	اللہ اسے بہتر جاننے والا تھا (کہ
الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۳۶	لڑکی ہونے پر بھی بڑی فضیلت

رکھنے والا تھا . لیکن اس کی ماں نے کہا : میں نے لڑکے کے لیے نذر مانی تھی ، پیدا ہوئی لڑکی !) اور لڑکا مثل لڑکی کے نہیں ہے (کہ اگر اس کی جگہ لڑکی پیدا ہو گئی ہو تو وہ ہیکل کی مجاور ہو سکے . خیر جو کچھ بھی ہو) میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اسے اور اس کی نسل کو تیری پناہ میں دیتی ہوں کہ شیطان رجیم (کی وسوسہ اندازیوں) سے محفوظ رہے ۳۶.

وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا	جو پیدا ہوگا اور اس کا نام
مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۳۹ قَالَ رَبِّ	یحییٰ رکھا جائے) بشارت دیتا ہے.
اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّقَدْ	وہ خدا کے حکم سے ایک
بَلَغَنِىَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِىْ	ہونے والے ظہور کی تصدیق
عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ	کرنے والا، جماعت کا سردار،
مَا يَشَآءُ ۝۴۰ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ	پارسا اور خدا کے صالح بندوں
لِّىْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ	میں سے ایک نبی ہوگا.
النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ	زکریا نے جب یہ سنا تو کہا:
وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ	خدایا! میرے یہاں لڑکا کیسے
بِالْعَشِىِّ وَالْاِبْكَارِ ۝۴۱ ع	ہوسکتا ہے جب کہ میں بوڑھا

۴
ع
۱۲

ہو چکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے؟ حکم الٰہی ہوا: اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے (اس کی قدرت سے کوئی بات بعید نہیں). اس پر زکریا نے عرض کیا: خدایا! اس بارے میں میرے لیے کوئی بات بطور نشانی کے ٹھہرا دے: ارشاد ہوا: نشانی یہ ہے کہ تین دن تک بات چیت نہ کر مگر صرف اشارے

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝۳۸

اسی جگہ کا یہ معاملہ ھے (یعنی قربان گاہ کا) کہ زکریا نے اپنے پروردگار کے حضور دعا مانگی تھی: خدایا! تو اپنے خاص فضل سے مجھے پاك نسل عطا فرما (جو مریم کی طرح نیك اور عبادت گزار ھو). بلا شبہ تو ھی ھے کہ دعائیں سننے والا اور التجائیں قبول کرنے والا ھے ۳۸.

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰي مُصَدِّقًاۢ بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ

پھر ایسا ھوا کہ فرشتوں نے زکریا کو پکارا اور وہ محراب میں کھڑا نماز پڑھ رھا تھا: خدا تجھے یحیی کی (یعنی ایك لڑکے کی

= اور حضرت زکریا کی نگرانی میں پرورش پانا اور کم سنی میں زاھدانہ اور خدا پرستانہ توکل.

۳۸ – حضرت زکریا (علیہ السلام) کی دعا اور حضرت یحیی کی پیدایش کہ ظھور مسیح کا مقدمہ تھی.

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝۴۴

(اے پیغمبر!) یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جس کی ہم تم پر وحی کر رہے ہیں۔ ورنہ یہ بات تو ظاہر ہے کہ تم اس وقت ان لوگوں کے پاس موجود نہ تھے جب (مریم کی ماں مریم کو لے کر ہیکل میں آئی تھی اور ہیکل کے مجاور) اپنے اپنے قلم پھینک رہے تھے کہ (قرعہ ڈال کر فیصلہ کرایں) کون مریم کا کفیل ہو۔ اور (یقیناً) تم اس وقت بھی موجود نہ تھے جب وہ (مریم کی کفالت کے لیے) آپس میں جھگڑ رہے تھے ۴۴۔

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ قٰ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا

(اور پھر) جب ایسا ہوا کہ فرشتوں نے کہا: اے مریم! اللہ تجھے اپنے کلام کے ذریعے (ایک لڑکے کی) بشارت

سے (یعنی روزہ رکھ جیسا کہ اس زمانے میں دستور تھا) اور اپنے پروردگار کا کثرت کے ساتھ ذکر کر اور صبح و شام اس کی حمد و ثنا میں مشغول رہ ۴۱ .

وَ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَ طَهَّرَكِ وَ اصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۴۲ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَ اسْجُدِيْ وَ ارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝۴۳

اور پھر جب ایسا ہوا تھا کہ فرشتوں نے کہا تھا: اے مریم! اللہ نے تجھے اپنی قبولیت کے لیے چن لیا ہے اور (برائیوں کی آلودگی سے) پاک کردیا ہے اور تمام دنیا کی عورتوں پر برگزیدگی عطا فرمائی ہے۴۲ . اے مریم! اب تو اپنے پروردگار کی اطاعت و نیاز میں سرگرم ہو جا اور رکوع و سجود کرنے والوں کے ساتھ تو بھی رکوع و سجود میں مشغول رہ ۴۳ .

---

۴۲ - حضرت مریم کا بلوغ اور اللہ کی طرف سے برگزیدگی و قبولیت کی بشارت . حضرت مریم کے سوانح حیات کے بعض ایسے جزئی واقعات جس کا علم پیغمبر اسلام کو بغیر وحی الٰہی کے نہیں ہوسکتا تھا .

چاھتا ھے پیدا کر دیتا ھے ۔ وہ جب کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ھے تو حکم دیتا ھے کہ ھو جا اور پھر (جیسا کچھ اس نے چاھا تھا) ویسا ھی ظھور میں آجاتا ھے ۴۷ .

الْـكِـتٰـبَ وَ الْـحِــكْـمَــةَ	اور (اے مریم !) اللہ اس
وَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ ۚ ۴۸	(ھونے والے لڑکے) کو کتاب
وَ رَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬	اور حکمت کا علم عطا فرمائے گا ،
اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ	نیز تورات اور انجیل کا . اور
رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ	اسے بنی اسرائیل کی طرف
الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ	بحیثیت رسول کے بھیجے گا ۴۸ .
فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًاۢ بِاِذْنِ	(اس کی منادی یہ ھو گی کہ
اللّٰهِ ۚ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ	دیکھو !) میں تمھارے پروردگار
وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْيِ الْمَوْتٰى	کی نشانی لے کر تمھارے پاس
بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا	آیا ھوں . میں تمھارے لیے
تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ	مٹی سے ایسی چیز بنادوں جو

فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ وَ مِنَ	دیتا ہے۔ اس کا نام مسیح عیسٰی
الْمُقَرَّبِیْنَ ۙ۴۵ وَ یُکَلِّمُ	ہوگا اور مریم کا بیٹا کہلائے گا،
النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَ كَهْلًا	وہ دنیا و آخرت دونوں میں
وَّ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۴۶	ارجمند ہوگا ۴۵ . اور بچپنے

میں اور بڑی عمر میں (یکساں طور پر وعظ و ہدایت کا) کلام کرے گا، (نیز اللہ کے حضور پہنچا ہوا) اور اس کے بندوں میں سے ایك صالح انسان ہوگا ۴۶ .

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ	(مریم نے یہ بشارت سنی تو
وَلَدٌ وَّ لَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ ؕ	متعجب ہوکر) بولی: خدایا!
قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ یَخْلُقُ	یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میرے
مَا یَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰۤی اَمْرًا	لڑکا ہو حالانکہ کسی مرد نے
فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ	مجھے چھوا تك نہیں؟ ارشاد الٰہی
فَیَكُوْنُ ۴۷ وَ یُعَلِّمُهُ	ہوا کہ اسی طرح اللہ جو کچھ

۴۵ – حضرت مریم کو حضرت مسیح (علیہما السلام) کی پیدایش کی بشارت .

کی نشانی لے کر تمھارے پاس آیا ھوں (جس کی مقدس نوشتوں میں خبر دی جا چکی ھے) تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ۵۰.

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝۵۱

دیکھو! اللہ میرا اور تمھارا سب کا پروردگار ھے. پس اس کی بندگی کرو، یہی دین کا سیدھا راستہ ھے. (چنانچہ اس بشارت کے مطابق مسیح کا ظہور ھوا اور اس نے بنی اسرائیل کی آبادیوں میں منادی شروع کر دی) ۵۱.

فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝۵۲

پھر جب ایسا ھوا کہ عیسی نے بنی اسرائیل میں (اپنی دعوت کے خلاف) کفر محسوس کیا تو وہ پکار اٹھا: کون ھے جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار

---

۵۰ – تمام رسولوں کی طرح حضرت مسیح (علیہ السلام) بھی اس لیے نہیں آئے تھے کہ پچھلی تعلیمات کو جھٹلائیں بلکہ اس لیے کہ اس کی تصدیق کریں، کیوں کہ اصل دین ہر زمانے اور ہر گروہ کے لیے ایک ھی ھے.

بُيُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ۴۹

پرند کی سی صورت رکھتی ہو، پھر اس میں پھونك ماروں اور وہ اللہ کے حکم سے پرند ہوجائے. اور اللہ کے حکم سے اندھوں اور کوڑھیوں کو چنگا کردوں اور مردوں کو زندہ. اور جو کچھ تم کھاتے ہو اور جو کچھ اپنے گھروں میں ذخیرہ کرکے جمع کرتے ہو سب تمہیں بتادوں. اگر تم واقعی اللہ پر ایمان رکھنے والے ہو تو یقینا ان باتوں میں تمہارے لیے بڑی ہی نشانی ہے ۴۹.

وَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ۝۵۰

اور (دیکھو!) میں اس لیے آیا ہوں کہ تورات کی جو میرے سامنے موجود ہے تصدیق کروں اور بعض چیزیں جو تم پر حرام ہوگئی ہیں انھیں تمہارے لیے حلال کردوں (تا کہ شریعت کی سختیوں کی جگہ اس کی آسانیوں کی راہ تم پر کھل جائے) اور (دیکھو!) میں تمہارے پروردگار

---

۴۹ – حضرت مسیح علیہ السلام کا ظہور اور ان کی منادی.

طریقے کام میں لایا (یعنی مسیح کی حفاظت کے پوشیدہ اسباب و ذرائع پیدا کر دیے). اور (یاد رکھو! اللہ جسے بچانا چاہے تو) مخفی طریقوں سے کام لینے والوں میں اس سے بہتر کوئی نہیں ۵٤.

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ	(اور پھر) جب ایسا ہوا تھا کہ
مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ	اللہ نے فرمایا تھا: اے عیسیٰ!
وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	میں تیرا وقت پورا کروں گا،
وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ	تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا،
فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى	تیرے منکروں (کی تہمتوں)

۵٤ و ۵۵ - یہودیوں کی حضرت مسیح کے خلاف مخفی اور پرپیچ سازش، مگر اللہ کا انہیں ناکام کرنا اور حضرت مسیح کو اپنی حفاظت میں لے لینا.

حضرت مسیح کی نسبت خدا کا وعدہ کہ:

(الف) میں تیرا وقت پورا کروں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا.

(ب) تیرے منکروں نے تیرے خلاف جو افترا پردازیاں کی ہیں ان سے تیری پاکی آشکارا کر دوں گا.

(ج) جو لوگ تیرے ماننے والے ہیں انہیں تیرے منکروں پر قیامت تک برتر رکھوں گا.

هوتا ہے؟ اس پر حواریوں نے (یعنی چند راست باز انسانوں نے جو مسیح پر ایمان لائے تھے) اس کی دعوت قبول کرتے ہوے جواب دیا: ہم اللہ کے (کلمۂ حق کے) مددگار ہیں، ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور (اے داعی حق!) تو گواہ رہیو کہ اس کی فرماں برداری میں ہمارا سر جھک گیا ہے ۵۲.

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ ۵۳ وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ ۚ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝ ع ۵۴

(نیز انھوں نے کہا) خدایا! جو کچھ تو نے نازل کیا ہے اس پر ہمارا ایمان ہے اور ہم نے تیرے رسول کی پیروی کی، پس ہماری گنتی بھی ان لوگوں میں ہو جو (حق کی) شہادت دینے والے ہیں ۵۳. اور پھر ایسا ہوا کہ یہودیوں نے (مسیح کے خلاف) مکر کیا (یعنی مخفی اور باریک طریقے مخالفت کے کام میں لائے) اور خدا بھی ویسے ہی

ع ۵ ۱۳ النصف

۵۲ - یہودیوں کے سرداروں اور پیشواؤں کا حضرت مسیح کی مخالفت میں سرگرم ہو جانا اور صرف حواریوں کا ایمان لانا جو چند گنے ہوے بے مقدور اور شکستہ حال اشخاص تھے.

الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۞ ۵۸ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۞ ۵۹ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۞ ۶۰

ظلم کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۵۷. (اے پیغمبر!) یہ اللہ کی آیتیں اور حکمت والے تذکرے ھیں جو ھم تمھیں سنا رھے ھیں ۵۸. اللہ کے نزدیك تو عیسٰی ایسا ھی ھے جیسے آدم. مٹی سے پیدا کیا پھر اس کی بناوٹ کے لیے حکم فرمایا کہ ھو جاؤ. اور (جیسا کچھ خدا کا ارادہ تھا اسی کے مطابق) ھو گیا ۵۹. (اے پیغمبر! مسیح کے انسان ھونے کی نسبت جو کچھ کہا گیا ھے تو) یہ تمھارے پروردگار کی طرف سے امر حق ھے (اور جو بات خدا کی طرف سے حق ھو وہ ثابت اور اٹل حقیقت ھے، کبھی مٹنے والی نہیں) (۱۸۰) تو (دیکھو!) ایسا نہ ھو کہ شك و شبہ کرنے والوں میں سے ھو جاؤ ۶۰.

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ

پھر جو کوئی تم سے اس بارے میں جھگڑا کرے حالانکہ

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۞ ٥٥ فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۞ ٥٦

سے تجھے پاک کر دوں گا، اور جن لوگوں نے تیری پیروی کی ہے انہیں قیامت تک تیرے منکروں پر برتری دوں گا. اور بالآخر سب کو (قیامت کے دن) میری ہی طرف لوٹنا ہے. اس دن ان باتوں کا فیصلہ کردوں گا جن میں لوگ ایک دوسرے سے اختلاف کرتے رہے ہیں ٥٥. پھر جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے تو انہیں دنیا و آخرت دونوں جگہ سخت عذاب دوں گا اور (عذاب الٰہی سے بچانے میں) کوئی بھی ان کا مددگار نہ ہوگا ٥٦ .

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۞ ٥٧ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ

اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اور ان کے عمل بھی نیک ہیں تو ان کا اجر انہیں پورا پورا مل جائے گا (١٧٩) اور خدا

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝ع ۶۳ پھر اگر یہ لوگ (فیصلے کا یہ طریقہ) قبول نہ کریں (اور مباھلے سے گریز کر جائیں) تو اللہ مفسدوں کا حال خوب جانتا ھے (۱۸۱) ۶۳.

۶ ع ۱۴

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ (اے پیغمبر!) تم (یھود اور نصاریٰ سے) کہہ دو کہ اے

= تمام بنی آدم کی طرح وہ بھی ایک انسان تھے اور خدا نے انھیں اپنی رسالت کے لیے چن لیا تھا.

ضمنا اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ اگرچہ مسیحی کلیسا نے صدیوں سے الوھیت مسیح کا اعتقاد قائم کر رکھا ھے اور تمام دنیا میں پھیل گیا ھے لیکن قرآن کی دعوت اس کے برخلاف کامیاب ھو کر رھے گی، کیوں کہ یہ اعتقاد حقیقت کے خلاف ھے.

عیسائیوں کو مباھلے کی دعوت کہ اگر انھیں الوھیت مسیح کے اعتقاد پر یقین ھے تو پیغمبر اسلام کے مقابلے میں آئیں اور دونوں فریق خدا سے دعا مانگیں جو ناحق پر ھو اس پر خدا کی لعنت ھو. چنانچہ نجران سے عیسائی پیشواؤں کی جو جماعت مدینہ آئی تھی پیغمبر اسلام نے انھیں مباھلے کی دعوت دی، مگر انھیں مقابلے کی جرأت نہ ھوئی =

تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا	علم و یقین تمہارے سامنے
وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ	آچکا ہے تو تم اس سے کہو:
وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ قف	(میرے پاس مسیح کے انسان
ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ	ہونے کے لیے علم و یقین
عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝۶۱ اِنَّ هٰذَا	موجود ہے، اگر تم بھی اس کی
لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ج وَمَا	خدائی کے لیے ویسا ہی علم
مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ط وَاِنَّ اللّٰهَ	و یقین رکھتے ہو تو) آؤ!
لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۶۲	(یوں فیصلہ کر لیں کہ) ہم

دونوں فریق (میدان میں نکلیں اور) اپنے اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلائیں اور خود بھی شریک ہوں، پھر عجز و نیاز کے ساتھ خدا کے حضور التجا کریں: (ہم دونوں میں سے جس کا دعویٰ جھوٹا ہو تو) جھوٹوں پر خدا کی پھٹکار ۶۱۔ (اے پیغمبر!) یہ جو کچھ بیان کیا گیا بلا شبہ بیان حق ہے اور کوئی معبود نہیں ہے مگر صرف اللہ کی ذات یگانہ۔ اور یقیناً اسی کی ذات ہے جو سب پر غالب (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والی ہے ۶۲۔

---

۵۹ و ۶۳ - عیسائیوں کی اس گمراہی کا ذکر کہ حضرت مسیح کی الوہیت کا اعتقاد باطل پیدا کر لیا حالانکہ =

= متفق ہو جائیں جو خود تمہارے یہاں بھی مسلم ہیں اگر چہ عملاً فراموش کر دی گئی ہیں، یعنی:

(الف) خدا کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔

(ب) جو کچھ اس کے لیے ہے اس میں کسی دوسری ہستی کو شریک نہ کیا جائے۔

(ج) کوئی انسان دوسرے انسان کو اپنے لیے ایسا مقدس اور معصوم نہ بنالے گویا اسے خدا بنا لیا ہے۔

توحید و خدا پرستی کا یہی طریقہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ تھا۔ یہودیت اور نصرانیت کی گروہ بندیاں اور ان کے عقائد و رسوم سب بعد کی پیداوار ہیں اور دین ابراہیمی سے انحراف کا نتیجہ ہیں۔ اگر یہود و نصاریٰ اس بارے میں حجت کرتے ہیں اور کہتے ہیں "حضرت ابراہیم کا طریقہ یہودیت یا نصرانیت کا طریقہ تھا" تو یہ جہل و تعصب کی انتہا ہو گئی، کیوں کہ یہ بات تو کسی بحث و دلیل کی محتاج نہیں کہ حضرت ابراہیم کے زمانے میں ان گروہ بندیوں کا وجود ہی نہ تھا اور نہ ہو سکتا تھا۔ یہ گروہ بندیاں حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح علیہما السلام کے نام پر کی گئی ہیں اور یہ دونوں حضرت ابراہیم کے سیکڑوں برس بعد ہوئے ہیں۔

اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝٦٤

اهل کتاب: (اختلاف و نزاع کی ساری باتیں چھوڑ دو) اس بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے دونوں کے لیے یکساں طور پر مسلّم ہیں، یعنی اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، کسی کی ہستی کو اس کا شریك نہ ٹھیرائیں، ہم میں سے ایك انسان دوسرے انسان کے ساتھ ایسا برتاؤ نہ کرے گویا خدا کو چھوڑ کر اسے اپنا پروردگار بنالیا ہے. پھر اگر یہ لوگ (اس بات سے) روگردانی کریں تو تم کہہ دو: گواہ رہنا کہ (انکار تمہاری طرف سے ہے اور) ہم خدا کے ماننے والے ہیں ٦٤.

= اور اطاعت کا اقرار کر کے واپس چلے گئے.

٦٤ تا ٦٧ – مباہلے کی دعوت کے بعد رفع نزاع اور اتمام حجت کی دوسری دعوت: اگر تمہاری مخالفت محض تعصب و نفسانیت کی وجہ سے نہیں ہے اور دین وحق پرستی کی کچھ بھی طلب باقی ہے تو آؤ اختلاف و نزاع کی ساری باتیں چھوڑ دیں اور توحید وخدا پرستی کی ان بنیادی صداقتوں پر =

و حرمت کی نسبت کہ تمھارا خیال کتنا ھی غلط ھو تاھم ان کے لیے مذھبی روایتوں سے سند لانے کی کوشش کرتے تھے) تو اب اس بارے میں کیوں جھگڑا کرتے ھو جس کے لیے تمھارے پاس کوئی علم نہیں ؟ اور اللہ (سب کچھ) جانتا ھے ، تم کچھ نہیں جانتے ٦٦ .

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ ٦٧ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ٦٨

(۱۸۲) ابراھیم نہ تو یہودی تھا اور نہ نصرانی (اور نہ کسی دوسری مذھبی جتھا بندی کا پیرو) بلکہ (اپنے عہد کی تمام گمراھیوں سے) ھٹا ھوا خدا کا فرماں بردار بندہ . اور یقینا اس کی راہ شرک کرنے والوں کی راہ نہ تھی ٦٧ . فی الحقیقت ابراھیم سے نزدیک تر لوگ تو وہ تھے جو اس کے قدم بقدم چلے ، نیز اللہ کا یہ نبی ھے اور وہ لوگ جو اس نبی پر ایمان لائے ھیں (نہ کہ وہ لوگ جنھوں نے دین الہٰی کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے یہودیت اور نصرانیت کی گروہ بندیاں کرلی ھیں اور توحید کی راہ سے منحرف ھو گئے ھیں). اور (یاد رکھو!) اللہ انھیں کا مددگار ھے جو (سچا) ایمان رکھنے والے ھیں ٦٨.

يٰٓاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ	اے اهل کتاب! تم ابراهیم کے
تُحَآجُّوۡنَ فِىۡۤ اِبۡرٰهِيۡمَ وَمَآ	بارے میں کیوں حجت کرتے
اُنۡزِلَتِ التَّوۡرٰىةُ وَالۡاِنۡجِيۡلُ	هو (که ان کا طریقه یهودیت
اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ ؕ اَفَلَا	کا طریقه تها یا نصرانیت کا طریقه
تَعۡقِلُوۡنَ ۞٦٥	تها) حالانکه تورات اور انجیل

(جن کے نام پر یه گروه بندیاں کی گئی هیں) نازل نهیں هوئی هیں مگر اس کے بهت بعد (پس ظاهر هے که جس گروه بندی کا اس وقت وجود هی نه تها وه کیوں کر اس کا پیرو هوسکتا هے ؟) کیا (اتنی موٹی سی بات بهی) تم نهیں سمجھ سکتے؟ ٦٥ .

هٰۤاَنۡتُمۡ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجۡتُمۡ	دیکهو ! تم وه لوگ هو که تم
فِيۡمَا لَـكُمۡ بِهٖ عِلۡمٌ فَلِمَ	نے ان باتوں میں جهگڑا کیا
تُحَآجُّوۡنَ فِيۡمَا لَيۡسَ لَـكُمۡ	جن کے لیے (کچھ نه کچھ)
بِهٖ عِلۡمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ	تمهارے پاس علم موجود تها ،
وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۞٦٦	(مثلا بعض چیزوں کی حلت

مشتبہ کر دیتے ہو اور حق کو چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو (کہ اصلیت کیا ہے) ۷۱ .

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ	اور (دیکھو!) اہل کتاب میں
الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْٓ	ایک گروہ ہے جو کہتا ہے:
اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	(مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے
وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ	لیے) ایسا کرو کہ صبح ان کی
لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۚ صلے ۷۲	کتاب پر ایمان لے آؤ، شام کو

۷۱ تا ۷۳ - اہل کتاب کی مذہبی زندگی کی شقاوتوں کی طرف اشارہ کہ خدا کی آیتوں سے انکار، حق کو باطل سے ملا دینا اور سچائی کو چھپانا ان کا عام شیوہ ہے.

اہل کتاب کی بنیادی گمراہی کہ انہوں نے دین و صداقت کو صرف اپنی نسل و گروہ ہی کا ورثہ سمجھ رکھا ہے اور کہتے ہیں: یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی شخص ہمارے گروہ میں سے نہ ہو اور پھر دین و صداقت رکھتا ہو، یا کسی فرد اور قوم کو ہم سے بہتر دین و صداقت کی کوئی بات مل سکے. جو کچھ ملنا تھا ہمیں مل چکا اور خدا کے خزانۂ فیضان و رحمت پر مہر لگ گئی.

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ۚ وَ مَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ۝٦٩

(اے پیروان دعوت حق!) اهل کتاب میں ایك گروه هے جو اس بات کا آرزومند هے که کسی طرح تمهیں راه حق سے بهٹکا دے (اور دین ابراهیمی کی پیروی میں تمهارے قدم استوار نه رهیں)۔ لیکن (یاد رکهو!) وه (تمهیں گم راه کرنے کی سازشیں کرکے) تمهیں نهیں، خود اپنے هی کو گم راهی میں ڈالے هوے هیں اگرچه (شدت جهل و نفسانیت سے) اس کا شعور نهیں رکهتے ٦٩.

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝٧٠ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٧١ ع

اے اهل کتاب! یه کیا هے که تم الله کی آیتوں سے انکار کرتے هو حالانکه اس کی نشانیاں تمهارے سامنے هیں ٧٠.

اے اهل کتاب! کیوں حق کو باطل کے ساتھ ملا جلا کر

ع ۷ ۱۵

اپنے فضل و کرم سے مالا مال کردیتا ھے . وہ بڑی ھی وسعت رکھنے والا (اور اھل نا اھل کو) جاننے والا ھے ۷۳ .

يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۷٤ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۷٥

وہ جس کسی کو چاھتا ھے اپنی رحمت کے نزول کے لیے چن لیتا ھے . اس کا فضل بڑا ھی فضل ھے (۱۸٤) ۷٤ . اور اھل کتاب میں کچھ آدمی تو ایسے دیانت دار ھیں کہ اگر تم چاندی سونے کا پورا ڈھیر بھی ان کی امانت میں چھوڑ دو تو وہ تمھارے حوالے کردیں ، لیکن ان میں ایك گروہ ایسا ھے کہ اگر ایك روپیے کے لیے بھی ان پر بھروسہ کرو تو کبھی تمھیں واپس نہ دیں جب تك (تقاضے کے لیے) ھمیشہ ان کے سر پر کھڑے نہ رھو . (ان لوگوں میں یہ بد معاملگی)اس لیے (پیدا ھوگئی)

انکار کردو. اس طرح عجب نہیں وہ (لوگوں کو اسلام سے پھرتے ہوئے دیکھ کر خود بھی) پھر جائیں ۷۲.

وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ	اور (وہ آپس میں کہتے ہیں:
دِيْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى	دیکھو!) ان لوگوں کے سوا جو
هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ	تمہارے دین کی پیروی کرنے
مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ	والے ہوں اور کسی کی بات
يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ	نہ مانو (اگرچہ وہ کتنی ہی
قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ	اچھی بات کیوں نہ کہتا ہو.
يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ	اے پیغمبر!) تم ان لوگوں
وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۚ ۙ ۷۳	سے کہدو: ہدایت تو وہی ہے

جو اللہ کی ہدایت ہے (اور وہ کسی خاص گروہ اور نسل کی میراث نہیں ہے کہ اور کسی کا اس میں حصہ نہ ہو. جو انسان بھی اس پر چلے گا ہدایت یافتہ ہوگا) (۱۸۳). (اور وہ کہتے ہیں:) یہ بات بھی نہ مانو کہ جیسا کچھ دین تمہیں دیا گیا ہے ویسا کسی دوسرے انسان کو ملا ہو، یا یہ کہ تمہارے پروردگار کے حضور تمہارے خلاف کسی کی حجت چل سکتی ہو. (اے پیغمبر!) تم ان لوگوں سے کہو: فضل و بخشش تو اللہ کے ہاتھ میں ہے، وہ جسے چاہتا ہے

بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ وَ اتَّقٰی	ہاں ، (ان سے مواخذہ ہو اور
فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝ ۷۶	ضرور ہو ، کیوں کہ خدا

کا قانون تو یہ ہے کہ) جو کوئی اپنا قول و قرار سچائی کے ساتھ پورا کرتا ہے اور (اپنے دین میں) پرہیزگار ہوتا ہے (خواہ کسی مذہب اور گروہ کے ساتھ ہو) تو خدا کی پسندیدگی انہیں لوگوں کے لیے ہے جو پرہیزگار ہوتے ہیں ۷۶ .

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ	(یاد رکھو !) جن لوگوں کا
وَ اَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا	حال یہ ہے کہ (متاع دنیا کی)
اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی	ایک حقیر قیمت کے لیے اللہ
الْاٰخِرَةِ وَ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ	کا عہد (جو ان سے نیک عملی
وَ لَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ	و دیانت داری کے لیے لیا گیا
الْقِیٰمَةِ وَ لَا یُزَكِّیْهِمْ ص	تھا) اور خود اپنی قسمیں (جو
وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ ۷۷	یقین دلانے کے لیے کھاتے ہیں)

فروخت کر ڈالتے (اور دیانت داری کی جگہ خیانت کے مرتکب ہوتے ہیں) تو یہی لوگ ہیں کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا ۔ نہ تو قیامت کے دن اللہ ان سے کلام کرے گا ، نہ ان پر

که وہ کہتے ہیں: امیوں سے معاملہ کرتے ہوئے (ہم جو کچھ بھی کریں) ہمارے لیے کوئی مواخذہ نہیں (یعنی مشرکین عرب جو ہمارے ہم مذہب نہیں ہیں ان کے ساتھ دیانت داری برتنا ضروری نہیں)۔ لیکن (فی الحقیقت) ایسا کہہ کر وہ اللہ پر تہمت باندھتے ہیں اور اچھی طرح جانتے ہیں (کہ حقیقت حال کیا ہے) ۷۵ .

---

۷۵ و ۷۶ – اہل کتاب کی اس گمراہی کی طرف اشارہ کہ سمجھتے تھے لین دین میں دیانت داری کے جس قدر بھی دینی احکام ہیں وہ صرف اسی لیے ہیں کہ اپنے ہم مذہب آدمیوں کے ساتھ بد معاملگی نہ کی جائے . لیکن اگر ایک آدمی دوسرے مذہب اور گروہ کا ہو تو اس کے ساتھ سچائی اور دیانت سے پیش آنا کچھ ضروری نہیں، جس طرح بھی ہم کافروں کا مال کھالیں ہمارے لیے جائز ہے . لیکن قرآن کہتا ہے: دیانت تو ہر حال میں دیانت ہے اور خیانت ہر حال میں خیانت ہے . دین و مذہب کے اختلاف سے اچھائی اور برائی کے حقائق معطل نہیں ہوسکتے . جو شخص بد دیانتی کرتا ہے خواہ کسی اعتقاد اور کسی گروہ کے آدمی کے ساتھ کرے، گناہ ہے اور وہ قیامت کے دن خدا کی بخشش و رحمت سے محروم رہے گا .

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ	کسی انسان کو یہ بات سزاوار
الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ	نہیں کہ اللہ اسے (انسان کی
ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا	ہدایت کے لیے) کتاب اور

= کو رکھا ھے . ان میں عالموں اور فقیہوں کا ایک گروہ ھے جو کتاب اللہ کی تلاوت کرتا اور اس کی شرح و تفسیر بیان کرتا ھے ، لیکن ھوائے نفس سے اس کے معانی میں تحریف کردیتا ھے . عوام سمجھتے ھیں یہ خدا کی کتاب کا بیان ھے ، حالانکہ وہ خدا کی کتاب کا بیان نہیں ھے ، ان کی رایوں کی افترا پردازیاں ھیں .

اھل کتاب کے علماء و مشایخ نے بندگان الٰہی کو اپنا غلام سمجھ رکھا ھے اور ھدایت کی جگہ خدائی کرنے لگے ھیں . عوام سمجھتے ھیں کہ نیك و بد ، حلال و حرام اور جنت و دوزخ کا تمام اختیار انھیں کے قبضے میں ھے ، حالانکہ کسی انسان کے لیے جائز نہیں کہ اللہ کے احکام کی جگہ انسان کے گھڑے ھوے احکام کی اطاعت کرے . اگر اللہ نے کسی بندے کو کتاب و نبوت عطا فرمائی ھے تو اس لیے عطا فرمائی ھے کہ احکام الٰہی کی طرف لوگوں کو دعوت دے ، اس لیے نہیں کہ اپنی بندگی کرائے .

اس کی نظر التفات پڑے گی، نہ گناہوں کی آلودگی سے پاک کیے جائیں گے۔ بس ان کے لیے عذاب ہوگا، عذاب درد ناک ۷۷۔

وَ اِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَ يَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَ يَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۞ ۷۸	اور (دیکھو!) اہل کتاب میں (ان کے عالموں اور پیشواؤں کا) ایک گروہ ہے جو کتاب اللہ پڑھتے ہوئے اس میں الٹ پھیر کرتے (۱۸۰) (اور اس کا مطلب کچھ سے کچھ بنادیتے) ہیں، تاکہ تم خیال کرو جو کچھ

یہ سنا رہے ہیں کتاب اللہ میں سے ہے، حالانکہ وہ قطعا کتاب اللہ (کے احکام میں) سے نہیں ہوتا۔ اور وہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ جو کچھ تمہیں بتایا گیا ہے یہ اللہ کی طرف سے ہے، حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوتا۔ وہ اللہ کے نام سے جھوٹ بولتے ہیں اور جانتے ہیں (کہ جھوٹ بول رہے ہیں) ۷۸۔

---

۷۸ تا ۸۰ ـ اصل یہ ہے کہ اہل کتاب کے علماء و مشایخ کی گمراہیوں نے تمام قوم کو روح ہدایت سے محروم =

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ	اور (دیکھو!) جب ایسا ہوا تھا
لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ	کہ ہم نے نبیوں کے بارے میں
وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ	(بنی اسرائیل سے) عہد لیا تھا
رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ	(۱۸۶) کہ ہم نے تمہیں کتاب
لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ	اور حکمت عطاء فرمائی ہے۔
قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ	پھر اگر ایسا ہو کہ کوئی (دوسرا)
عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا	رسول اس کتاب کی تصدیق
اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا	کرتا ہوا تمہارے پاس آئے جو
مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ ۸۱	تمہارے ساتھ ہے تو ضروری

ہے کہ تم اسے مانو اور اس کی تائید کرو (کیوں کہ اصل دین ایك ہی ہے اور جتنے بھی خدا کے رسول ہیں سب اسی کی دعوت دینے والے ہیں)۔ ارشاد الٰہی ہوا تھا کہ کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو اور اس کا ذمہ لیتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا تھا: (بے شك) ہم اقرار کرتے ہیں۔ اس پر اللہ نے فرمایا تھا: ہاں، اس پر گواہ رہو اور (دیکھو!) تمہارے ساتھ خود میں بھی اس پر گواہ ہوں ۸۱۔

عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰـكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۙ ۷۹

حکومت و نبوت عطا فرمائے اور پھر اس کا شیوہ یہ ہو کہ لوگوں سے کہے : خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ (یعنی خدا کے احکام کی جگہ میرے حکموں کی اطاعت کرو) بلکہ چاهیے کہ ربانی انسان (یعنی خلق اللہ کے مرشد و مربی) بنو ، اس لیے کہ تم کتاب اللہ کی تعلیم دیتے رهتے هو اور اس لیے بھی کہ اس کے پڑھنے پڑھانے میں مشغول رهتے هو ۷۹ ۔

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ع ۸۰

ع ۸ ١٦

ایک ربانی انسان کبھی تمہیں اس بات کا حکم نہیں دے گا کہ فرشتوں یا نبیوں کو اپنا پروردگار بناؤ (اور جس طرح اپنے پروردگار کے آگے جھکتے هو اسی طرح ان کے آگے بھی جھکو) ۔ کیا ایسا هوسکتا ھے کہ وہ تمہیں کفر کرنے کا حکم دے حالانکہ تم مسلم (یعنی خدا کے تابع فرمان) هو چکے هو ۸۰ ۔

کے حکم کے فرماں بردار ہیں اور بالآخر سب اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ۸۳ .

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ (اے پیغمبر!) تم کہہ دو:
عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ (ہماری راہ تو یہ ہوئی کہ)

۸۳ و ۸٤ - اللہ کا دین اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اس کے ٹھیرائے ہوئے قوانین فطرت کی اطاعت ہے اور آسمان و زمین میں جس قدر مخلوق ہے سب قوانین الٰہی کی اطاعت کر رہی ہے . پھر اگر تمہیں اللہ کے قانون فطرت سے انکار ہے تو اللہ کے قانون کے سوا کائنات ہستی میں اور کونسا قانون ہو سکتا ہے ؟ کیا تمہیں اس راہ پر چلنے سے انکار ہے جس پر تمام کارخانۂ ہستی چل رہا ہے ؟

یہی دین نوع انسانی کے لیے ہدایت کی عالم گیر راہ ہے ، لیکن لوگوں نے اسے چھوڑ کر اپنی الگ الگ گروہ بندیاں کر لیں اور ہر گروہ دوسرے گروہ کو جھٹلانے لگا . قرآن اس لیے آیا ہے کہ اس گم راہی سے دنیا کو نجات دلا دے . وہ کہتا ہے : سچائی کی راہ یہ ہے کہ تمام رہ نمایان عالم کی یکساں طور پر تصدیق کرو اور سب کی متفقہ اور مشترکہ تعلیم کو دستور العمل بناؤ .

فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ	تو اب جو کوئی اس عہد و قرار
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۸۲	کے بعد اس سے روگردان ہو
اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ	(اور اللہ کے رسول کا انکار
وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ	کرے) تو یقینا ایسے ھی لوگ
وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا	ھیں جو فاسق ھیں (یعنی دائرۂ
وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝۸۳	حق پرستی سے باھر ھوگئے

ھیں) ۸۲ . پھر کیا یہ لوگ چاھتے ھیں اللہ کا دین چھوڑ کر کوئی دوسری راہ ڈھونڈھ نکالیں ، حالانکہ آسمان و زمین میں جو کوئی بھی موجود ھے خوشی سے ھو یا نا خوشی سے مگر سب اسی

---

۸۱ و ۸۲ - دین حق کی اصل عظیم کی طرف اشارہ کہ اللہ کے تمام نبی ایك ھی دین کے داعی تھے اور اس لیے ایك دوسرے کی تصدیق کرنے والے تھے . اور جب اللہ کا دین ایك ھی ھے اور تمام رہ نما ایك ھی زنجیر کی مختلف کڑیاں ھیں تو جو کوئی ان میں تفریق کرتا ھے ، ایك کو مانتا ھے دوسرے کو جھٹلاتا ھے ، وہ در اصل پورے سلسلۂ ھدایت ھی کا منکر ھے .

اس کی جگہ ان لوگوں میں ہوگی جو تباہ و نامراد ہوں گے ۸۵ .

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۸۶

یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ اللہ ایک ایسے گروہ پر (کامیابی کی) راہ کھول دے جس نے ایمان کے بعد کفر کی راہ اختیار کرلی ، حالانکہ اس نے گواہی دی تھی کہ اللہ کا رسول برحق ہے اور (حقیقت کی) روشن دلیلیں اس کے سامنے واضح ہوگئی تھیں ؟ اللہ کا قانون تو یہ ہے کہ وہ ظلم کرنے والے گروہ پر سعادت کی راہ نہیں کھولتا ۸۶ .

---

۸۶ - جن لوگوں کا یہ حال ہے کہ دین حقیقی کی ہدایت پاکر پھر دیدہ و دانستہ منحرف ہوگئے اور سچائی کی کوئی دلیل اور حقیقت کی کوئی نشانی بھی ان کے لیے عبرت و بصیرت کا موجب نہ ہوسکی اور جو آج بھی محض ضد اور شرارت سے دعوت حق کا معاندانہ مقابلہ کر رہے ہیں تو ظاہر ہے کہ ایسے لوگوں کی صلاح و ہدایت کی کوئی امید باقی نہیں رہی . دنیا میں ذلت و رسوائی کی اور آخرت میں دائمی عذاب کی راہ انہوں نے اپنے لیے پسند کرلی ہے .

وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ص لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ز وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ ٨٤

هم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور جو کچھ ابراہیم، اسماعیل، اسحاق یعقوب اور یعقوب کی اولاد پر نازل ہوا، اس پر ایمان رکھتے ہیں. نیز جو کچھ موسیٰ کو اور عیسیٰ کو اور خدا کے تمام نبیوں کو خدا کی طرف سے ملا ہے اس سب پر بھی ہمارا ایمان ہے. ہم ان رسولوں میں سے کسی ایک کو بھی دوسروں سے جدا نہیں کرتے (کہ کسی کو مانیں، کسی کو نہ مانیں، ہم خدا کے فرماں بردار ہیں. اس کی سچائی جہاں کہیں بھی اور جس کی زبانی بھی آئی ہو، سچائی ہے) اور ہم اس کی اطاعت کرنے والے ہیں ٨٤.

وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ج وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ ٨٥

اور (دیکھو!) جو کوئی اسلام کے سوا (جو تمام رہ نمایان حق کی تصدیق و پیروی کی راہ ہے) کسی دوسرے دین کا خواهش مند ہوگا تو وہ کبھی قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت کے دن

تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ	گرفتار رهیں گے ، نه تو ان کا
وَ اَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ	عذاب کبھی کم هو گا نه کبھی
رَّحِیْمٌ ۝ ۸۹	مهلت پائیں گے ۸۸ . هاں ، جن

لوگوں نے اس حالت کے بعد بھی توبه کرلی اور اپنے کو سنوار لیا تو بلاشبه الله رحمت والا (اور اپنی رحمت بے حساب سے) بخش دینے والا هے ۸۹ .

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْدَ	(لیکن) جن لوگوں کا حال یه
اِیْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا	هے که انهوں نے ایمان کے بعد
لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ	کفر کی راه اختیار کی اور اپنے
وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ۝ ۹۰	کفر کی (سرکشیوں اور

شرارتوں) میں بڑھتے هی گئے تو ایسے لوگوں کی پشیمانی کبھی قبول هونے والی نهیں (کیونکه سچی توبه انهیں نصیب نهیں هوگی) اور یهی لوگ هیں جو راه سے بھٹك گئے ۹۰ .

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ مَاتُوْا	جن لوگوں نے کفر کی راه
وَ هُمْ کُفَّارٌ فَلَنْ یُّقْبَلَ	اختیار کی اور مرتے دم تك

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۙ ٨٧ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۙ ٨٨ اِلَّا الَّذِيْنَ	ان لوگوں کو (ان کے ظلم وشرارت کا) جو بدلا ملنے والا ہے وہ تو یہ ہے کہان پر اللہ کی، فرشتوں کی، انسانوں کی، سب کی لعنت برس رہی ہے ۸۷. اس حالت میں ہمیشہ

۸۷ تا ۸۹ - جزا اور سزا قانون مکافات کا لازمی نتیجہ ہے، یعنی برائی ایك ایسی حالت ہے جس کا نتیجہ برا ہے، اچھائی ایك ایسی حالت ہے جس کا نتیجہ اچھا ہے. پس یہ نہ سمجھو کہ آخرت کی سزائیں بھی دنیا کی سزاؤں کی طرح ہیں کہ اگر مجرم چاہے تو مال و دولت خرچ کرکے بچ جائے. نہیں، خدا کی عدالت میں گناہ کا کوئی بدلا اور فدیہ قبول نہیں ہوسکتا. اگر ایك چھوٹے سے چھوٹے گناہ کے بدلے پورا کرۂ ارضی سونے سے بھر کر دے دو جب بھی اس کی پاداش سے اپنے آپ کو نہیں بچاسکوگے. ہاں، توبہ و انابت کی حالت ایك ایسی حالت ہے جو تمام گناہوں کو محو کر دیتی ہے بشرطیکہ سچی توبہ ہو.

مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ ٩٣	اور جو کچھ تم خرچ کرتے هو وه الله کے علم سے چھپا نہیں ٩٢ . کھانے کی تمام

چیزیں (جو عام طور پر کھائی جاتی هیں) بنی اسرائیل کے لیے بھی حلال تھیں (اور لوگ انھیں بے تأمل کھاتے تھے) . هاں، وہ چیزیں جو بنی اسرائیل نے تورات نازل هونے سے پہلے خود اپنے اوپر حرام ٹھیرا لی تھیں (حرام سمجھی گئی تھیں مگر انھیں خدا نے حرام نہیں کردیا تھا . اے پیغمبر! اگر اس بارے میں یہودی تم سے جھگڑ رهے هیں تو تم ان سے) کہ دو: اگر تم لوگ اپنے خیال میں سچے هو تو تورات لاؤ اور اسے کھول کر پڑھو (١٨٧) ٩٣ .

---

٩٢ - مال و دولت بد عملیوں کے فدیے میں مقبول نہیں، مال و دولت کا الله کی راہ میں خرچ کرنا بہت بڑی نیکی هے . تم نیکی کی راہ میں کامیاب نہیں هو سکتے جب تك اپنی محبوب چیزیں الله کی راہ میں قربان کردینے کے لیے تیار نہ هو جاؤ .

٩٣ تا ٩٦ - یہودیوں کی طرف سے دو اعتراض خصوصیت کے ساتھ کیے گئے تھے:

١ - اگر قرآن کی دعوت بھی وهی هے جو پچھلے =

مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝٩١ ع ٩ ١٧

کفر پر جمے رہے تو (یاد رکھو! کفر اور بدعملی کے بدلے کوئی معاوضہ اور فدیہ کام نہیں دے سکتا) اگر ان میں سے کوئی آدمی پورا کرۂ ارضی سونے سے بھر کر دے دے جب بھی اس کے فدیے میں قبول نہ ہوگا (اور اسے اپنے اعمال بد کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا). یہی لوگ ہیں کہ ان کے لیے (پاداش عمل میں) عذاب دردناک ہے اور کوئی نہ ہوگا جو (اس عذاب سے بچانے میں) ان کا مددگار ہو ۹۱ .

لن تنالوا ٤

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝٩٢ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ

(یاد رکھو!) تم نیکی کا درجہ کبھی حاصل نہیں کرسکتے جب تک تم میں یہ بات پیدا نہ ہو جائے کہ (مال و دولت میں سے) جو کچھ محبوب رکھتے ہو اسے (راہ حق میں) خرچ کرو

فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٩٤	پھر جو کوئی اس (اعلان) کے بعد بھی (غلط بیانی سے باز نہ آئے اور) اللہ پر بہتان باندھے تو (یاد رکھو!) ایسے ہی لوگ ہیں جو واقعی مجرم ہیں ۰ ۹٤
قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ قف فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ط وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝٩٥	(اے پیغمبر! ان لوگوں سے)

کہو: اللہ نے سچائی ظاہر کردی، بس (اگر تمہارے دلوں میں کچھ بھی سچائی کا پاس ہے تو چاہیے کہ) ابراہیم کے طریقے کی پیروی کرو (جس کی طرف میں دعوت دے رہا ہوں اور) جو ہر طرف سے ہٹ کر صرف اللہ ہی کا ہو رہنا ہے اور یقینا ابراہیم شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا ۹۵ ۰

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝٩٦ ع فِيْهِ اٰيٰتٌ	بلا شبہ پہلا گھر جو انسان کے لیے (خدا پرستی کا معبد ومرکز) بنایا گیا وہ یہی

= پہلی عبادت گاہ جو حضرت ابراہیم نے تعمیر کی وہ بیت المقدس نہیں بلکہ خانہ کعبہ ہے ۔

= نبیوں کی دعوت تھی تو کیوں قرآن نے بھی ان تمام چیزوں کو حرام نہیں کردیا جو یہودیوں کے یہاں حرام سمجھی جاتی ہیں ؟

۲ ۔ اگر قرآن کی راہ حضرت ابراھیم اور ان کی اولاد کی راہ سے مختلف نہیں ھے تو کیوں بیت المقدس کی جگہ خانۂ کعبہ قبلہ قرار دیا گیا حالانکہ تمام انبیاء بنی اسرائیل بیت المقدس ھی کو قبلہ تسلیم کرتے رھے ھیں ؟

یہاں ان دونوں باتوں کا جواب دیا گیا ۔ پہلے شبہ کے جواب میں کہا گیا کہ تورات نازل ھونے سے پہلے کھانے کی تمام اچھی چیزیں بنی اسرائیل کے لیے جائز تھیں اور حضرت ابراھیم سے لےکر حضرت موسٰی تک تمام انبیاء نے انھیں حلال سمجھا تھا ۔ پھر جب تورات نازل ھوئی تو بعض چیزوں کا استعمال روک دیا گیا ، اس لیے نہیں کہ اصلاً حرام تھیں بلکہ اس لیے کہ یہود کی بے لگام طبیعتوں کی اصلاح کے لیے ضروری تھا کہ روک ٹوک میں سختی کی جائے . باقی رھیں وہ چیزیں جن کی نسبت تم سمجھتے ھو کہ نزول تورات سے پہلے بھی ممنوع تھیں تو انھیں خدا کی شریعت نے ممنوع نہیں ٹھیرایا تھا ، خود لوگوں نے اپنی طبیعت سے ترک کردیا تھا ، چنانچہ تورات کے اسفار اس حقیقت کی شہادت دے رھے ھیں .

دوسرے شبہ کے جواب میں کہا گیا ھے کہ خدا کی =

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ	(اے پیغمبر! ان سے) کہو: اے
تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖۗ وَاللّٰهُ	اهل کتاب! یہ کیا ھے کہ تم
شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ۝٩٨ قُلْ	(دیدہ و دانستہ) اللہ کی آیتوں
يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ	سے انکار کرتے ھو حالانکہ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ	تم جو کچھ کرتے ھو اللہ اس کا
تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ	شاھد حال ھے ۹۸ . اے اھل
شُهَدَآءُ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ	کتاب! یہ کیا ھے کہ جو کوئی
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝٩٩ يٰۤاَيُّهَا	اللہ پر ایمان لانا چاھتا ھے تم اسے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوْا	اللہ کی راہ سے روکتے ھو اور
فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا	اسے ٹیڑھی چال چلانا چاھتے ھو،
الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ	حالانکہ تم حقیقت حال سے
اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ۝١٠٠	بے خبر نہیں ھو اور (یاد رکھو!)

جو کچھ تم کر رھے ھو اللہ اس سے غافل نہیں ھے ۹۹ . مسلمانو!
اگر تم اھل کتاب میں سے ایک گروہ کی باتوں پر کار بند ھوگئے

بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۞ ۹۷

(عبادت گاہ) ھے جو مکہ میں ھے، برکت والا اور تمام انسانوں کے لیے ھدایت کا سرچشمہ ۹۶ . اس میں (دین حق کی) روشن نشانیاں ھیں (ازاں جملہ) مقام ابراھیم ھے (یعنی ابراھیم کے کھڑے ھونے اور عبادت کرنے کی جگہ جو اس وقت سے لے کر آج تك بغیر کسی شك و شبہ کے مشھور اور معین رھی ھے). اور (ازاں جملہ یہ بات ھے کہ) جو کوئی اس کے حدود میں داخل ھوا وہ امن وحفاظت میں آ گیا . اور (ازاں جملہ یہ کہ) اللہ کی طرف سے لوگوں کے لیے یہ بات ضروری ھوگئی کہ اگر اس تك پہنچنے کی استطاعت پائیں تو اس گھر کا حج کریں . اس پر بھی جو کوئی (اس حقیقت سے) انکار کرے (اور اس مقام کی پاکی و فضیلت کا اعتراف نہ کرے) تو یاد رکھو ! اللہ کی ذات تمام دنیا سے بے نیاز ھے (وہ اپنے کاموں کے لیے کسی فرد اور قوم کا محتاج نہیں) ۹۷ .

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ	اور (دیکھو!) سب مل جل کر
جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ص	اللہ کی رسی مضبوط پکڑ لو
وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ	اور جدا جدا نہ ہو جاؤ. اللہ نے
اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ	تمہیں جو نعمت عطا فرمائی ہے
بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ	اس کی یاد سے غافل نہ ہو .
بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ج وَكُنْتُمْ	تمہارا حال یہ تھا کہ آپس میں
عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ	ایک دوسرے کے دشمن ہو رہے
فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ط كَذٰلِكَ	تھے، لیکن اس کے فضل و کرم

= (الف) یہود اور نصاریٰ کی گم راہیوں میں تمہارے لیے درس عبرت ہے . ضروری ہے کہ ان کے طور طریقوں سے اپنے دل و دماغ کی حفاظت کرو . اگر تم نے ان کی گم راہانہ خواہشوں کی پیروی کی تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ راہ ہدایت پا کر پھر گم راہی میں مبتلا ہو جاؤ گے .

(ب) ایمان کی برکتوں کے حصول کے لیے صرف یہی کافی نہیں ہے کہ ایمان کا اقرار کر لو ، بلکہ اصلی چیز ایمان کا جماؤ ہے .

تو (یاد رکھو!) نتیجہ اس کا یہ نکلے گا کہ وہ تمھیں راہ حق سے پھیر دیں گے اور ایمان کے بعد پھر کفر میں مبتلا ہو جاؤ گے ۱۰۰ .

وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ آيٰتُ اللّٰهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُ ۗ وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۱۰۱ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۱۰۲

ع ۱۰ ۱

اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم (اب پھر) کفر کی راہ اختیار کرو جب کہ تمھارا حال یہ ہے کہ اللہ کی آیتیں تمھیں سنائی جا رہی ہیں اور اس کا رسول (تعلیم و رہ نمائی کے لیے) تم میں موجود ہے؟ اور (یاد رکھو!) جو کوئی مضبوطی کے ساتھ اللہ کا ہو رہا تو بلا شبہ اس پر سیدھی راہ کھل گئی (نہ تو اس کے لیے لغزش کا ڈر ہے نہ گم گشتگی کا اندیشہ) ۱۰۱ .

مسلمانو! اللہ سے ڈرو، ایسا ڈرنا جو واقعی ڈرنا ہے ۔ اور (دیکھو!) دنیا سے نہ جاؤ مگر اس حالت میں کہ اسلام پر ثابت قدم ہو ۱۰۲ .

---

۱۰۱ و ۱۰۲ .. اهل کتاب کی محرومیوں کے ذکر کے بعد پیروان دعوت سے خطاب موعظت اور بعض اصولی مہمات کی تلقین :==

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ	اور دیکھو! ضروری ہے کہ
يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ	تم میں ایک جماعت ایسی ہو جو
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ	بھلائی کی باتوں کی طرف
الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ	دعوت دینے والی ہو. وہ
الْمُفْلِحُوْنَ ۝۱۰۴ وَلَا تَكُوْنُوْا	نیکی کا حکم دے، برائی سے
كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا	روکے. اور بلا شبہ ایسے ہی
مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ط	لوگ ہیں جو کام یابی حاصل
وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ	کرنے والے ہیں ۱۰۴. اور
عَظِيْمٌ ۝ لا ۱۰۵	دیکھو! ان لوگوں کی سی چال

نہ چلنا جو (خدا کے ایک ہی دین پر اکٹھے رہنے کی جگہ) الگ الگ ہوگئے اور باوجودیکہ (کتاب اللہ کی) روشن دلیلیں ان کے سامنے آچکی تھیں پھر بھی باہم دگر اختلافات میں پڑ گئے. یقین کرو! یہی لوگ ہیں جن کے لیے (کام یابی کی جگہ) عذاب دردناک ہے ۱۰۵.

= گم راہی میں مبتلا ہوجاؤ اور ایک دین پر جمع رہنے کی جگہ الگ الگ فرقہ بندیوں میں بٹ جاؤ.

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

سے ایسا ہوا کہ بھائی بھائی بن گئے. تمہارا حال تو یہ تھا کہ آگ سے بھری ہوئی خندق ہے اور اس کے کنارے کھڑے ہو (ذرا پاؤں پھسلا اور شعلوں میں جا گرے) لیکن اللہ نے تمہیں اس حالت سے نکال لیا (اور زندگی و کامرانی کے میدانوں میں پہنچا دیا) . اللہ اس طرح اپنی (کار فرمائیوں کی) نشانیاں واضح کردیتا ہے تاکہ تم (منزل مقصود کی) راہ پالو ۱۰۳ .

---

۱۰۳ تا ۱۰۵ - (ج) جماعت کے تفرقے سے بچو اور خدا کی رسی مضبوط پکڑلو. خدا کی سب سے بڑی نعمت تم پر یہ ہے کہ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو رہے تھے اس نے تمہیں بھائی بھائی بنادیا .

(د) تم میں ہمیشہ ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جو داعی الی الخیر ہو. وہ نیکی کا حکم دے، برائی سے روکے اور قوم کو راہ حق و ہدایت پر قائم رکھے.

(ھ) جماعت کے تفرقے کی طرح دین کا اختلاف بھی مہلک ہے. اہل کتاب کی سب سے بڑی گم راہی یہ تھی کہ دین حق کے علم اور کتاب اللہ کے حصول کے بعد پھر باہمی اختلافات میں پڑ گئے اور دین کی وحدت ضائع کرکے الگ الگ ٹولیاں بنالیں . ایسا نہ ہو کہ تم بھی اسی =

وَ مَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا	هوں گے، هميشه رحمت الٰهی میں
لِّلْعٰلَمِيْنَ ۞ ۱۰۸	رهنے والے ۱۰۷. (اے پیغمبر!)

یه الله کی آیتیں هیں جو هم تمهیں فی الحقیقت سنا رهے هیں اور یه نهیں هو سکتا که خدا تمام دنیا پر ظلم کرنا چاهے ۱۰۸ .

وَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی	اور (یاد رکھو!) آسمان و زمین
الْاَرْضِ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ	میں جو کچھ هے سب الله هی کے
الْاُمُوْرُ ۞ ۱۰۹ كُنْتُمْ خَيْرَ	لیے هے اور ساری باتیں بالآخر
اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ	اسی کی طرف لوٹنے والی
بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ	هیں ۱۰۹ . (مسلمانو!) تم تمام
الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ	امتوں میں "بهتر امت" هو جو
وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ	اوگوں (کی ارشاد و اصلاح) کے
لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ	لیے ظهور میں آئی هے . تم نیکی
وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۞ ۱۱۰	کا حکم دینے والے ، برائی سے

ع ۱۱ ۲

روکنے والے اور الله پر (سچا) ایمان رکھنے والے هو . اور اگر اهل کتاب (مخالفت اور سرکشی کی جگه) ایمان لاتے تو یه

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۚ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝١٠٦

وہ (آنے والا) دن کہ کتنے هی چہرے اس دن چمك اٹھیں گے! کتنے هی چہرے کالے پڑ جائیں گے (یعنی کتنے هی خوش نصیب هوں گے جن کے لیے کام یابی کی خوش حالی هوگی! کتنے هی بد نصیب هوں گے جن کے لیے حسرت و نا مرادی کی تباہ حالی هوگی!) . سو جن لوگوں کے چہرے (حسرت و نا مرادی سے) کالے پڑ جائیں گے ان سے اس دن کہا جائے گا: تم نے ایمان کے بعد پھر انکار حق کی راہ اختیار کرلی تھی تو جیسی کچھ تمہاری منکرانہ چال تھی اب اس کی پاداش میں عذاب کا مزہ چکھ لو ١٠٦ .

وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝١٠٧ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ

اور جن لوگوں کے چہرے (کام یابی کی خوش حالیوں سے) چمك رہے هوں گے سو وہ اللہ کی رحمت کے سایے میں

الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۙ ۱۱۲

عہد سے یا انسانوں کے عہد سے کہیں پناہ مل گئی ہوا تو یہ بھی ذلت ہی کی پناہ ہوئی کہ دوسروں کے رحم پر زندگی بسر کر رہے ہیں) . خدا کا غضب ان پر چھا گیا ، محتاجی اور بد حالی میں گرفتار ہو گئے . اور یہ اس لیے ہوا کہ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور نبیوں کے ناحق قتل میں بے باک تھے. (اور بد عملی و شقاوت کی) یہ (حالت) اس لیے (پیدا ہوئی) کہ نافرمانی اور سرکشی کرنے لگے تھے اور (اپنی شرارتوں میں) حد سے گزر گئے تھے ۱۱۲ .

---

۱۱۰ تا ۱۱۲ - (ہ) تم تمام امتوں میں ”بہتر امت“ ہو جو ہدایت اور ارشاد خلق کے لیے وجود میں آئی ہے . بحیثیت ایک جماعت کے تمہارا نصب العین یہ ہونا چاہیے کہ نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے ہو . ضمناً اس اصل عظیم کی طرف اشارہ ہے کہ مسلمانوں کا جماعتی نصب العین یہ نہیں قرار دیا گیا کہ وہ طاقت ور قوم بنیں یا سب سے ”برتر“ گروہ ہوں ، کیوں کہ طاقت اور برتری میں جماعتی گھمنڈ اور قومی حرص و آز کا لگاؤ تھا اور یہ بات انسانیت کے امن و سلام اور مساوات =

ان کے لیے بہتری کی بات ہوتی (اور ہدایت و ارشاد عالم کا کام ان کے ہاتھوں انجام پاتا، لیکن وہ اس کے اہل ثابت نہ ہوے) ۔ ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ایمان رکھنے والے ہیں، لیکن بڑی تعداد انہیں لوگوں کی ہے جو دائرۂ ہدایت سے یکسر باہر ہوچکے ہیں ۱۱۰ ۔

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ؕ	وہ (کتنی ہی تمہاری مخالفت
وَ اِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ	کریں لیکن) اذیت پہنچانے
الْاَدْبَارَ قف ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۞ ۱۱۱	کے سوا تمہارا کچھ نہیں بگاڑ
ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ	سکتے ۔ اور اگر وہ تم سے
مَا ثُقِفُوْۤا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ	لڑیں گے تو (یاد رکھو!) انہیں لڑائی
وَ حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَ بَآءُوْ	میں پیٹھ ہی دکھانی پڑے گی،
بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ ضُرِبَتْ	کبھی فتح مند نہ ہوں گے ۱۱۱ ۔ ان
عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ	لوگوں پر (یعنی یہودیوں پر) ذلت
بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ	کی مار پڑی جہاں کہیں بھی یہ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ	پائے گئے، ہاں یہ کہ خدا کے

لَيْسُوْا سَوَآءً ۭ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝ ١١٣ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ١١٤

یہ بات نہیں ہے کہ تمام اہل کتاب ایک ہی طرح کے ہوں، ان میں ایک گروہ ایسے لوگوں کا بھی ہے جو راہ ہدایت پر قائم ہیں، وہ راتوں کو اٹھ کر خدا کی آیتیں تلاوت کرتے اور اس کے حضور سر بسجود رہتے ہیں[113]. وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر (سچا) ایمان رکھتے ہیں،

= یہاں سے یہ حقیقت بھی واضح ہوگئی کہ قرآن قومی محکومیت کی حالت کو کس نظر سے دیکھتا ہے . اس زمانے میں یہودی رومیوں کے ماتحت امن کی زندگی بسر کر رہے تھے اور عرب میں بھی ان کی بڑی بڑی بستیاں تھیں ، لیکن چوں کہ حکومت و فرماں روائی سے محروم ہو چکے تھے ، اس لیے فرمایا کہ یہ دوسروں کے رحم پر زندگی بسر کرنے والے ہیں .

واخوت کے منافی تھی۔ پس صرف "خیر" اور "بہتر" ہونے پر زور دیا گیا جس کی تمام تر روح اخلاق اور معنوی محاسن پر مبنی ھے۔ جس جماعت کا نصب العین یہ ہوگا کہ وہ سب سے زیادہ اچھی اور نیک ہو وہ کبھی مادی طاقتوں کے غرور اور قومی نخوت اور برتری کے مفاسد سے آلودہ نہیں ہوسکتی۔

اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ اگر یہود و نصاری سے ایمان و هدایت کی روح مفقود نہ ہوگئی ہوتی تو وہ آج اس نعمت خیر و برکت کے مستحق ہوتے، لیکن ان کی بڑی تعداد استعداد ایمانی سے محروم ہوگئی ھے۔

دعوت حق کی مخالفت میں سب سے زیادہ حصہ یہودیوں کا ھے، لیکن ان لوگوں کا حال یہ ھے کہ اپنی بد عملیوں اور سرکشیوں سے مغضوب الٰہی ہوچکے ہیں اور دنیا کا کوئی گوشہ نہیں جہاں اپنے بل بوتے پر زندگی بسر کر رھے ہوں۔ جہاں کہیں بھی پناہ ملی ھے ذلت و نامرادی کی پناہ ھے، یعنی یا تو اهل کتاب ہونے کی وجہ سے لوگوں نے چھوڑ رکھا ھے یا پھر حکم راں قوموں نے محکومیت و اطاعت کے قول و اقرار پر زندگی کی مہلت دے دی ھے۔ چنانچہ پہلی حالت عرب میں تھی، دوسری روم اور ایران میں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ تم ان کی مخالفت سے پریشان خاطر ہو۔ وہ وقت دور نہیں جب عرب میں ان کی رہی سہی طاقت کا بھی خاتمہ ہوجائے گا۔ =

وَ مَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝۱۱۵

سو (یاد رکھو!) یہ لوگ نیک کاموں میں سے جو کچھ کرتے ھیں ھرگز ایسا نہیں ھوگا کہ اس کی نا قدری کی جائے (اور رایگاں جائے، انہیں اپنی نیک عملی کا نیک اجر ضرور ملے گا). اور جو لوگ متقی ھیں (وہ خواہ کسی گروہ اور کسی گوشے میں ھوں) اللہ ان کے حال سے بے خبر نہیں ھے ۱۱۵.

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ لَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۱۱۶

(لیکن) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی (اور ایمان وعمل کی راستی سے محروم ھوگئے) تو (وہ کسی حال میں بھی پاداش عمل سے نہیں بچ سکتے) نہ تو مال و دولت کی طاقت انہیں خدا کے عذاب سے بچاسکے گی نہ آل اولاد کی کثرت ھی کچھ کام آئے گی. وہ دوزخی ھیں، ھمیشہ دوزخ میں رھنے والے ۱۱۶.

نیکی کا حکم دیتے ھیں ، برائی سے روکتے ھیں ، بھلائی کے تمام کاموں میں تیز گام ھیں اور بلا شبہ ان لوگوں میں سے ھیں جو نیک کردار ھیں ۱۱۴ ۔

۱۱۳ و ۱۱۴ (و) اور یہ جو یہود اور نصاری کی بدعملیوں اور محرومیوں پر بار بار زور دیا گیا تو اس سے یہ مقصود نہیں ھے کہ ان میں کوئی آدمی بھی راست باز نہیں ۔ نہیں ، سب کا حال یکساں نہیں ھو سکتا ۔ بلا شبہ ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ھیں جو ایمان وعمل کی راہ میں استوار ھیں ۔ نیکی کا حکم دیتے ھیں ، برائی سے روکتے ھیں اور عبادت الہی میں سر گرم رھتے ھیں ۔ لیکن ایسے لوگوں کی تعداد بہت ھی کم ھے ۔ غالب تعداد انہیں لوگوں کی ھے جو ایمان وعمل کی روح یک قلم کھو چکے ھیں ۔ اور یہ ظاھر ھے کہ جب کبھی کسی جماعت کی نسبت رائے قائم کی جائے گی تو اکثریت کی حالت دیکھی جائے گی نہ کہ خال خال افراد کی ۔

ھاں ، اھل کتاب میں جو لوگ ایمان و عمل کی سچائی رکھتے ھیں ضروری ھے کہ اپنی نیک عملی کا نیک اجر پائیں ۔ خدا کا قانون مکافات کسی خاص گروہ اور نسل ھی کے لیے نہیں ھے بلکہ تمام نوع انسانی کے لیے ھے ۔ جو انسان بھی راست باز اور نیک کردار ھو گا خدا کے حضور اپنا اجر پائے گا ۔

الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖۚ	حال یہ ہے کہ تمہارے خلاف
وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ	فتنہ انگیزی میں کمی کرنے والے
قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ	نہیں . جس بات سے تمہیں نقصان
اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۞ ۱۱۸	پہنچے وہی انہیں اچھی لگتی

ہے . ان کی دشمنی تو ان کی باتوں ہی سے ظاہر ہے ، لیکن جو کچھ دلوں میں چھپا ہے وہ اس سے بھی بڑھ کر ہے . اگر تم سمجھ بوجھ رکھتے ہو تو ہم نے (فہم و بصیرت کی) نشانیاں تم پر واضح کردیں ۱۱۸ .

هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ	دیکھو ! تمہارا حال تو یہ ہے کہ
وَلَا یُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ	تم ان سے دوستی رکھتے ہو ،

۱۱۸ –(ز) اور چوں کہ اہل کتاب بھی قریش مکہ کی طرح تمہاری مخالفت میں کمر بستہ ہوگئے ہیں ، اس لیے ضروری ہے کہ تم بھی ان سے چوکنے ہوجاؤ اور انہیں اپنا ہم راز و معتمد نہ بناؤ . ان کی دشمنی تو ان کی باتوں ہی سے ٹپک رہی ہے ، لیکن دلوں میں جو کچھ چھپا ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہے . =

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝١١٧

دنیا کی اس زندگی میں یہ لوگ جو کچھ بھی خرچ کرتے ہیں اس کی مثال ایسی ہے جیسے اس ہوا کا چلنا جس کے ساتھ پالا ہو۔ (فرض کرو!) ایک گروہ نے اپنے اوپر ہر طرح کی محنت و مشقت برداشت کرکے ایک کھیت تیار کیا ہو، لیکن پالا پڑے اور پورا کھیت برباد ہوکر رہ جائے (۱۸۸) (سو یہی حال ایسے لوگوں کا ہوا)۔ اور (یاد رکھو!) یہ جو کچھ انہیں پیش آیا تو اس لیے نہیں کہ خدا نے ان پر ظلم کیا ہو، یہ خود اپنے ہاتھوں اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں ۱۱۷۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ

مسلمانو! ایسا نہ کرو کہ اپنے آدمیوں کے سوا کسی دوسرے کو اپنا ہم راز اور معتمد بناؤ۔ ان لوگوں کا (یعنی دشمنوں کا)

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ	اگر تمہارے لیے کوئی بھلائی
تَسُؤْهُمْ ؗ وَ اِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ	کی بات ہو جائے تو انہیں برا
يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا	لگے، برائی ہو جائے تو بڑے
وَ تَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ	ہی خوش ہوں (۱۹۰) . لیکن
شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ	(یاد رکھو!) اگر تم نے صبر
مُحِيْطٌ ع ۱۲۰ وَ اِذْ غَدَوْتَ	کیا (یعنی مصائب اور مشکلات
مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ	میں ثابت قدم رہے) اور تقوے
مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَ اللّٰهُ	کی راہ اختیار کی (یعنی احکام
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ ۱۲۱	حق کی نافرمانی سے پوری

۱۲ ع ۳

طرح بچتے رہے) تو ان کا مکر و فریب تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گا. (جیسے کچھ بھی ان کے کرتوت ہیں) خدا کی قدرت انہیں گھیرے ہوئے ہے ۱۲۰ . اور (اے پیغمبر! وہ وقت یاد کرو) جب تم صبح سویرے اپنے گھر سے نکلے تھے اور (احد کے

= پیدا ہو گئی تو پھر ممکن نہیں تمہارے مخالف تم پر فتح مند ہوسکیں یا ان کی مخالفانہ تدبیریں تمہارا کچھ بگاڑ سکیں.

بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَ اِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖۚ وَ اِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝١١٩

لیکن ان کا حال یہ ہے کہ وہ تمہیں (ایک لمحے کے لیے بھی) دوست نہیں رکھتے۔ تم اللہ کی کتاب پر ایمان رکھنے والے ہو، جتنی کتابیں بھی نازل ہوئی ہیں (اس لیے قدرتی طور پر ان کی کتاب کے لیے بھی تمہارے دل میں عزت ہے : لیکن ان کا حال دوسرا ہے) وہ جب کبھی تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں "ہم بھی ایمان والے ہیں" لیکن جب اکیلے میں ہوتے ہیں تو تمہارے خلاف جوش غضب میں اپنی بوٹیاں نوچنے لگتے ہیں۔ (غور کرو! ایسے لوگوں کو اپنا ہم راز بنانا اور قوم کے بھیدوں اور تدبیروں سے آگاہ کردینا کیوں کر جائز ہوسکتا ہے؟ اے پیغمبر! تم ان اعداء حق سے جو جوش غضب میں اپنی بوٹیاں نوچ رہے ہیں) کہہ دو : (اتنا ہی نہیں، بلکہ) جوش غضب میں اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالو (لیکن جو کچھ ہونے والا ہے وہ تو ہو ہی کر رہے گا) (۱۸۹)۔ (اور یاد رکھو!) خدا وہ سب کچھ جانتا ہے جو انسان کے سینوں میں پوشیدہ ہے ۱۱۹۔

= اگر تمہارے اندر صبر اور تقوے کی روح =

اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا لا وَ اللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ط وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ ۱۲۲

پھر جب (ایسا ہوا تھا کہ) تم میں سے (یعنی مسلمانوں میں سے) دو جماعتوں نے ارادہ کیا تھا کہ ہمت ہار دیں (اور واپس لوٹ چلیں) حالانکہ اللہ ان کا مددگار تھا جو ایمان رکھنے والے ہیں، انھیں تو چاہیے کہ (ہر حال میں) اللہ پر بھروسا رکھیں ۱۲۲ .

وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ج فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ ۱۲۳

اور دیکھو! یہ واقعہ ہے کہ اللہ نے بدر کے میدان جنگ میں تمھیں فتح مند کیا تھا حالانکہ تم بڑی ہی گری ہوئی حالت میں تھے (اور تمھاری کام یابی کا کوئی وہم و گمان بھی نہیں کرسکتا تھا) . پس اللہ سے ڈرو (اور اس کی نافرمانی سے بچو!) تاکہ تم میں اس کی نعمتوں کی قدر پہچاننا پیدا ہوجائے ۱۲۳.

= کمزور پڑ گئی تھی ، اس کا نتیجہ وہی ہونا تھا جو بالآخر پیش آیا .

میدان میں) لڑائی کے لیے مسلمانوں کو جا بجا مورچوں پر بٹھا رہے تھے اور اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے ۱۲۱ .

۱۲۱ و ۱۲۲ - جنگ بدر اور احد کے تجربوں سے استشہاد جن کے نتائج نے ثابت کر دیا تھا کہ صبر اور تقوے کے بغیر کبھی نصرت و کامرانی حاصل نہیں ہو سکتی . صبر سے مقصود یہ ہے کہ مشکلات و مصائب کا ہمت اور ثابت قدمی کے ساتھ مقابلہ کیا جائے . تقوے کی حقیقت یہ ہے کہ (۱۹۱) احتیاط و پرہیزگاری کی روح پیدا ہو . جنگ بدر کے موقع پر یہ دونوں قوتیں تم میں موجود تھیں اس لیے تمھاری مٹھی بھر تعداد نے دشمن کی بہت بڑی تعداد کو شکست دے دی ، لیکن احد کے میدان میں تم نے کمزوری دکھائی ، صبر اور تقوے کی آزمایش میں پورے نہ اترے . نتیجہ یہ نکلا کہ نقصان اٹھایا اور دشمن کو شکست نہ دے سکے .

اس سلسلے میں متعدد اصولی مہمات واضح کی گئی ہیں :

(الف) جنگ احد کے موقع پر کثرت رائے سے یہ بات قرار پا گئی تھی کہ شہر سے نکل کر دشمن کا مقابلہ کیا جائے . چنانچہ مسلمان نکلے لیکن منافقوں نے لوگوں کو بھکانا شروع کر دیا ، نتیجہ یہ نکلا کہ دو قبیلے بددل ہو گئے . اس طرح ابتدا ہی سے صبر اور تقوے کی روح =

بِهٖ ۭ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۙ ۱۲۶

کہ تمہارے لیے (فتح مندی) کی خوش خبری ہو اور تمہارے دل اس کی وجہ سے مطمئن ہو جائیں۔ مدد و نصرت جو کچھ بھی ہے اللہ ہی کی طرف سے ہے، اس کی طاقت سب پر غالب ہے اور وہ اپنے تمام کاموں میں حکمت رکھنے والا ہے ۱۲۶۔

لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ۝ ۱۲۷ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ ۱۲۸

(اور نیز اس لیے) تاکہ منکرین حق کی طاقت کا ایک حصہ بے کار کردے یا انہیں اس درجہ ذلیل و خوار کردے کہ نامراد ہوکر الٹے پاؤں پھر جائیں ۱۲۷۔ (اے پیغمبر!) اس معاملے میں (یعنی دشمنان حق کے بخشے جانے یا نہ بخشے جانے میں) تمہیں کوئی دخل نہیں (تمہارا کام یہ ہے کہ لوگوں کو راہ حق کی دعوت دو اور کسی حال میں بھی ان کی طرف سے مایوس نہ ہو)۔ یہ اللہ کے ہاتھ ہے کہ چاہے تو ان سے درگزرے اور چاہے تو انہیں عذاب دے، کیوں کہ یقینا وہ ظلم کرنے والے ہیں ۱۲۸۔

---

۱۲۸ و ۱۲۹ - (ب) ضمنا اس حقیقت کی طرف اشارہ =

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۞ ١٢٤ بَلٰٓى لا اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا وَ يَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۞ ١٢٥

(اے پیغمبر! وہ وقت بھی یاد کرو) جب تم (میدان جنگ میں) ایمان والوں سے یہ کہہ رہے تھے کہ "کیا تمھارے لیے یہ بات کافی نہیں کہ اللہ (دشمن کے تین ہزار آدمیوں کے مقابلے میں) تین ہزار نازل کیے ہوئے فرشتوں سے تمھاری مدد فرمائے؟" ١٢٤.

ہاں، بلا شبہ اگر تم صبر کرو اور تقوے کی راہ اختیار کرو اور پھر ایسا ہو کہ دشمن اسی دم تم پر چڑھ آئے تو تمھارا پروردگار (صرف تین ہزار فرشتوں ہی سے نہیں، بلکہ) پانچ ہزار نشان رکھنے والے فرشتوں سے تمھاری مدد کرے گا (١٩٢) ١٢٥ .

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ

اور (یاد رکھو!) یہ بات جو کہی گئی تو صرف اس لیے

مسلمانو! سود کی کمائی سے اپنا پیٹ نہ بھرو جو (قرض کی اصلی رقم میں مل کر) دوگنی چوگنی ہو جاتی ہے۔ اللہ سے ڈرو (اور اس کی نا فرمانی سے بچو) تا کہ اپنے مقصد میں کام یاب ہو ۱۳۰ ۔

۱۳۰ - (ج) اے پیروان دعوت حق! جو ٹھوکر تمہیں جنگ احد میں لگی ہے اگر چاہتے ہو کہ اس سے عبرت پکڑو تو چاہیے کہ ان آلودگیوں سے پاك و صاف ہو جاؤ جو تمہارے دلوں میں کمزوری کا روگ پیدا کرنے والی ہیں۔ ازاں جملہ مال و دولت کی حرص ہے۔ جب تك یہ روگ دلوں میں موجود ہے جان فروشی کی سچی روح پیدا نہیں ہو سکتی۔

پیغمبر اسلام (صلعم) نے ایك خاص گھاٹی پر جو نقشۂ جنگ میں بڑی اہمیت رکھتی تھی ایك جماعت متعین کر دی تھی اور حکم دیا تھا کہ اس جگہ سے نہ ہلیں۔ لیکن جب مسلمانوں کے فتح مندانہ مقابلے نے دشمنوں کے پاؤں اکھاڑ دیے تو یہ جماعت (بجز دس آدمیوں کے) مال غنیمت لوٹنے کی طمع میں بے قابو ہو گئی اور مورچہ چھوڑ کر لوٹ مار شروع کر دی۔ دشمنوں نے جب یہ حال دیکھا تو فورا پلٹ پڑے اور بے خبری میں حملہ کر دیا۔ یہی حادثہ ہے جس نے مسلمانوں کی فتح شکست سے بدل دی تھی۔ =

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي	آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے
الْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ	اللہ ہی کے لیے ہے . وہ جسے
وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ	چاہے بخش دے ، جسے چاہے
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ع ١٢٩	عذاب دے (کوئی نہیں جو
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا	اس کا ہاتھ پکڑنے والا
الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ س	ہو) (١٩٣) اور (یاد رکھو!)
وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ	وہ بخشنے والا اور بڑی ہی
تُفْلِحُوْنَ ۝ ع ١٣٠	رحمت رکھنے والا ہے (١٩٤) ١٢٩

١٣ ع ٤

= کہ ظلم و کفر کرنے والوں کی بد عملیاں کتنی ہی سخت کیوں نہ ہوں لیکن ہادی و مصلح کو ان کی ہدایت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے اور نہ رحمت و بخشش کی طلب کے سوا کوئی اور جذبہ اپنے اندر پیدا کرنا چاہیے . بخشنا یا نہ بخشنا خدا کا کام ہے اور اسی پر چھوڑ دینا چاہیے .

جنگ احد میں خود پیغمبر اسلام پر دشمنوں نے پے در پے حملے کیے اور انہیں ہلاک کر ڈالنا چاہا ، تاہم خدا نے پسند نہیں کیا کہ دشمنوں کی ہدایت و بخشش کی طلب کے سوا کوئی جذبہ ان کے قلب مطہر میں پیدا ہو (صلی اللہ علیہ وسلم)

وَ اتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْٓ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ ۚ۱۳۱ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۱۳۲ وَ سَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ۙ۱۳۳	اور (دیکھو!) اس آگ کے عذاب سے ڈرو جو منکروں کے لیے تیار کی گئی ہے ۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرو تا کہ رحمت الٰہی کے مستحق ہو جاؤ ۱۳۲۔ اپنے پروردگار کی بخشایش کی طرف

= چنانچہ یہی وجہ ہے کہ فرمایا "و اطیعوا اللہ و الرسول لعلکم ترحمون" .

ضمناً متقی انسانوں کے اوصاف کا ذکر کہ :

۱ – خوش حالی ہو یا تنگ دستی ہر حال میں خدا کا دیا ہوا مالِ اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں .

۲ – غصے میں بے قابو نہیں ہو جاتے .

۳ – لوگوں کے قصور بخش دیتے ہیں .

٤ – اگر گناہ میں پڑجائیں تو فوراً متنبہ ہوتے اور اللہ کے حضور توبہ و استغفار کا سر جھکا دیتے ہیں .

= چوں کہ مورچہ چھوڑنے والوں کی لغزش
کا اصلی سبب مال و دولت کی طمع تھی اور مال
و دولت کی طمع کا ایک بڑا آلہ سود کا لین دین تھا،
اس لیے خصوصیت کے ساتھ یہاں اس کا ذکر کیا گیا .
سود درسود کی وجہ سے بڑی بڑی رقمیں قرض داروں کے
سر چڑھ گئی تھیں . قدرتی طور پر ان کا چھوڑنا لوگوں
پر شاق گزرتا تھا، پس حکم الٰہی ہوا کہ تمھارے دلوں
کے تزکیے کے لیے اسی بات میں سب سے بڑی آزمایش
ہے . سود درسود کی وجہ سے کتنی ہی رقم قرض داروں
پر کیوں نہ چڑھ گئی ہو لیکن اسے یك قلم چھوڑ دو .
علاوہ بریں جنگ احد کی شکست کا اصلی سبب یہی تھا
کہ نظم و اطاعت (یعنی ڈسپلن) کی روح پوری طرح پیدا
نہیں ہوئی تھی، اس لیے ضروری تھا کہ اب کسی ایسی
بات پر زور دیا جائے جس کی فوری تعمیل میں اطاعت
و فرماں برداری کی پوری پوری آزمایش ہو جائے .
ظاہر ہے کہ یہ آزمایش سود لینے کی ممانعت سے زیادہ
اور کسی بات میں نہیں ہو سکتی . سود کی حرمت سے
قرض خواہوں کو ایك ایسی بات چھوڑ دینی پڑتی تھی
جسے صدیوں سے اپنا جائز حق سمجھتے آئے تھے اور ان کی
مال و دولت کی افزایش کا سب سے بڑا ذریعہ تھا . =

تو فورا اللہ کی یاد ان میں جاگ اٹھتی ہے (اور اپنے ضمیر کی ملامت محسوس کرنے لگتے ہیں). پس وہ خدا سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں اور جو کچھ ہو چکا ہے اس پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے. اور خدا کے سوا کون ہے جو گناہوں کا بخشنے والا ہو؟ ۱۳٥ .

أُولَـٰئِكَ جَزَآؤُهُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّٰتٌ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۚ وَنِعْمَ أَجْرُ ٱلْعَٰمِلِينَ ۝١٣٦ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ فَٱنظُرُوا۟ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُكَذِّبِينَ ۝١٣٧

بلا شبہ یہی لوگ ہیں کہ ان کے پروردگار کی طرف سے ان کے لیے عفو و بخشش کا اجر ہے اور (نعیم ابدی کے) باغ ہیں، ایسے باغ جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں (اس لیے وہ کبھی خشک ہونے والے نہیں). وہ ہمیشہ انہیں باغوں میں رہیں گے.

اور (دیکھو!) کیا ہی اچھا بدلا ہے جو کام کرنے والوں کے حصے میں آئے گا! ۱۳٦ (اور دیکھو!) تم سے پہلے بھی دنیا میں (قوموں کے عروج و زوال کے) دستور اور قوانین رہ چکے ہیں (اور وہ

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِى السَّرَّآءِ	تیز گام ہو جاؤ۔ نیز اس جنت
وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ	کی طرف جس کے پھیلاؤ کا
وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ	یہ حال ہے کہ تمام آسمان و زمین
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۚ۱۳۴	کی چوڑائی ایک طرف اور
وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً	اکیلا اس کا پھیلاؤ ایک طرف
اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا	اور جو متقی انسانوں کے لیے تیار
اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ص	کی گئی ہے۱۳۳۔ وہ متقی انسان
وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ	جن کے اوصاف یہ ہیں کہ
اِلَّا اللّٰهُ قف ص وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى	خوش حالی ہو یا تنگ دستی
مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۱۳۵	لیکن ہر حال میں (خدا کے لیے)

مال خرچ کرتے ہیں، غصے میں آکر بے قابو نہیں ہو جاتے اور لوگوں کے قصور بخش دیتے ہیں۔ (وہ نیک کردار ہیں) اور اللہ نیک کرداروں کو دوست رکھتا ہے۱۳۴۔ نیز وہ لوگ کہ جب کبھی ان سے کوئی سخت برائی کی بات ہو جاتی ہے یا اپنی جانوں کو (آلودۂ معصیت ہو کر) مصیبت میں ڈال دیتے ہیں

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۱۳۸

یہ لوگوں (کی فہم و بصیرت) کے لیے ایک بیان ہے اور ان لوگوں کے لیے جو متقی ہیں ہدایت اور موعظت ہے۱۳۸ .

= کیا اہمیت رکھتی ہے؟ اصلی چیز جو سوچنے کی ہے وہ تمہارے دلوں کی ایمانی قوت ہے . اگر تمہارے اندر ایمان کی سچی روح موجود ہے تو پھر دنیا میں رفعت و سر بلندی صرف تمہارے ہی لیے ہے .

علاوہ بریں یہ حادثہ اگرچہ بظاہر شکست ہے ، لیکن بہ باطن چند در چند مصلحتیں اور حکمتیں رکھتا ہے . ازاں جملہ یہ کہ کھرے کھوٹے کی آزمایش ہوگئی اور جو منافق اور کچے دل کے آدمی اسلامی جمعیت میں ملے ہوئے تھے ان کے چہرے بے نقاب ہو گئے . اور ازاں جملہ یہ کہ لوگوں کو جنگ کے نازک اور فیصلہ کن معاملات کا ذاتی تجربہ ہوگیا . تجربے اور مشاہدے کے بعد ان کے قدم زیادہ محتاط ہو جائیں گے . سب سے بڑھ کر یہ کہ بعض مسلمانوں کے دلوں میں کم زوریاں پیدا ہوگئی تھیں . وہ اس ٹھوکر کے لگنے سے دور ہوگئیں اور ان کا عزم و ایمان زیادہ مضبوط اور بے داغ ہوگیا .

تمہارے لیے معطل نہیں ہو جائیں گے) پس دنیا کی سیر کرو اور دیکھو کہ جو لوگ احکام حق کو جھٹلانے والے تھے ان کا انجام کیا ہوا اور پاداش عمل میں کیسے نتائج پیش آئے؟ ۱۳۷ ۔

۱۳۷ تا ۱٤۰ (د) اور یاد رکھو! یہ جو کچھ تمھیں پیش آرہا ہے تو صرف تمہارے ہی لیے نہیں ہوا ہے، بلکہ ہمیشہ قانون الٰہی کی ایسی کار فرمائیاں رہ چکی ہیں ۔ جو جماعت احکام حق پر عمل کرتی ہے کام یاب ہوتی ہے، جو اعتراض کرتی ہے تباہ و برباد ہو جاتی ہے ۔

دنیا میں نکلو اور خدا کی زمین کی سیر کرو ۔ اس کے ہر گوشے میں تم دیکھو گے کہ برباد شدہ قوموں کے آثار اجڑی ہوئی آبادی کے کھنڈر اور سر بفلک محلوں کی گری ہوئی دیواریں زبان حال سے اپنا افسانۂ عبرت سنا رہی ہیں ۔

(ہ) تمھیں جنگ احد میں جو ٹھوکر لگی ہے تو چاہیے کہ اس سے عبرت پکڑو اور آیندہ کے لیے اپنے اعمال کی نگہ داشت کرو ۔ یہ نہیں ہونا چاہیے کہ اس کی کوفت میں ایسے کھوئے جاؤ کہ آیندہ کے لیے ہمت ہار بیٹھو ۔ یہ جنگ کا میدان ہے، کبھی ایک فریق جیتتا ہے، کبھی دوسرے کی باری آتی ہے ۔ بدر میں تمہاری چوٹ ان پر لگی تھی، احد میں ان کی تم پر لگ گئی ۔ لیکن جماعتوں کی کشمکش کی تاریخ میں ایک دو میدانوں کی ہار جیت =

نہیں ھے . اور اس لیے کہ تم میں سے ایك گروہ کو (ایام و وقائع کے نتیجوں اور عبرتوں کا) شاھد حال بنا دے (وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے کہ احکام حق کی نافرمانی سے کیسے کچھ نتیجے پیش آسکتے ھیں) . اور اللہ ظلم کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۱۴۰.

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ۱۴۱

نیز اس حادثے میں مصلحت بھی تھی کہ جو لوگ ایمان رکھنے والے ھیں انھیں (اس حادثے کے تجربے و بصیرت کے ذریعے تمام کمزوریوں اور لغزشوں سے) پاك کردے اور جو منکرین حق ھیں انھیں (اھل ایمان کی مزید قوت و استعداد کے ذریعے) نیست و نابود کردے ۱۴۱ .

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ ۱۴۲

(مسلمانو!) کیا تم سمجھتے ھو (محض ایمان کا دعوٰی کر کے) جنت میں داخل ھو جاؤ گے (اور ایمان اور عمل کی آزمایشوں سے تمھیں گزرنا نہیں پڑے گا) حالانکہ ابھی تو وہ موقع پیش ھی نہیں آیا کہ اللہ تمھیں آزمایش میں ڈال کر نمایاں کردیتا کون لوگ راہ حق میں پوری پوری کوشش کرنے والے ھیں اور کتنے ھیں

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا
وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ۝١٣٩ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ
قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ
مِّثْلُهٗ ط وَتِلْكَ الْاَيَّامُ
نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ج
وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ط
وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ لا ١٤٠

اور (دیکھو!) نہ تو ہمت ہارو
نہ غمگین ہو، تم ہی سب سے
سر بلند ہو بشرطیکہ تم سچے
مومن ہو ١٣٩ . اگر تم نے
(احد کی لڑائی میں) زخم کھایا
ہے تو دشمنوں کو بھی ویسے ہی
زخم (بدر میں) لگ چکے ہیں .
(پھر تم اس حادثہ پر غمگین
اور ملول کیوں ہو؟) در اصل
یہ (ہار جیت کے) اوقات ہیں جنھیں ہم انسانوں میں ادھر ادھر پھراتے رہتے ہیں . (کبھی ایک گروہ کے حق میں میدان جنگ کا فیصلہ ہوتا ہے، کبھی دوسرے کے حق میں . پس یہ کوئی ایسی بات نہیں جس کی وجہ سے تم ہمت ہار بیٹھو) . اور (علاوہ بریں یہ حادثہ مصلحتوں سے بھی خالی نہ تھا . یہ اس لیے تھا) تاکہ اس بات کی آزمایش ہو جائے کہ کون سچا ایمان رکھنے والا ہے، کون

وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ	وقتوں میں ظاہر ہوے اور
فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ	راہ حق کی دعوت دے کر دنیا
وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝ ١٤٤	سے چلے گئے) . پھر اگر ایسا

ہو کہ وہ وفات پائیں (اور بہر حال انہیں ایک دن وفات پانا ہے) یا (فرض کرو) ایسا ہو کہ لڑائی میں قتل ہوجائیں تو کیا تم الٹے پاؤں راہ حق سے پھر جاؤگے (اور ان کے مرنے کے ساتھ ہی تمہاری حق پرستی بھی ختم ہوجائے گی ؟) اور جو کوئی راہ حق سے الٹے پاؤں پھر جائے گا تو وہ (اپنا ہی نقصان کرے گا) خدا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا . جو لوگ شکر گزار ہیں (یعنی نعمت حق کی قدر سمجھنے والے ہیں) وہ وقت دور نہیں کہ خدا انہیں ان کا اجر عطا فرمائے ١٤٤ .

١٤٤ – (ز) اس اصل عظیم کی طرف اشارہ کہ بناء کار اصول اور عقائد ہیں نہ کہ شخصیت افراد . کوئی شخصیت کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو لیکن اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ کسی اصل اور سچائی کی راہ دکھانے والی ہے . پس اگر کسی وجہ سے شخصیت ہم میں موجود نہ رہے یا درمیان سے ہٹ جائے تو ہم سچائی کی راہ سے کیوں منہ موڑ لیں یا اداے فرض میں کیوں کوتاہی کریں ؟ =

جو مشکلوں اور شدتوں میں ثابت قدم رہنے والے ہیں؟ ۱۴۲ .

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ (اور دیکھو!) یہ واقعہ ہے کہ
الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ ص جب تک موت کا سامنا نہیں
فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ ہوا تھا تم راہ حق میں مرنے
تَنْظُرُونَ ع ۱۴۳ کی آرزوئیں کیا کرتے تھے

۱۴ ع ٥

(اور مصر تھے کہ مدینے کے باہر نکل کر دشمنوں کا مقابلہ کریں) لیکن پھر ایسا ہوا کہ موت تمھاری آنکھوں کے سامنے آگئی اور تم کھڑے تک رہے تھے۱۴۳ .

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ ج اور محمد اس کے سوا کیا ہیں
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط کہ اللہ کے رسول ہیں اور ان
أَفَائِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ سے پہلے بھی اللہ کے رسول
انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ط گزر چکے ہیں (جو اپنے اپنے

۱۴۲ – (و) صرف ایمان کا اقرار کر لینے سے ایمان کی برکتیں اور کامرانیاں حاصل نہیں ہوجائیں گی . شرط کامیابی یہ ہے کہ آزمایش عمل میں ثابت قدمی دکھلاؤ .

وَ مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَ مَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَ مَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَ سَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَ كَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِىٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ مَا ضَعُفُوْا وَ مَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾

اور (یاد رکھو!) خدا کے حکم کے بغیر کوئی جان مر نہیں سکتی. ھر جان کے لیے ایك خاص وقت ٹھیرا دیا گیا ھے (پھر موت کے ڈر سے کیوں تمھارے قدم پیچھے ھٹیں؟) اور جو کوئی دنیا کے فائدے پر نظر رکھتا ھے ھم اسے دنیا میں سے دیں گے، جو کوئی آخرت کے ثواب پر نظر رکھتا ھے اسے آخرت کا ثواب ملے گا. ھم (نعمت حق کے) شکر گزاروں کو ان کی نیك عملی کا اجر ضرور دیں گے ۱۴۵. اور (دیکھو!) کتنے ھی نبی ھیں جن کے ساتھ ھو کر بہت سے با خدا لوگوں نے (راہ حق میں)

= سچائی کی وجہ سے شخصیت قبول کی جاتی ھے، یہ بات نہیں ھے کہ شخصیت کی وجہ سے سچائی سچائی ھوگئی ھو.

جنگ احد میں کسی مخالف نے یہ بات پکار دی تھی کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم مارے گئے. یہ سن کر بہت سے مسلمانوں کے دل بیٹھ گئے. بعضوں نے کہا: جب پیغمبر نہ رھے تو اب لڑنے سے کیا فائدہ؟ کچھ لوگ جو منافق تھے انہوں نے علانیہ کوسنا شروع کردیا کہ اگر یہ نبی ھوتے تو ممکن نہ تھا کہ جنگ میں مارے جاتے. یہاں اسی واقعے کی طرف اشارہ کیا گیا ھے. پیغمبر اسلام خدا کے پیغمبر ھیں اور ظاھر ھے کہ انہیں بھی ایک دن دنیا سے جانا ھے جس طرح تمام پچھلے رسول دنیا سے گزرچکے ھیں. پھر اگر وہ دنیا سے گزر گئے تو تم حق پرستی کی راہ سے پھر جاؤ گے اور تمہاری حق پرستی حق کے لیے نہیں بلکہ محض ایک خاص شخصیت کے لیے تھی؟ فرض کرو جنگ احد والی بات سچ ھوتی تو پھر کیا ان کی موت کے ساتھ تمہاری خدا پرستی پر بھی موت طاری ھوجاتی؟ اگر تم حق کے لیے لڑ رھے تھے تو جس طرح وہ ان کی زندگی میں حق تھا اسی طرح ان کے بعد بھی حق ھے اور ھمیشہ حق رھے گا.

ذُنُوبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝۱۴۷

(لیکن) ان کی زبانوں سے اس کے سوا کچھ نہ نکلتا تھا کہ ”خدایا! ہمارے گناہ بخش دے۔ ہم سے ہمارے کام میں جو زیادتیاں ہوگئی ہوں ان سے درگذر فرما، ہمارے قدم راہ حق میں جمادے اور منکرین حق کے گروہ پر ہمیں فتح مند کر“ ۱۴۷۔

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْیَا وَ حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝۱۴۸ ع

(جب ان کے ایمان و عمل کا یہ حال تھا) تو خدا نے بھی انہیں دونوں جہان میں اجر عطا فرمایا۔ دنیا کا بھی ثواب دیا (کہ فتح و کامرانی ان کے حصے میں آئی) اور آخرت کا بھی ثواب دیا (کہ نعیم ابدی کے مستحق ہوئے)۔ اور اللہ تو انہیں لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو نیک کردار ہوتے ہیں ۱۴۸۔

۲۵
ع
۶

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

مسلمانو! اگر تم ان لوگوں کے کہنے میں آگئے جنہوں نے

جنگ کی ، لیکن کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ان سختیوں کی وجہ سے جو انہیں خدا کی راہ میں پیش آئی ہوں بے ہمت ہو گئے ہوں اور نہ ایسا ہوا کہ کمزور پڑ گئے ہوں یا (ان کی عزت نفس نے یہ بات گوارا کرلی ہو کہ ظالموں کے سامنے) عجز و بے چارگی کا اظہار کریں . (بے ہمتی ، کمزوری اور حریف کے سامنے اعتراف عجز وہ باتیں ہیں جن سے باخدا آدمی کا دل کبھی آشنا نہیں ہو سکتا) . اور اللہ انہیں لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو مشکلوں مصیبتوں میں ثابت قدم رہتے ہیں ١٤٦ .

وَ مَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا

اور پھر سختیوں اور مصیبتوں کا کتنا ہی ہجوم کیوں نہ ہو

---

١٤٦ - (ح) سچا مومن وہ ہے جو شدتوں اور محنتوں میں نہ تو بے ہمت ہو ، نہ کمزور پڑے اور نہ کسی حال میں بھی ظالموں کے آگے عجز و بے چارگی کا اظہار گوارا کرے . قرآن کہتا ہے : وھن ، ضعف اور استکانة للخصم اس میں نہیں ہو سکتی" . "وھن" یہ ہے کہ بے ہمت ہو کر بیٹھ رہے . "ضعف" یہ ہے کہ میدان میں نکلے مگر کمزوری دکھائے . "استکانة للخصم" یہ ہے کہ لاچار ہو کر حریف کے آگے گڑگڑانے لگے .

سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَکُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَ بِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِیْنَ ۝۱۵۱

وہ وقت دور نہیں کہ ہم منکرین حق کے دلوں میں تمہاری ہیبت بٹھادیں گے. یہ اس لیے ہوگا کہ انہوں نے خدا کے ساتھ ان ہستیوں کو بھی (خدائی میں) شریك ٹھیرالیا ہے جن کے لیے اس نے کوئی سند نازل نہیں کی (۱۹۵) ان لوگوں کا (بالآخر) ٹھکانا دوزخ ہے اور جو ظالم ہیں تو ان کا ٹھکانا کیا ہی برا ٹھکانا ہوا ۱۵۱ .

---

۱۵۱ - (ی) اس اصل عظیم کی طرف اشارہ کہ جن لوگوں کے سامنے اعتقاد و ہدایت کی کوئی روشن و ثابت حقیقت نہیں ہوتی اور خدا کو چھوڑ کر اعتماد و پرستش کے بہت سے ٹھکانے بنا لیتے ہیں . ان کے اندر عزم و یقین کی وہ روح نہیں ہوسکتی جو اہل حق و ایمان کے لیے مخصوص ہے . وہ جب کبھی کسی ایسی جماعت کے مقابلے میں نکلیں گے جو ایمان و یقین کی روح سے معمور ہوگی تو خواہ کتنی ہی طاقت و شوکت رکھتے ہوں لیکن کبھی اسے مرعوب نہیں کرسکیں گے . =

يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝١٤٩ کفر کی راہ اختیار کی ہے (اور جو تمہیں دشمنوں کی کثرت اور طاقت سے ڈراتے ہیں اور جنگ سے باز رہنے کی نصیحتیں کرتے ہیں) تو (یاد رکھو!) وہ تمہیں راہ حق سے الٹے پاؤں پھرا دیں گے اور نتیجہ یہ نکلے گا کہ (سعادت کی راہ چل کر پھر) تباہی و نامرادی میں جا گرو گے ۱٤۹.

بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۝١٥٠ (یہ دشمنان حق تمہارے کارساز و رفیق نہیں ہوسکتے) تمہارا کارساز و رفیق تو اللہ ہے، مدد کرنے والوں میں اس سے بہتر مددگار کون ہوسکتا ہے؟ ۱٥۰.

---

۱٤۹ و ۱٥۰ - (ط) اعداء حق اس موقع سے فائدہ اٹھا کر تمہیں ایسی راہ لگانا چاہتے ہیں کہ راہ حق سے بے دل ہوجاؤ. وہ تمہیں دشمنوں کی کثرت و طاقت کے افسانے سنا کر مرعوب کرنا چاہتے ہیں، لیکن اگر تم راہ حق میں ثابت قدم رہے اور انسانی طاقتوں کی جگہ اللہ کی کارسازی و رفاقت پر بھروسا رکھا تو وہ وقت دور نہیں جب تمہاری ہیبت سے ان کے دل کانپ اٹھیں گے.

عَنۡكُمۡ ۚ وَاللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝١٥٢

دکھائی اور جنگ کے بارے میں باھم دگر جھگڑنے لگے.

(ایك گروہ نے کہا: اب مورچے پر ٹھیرے کی کیا ضرورت ھے؟ دوسرے نے کہا: نہیں، ھم تو آخر تك یہیں جمے رھیں گے) اور بالآخر (اپنے سردار کے حکم سے کہ اللہ کا رسول تھا) نافرمانی کر بیٹھے. تم میں کچھ لوگ تو ایسے تھے جو دنیا کے خواھش مند تھے (یعنی مال غنیمت کے پیچھے پڑ گئے). کچھ ایسے تھے جن کی نظر آخرت پر تھی (یعنی مال غنیمت سے بے پروا ھو کر اپنی جگہ جمے رھے اور شہید ھوے). پھر ھم نے تمھارا رخ دشمنوں کی طرف سے پھرا دیا تاکہ تمھیں (اس حادثے سے) آزمائیں (اور اس طرح تمھاری فتح شکست سے بدل گئی). بہرحال خدا نے تمھارا قصور معاف کر دیا (١٩٦) اور بلاشبہ وہ مومنوں کے لیے بڑا ھی فضل رکھنے والا ھے ١٥٢.

١٥٢ – (ك) منافق تمھیں جنگ احد کی شکست یاد دلا کر ڈرا رھے ھیں تاکہ آیندہ دشمنوں کے مقابلے کی جرأت نہ کرو. لیکن تم اچھی طرح جانتے ھو کہ احد کے میدان میں جو کچھ پیش آیا اس کی حقیقت کیا ھے. خدا کا وعدۂ نصرت اس موقع پر بھی پورا ھوا تھا اور دشمنوں کے قدم اکھڑ گئے تھے، لیکن جب تم نے عین حالت جنگ میں حکم رسول کی نافرمانی کی اور ایك گروہ مال غنیمت =

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ	اور دیکھو! یہ واقعہ ہے کہ اللہ
اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ	نے اپنا وعدۂ نصرت سچا
حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ	کر دکھایا تھا جب کہ تم اس کے
فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ	حکم سے دشمنوں کو بے دریغ
بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ	تہ تیغ کر رہے تھے (اور ہر
مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا	طرح جیت تمہاری تھی) لیکن
وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ	جب ہم نے تمہیں فتح مندی کا
ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ	جلوہ دکھا دیا جو تمہیں اس قدر
لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا	محبوب ہے تو تم نے کم زوری

= نزول قرآن کے وقت مسلمانوں کی جو جماعت پیدا ہو گئی تھی اس کے مقابلے میں مشرکین عرب کا یہی حال تھا۔ وہ تعداد میں بہت اور سر و سامان میں طاقت ور تھے مگر ایمان و یقین کی روح سے محروم تھے۔ مسلمان تعداد میں تھوڑے اور سر و سامان سے محروم تھے مگر ایمان و یقین کی روح سے معمور تھے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ قلت کی ہیبت سے کثرت کے دل کانپ اٹھے اور مٹھی بھر انسانوں نے عرب کی پوری آبادی کو شکست دے دی۔

(اس حادثے سے عبرت پکڑو اور آیندہ) نہ تو اس چیز کے لیے غم کرو جو ھاتھ سے جاتی رھے نہ اس مصیبت پر غمگین ھو جو سر پر آپڑے ۔ اور (یاد رکھو!) تم جو کچھ کرتے ھو اللہ اس کی خبر رکھنے والا ھے ۱۵۳ ۔

۱۵۳ ـ (ل) جب مسلمانوں کی بڑی تعداد مضطرب ھو کر بھاگنے لگی تو پیغمبر اسلام (صلعم) چند جاں نثاروں کے حلقے میں کھڑے پکار رھے تھے "الیَّ عباد اللہ! الیَّ عباد اللہ!" (خدا کے بندو! میری طرف آؤ، تم کہاں بھاگے جا رھے ھو؟) ان آیات میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ھے ۔

جو لوگ ایمان و اخلاص میں پکے تھے اور محض صورت حال کے فوری اثر نے انھیں گھبرا دیا تھا وہ پیغمبر اسلام کی آواز سنتے ھی چونك اٹھے انھیں ایسا محسوس ھوا جیسے اچانك ایك مدھوشی کی سی حالت طاری ھو گئی اور اس مدھوشی میں سارا خوف و ھراس فراموش ھو گیا ۔ چنانچہ وہ فوراً پلٹے اور نہ صرف دشمنوں کو میدان جنگ سے بھگا ھی دیا بلکہ حمراء الاسد نامی مقام تك جو مدینہ سے آٹھ میل کے فاصلے پر ھے ان کے تعاقب میں بڑھے چلے گئے ۔

لیکن جو لوگ دل کے کچے یا منافق تھے انھیں اپنی جانوں ھی کی فکر لگی رھی ۔ وہ کہتے تھے: جو کچھ ھوا =

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ	(وہ وقت بھی یاد کرو) جب تم
عَلٰٓی اَحَدٍ وَّ الرَّسُوْلُ یَدْعُوْکُمْ	(میدان جنگ سے) بھاگے
فِیْٓ اُخْرٰىکُمْ فَاَثَابَکُمْ	جارہے تھے اور (بدحواسی کا
غَمًّا بِغَمٍّ لِّکَیْلَا تَحْزَنُوْا	یہ حال تھا کہ) ایک دوسرے
عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا مَآ	کی طرف مڑ کر دیکھتا تک
اَصَابَکُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِیْرٌۢ	نہ تھا اور اللہ کا رسول تھا کہ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۞ ١٥٣	پیچھے سے پکار رہا تھا۔ سو

جب تمہارا یہ حال ہوا تو اللہ نے بھی تمہیں رنج پر رنج دیا تاکہ

= لوٹنے کی طمع میں مورچہ چھوڑ کر تتر بتر ہو گیا تو میدان جنگ کی ہوا پلٹ گئی اور فتح ہوتے ہوتے شکست ہو گئی۔ پس یہ جو کچھ ہوا دشمنوں کی طاقت و کثرت سے نہیں ہوا جس سے منافق تمہیں ڈرا رہے ہیں بلکہ تمہاری نا فرمانی اور بے ہمتی سے ہوا۔ اس کا نتیجہ یہ نہیں ہونا چاہیے کہ دشمنوں کی طاقت و کثرت سے مرعوب ہو بلکہ یہ ہونا چاہیے کہ اپنے اندر صبر اور تقوے کی سچی روح پیدا کرو۔

يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۱۵٤

چھا گئی تھی ، لیکن تم میں ایك دوسرا گروہ تھا جسے اس وقت بھی اپنی جانوں ھی کی پڑی تھی اور اللہ کی جناب میں عہد جاھلیت کے سے ظنون و اوھام رکھتا تھا . اس گروہ کے لوگ کہتے تھے : جو کچھ ھوا اس میں ھمارے اختیار کی کیا بات تھی (یعنی ھمارے بس کی بات ھوتی تو ھم کچھ کرتے). (اے پیغمبر!) تم ان لوگوں سے کہہ دو : (اس معاملے ھی پر کیا موقوف ھے) ساری باتیں اللہ ھی کے اختیار میں ھیں (لیکن اللہ ھی نے ھر نتیجے کے لیے اس کے اسباب بھی مقرر کردیے ھیں) . اصل یہ ھے کہ جو کچھ ان لوگوں کے دلوں میں ھے وہ تم پر ظاھر نہیں کرتے . ان کے

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ	پھر (دیکھو!) ایسا ھوا کہ اللہ نے (ابتری و پریشانی کے) غم وافسوس کے بعد تم پر بے خوفی کی خود فراموشی طاری کردی (یعنی یکایك تمھارے دل اس طرح مطمئن ھو گئے کہ خوف و ھراس کا احساس تك باقی نہ رھا) . یہ حالت ایك گروہ پر

= اس میں تمھارا کیا قصور ھے؟ اگر خدا فتح و نصرت دیتا تو ایسی حالت پیش ھی کیوں آتی؟ قرآن کہتا ھے: یہ عہد جاھلیت (یعنی عرب کے قبل از اسلام زمانے) کے سے خیالات ھیں اور ان دلوں میں نہیں گزر سکتے جو اسلام کی تعلیم سے روشن ھوچکے ھیں. بلا شبہ فتح و نصرت اللہ ھی کے ھاتھ ھے، لیکن وہ فتح و نصرت انھیں کو دیتا ھے جو صبر اور تقوے میں پکے ھوتے ھیں.

= چنانچه احد کے حادثے نے یه مقصد پورا کردیا.

بدر کی فتح اور تائید الٰہی کی بشارتوں نے بہت سے مسلمانوں میں ایک طرح کی بے پروائی اور غفلت پیدا کردی تھی. وہ سعی و تدبیر کی کاوشوں سے بے نیاز ہوگئے تھے اور سمجھنے لگے تھے ہم کوشش کریں یا نه کریں ہر حال میں ہمارے لیے فتح ہی فتح ہے. اس طرح کی خام خیالیاں ابتدائی فتح مندیوں کے بعد پیدا ہوجایا کرتی ہیں. لیکن یه ایک خطرناک حالت تھی. اس کا نتیجه غفلت و غرور تھا اور ضروری تھا کہ اس کی نشو ونما روک دی جائے. پس احد کے تجربے نے مسلمانوں کو بتلا دیا که خدا کی تائید و نصرت کا وعدہ برحق ہے لیکن اس کے تمام کاموں کی طرح اس کی تائید و نصرت کے بھی سنن و قوانین ہیں اور ضروری ہے که انہیں کے مطابق نتائج بھی ظہور میں آئیں. جو جماعت کم زوری و غفلت میں مبتلا ہوجائے گی، صبر و ثبات میں پوری نہیں اترے گی، اطاعت و نظام میں کچی ہوگی وہ کبھی خدا کی تائید و نصرت کی مستحق نہیں ہوسکتی.

چنانچه یہی وجه ہے که پہلے بھی اس مصلحت کی طرف اشارہ کیا تھا که "و لیعلم الله الذین اٰمنوا و یتخذ منکم شهداء" اور یہاں بھی فرمایا "و لیبتلی الله ما فی صدورکم و لیمحص =

کہنے کا اصلی مطلب یہ ہے کہ اگر اس معاملے میں ہمارے لیے (فتح و کامرانی میں سے) کچھ ہوتا تو میدان جنگ میں نہ مارے جاتے . (اے پیغمبر!) ان سے کہہ دو: اگر تم اپنے گھروں کے اندر بیٹھے ہوتے جب بھی جن کے لیے مارا جانا تھا وہ گھر سے ضرور نکلتے اور اپنے مارے جانے کی جگہ پہنچ کر رہتے. اور (جنگ احد میں جو کچھ پیش آیا تو اس میں طرح طرح کی مصلحتیں پوشیدہ تھیں . ازاں جملہ یہ کہ) اللہ کو منظور تھا جو کچھ تمہارے سینوں میں چھپا ہوا ہے اس کے لیے تمہیں آزمایش میں ڈالے اور جو کدورتیں تمہارے دل میں پیدا ہوگئی تھیں انہیں پاك و صاف کردے. اور اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو انسان کے دلوں میں پوشیدہ ہوتا ہے ١٥٤ .

---

١٥٤ - (م) جس طرح جنگ بدر کی فتح مندی سے مسلمانوں کی تربیت مد نظر تھی اسی طرح جنگ احد کی عارضی شکست میں بھی تربیت کا پہلو پوشیدہ تھا . ایك دوڑنے والے کی مشق کے لیے صرف یہی کافی نہیں ہوتا کہ بے روك دوڑتا چلا جائے ، بلکہ اس کی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ ایك دو مرتبہ گر کر گرنے اور سنبھلنے کا سبق بھی سیکھ لے . بدر کی فتح مندی نے استعداد و سعی کی برکتیں دکھلا دی تھیں ، ضرورت تھی کہ اب کم زوری و تغافل کے نتائج کا بھی تجربہ ہوجائے . =

عَنۡهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ حَلِيۡمٌ ع ١٥٥

تو ان کی اس لغزش کا باعث صرف یہ تھا کہ بعض کم زوریوں

١٦ ع ٧

کی وجہ سے جو انھوں نے پیدا کرلی تھیں شیطان نے ان کے قدم ڈگمگا دیے ۔ (یہ بات نہ تھی کہ ان کے ایمان میں فتور آگیا ھو ۔ بھر حال) یہ واقعہ ھے کہ خدا نے ان کی یہ لغزش معاف کر دی ۔ وہ یقینا بخش دینے والا (اور انسان کی کم زوریوں کے لیے) بہت بردبار ھے ١٥٥ ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَقَالُوۡا لِاِخۡوَانِهِمۡ اِذَا ضَرَبُوۡا فِى الۡاَرۡضِ اَوۡ كَانُوۡا غُزًّى لَّوۡ كَانُوۡا عِنۡدَنَا مَا مَاتُوۡا وَمَا قُتِلُوۡا ۚ لِيَجۡعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسۡرَةً فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ وَاللّٰهُ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ١٥٦

مسلمانو ! (دیکھو) ان لوگوں کی طرح نہ ھو جاؤ جنھوں نے کفر کی راہ اختیار کی ھے اور جن کا شیوہ یہ ھے کہ اگر ان کے بھائی بند سفر میں گئے ھوں یا لڑائی میں مشغول ھوگئے ھوں اور انھیں موت پیش آجائے تو کھنے لگتے ھیں " اگر یہ لوگ گھر سے نہ نکلتے

اِنَّ الَّذِيۡنَ تَوَلَّوۡا مِنۡكُمۡ	تم میں سے جن لوگوں نے اس
يَوۡمَ الۡتَقَى الۡجَمۡعٰنِ ۙ اِنَّمَا	دن لڑائی سے منہ موڑ لیا تھا
اسۡتَزَلَّهُمُ الشَّيۡطٰنُ بِبَعۡضِ	جس دن دونوں لشکر ایک
مَا كَسَبُوۡا ۚ وَلَقَدۡ عَفَا اللّٰهُ	دوسرے کے مقابل ہوے تھے

= ما فی قلوبکم ’’ (یہ اس لیے ہوا تا کہ تمھارے دلوں میں جو کدورتیں پیدا ہوگئی تھیں ان سے تمھیں پاك و صاف کر دیا جائے) .

(ن) سچا مومن وہ ہے جو موت سے نہیں ڈرتا اور کبھی اس ڈر سے قدم پیچھے نہیں ہٹاتا . وہ کہتا ہے : موت سے تو کسی حال میں مفر نہیں ، پھر کیوں نہ اس موت کا استقبال کیا جائے جو حق کی راہ میں پیش آئے اور جس کا نتیجہ اللہ کی مغفرت اور خوشنودی ہو .

لیکن جن لوگوں کے دل ایمان سے محروم ہیں وہ جب دیکھتے ہیں کہ راہ حق میں لوگوں کو موت پیش آ گئی تو کہتے ہیں : اگر ان لوگوں نے یہ راہ اختیار نہ کی ہوتی تو کیوں اس نتیجے سے دوچار ہوتے ؟ گویا موت صرف جنگ ہی میں آسکتی ہے ، جو آدمی اپنے گھر میں بیٹھا رہے گا وہ کبھی مرنے والا نہیں .

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ	(اے پیغمبر!) یہ خدا کی بڑی
لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا	ہی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں
غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا	کے لیے اس قدر نرم مزاج
مِنْ حَوْلِكَ ص فَاعْفُ عَنْهُمْ	واقع ہوئے۔ اگر تم سخت مزاج
وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ	اور سنگ دل ہوتے تو لوگ
فِى الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ	تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے
فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ	ہوتے (ان کے دل تمہاری طرف
يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝ ١٥٩	اس طرح نہ کھنچتے جس

طرح اب بے اختیار کھنچ رہے ہیں) . پس ان لوگوں کا قصور معاف کردو اور اللہ سے بھی ان کے لیے بخشش طلب کرو۔ نیز اس طرح کے معاملات میں (یعنی امن و جنگ کے معاملات میں) ان سے مشورہ کرلیا کرو۔ پھر جب ایسا ہو کہ تم نے کسی بات کا عزم کرلیا تو چاہیے کہ خدا پر بھروسا کرو (اور جو کچھ ٹھان لیا ہے اس پر کاربند ہوجاؤ) . یقیناً اللہ انہیں لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اس پر بھروسا کرنے والے ہیں ١٥٩ .

---

١٥٩ - (س) اس سلسلے میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ =

اور ہمارے پاس ٹھیرے رہتے تو کاھے کو مرتے یا مارے جاتے!“ حالانکہ ایك خدا پرست کے دل میں کبھی ایسے خطرات نہیں گزر سکتے. (اور یہ بات جو تمھیں کہی گئی تو اس لیے کہی گئی) تا کہ اللہ اس بات کو (یعنی تمھارے دلوں کی بے خوفی اور ایمان کی مضبوطی کو) منکرین حق کے دلوں کے لیے داغ حسرت بنادے (کہ کسی حال میں بھی تمھیں کمزور اور بے ھمت نہ کرسکیں. یاد رکھو!) اللہ ھی کے ھاتھ موت اور زندگی کا سر رشتہ ھے اور تم جو کچھ کرتے ھو اس کی نگاہ سے چھپا نہیں ١٥٦.

وَ لَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۞ ١٥٧

اور (دیکھو!) اگر تم اللہ کی راہ میں قتل ھو گئے یا اپنی موت مر گئے تو اللہ کی طرف سے جو رحمت و بخشش تمھارے حصے میں آئے گی یقینا وہ ان تمام چیزوں سے بہتر ھے جن کی پونجی لوگ جمع کیا کرتے ھیں ١٥٧.

وَ لَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ۞ ١٥٨

اور (یاد رکھو!) خواہ تم اپنی موت مرو یا مارے جاؤ ھر حال میں ھونا یہی ھے کہ اللہ کے حضور جمع کیے جاؤ گے ١٥٨.

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِىْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ ١٦٠

(مسلمانو!) اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی نہیں جو تم پر غالب آسکے، لیکن اگر وہی تمہیں چھوڑ بیٹھے تو (بتلاؤ!) کون ہے جو اس کے چھوڑ دینے کے بعد تمہارا مددگار ہوسکتا ہے؟ (یقین کرو!) صرف اللہ ہی کی ذات ہے پس جو مومن ہیں وہ اسی پر بھروسا رکھیں ١٦٠

وَمَا كَانَ لِنَبِىٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ ١٦١

اور (دیکھو!) خدا کے نبی سے یہ بات کبھی نہیں ہوسکتی کہ وہ (فرض نبوت ادا کرنے میں) کسی طرح کی خیانت کرے (کیونکہ جو نبی ہوگا وہ خائن نہیں ہوسکتا)۔ اور جو کوئی خیانت کرتا ہے تو جو کچھ اس نے خیانت کی ہے اسے (دنیا میں لوگوں کی نظروں سے کتنا ہی چھپائے لیکن) قیامت کے دن (نہیں چھپاسکے گا) وہ اس کے ساتھ آئے گی۔

= و سلم سے خطاب موعظت اور منصب امامت کی بعض اصولی مہمات :

١ - یہ اللہ کی بڑی ھی رحمت ھے کہ تمہارے دل میں نرمی اور مزاج میں سر تا سر شفقت ھے۔ اگر ایسا نہ ھوتا تو لوگوں کے دل تمہاری طرف بے اختیار نہ کھنچتے جس طرح اب کھنچ رھے ھیں .

٢ - جنگ احد میں ایك گروہ کی لغزش بڑی ھی سخت لغزش تھی ، تاھم تمہاری شفقت کا مقتضٰی یہی ھے کہ عفو و درگذر سے کام لو .

٣ - تمہارا طریقۂ کار یہ ھونا چاھیے کہ صلح و جنگ کا کوئی معاملہ بغیر مشورے کے انجام نہ پائے .

٤ - اس بارے میں دستور العمل یہ ھے کہ پہلے جماعت سے مشورہ کرو ، پھر مشورے کے بعد کوئی ایك بات ٹھان لو اور جب ایك بات ٹھان لی تو اس پر مضبوطی کے ساتھ جم جاؤ . شورٰی اپنے محل اور وقت میں ضروری ھے ، عزم اپنے محل اور وقت میں . جب تك مشورہ نہیں کیا ھے فیصلہ و عزم کا سوال نہیں اٹھتا ، لیکن جب مشورے کے بعد عزم کر لیا گیا تو وہ عزم ھے اور کوئی رائے ، کوئی نکتہ چینی اور کوئی مخالفت اسے متزلزل نہیں کرسکتی .

امام کے لیے ضروری ھے کہ جماعت سے مشورہ کرے لیکن ساتھ ھی یہ بھی ضروری ھے کہ صاحب عزم ھو .

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝١٦٢ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝١٦٣

کیا ایسا آدمی جس نے اللہ کی خوشنودیوں کی راہ اختیار کی ھے (اور جو کام کرتا ھے اللہ کا پسندیدہ کام ھوتا ھے) اس آدمی کی طرح ھوسکتا ھے جس نے (اپنی بد عملیوں سے اللہ کا غضب بٹورا اور جس کا ٹھکانا جہنم جیسا برا ٹھکانا ھوا؟ ١٦٢۔ (نہیں، ایسا کبھی نہیں ھوسکتا) اللہ کے نزدیك لوگوں کے (الگ الگ) مرتبے ھیں اور جیسے کچھ ان کے اعمال ھیں وہ انہیں دیکھ رھا ھے ١٦٣۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ

بلا شبہ یہ اللہ کا مؤمنوں پر بڑا ھی احسان تھا کہ اس نے ایك رسول ان میں بھیج دیا جو انہیں میں سے ھے۔ وہ اللہ کی آیتیں سناتا ھے، ھر طرح کی

پھر ہر جان کو اس کی کمائی کے مطابق پورا پورا بدلا ملنا ہے ، یہ نہ ہوگا کہ کسی کے ساتھ بھی ناانصافی کی جائے ١٦١ .

---

١٦١ – (ع) مسلمانوں کی جماعت سے خطاب کہ جب پیغمبر اسلام کا طریق کار یہ ہے کہ ہر معاملے میں تم سے مشورہ کرلیا کریں تو تمہارا فرض یہ ہونا چاہیئے کہ ان کے تمام احکام و عزائم کی بے چون و چرا اطاعت کرو . وہ اللہ کے نبی ہیں اور ایسا کبھی نہیں ہوسکتا کہ اللہ کا نبی خلق اللہ کی امامت و پیشوائی کے فرائض میں کسی طرح کی خیانت کرے .

اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ دنیا میں سچے انسان کی زندگی جھوٹے انسان سے اپنی ہر بات میں اس درجہ مختلف ہوتی ہے کہ ممکن نہیں کسی طرح کا دھوکا ہوسکے . ایك بد کار آدمی بناوٹ سے اپنے آپ کو کتنا ہی نیك ظاہر کرے لیکن بناوٹ پھر بناوٹ ہے ، کوئی نہ کوئی بات ایسی ضرور کر بیٹھے گا کہ اصلیت آشکارا ہوجائے گی .

تلاوت آیات ، تزکیۂ قلوب اور تعلیم کتاب و حکمت جس وجود گرامی کے اعمال ہیں کیوں کر ممکن ہے کہ ادائے فرض امامت میں کسی طرح کی خیانت کا اس سے ارتکاب ہو .

= پوری طرح کھل گیا . جنگ کے ابتدائی مشورے
سے لے کر جنگ کے بعد تک کوئی موقع ایسا نہیں آیا کہ
فتنہ پردازی سے باز رہے ہوں . جب کثرت راے سے یہ
بات قرار پائی کہ شہر سے باہر نکل کر مقابلہ کرنا چاہیے
تو لوگوں کو بہکانے لگے کہ باہر نکل کر لڑنا موت کے
منہ میں جانا ہے . جب ان سے کہا گیا کہ " اچھا ، شہر
کی مدافعت کرو " تو لگے طرح طرح کے حیلے بہانے
کرنے . کہتے تھے " ہمیں امید نہیں کہ لڑائی کی نوبت
آئے ، اگر امید ہوتی تو ضرور تیاری کرتے " پھر جب
لوگوں کی کمزوری اور نافرمانی سے فتح ہوتے ہوتے
شکست ہوگئی تو انہیں فتنہ و شرارت کا نیا موقع ہاتھ آ گیا .
کبھی کہتے : یہ سب کچھ اسی لیے ہوا کہ ہماری بات
نہ مانی گئی . کبھی کہتے : روز روز کی لڑائیوں سے
کیا فائدہ ؟ نجات اسی میں ہے کہ دشمنوں کو راضی
کرلیاجائے . مقصود یہ تھا کہ کسی نہ کسی طرح مسلمانوں
کے دلوں میں مایوسی اور ہراس پیدا کردیں اور ان کی
کوئی بات بھی ٹھیک طور پر بن نہ سکے .

احد کے میدان سے جاتے ہوے دشمن کہہ گئے تھے
کہ " آیندہ سال پھر آئیں گے اور آخری فیصلہ کرکے
جائیں گے " دوسرے سال جب وہ وقت آیا تو مسلمان =

النصف

وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝١٦٤	برائیوں سے پاك کرتا ھے اور کتاب اور حکمت کی تعلیم

دیتا ھے . (اس نے ھدایت کی راہ ان پر کھول دی) حالانکہ اس سے پہلے گم راھی میں مبتلا تھے ١٦٤ .

اَوَ لَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝١٦٥	جب (جنگ احد میں) تم پر مصیبت پڑی اور یہ مصیبت ایسی تھی کہ اس سے دوگنی مصیبت تمھارے ھاتھوں (بدر میں) دشمنوں پر پڑچکی ھے تو

تم بول اٹھے: یہ مصیبت ھم پر کہاں سے آ پڑی؟ (اے پیغمبر!) ان لوگوں سے کہہ دو: (ھاں مصیبت تو ضرور آ پڑی، مگر) خود تمھارے ھی ھاتھوں آئی . (اگر تم کمزوری نہ دکھاتے اور احکام حق کی اطاعت کرتے تو کبھی یہ مصیبت پیش نہ آتی. یاد رکھو!) اللہ کی قدرت سے کوئی بات باھر نہیں ھے ١٦٥ .

١٦٥ – (ف) جنگ احد کا معاملہ منافقوں کے لیے جو مخلص مسلمانوں کے ساتھ ملے جلے زندگی بسر کر رھے تھے ایك فیصلہ کن آزمایش تھی. اس موقع پر ان کا نفاق =

وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى	اور (دیکھو !) دو گروھوں
الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ	کے مقابلے کے دن تمھیں جو کچھ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۱٦٦ وَلِيَعْلَمَ	پیش آیا (یعنی جنگ احد میں
الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚ وَقِيْلَ	جو کچھ پیش آیا) تو اللہ ھی کے
لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ	حکم سے پیش آیا (کیوں کہ
سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۭ قَالُوْا	اس نے فتح و شکست کا
لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ۭ	قانون ایسا ھی ٹھیرا دیا ھے)
هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ	اور اس لیے پیش آیا تا کہ
اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ	ظاھر ھو جائے ایمان رکھنے
يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ	والے کون ھیں ۱٦٦ . اور
مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ	نفاق والے کون ھیں (چنانچہ
اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۚ ۱٦٧	منافقوں کا نفاق اس موقع پر

پوری طرح کھل گیا) . جب ان سے کہا گیا کہ " آؤ ! (وقت کا فرض انجام دیں) یا تو اللہ کی راہ میں (باھر نکل کے) جنگ کرو

= تیار ہو کر باہر نکلے، لیکن دشمنوں کا کوئی پتہ نہ تھا، انھیں مکہ سے نکلنے کی جرأت ہی نہ ہوئی۔ مسلمان چند دن انتظار کرکے خوش دل اور کام یاب واپس آگئے۔ لیکن اس موقع پر بھی منافقوں نے دشمنوں سے مل کر ہر طرح کی شرارتیں کیں۔ دشمن چاہتے تھے کہ ڈر جانے کی ذلت ان کے حصے میں نہ آئے، مسلمانوں کے حصے میں آئے اور یہ جبھی ہوسکتا تھا کہ مسلمان جنگ کے لیے آمادہ نہ ہوں۔ چنانچہ مسلمانوں کو خوف زدہ کرنے کے لیے مخبر بھیجے گئے اور بہت سی جھوٹی افواہیں مشہور کردی گئیں۔ منافق انھیں پھیلاتے اور مسلمانوں کو سرگرمی سے باز رکھنا چاہتے۔ یہاں ان تمام باتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور منافقوں کو آخری مہلت دی گئی ہے کہ اپنی منافقانہ روش سے باز آجائیں، ورنہ وقت آگیا ہے کہ اللہ ان کے چہروں پر سے نفاق کا پردہ اٹھا دے گا۔

ان آیات میں منافقوں کی جو نفسیاتی حالت دکھائی گئی ہے وہ کوئی مخصوص صورت حال نہیں ہے۔ اگر غور کروگے تو معلوم ہوجائے گا کہ جماعت کے کم زور اور مذبذب افراد ہمیشہ ایسی ہی صورت حال پیدا کردیا کرتے ہیں۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا	اور (اے پیغمبر!) جو لوگ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ	اللہ کی راہ میں قتل ہوے ھیں
اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ	ان کی نسبت ایسا خیال نہ کرنا
يُرْزَقُوْنَ ۙ۱۶۹ فَرِحِيْنَ بِمَآ	کہ وہ مرگئے۔ نہیں، وہ زندہ
اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ	ھیں اور اپنے پروردگار کے
وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ	حضور اپنی روزی پارھے
يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ	ھیں ۱۶۹۔ اللہ نے اپنے
اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ	فضل و کرم سے جو کچھ انھیں
يَحْزَنُوْنَ ۘ۱۷۰	عطا فرمایا ھے اس سے خوش حال

وقف لازم

ھیں اور جو لوگ ان کے پیچھے (دنیا میں) رہ گئے ھیں اور ابھی ان سے ملے نہیں، ان کے لیے خوش ہو رھے ھیں کہ نہ تو ان کے لیے کسی طرح کا کھٹکا ہوگا نہ کسی طرح کی غمگینی ۱۷۰۔

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ	وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے
وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ	عطیوں سے مسرور ھیں۔ نیز

یا (شہر میں رہ کر) دشمنوں کا حملہ روکو " تو کہنے لگے " اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ لڑائی ضرور ہوگی تو ہم ضرور تمہارا ساتھ دیتے " . یقین کرو جس وقت انہوں نے یہ بات کہی تو وہ کفر سے زیادہ نزدیک تھے بمقابلہ ایمان کے . یہ لوگ زبان سے ایسی بات کہتے ہیں جو فی الحقیقت ان کے دلوں میں نہیں ہے اور جو کچھ دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں خدا اس سے بے خبر نہیں ١٦٧ .

اَلَّذِیْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ	جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ
وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا	خود تو (جنگ کے وقت)
مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا	اپنے گھروں میں بیٹھ رہے ،
عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ	لیکن اب اپنے بھائیوں کے حق
كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝١٦٨	میں کہتے ہیں " اگر ہماری

بات پر چلے ہوتے تو کبھی نہ مارے جاتے " . (اے پیغمبر !) تم کہہ دو : اچھا ، اگر تم واقعی (اپنے اس خیال میں) سچے ہو تو جب موت تمہارے سرہانے آ کھڑی ہو تو اسے نکال باہر کرنا (اور اپنی چترائی اور پیش بینی سے ہمیشہ زندہ رہنا) ١٦٨ .

(اور مقابلے کے لیے باھر نہ نکلو)" لیکن (بجاے اس کے کہ یہ بات سن کر وہ ڈر جاتے) ان کا ایمان اور زیادہ مضبوط ھوگیا . وہ (بے خوف و خطر ھو کر) بول اٹھے " ھمارے لیے اللہ کا سہارا کافی ھے اور جس کا کارساز اللہ ھو تو کیا ھی اچھا اس کا کارساز ھے " ۱۷۳ .

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۞ ۱۷٤

پھر (ایسا ھوا کہ یہ لوگ بے خوف ھو کر نکلے اور) اللہ کی نعمت اور فضل سے شاد کام واپس آ گئے ، کوئی گزند انھیں نہ چھو سکا . وہ اللہ کی خوشنودیوں کی راہ میں گام زن ھوے . (یہ اللہ کا فضل تھا) اور اللہ بڑا فضل رکھنے والا ھے ۱۷٤ .

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ص فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۞ ۱۷۵

(اور یہ جو دشمنوں کا بھیجا ھوا ایك مخبر تمھیں بھکانا چاھتا تھا تو) یہ اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ شیطان تھا جو تمھیں اپنے ساتھیوں

١٧ ع ٨

اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ۝١٧١	اس بات سے کہ انھوں نے
اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ	دیکھ لیا اللہ ایمان رکھنے والوں
وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ	کا اجر کبھی اکارت نہیں
اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ	کرتا ١٧١ . جن لوگوں نے
اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا	اللہ اور اس کے رسول کی
اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۚ۝١٧٢	پکار کا جواب دیا (اور جنگ

کے لیے تیار ہو گئے) باوجود دیکھ (ایک برس پہلے جنگ احد کا) زخم کھا چکے تھے ، سو (یاد رکھو !) ان میں جو لوگ نیک کردار اور متقی ہیں یقینا ان کے لیے (اللہ کے حضور) بہت بڑا اجر ہے ١٧٢ .

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ	یہ وہ لوگ ہیں جن سے بعض
اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ	آدمی کہتے تھے " تم سے جنگ
فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّ	کرنے کے لیے دشمنوں نے بہت
وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ	بڑا گروہ اکٹھا کرایا ہے ، پس
الْوَكِيْلُ ۝١٧٣	چاہیے کہ ان سے ڈرتے رہو

اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١٧٧ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝١٧٨

جن لوگوں نے ایمان (کی پونجی) دے کر کفر کا سودا چکایا ھے تو وہ خدا (کے کاموں) کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے. ان کے لیے (پاداش عمل میں) درد ناك عذاب تیار ھے ۱۷۷. اور یہ جو ھم ان لوگوں کو جنھوں نے کفر کی راہ اختیار کی ھے (زندگی اور سر و سامان زندگی کی مہلت دے کر) ڈھیل دے رھے ھیں تو وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ڈھیل ان کے حق میں بہتری ھے. نہیں. ھم انہیں ڈھیل دے رھے ھیں کہ (اگر بد عملیوں سے باز آنے والے نہیں تو) اپنے گناہ میں اور زیادہ (جواب دہ) ھو جائیں. اور بالآخر ان کے لیے رسوا کن عذاب ھے ۱۷۸.

= دیکھنی چاھیے کہ آخر کی کام یابی کس کے حصے میں آتی ھے. عمل حق کے لیے بالآخر بقا ھے اور عمل باطل کے لیے بالآخر نیست و نابود ھو جانا.

سے ڈرانا چاھتا ھے . اگر تم ایمان رکھنے والے ھو تو شیطان کے ساتھیوں سے نہ ڈرو ، اللہ سے ڈرو (۱۹۷) ۱۷۵ .

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۞ ۱۷۶

(اے پیغمبر!) جو لوگ کفر کی راہ میں دوڑ رھے ھیں ان کی یہ حالت دیکھ کر تم آزردہ خاطر نہ ھونا . (یقین رکھو!) وہ خدا (کے کاموں) کو کچھ نقصان نہیں پہنچاسکتے (البتہ اپنے ھاتھوں خود اپنا نقصان کر رھے ھیں) . خدا چاھتا ھے کہ ان کے لیے آخرت (کی بخششوں اور نعمتوں) میں کوئی حصہ نہ رکھے (کیوں کہ اس کا قانون سعادت و شقاوت ایسا ھی ھے) اور بالآخر ان کے لیے بہت بڑا عذاب ھے ۱۷۶ .

---

۱۷۶ - (ص) حکمت الٰہی نے دنیا کا کارخانہ کچھ اس طرح چلایا ھے کہ یہاں نیکی اور بدی ، حق اور باطل ، عدالت اور ظلم دونوں کو مہلت ملتی ھے اور خدا کا قانون رحمت یہی ھے کہ زیادہ سے زیادہ مہلت اور ڈھیل دے پس اس بات سے دھوکا نہیں کھانا چاھیے ، یہ بات =

اب تمہارے لیے اصلاح حال کی آخری مہلت ہے) چاہیے کہ اللہ پر اور اس کے رسول پر (سچے دل سے) ایمان لے آؤ . اگر تم (اب بھی) ایمان لے آئے اور برائیوں سے بچے تو (یقین کرو!) تمہارے لیے اجر عظیم ہے ۱۷۹ .

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ	جن لوگوں کو اللہ نے اپنے
بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ	فضل و کرم سے مقدور دیا ہے
هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ	اور وہ مال خرچ کرنے میں
شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ	بخل کرتے ہیں تو وہ یہ
مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ	نہ سمجھیں کہ ایسا کرنا ان کے
وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ	لیے کوئی بھلائی کی بات ہے .

۱۷۹ – (ق) منافقوں کو بہت مہلت دی جاچکی ہے . اب وقت آگیا ہے کہ اللہ سچے مومنوں میں اور ان میں امتیاز کردے . باقی رہی یہ بات کہ اللہ اپنے کلام میں کیوں نام بنام منافقوں کا ذکر نہیں کردیتا تو یہ اس کی سنت کے خلاف ہے . اس کی سنت اس بارے میں یہی ہے کہ جو شخص اپنے فساد سے باز نہیں آئے گا خود اس کا فساد ہی اس کی بر وقت تشہیر کردے گا .

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ	ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ ایمان
عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى	والوں کو اسی حالت میں
يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ	چھوڑ رکھے جس حالت میں
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ	تم آج کل اپنے آپ کو پاتے ہو
عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ	(کہ منافق اور مومن دونوں
يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ص	ملے جلے زندگی بسر کر رہے
فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ج	ہیں)۔ وہ ضرور ایسا کرے گا
وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا	کہ ناپاک کو پاک سے الگ
فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝١٧٩	کردے (اور منافق مومنوں

سے الگ پہچان لیے جائیں) ۔ اور خدا کے کاموں کا یہ ڈھنگ بھی نہیں کہ وہ (اس بارے میں) تمہیں غیب کی خبریں دے دے (یعنی جن لوگوں کے دلوں میں نفاق پوشیدہ ہے ان کے نام ظاہر کردے) ۔ لیکن ہاں، وہ اپنے رسولوں میں سے جس کسی کو چاہتا ہے اس بات کے لیے چن لیتا ہے (اور انہیں جو کچھ بتلانا ہوتا ہے بتا دیتا ہے ۔ سو اس بارے میں بھی وہ جو کچھ چاہے گا اپنے رسول کو بتا دے گا) ۔ پس (اے گروہ منافقین!

قریب ھے که جو بات انھوں نے کہی ھے ہم ان کے لیے لکھ دیں (یعنی یه انفاق فی سبیل الله کی دعوت کی ھنسی اڑاتے ھیں اور خدا کو محتاج کہتے ھیں تو عن قریب اس کی پاداش میں یه خود محتاج اور تباہ حال ھوجائیں) اور ان کا نبیوں کو نا حق قتل کرنا (که ان کے نامۂ اعمال کی سب سے بڑی شقاوت ھے) اور (اس وقت جب اس شقاوت کا نتیجه پیش آئے گا تو) ہم کہیں گے: اب (پاداش عمل میں) عذاب جہنم کا مزہ چکھو ۱۸۱.

---

۱۸۱ ـ سلسلۂ بیان کا وہ حصه جو جنگ احد کے ذکر سے شروع ھوا تھا یہاں ختم ھوتا ھے اور وھی بیان پھر چھڑجاتا ھے جو اس ذکر سے پہلے تھا یعنی اھل کتاب سے مخاطبه اور دعوت حق کی فتح مندی کا اعلان. چوں که احد کے بیان میں منافقوں کا ذکر چھڑ گیا تھا اور منافقوں کا گروہ زیادہ تر یہودیوں کا گروہ تھا، اس لیے سلسلۂ بیان خود بخود اھل کتاب کی طرف مڑ گیا ھے.

ھر دعوت کے ابتدائی عہد کی طرح اسلام کا ابتدائی عہد بھی تنگی و سختی کا عہد تھا اور خدمت خلق کے لیے مال کی ضرورت برابر پیش آتی رھتی تھی. منافقوں پر یه بات شاق گزرتی جیسا که اوپر گزرچکا ھے. وہ کہتے: یه جو بار بار خدا کے نام پر مال طلب کیا جارھا ھے =

وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝۱۸۰ ع ۱۸ ۹

نہیں، وہ تو ان کے لیے بڑی ھی برائی ھے. قریب ھے کہ قیامت کے دن یہ مال و متاع جس کو بٹورنے کے لیے وہ بخل کر رھے ھیں ان کے گلوں میں (عذاب کا) طوق بنا کر پہنا دیا جائے. اور (یاد رکھو!) آسمان و زمین میں جو کچھ ھے سب اللہ کی میراث ھے اور تم جو کچھ کرتے ھو اس کے علم سے مخفی نہیں ۱۸۰.

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ فَقِیْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِیَآءُ ۘ سَنَکْتُبُ مَا قَالُوْا وَ قَتْلَھُمُ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ ۙ وَّ نَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۝۱۸۱

وقف لازم

بلا شبہ، اللہ نے ان لوگوں کا کہنا سن لیا ھے جنھوں نے یہ بات کہی کہ "اللہ محتاج ھے اور ھم دولت مند ھیں (کہ بار بار اس کے نام پر ھم سے مال طلب کیا جاتا ھے؟)" سو

۱۸۰ - (ر) منافقوں پر جنھوں نے مصلحت وقت دیکھ کر دعوت اسلام کا ساتھ دیا تھا راہ حق میں مال و دولت کا خرچ کرنا بہت شاق گزرتا تھا. وہ خود بھی بخل کرتے تھے اور دوسروں کو بھی بخل کی تلقین کرتے تھے. یہاں اسی بات کی طرف اشارہ کیا گیا ھے.

رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ	عہد لے چکا ھے کہ ھم کسی
وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ	رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک
قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ	وہ ھمارے پاس ایسی قربانی
صٰدِقِيْنَ ۝ ١٨٣	نہ لائے جسے آگ کھالیتی ھو"

تو تم ان سے کہہ دو: (اگر تمھارے رد و قبول کی کسوٹی یہی ھے تو بتاؤ) مجھ سے پہلے اللہ کے کتنے ھی رسول سچائی کی روشن دلیلوں کے ساتھ تمھارے پاس آئے اور اس بات کے ساتھ آئے جس کے لیے تم کہہ رھے ھو (یعنی سوختنی قربانی کے حکم کے ساتھ) . پھر اگر تم اپنے قول میں سچے ھو تو کیوں تم (نے انھیں قبول نہیں کیا اور کیوں ایمان لانے کی جگہ) انھیں قتل کرتے رھے؟ ١٨٣.

١٨٣ – مدینہ کے علماء یہود جب دعوت اسلام کے خلاف تمام دلیلوں میں ھار چکے تو آخر ڈھونڈھ ڈھانڈھ کر یہ بات نکالی کہ ھمیں تورات میں سوختنی قربانی کا حکم دیا گیا ھے، اس لیے ھم اسی نبی کو سچا مانیں کے جو سوختنی قربانی کے عمل کے ساتھ آیا ھو .

سوختنی قربانی سے مقصود یہ ھے کہ یہودی جانوروں کی قربانی کر کے ان کا گوشت آگ میں جلا دیا کرتے تھے، =

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ	تم جو کچھ اپنے ہاتھوں اپنے
وَ اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ	لیے مہیا کرچکے ہو یہ اسی
لِّلْعَبِيْدِ ج ۱۸۲ اَلَّذِيْنَ	کا نتیجہ ہے، ورنہ اللہ کے لیے
قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ	تو یہ بات کبھی نہیں ہوسکتی
اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى	کہ اپنے بندوں کے لیے
يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ	ظلم کرنے والا ہو ۱۸۲ . جو
النَّارُ ط قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ	لوگ کہتے ہیں " اللہ ہم سے

= تو کیا خدا محتاج ہوگیا ہے اور ہمارے پاس ذخیرے بھرے پڑے ہیں کہ برابر لٹاتے ہی رہیں .

خدا نے ان کا قول یہاں نقل کیا ہے اور چوں کہ منافقوں میں زیادہ تر وہی لوگ تھے جو یہودیت چھوڑ کر مسلمان ہوے تھے اور یہودیت ان کے دلوں میں بسی ہوئی تھی، اس لیے ایك ایسی بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے جو یہودی گمراہی کی سب سے بڑی شقاوت رہ چکی ہے یعنی " و قتلهم الأنبياء بغير حق " خدا کے نبیوں سے ان کا سرکشی کرنا اور ان کے قتل میں بے باك ہوجانا .

زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۞ ۱۸۵

تمھارے اعمال کا بدلا ملنا ھے وہ قیامت ھی کے دن پورا پورا ملے گا. اس دن جو شخص آتش دوزخ سے ھٹا دیا گیا اور جنت میں داخل ھوگیا تو کام یابی اسی کی کام یابی ھوئی. اور دنیا کی زندگی تو اس کے سوا کچھ نہیں ھے کہ (خواھشوں اور ولولوں کی کام جوئیوں کا) کارخانۂ فریب ھے ۱۸۵ .

لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ قف وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًی كَثِیْرًا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۞ ۱۸۶

(یاد رکھو!) ایسا ھونا ضروری ھے کہ تم جان و مال کی آزمایشوں میں ڈالے جاؤ . یہ بھی ضرور ھونا ھے کہ اھل کتاب اور مشرکین عرب سے تمھیں دکھ پہنچانے والی باتیں بہت کچھ سننی پڑیں . اگر

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ	(اے پیغمبر !) یہ لوگ اگر
رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ	آج تمھیں جھٹلا رہے ہیں تو
بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ	(یہ کوئی ایسی بات نہیں
وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝ ١٨٤	جو تمھارے ہی ساتھ ہوئی ہو)

تم سے پہلے کتنے ہی رسول ہیں جو (اسی طرح) جھٹلائے گئے باوجودیکہ (سچائی کی) روشن دلیلیں ، (حکمت و موعظت کے) صحیفے اور (شریعت کی) روشن کتاب ان کے ساتھ تھی ١٨٤ .

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ	(مسلمانو ! یاد رکھو) ہر جان
وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ	کے لیے (بالآخر) موت کا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ	مزہ چکھنا ہے اور جو کچھ

= چنانچہ تورات کی تیسری کتاب احبار کی پہلی فصل میں اس کا طریقہ بتفصیل بیان کیا گیا ہے . قرآن ان کا یہ اعتراض نقل کر کے کہتا ہے : اگر تمھاری قبولیت کا دار و مدار اسی بات پر ہے تو بتاؤ تم نے ان نبیوں کو کیوں قتل کیا جو بقول تمھارے سوختنی قربانی کے حکم کے ساتھ آئے تھے .

وَ اشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۝۱۸۷

کچھ اس کتاب میں ہے) اسے لوگوں پر واضح کرتے رہنا اور ایسا نہ کرنا کہ (بتانے اور اعلان کرنے کی جگہ) چھپانے لگو ۔ لیکن انھوں نے (یہ عہد یوں پورا کیا کہ) کتاب اللہ پیٹھ پیچھے ڈال دی اور اسے تھوڑے داموں پر فروخت کر ڈالا (یعنی دنیا کے حقیر فائدوں کے لیے حق فروشی کرنے لگے) ۔ پس کیا ہی برا وہ دام ہے جو (حق فروشی کے بدلے) حاصل کیا گیا ۱۸۷ ۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۱۸۸

(اے پیغمبر !) جو لوگ اپنے کرتوتوں پر خوش ہو رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کاموں کے لیے سراہے جائیں جو انھوں نے کبھی نہیں کیے تو تم ہرگز ایسا نہ سمجھنا کہ وہ (آنے والے) عذاب سے بچے رہیں گے ۔ نہیں ، یقیناً ان کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے ۱۸۸ ۔

۱۸۸ - اللہ نے اہل کتاب کو اپنی کتاب کا حامل =

تم نے صبر کیا (یعنی مصیبتوں میں ثابت قدم رہے) اور تقوے کا شیوہ اختیار کیا (یعنی احکام حق کی نا فرمانی سے بچتے رہے) تو بلا شبہ بڑے کاموں کی راہ میں یہ بڑے ھی عزم و ھمت کی بات ھوگی (۱۹۸) ۱۸٦ .

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ز فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ

اور (دیکھو!) جب ایسا ھوا تھا کہ جن لوگوں کو کتاب دی گئی ھے ان سے خدا نے اس بات کا عہد لیا تھا کہ (جو

---

۱۸٦ - پیروان دعوت حق سے خطاب کہ تم نے قیام حق کی خدمت عظیم اپنے سر لی ھے تو ضروری ھے کہ اس راہ کی تمام آزمایشوں سے بھی گزرنا پڑے . اھل کتاب اور مشرکین عرب دونوں تمھاری مخالفت میں کمر بستہ ھوگئے ھیں . وہ طرح طرح کی اذیتیں تمھیں پہنچائیں گے اور تمھیں برداشت کرنا پڑیں گی . تمھاری کام یابی کے لیے اصلی چیز صبر اور تقویٰ ھے . اگر تم نے صبر کیا اور تقوے کا سر رشتہ ھاتھ سے نہ دیا تو یقین کرو بالآخر فتح مندی تمھارے ھی لیے ھے .

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ ۱۹۱	وہ ارباب دانش جو کسی حال میں بھی اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہوتے ۔ کھڑے ہوں ، بیٹھے ہوں ، لیٹے ہوے ہوں (لیکن ہر حال میں اللہ کی یاد ان کے اندر بسی ہوتی ہے) جن کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ

آسمان و زمین کی خلقت میں غور و فکر کرتے ہیں ۔ (اس ذکر و فکر کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان پر معرفت حقیقت کا دروازہ کھل جاتا ہے ۔ وہ پکار اٹھتے ہیں) خدایا ! یہ سب کچھ جو تو نے پیدا کیا ہے سو بلاشبہ بے کار و عبث نہیں پیدا کیا ہے (ضروری ہے کہ یہ کارخانۂ ہستی جو اس حکمت و خوبی کے ساتھ بنایا گیا ہے کوئی نہ کوئی مقصد وغایت رکھتا ہو) ۔ یقینا تیری ذات اس سے پاك ہے کہ ایك بے کار کام اس سے صادر ہو ۔ خدایا ! ہمیں عذاب آتش سے (جو دوسری زندگی میں پیش آنے والا ہے) بچا لیجیو ۱۹۱۰

۱۸۹ تا ۱۹۱ – آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب =

وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ	اور (دیکھو!) آسمان و زمین
وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ	میں جو کچھ ھے سب اللہ ھی
شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۱۸۹ ع اِنَّ فِیْ	کے لیے ھے اور اس کی قدرت
خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	کے احاطے سے کوئی بات باھر
وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ	نہیں۱۸۹ . بلا شبہ آسمان و زمین
لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۱۹۰ ۚ	کی خلقت میں اور رات دن کے

۱۹ ع ۱۰

ایك کے بعد ایك آتے رھنے میں ارباب دانش کے لیے (معرفت حق کی) بڑی ھی نشانیاں ھیں ۱۹۰ •

= بنایا تھا اور ان سے عہد لیا تھا کہ اس کے احکام کی تعلیم و تلقین اپنا فرض سمجھیں گے ، لیکن وہ طرح طرح کی گم راھیوں میں مبتلا ھو گئے اور عہد الٰہی فراموش کر دیا . باین ھمہ انھیں اب تك اھل کتاب ھونے کا گھمنڈ ھے . وہ چاھتے ھیں دنیا اس بات کے لیے انھیں سراھے جو نہ تو انھوں نے کی ھے اور نہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ھیں .

ضمنا پیروان دعوت قرآن کو موعظت کہ اھل کتاب کی محرومی و شقاوت کا بڑا سبب یہی گم راھی ھے . پس ایسا نہ ھو کہ تم بھی اسی میں مبتلا ھو جاؤ .

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ط وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝١٩٢

خدایا! جس (بد بخت) کے لیے ایسا ھو کہ تو اسے دوزخ میں ڈالے تو بلا شبہ تو نے اسے بڑی ھی خواری میں ڈالا اور (جس دن ایسا ھوگا تو اس دن) ظلم کرنے والوں کے لیے کوئی مددگار نہ ھوگا ۱۹۲۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ق صلے رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝١٩٣

خدایا! ھم نے ایک منادی کرنے والے کی منادی سنی جو ایمان کی طرف بلا رھا تھا۔ وہ کہہ رھا تھا کہ "لوگو! اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ" تو ھم نے اس کی پکار سن لی اور

= اس کے نتائج اس زندگی میں پیش آئیں۔

جب یہ حقیقت ان پر کھلتی ھے تو ان کی روح خداپرستی کے جوش سے معمور ھوجاتی ھے۔ وہ خدا کے آگے بندگی و نیاز کا سر جھکادیتے ھیں اور اس سے بخشش و رحمت کے طلب گار ھوتے ھیں۔

= الله ھی کے زیر فرمان ھے . پس اگر وہ تمھیں کام را
و سر بلندی عطا فرمانا چاھے تو تمھاری راہ کون روا
سکتا ھے ؟

لیکن شرط کام یابی یہ ھے کہ راہ حق میں استوار رھو
حق کی معرفت و استقامت کا سر چشمہ الله کا ذکر او
کائنات خلقت میں تفکر ھے .

ذکر سے مقصود یہ ھے کہ الله کی یاد سے تمھارا د
خالی نہ رھے .

فکر سے مقصود یہ ھے کہ آسمان و زمین کی خلقہ
اور کائنات فطرت کے حوادث و مظاھر میں غور و فکر
کرتے رھو .

ذکر سے تمھارے دل کی غفلت دور ھوگی .

فکر سے تم پر حقیقت کی معرفت کے دروازے کھلتہ
جائیں گے .

جن لوگوں کے دل غفلت سے پاك ھوتے ھیں او
کائنات خلقت میں تفکر کرتے ھیں ان پر یہ حقیقت کھ
جاتی ھے کہ یہ تمام کارخانۂ ھستی اور اس کا عجیب و غریب
نظام بغیر کسی اعلی مقصد اور نتیجے کے نہیں ھوسکتا او
ضروری ھے کہ انسان کی دنیوی زندگی کے بعد بھی کو
دوسری زندگی ھو اور جو کچھ اس زندگی میں کیا جاتا ھے =

سَبِيلِي وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا	مرد ہو خواہ عورت، تم سب
لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ	ایک دوسرے کی جنس ہو
وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي	(اور عمل کے نتائج کا قانون
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا	سب کے لیے یکساں ہے).
مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ	پس (دیکھو!) جن لوگوں نے
عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ ١٩٥	(راہ حق میں) ہجرت کی،

اپنے گھروں سے نکالے گئے، میری راہ میں ستائے گئے اور پھر (راہ حق میں) لڑے اور قتل ہوئے تو (ان کے یہ اعمال حق کبھی رایگاں جانے والے نہیں). یقینی ہے کہ میں ان کی خطائیں محو کردوں اور انہیں (نعیم ابدی کے) باغوں میں پہنچا دوں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں (اور اس لیے ان کی شادابی کبھی متغیر ہونے والی نہیں). یہ اللہ کی طرف سے ان کے اعمال کا ثواب ہوگا اور اللہ ہی ہے جس کے پاس (جزاء عمل میں) بہتر ثواب ہے ۱۹۵.

---

۱۹۵ – اللہ کا قانون یہ ہے کہ وہ کسی انسان کا عمل نیک ضائع نہیں کرتا. عمل حق ایک ایسی حقیقت ہے جو ضائع ہو ہی نہیں سکتی. پس جو لوگ حق پرستی کی راہ میں =

ایمان لے آئے . پس خدایا ! ہمارے گناہ بخش دے، ہماری برائیاں مٹا دے اور (اپنے فضل و کرم سے) ایسا کر کہ ہماری موت نیک کرداروں کے ساتھ ہو ۱۹۳ .

رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ ۱۹۴

خدایا ! ہمیں وہ سب کچھ عطا فرما جس کا تو نے اپنے رسولوں کی زبانی وعدہ فرمایا ہے اور (اپنے لطف و کرم سے) ایسا کر کہ قیامت کے دن ہمیں ذلت و خواری نصیب نہ ہو . بلا شبہ تو ہی ہے کہ تیرا وعدہ کبھی خلاف نہیں ہوسکتا ۱۹۴ .

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِىْ

(جب ارباب دانش کے فکر و عمل کی صدائیں یہ تھیں) تو ان کے پروردگار نے بھی ان کی دعائیں قبول کرلیں . (خدا نے فرمایا) بلا شبہ میں کبھی کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کرتا .

وہ ہمیشہ (نعیم و سرور کی) اس حالت میں رہیں گے۔ یہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے مہمانی ہوگی۔ اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے سو وہ نیک کرداروں کے لیے اچھائی اور خوبی ہی ہے ۱۹۸۔

وَ اِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	اور یقیناً اہل کتاب میں کچھ
لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَآ	لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ پر
اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَ مَآ اُنْزِلَ	سچا ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ
اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ	تم پر نازل ہوا ہے اور جو کچھ
لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا	ان پر نازل ہو چکا ہے سب
قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ	کے لیے ان کے دل میں یقین ہے
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ	نیز ان کے دل اللہ کے آگے جھکے
اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ ۱۹۹	ہوے ہیں۔ وہ ایسا نہیں کرتے

کہ خدا کی آیتیں تھوڑے داموں پر فروخت کر ڈالیں۔ تو بلاشبہ (ایسے لوگوں کے لیے کوئی کھٹکا نہیں) ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لیے ان کے پروردگار کے حضور ان کا اجر ہے۔ یقیناً اللہ (کا قانون مکافات) اعمال کے حساب میں سست رفتار نہیں ۱۹۹۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا	مسلمانو! (اگر کام یابی حاصل

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ۝۱۹۶ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ قف ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝۱۹۷

(اے پیغمبر!) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے ان کا (عیش و کامرانی کے ساتھ) ملکوں میں سیر و گردش کرنا تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے ۱۹۶.

یہ جو کچھ ہے محض تھوڑا سا فائدہ اٹھانا ہے (جو ان کے حصے میں آیا ہے)، بالآخر ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور (جن کا ٹھکانا جہنم ہو تو) کیا ہی برا ٹھکانا ہوا ۱۹۷.

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝۱۹۸

لیکن جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرے (اور راست بازی کی راہ اختیار کی) تو ان کے لیے (بہشتی زندگی کے) باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی،

= طرح طرح کی مصیبتیں برداشت کر رہے ہیں وہ یقین رکھیں کہ ان کے اعمال حق کے ثمرات کبھی ضائع ہونے والے نہیں.

= کوئی کھٹکا نہیں . وہ اپنی راست بازی و نیک عملی کا اجر ضرور پائیں گے اور خدا کا قانون محاسبۂ اعمال میں سست رفتار نہیں .

(ج) پیروان دعوت قرآن کے لیے دستور العمل یہ ھے کہ صبر کریں ، راہ عمل میں ایک دوسرے کے ساتھ بندھ جائیں اور ھر حال میں اللہ سے ڈرتے رھیں . اگر انھوں نے ایسا کیا تو کام یابی انھیں کے لیے ھے .

✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡

اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا قف وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ع ۲۰۰

کرنی چاهتے هو تو ساری باتوں کا ما حصل یه هے که) صبر کرو، ایك دوسرے کو صبر کی ترغیب دو، ایك دوسرے کے ساتھ بندھ جاؤ اور (هر حال میں) خدا سے ڈرتے رهو تا که (اپنے مقصد میں) کام یاب هو ۲۰۰.

۲۰ ع ۱۱

۱۹۷ تا ۲۰۰ – سورت کی ابتدا اس بیان سے هوئی تهی که خدا انسان کی روحانی سعادت کے لیے اپنا کلام نازل کرتا هے . اس کا قانون یه هے که جو لوگ اسے قبول کرتے هیں سعادت و کام رانی پاتے هیں . جو شرارت و سرکشی سے مقابله کرتے هیں نامراد رهتے هیں . اسی سلسلۂ هدایت کے ما تحت "الکتاب" یعنی قرآن نازل هوا هے.

اب سورت کا اختتام بهی اسی بیان پر هو رها هے . یه گویا سورت کے تمام بیانات کا ما حصل هے که :

(الف) دعوت قرآن کے مخالف کتنی هی سعی و تدبیر کریں اور بظاهر عارضی طور پر کتنے هی خوش حال نظر آئیں لیکن بالآخر هونا یهی هے که دعوت قرآن کام یاب هو .

(ب) اهل کتاب کی جو جماعتیں عرب میں دعوت حق کا مقابله کر رهی هیں ان سب کے لیے بالآخر نا مرادی هی هے . البته جو لوگ سچائی کی راه اختیار کریں گے تو ان کے لیے =

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ ١

بھی پیدا کردیا (یعنی جس طرح مرد کی نسل سے لڑکا پیدا ھوتا ھے، لڑکی بھی پیدا ھوتی ھے). پھر ان دونوں کی نسل سے مردوں اور عورتوں کی بڑی تعداد دنیا میں پھیلادی (اور اس طرح تن تنہا ایك مورث اعلیٰ کی نسل نے خاندانوں، قبیلوں اور بستیوں کی شکل اختیار کرلی اور رشتوں قرابتوں کا بہت بڑا دائرہ ظہور میں آگیا). پس دیکھو! اللہ سے ڈرو جس کے نام پر باھم دگر (مہر والفت کا) سوال کرتے ھو، نیز قرابت داری کے معاملے میں بے پروا نہ ھوجاؤ۔ یقین رکھو کہ اللہ تم پر (تمھارے اعمال کا) نگران حال ھے ١.

---

١ ـ حکمت الٰہی کی یہ بڑی ھی کار فرمائی ھے کہ اس نے انسان کی پیدایش اور معیشت کا نظام کچھ اس طرح کا بنادیا کہ پہلے ایك فرد واحد سے وہ پیدا ھوتا ھے، پھر اس کی نسل سے بے شمار افراد پیدا ھوتے ھیں، پھر ھر فرد کی نسل سے الگ الگ سلسلے قائم ھوجاتے ھیں، پھر یہ سلسلے پھیلتے ھیں اور رفتہ رفتہ خاندانوں، قبیلوں، گروھوں اور بستیوں کی صورت اختیار کرلیتے ھیں. اس صورت حال نے افراد کے باھمی اجتماع و اتحاد کے لیے صلہ رحمی یعنی نسلی قرابت کا رشتہ پیدا کردیا ھے =

النساء - ٤

مدنیة، و ھی مائة و ست و سبعون اٰیة

مدنی، ۱۷۶ آیتیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ	اے افراد نسل انسانی ! اپنے
الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ	پروردگار (کی نافرمانی کے
وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا	نتائج) سے ڈرو. وہ پروردگار
وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا	جس نے تمھیں اکیلی جان سے
وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ	پیدا کیا (یعنی باپ سے پیدا کیا)
تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ	(۱۹۹) اور اسی سے اس کا جوڑا

وَ اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا	اور (دیکھو!) اگر (تم نکاح
فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ	کرنا چاھو اور) تمھیں اندیشه هو
لَکُمْ مِنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ	که یتیم لڑکیوں کے معاملے میں
وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا	انصاف نه کر سکو گے تو
تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا	(انھیں اپنے نکاح میں نه لاؤ ،
مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ؕ ذٰلِکَ	بلکه) جو عورتیں تمھیں پسند
اَدْنٰۤی اَلَّا تَعُوْلُوْا ؕ۳	آئیں ان سے نکاح کر لو ،

= یتیم بچے تھے . لهذا سب سے پہلے ان کے حقوق کا ذکر کیا گیا .

جو لوگ یتیموں کے نگران و محافظ هوں انھیں چاھیے ان کا مال الگ رکھیں ، اپنے مال کے ساتھ ملا کر نقصان نه پهنچائیں .

ایسا نه کرو که جو یتیم لڑکی تمھاری حفاظت میں هو اس کی دولت پر قبضه کرنے کے لیے اس سے نکاح کر لو اور پھر اسے نقصان پهنچاؤ . سر پرست اور محافظ کو چاھیے که اس بارے میں بے لاگ رھے .

وَ اٰتُوا الْيَتٰمٰى اَمْوَالَهُمْ اور (دیکھو!) یتیموں کا مال
وَ لَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ (دیانت داری کے ساتھ) ان کے
بِالطَّيِّبِ ص وَ لَا تَاْكُلُوْٓا حوالے کر دو. ایسا نہ کرو کہ
اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ۭ اِنَّهٗ (ان کی) اچھی چیز کو (اپنی)
كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۞ ۲ ناکارہ چیز سے بدل ڈالو اور
ان کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا جلا کر خورد برد کر لو. یقیناً
ایسا کرنا بڑی ھی گناہ کی بات ھے ۲.

= سوسائٹی کا نظام اسی پر قائم ھے. اگر اس رشتے کے مؤثرات نہ ھوتے تو انسان کی زندگی میں انفرادیت کی جگہ اجتماعیت پیدا نہ ھوتی.

یہ رشتہ باھمی الفت و مساعدت کے جذبات پیدا کرتا اور ایک فرد کو دوسرے فرد کے ساتھ ملائے رکھتا ھے. پس نظام معاشرت کی درستگی کے لیے ضروری ھے کہ صلہ رحمی کے حقوق کی حفاظت کی جائے.

صلہ رحمی کے حقوق خدا کے ٹھیرائے ھوے حقوق ھیں. جو شخص ان کی ادایگی میں کوتاھی کرتا ھے وہ احکام الٰھی سے سرتابی کرتا اور ظلم و معصیت کا مرتکب ھوتا ھے.

۲ – اس سلسلے میں سب سے زیادہ حفاظت کے مستحق=

فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـئًا مَّرِيْٓـئًا ؑ ہوں کہ یہ ان کا حق ہے اور

جب تک ادا نہیں کروگے ان کا حق تمہارے ذمے باقی رہے گا)
ہاں، اگر ایسا ہو کہ وہ اپنی خوشی سے کچھ چھوڑ دیں تو (اس میں
کوئی ہرج نہیں) تم بے کھٹکے اپنے کام میں لا سکتے ہو ٤ .

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اور (دیکھو!) مال و متاع کو
اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ خدا نے تمہارے لیے قیام
لَكُمْ قِيٰمًا وَّ ارْزُقُوْهُمْ (معیشت) کا ذریعہ بنایا ہے .
فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا پس ایسا نہ کرو کہ کم عقل
لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ ٥ آدمیوں کے حوالے کردو

(یعنی کم عمر اور نادان لڑکوں کے حوالے کردو . اگر وہ کم سن
ہیں تو) ایسا کرنا چاہیے کہ ان کے مال میں سے ان کے کھانے
اور کپڑے کا انتظام کردیا جائے اور نیکی اور بھلائی کی بات
انہیں سمجھادی جائے ٥ .

---

٥ – مال قیام زندگی کا ذریعہ ہے . پس جب تک یتیم
بچے عاقل و بالغ نہ ہوجائیں اور اپنے مفاد کی حفاظت
نہ کرسکیں، مال و متاع ان کے قبضے میں نہ دے دو .

(یعنی دوسری عورتوں سے جو تمهیں پسند آئیں نکاح کرلو .
ایك وقت میں) دو دو ، تین تین ، چار چار تـك كرسكتے هو
(بشرطیكه ان میں انصـاف كرسكو یعنی سب كے حقوق
ادا كرسكو اور سب كے ساتھ ایك هی طرح كا سلوك كرسكو) .
اگر تمهیں اندیشه هو كه انصاف نهیں كرسكوگے تو پهر چاهیے
كه ایك بیوی سے زیاده نـه كرو یا پهر جو عورتیں (لڑائی كے
قیدیوں میں سے) تمهارے هاتھ آ گئی هیں (انهیں بیوی بنا كر ركهو) .
بے انصافی سے بچنے كے لیے ایسا كرنا زیاده قرین ثواب هے
(بمقابلے اس كے كه یتیم لڑكیوں كے حقوق كے لیے الله كے
حضور جواب ده هو) ۳ .

وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ اور (دیكهو!) عورتوں كا مهر
نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ خوش دلی كے ساتھ ادا كردیا
عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا كرو (اگر وه یتیم اور لا وارث

۳ ـ ضمناً نكاح كا حكم كه اگر ایك مرد استطاعت ركهتا هو
اور چاهے كه ایك سے زیاده بیویاں ركهے تو چار تك
ركھ سكتا هے لیكن شرط یه هے كه انصاف كرے یعنی
سب كے ساتھ یكساں سلوك كرے . اگر اندیشه هو
كه انصاف نهیں كر سكے گا تو پهر ایك سے زیاده نهیں
كرنا چاهیے .

لے سکتا ھے مگر ٹھیك طریقے پر (یعنی بقدر احتیاج) . پھر جب ایسا ھو کہ ان کا مال ان کے حوالے کرو تو چاھیے کہ اس پر لوگوں کو گواہ کرلو . اور (یہ نہ بھولو کہ) محاسبہ کرنے کے لیے اللہ کا محاسبہ بس کرتا ھے ٦ .

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ص وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا

ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں ، تھوڑا ھو یا بہت ، لڑکوں کا حصہ ھے . اور اسی

---

٦ - اس ڈر سے کہ اولاد بڑی ھوکر قابض ھوجائے گی یا یتیم بالغ ھوکر مطالبہ کریں گے ، مال و دولت کو فضول خرچی میں اڑا دینا بہت بڑی معصیت ھے . مال و دولت ھر حال میں ایك امانت ھے اور تمھارا فرض ھے کہ دیانت داری سے اس کی حفاظت کرو .

سرپرست و محافظ اگر خوش حال ھوں تو اپنے خرچ کا بار یتیم کی امانت پر نہ ڈالیں . اگر محتاج ھوں تو بقدر احتیاج لے سکتے ھیں .

حق دار کو اس کا حق دو تو اس پر لوگوں کو گواہ کرلو .

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى
اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ
اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا
فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ
وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا
وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ
كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ
وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ
بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ
اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا
عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
حَسِيْبًا ۝٦

اور یتیموں کی حالت پر نظر
رکھ کر انہیں آزماتے رہو
(کہ ان کی سمجھ بوجھ کا کیا
حال ہے) یہاں تک کہ وہ نکاح
کی عمر کو پہنچ جائیں . پھر
اگر ان میں صلاحیت پاؤ تو
ان کا مال ان کے حوالے کردو .
اور اس خیال سے کہ بڑے ہوکر
مطالبہ کریں گے فضول خرچی
کر کے جلد جلد ان کا مال
کھا پی نہ ڈالو . (یتیموں کے
سرپرستوں میں سے) جو
مقدور والا ہو اسے چاہیے (ان کے مال پر اپنے خرچ کا بار
ڈالنے سے) پرہیز کرے . جو حاجت مند ہو وہ اس میں سے

میں رد و کد ہو تو) انہیں اچھے طریقے پر بات کہہ کر سمجھا دو (کیوں کہ وہ حاجت مند ہیں اور حاجت مندوں کے ساتھ نرمی و شفقت سے پیش آنا چاہیے) ۸ ۔

وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوا عَلَيْهِمْ ص فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۹

اور لوگوں کو (اس بات سے) ڈرنا چاہیے کہ (کسی حق دار کے حق میں نا انصافی کی جائے) اگر وہ اپنے پیچھے ناتوان اولاد چھوڑ جائے تو انہیں ان کی طرف سے کیسا کچھ اندیشہ ہوتا (ایسا ہی دوسروں کے لیے بھی سمجھیں) ۔ پس چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور ایسی بات کہیں جو درست اور مضبوط ہو ۹ ۔

اِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَأْكُلُونَ

جو لوگ یتیموں کا مال نا انصافی سے خورد برد کر لیتے ہیں تو

---

۸ – ورثہ تقسیم کرو تو جو لوگ دور کے رشتہ دار ہوں یا خاندان کے یتیم اور مسکین افراد ، انہیں فراموش نہ کرو ۔ تقسیم میں ان کا حق نہ سہی ، لیکن پھر بھی حسب توفیق کچھ نہ کچھ دے دینا چاہیے

تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۞ ٧

طرح ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں لڑکیوں کا بھی حصہ ہے (حق دار ہونے کے لحاظ سے دونوں برابر ہیں) ۔ اور یہ حصہ (خدا کا) ٹھیرایا ہوا حصہ ہے ٧ ۔

وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۞ ٨

اور (دیکھو!) جب ایسا ہو کہ ترکہ تقسیم کرنے کے وقت (دور کے) رشتہ دار اور (خاندان کے) یتیم اور مسکین افراد بھی حاضر ہوجائیں تو چاہیے کہ میت کے مال میں سے انہیں بھی (حسب مقدور) تھوڑا بہت دے دو اور (اگر اس بارے

---

٧ – اسلام سے پہلے عام طور پر یہ عقیدہ پھیلا ہوا تھا کہ مال و جایداد کی وراثت میں لڑکیوں کا کوئی حصہ نہیں ۔ اس گم راہی کا ازالہ کیا گیا اور یہ اصول قائم کردیا گیا کہ حق دار ہونے کے لحاظ سے مرد اور عورت دونوں برابر ہیں ۔

فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝١١

دو تہائی ہو گا. اور اگر اکیلی ہو تو اسے آدھا ملے گا اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایك کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا . لیکن یہ اس صورت میں ہے کہ میت کے اولاد ہو ، اگر اولاد نہ ہو اور وارث صرف ماں باپ ہی ہوں تو ماں کے لیے تہائی (باقی باپ کا) اگر (ماں باپ کے علاوہ) میت کے ایك سے زیادہ بھائی یا بہنیں بھی ہوں تو ماں کا حصہ چھٹا ہو گا . لیکن یاد رہے ! میت نے جو کچھ وصیت کردی ہو یا جو کچھ اس پر قرض رہ گیا ہو اس کی تعمیل اور ادایگی کے بعد یہ حصے تقسیم ہوں گے . (دیکھو !) تمہارے باپ دادا بھی ہیں اور تمہاری اولاد بھی ہے (یعنی رشتے کے لحاظ سے اوپر کا بھی رشتہ ہے اور نیچے کا بھی) تم نہیں جانتے نفع رسانی کے لحاظ سے کونسا رشتہ تم سے زیادہ نزدیك ہے (اور کس کا حق زیادہ

فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ	(وہ یاد رکھیں!) یہ اس کے سوا
وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۧ ١٠	کچھ نہیں ہے کہ اپنے پیٹ میں
يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ق	آگ کے انگارے بھر رہے ہیں
لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ	اور قریب ہے کہ دوزخ میں
فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ	جھونکے جائیں ١٠. تمھاری اولاد
فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ	کے بارے میں اللہ تمھیں حکم
وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا	دیتا ہے کہ لڑکے کے لیے
النِّصْفُ ؕ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ	دو لڑکیوں کے برابر حصہ ہو
وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا	(یعنی لڑکی سے لڑکے کا حصہ
تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ	دوگنا ہونا چاہیے) . پھر اگر
فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ	ایسا ہو کہ لڑکیاں دو سے زیادہ
وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ	ہوں تو ترکے میں ان کا حصہ

ع ١ ١٢

١٠ - جو لوگ یتیموں کے مال میں خیانت کرتے ہیں ان کے لیے عذاب آخرت کی سخت وعید ہے .

فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ
مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ
بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ
مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ
يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ
كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ
الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ
بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ
رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ
وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ
وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ
كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

تمہارا (یعنی شوہر کا) حصہ
آدھا ہے ، اگر اولاد ہو تو
چوتھائی . مگر یہ تقسیم اس کے
بعد ہوگی کہ جو کچھ وہ وصیت
کر گئی ہوں اس کی تعمیل
ہو جائے اور جو کچھ ان پر
قرض ہو ادا کر دیا جائے .
اور جو کچھ ترکہ تم چھوڑ جاؤ
(یعنی شوہر چھوڑ جائے) تو
اس کا حکم یہ ہے کہ اگر تم سے
اولاد نہ ہو تو بیویوں کا حصہ
چوتھائی ہوگا ، اگر اولاد ہو تو
آٹھواں ، جو کچھ تم وصیت

ہونا چاہیے، کس کا کم. اللہ کی حکمت ہی اس کا فیصلہ کرسکتی تھی . بس) اللہ نے حصے ٹھیرا دیے ہیں اور وہ (اپنے بندوں کی مصلحت کا) جاننے والا اور (اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے ۱۱ .

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ	تمہاری بیویاں جو کچھ ترکے میں
أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَّهُنَّ	چھوڑ جائیں اس کا حکم یہ ہے
وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ	کہ اگر ان سے اولاد نہ ہو تو

۱۱ – ترکے کی تقسیم اور حق داروں کے حصوں کا بیان :

اصل اس بارے میں یہ ہے کہ لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ ملنا چاہیے یعنی لڑکی سے لڑکے کا حصہ دوگنا ہو .

میت نے جو کچھ وصیت کی ہو پہلے اس کی تعمیل کرنی چاہیے اور جو کچھ اس پر قرض رہ گیا ہو اسے ادا کردینا چاہیے . اس کے بعد جو کچھ بچے اسے وارثوں میں تقسیم کردیا جائے . البتہ ضروری ہے کہ وصیت ٹھیک طور پر کی گئی ہو، اس غرض سے نہ کی گئی ہو کہ حق داروں کو ان کے حق سے محروم کردیا جائے (۲۰۰) .

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ١٣	(یاد رکھو!) یہ اللہ کی (ٹھیرائی ہوئی) حد بندیاں ہیں ۔ پس جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی فرمان برداری کرے گا تو اللہ اسے (ابدی راحتوں کے) ایسے باغوں میں داخل کر دے گا جس کے نیچے

= نہ تو باپ ہو کہ اوپر کا رشتہ ہے، نہ بیٹا ہو کہ نیچے کا رشتہ ہے ۔

ایسی میت کے وارثوں کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں :

١ - سگے بھائی بہن ہوں ۔

٢ - علاتی بہن بھائی ہوں یعنی باپ ایک لیکن مائیں مختلف ہوں ۔

٣ - اخیافی بھائی بہن ہوں یعنی ماں ایک ہو باپ مختلف ہوں ۔

یہاں تیسری صورت کا حکم بیان کیا گیا ہے ۔ پہلی اور دوسری صورت کا حکم سورت کی آخری آیات میں ہے ۔

فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ۝ ۱۲

کر جاؤ اس کی تعمیل اور جو کچھ تم پر قرض رہ گیا ہو اس کی ادائگی کے بعد. اور اگر ایسا ہو کہ کوئی مرد یا عورت ترکہ چھوڑ جائے اور وہ کلالہ ہو (یعنی نہ تو اس کا باپ ہو نہ بیٹا) اور (دوسری ماں سے) اس کے بھائی یا بہن ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ بھائی بہن میں سے ہر ایک کا حصہ چھٹا ہوگا. اور اگر (بھائی بہن) ایک سے زیادہ ہوں تو پھر ایک تہائی میں سب برابر کے شریک ہوں گے، لیکن اس وصیت کی تعمیل کے بعد جو میت نے کردی ہو، نیز اس قرض کی ادائگی کے بعد جو میت کے ذمے رہ گیا ہو بشرطیکہ (وصیت اور قرض سے) مقصود (حق داروں کو) نقصان پہنچانا نہ ہو. یہ (ترکے کی تقسیم کے بارے میں) اللہ کی طرف سے حکم ہے اور (یقین رکھو!) اللہ (بندوں کے مصالح) جاننے والا اور (ان کی کمزوریوں کے لیے اپنے احکام و قوانین میں) بہت بردبار ہے ۱۲.

---

۱۲ – کلالہ کی میراث کا حکم:

کلالہ سے مقصود ایسا مرد یا ایسی عورت ہے جس کے =

الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ	گواهی دے دیں تو پھر ایسی
سَبِيلًا ۞١٥ وَالَّذٰنِ يَأْتِيٰنِهَا	عورتوں کو گھروں میں بند
مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ	رکھو یہاں تک کہ موت ان
تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا	کی عمر پوری کردے یا اللہ ان
عَنْهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا	کے لیے کوئی دوسری راہ پیدا
رَّحِيْمًا ۞١٦	کردے١٥. اور جو دو شخص

تم میں سے بد چلنی کے مرتکب ہوں تو چاہیے کہ ان دونوں کو اذیت پہنچاؤ (یعنی انہیں پٹواؤ جس سے انہیں اذیت پہنچے). پھر اگر وہ دونوں توبہ کرلیں اور اپنی حالت سنوار لیں تو انہیں چھوڑ دو. بلا شبہ اللہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحمت رکھنے والا ہے ١٦.

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ	البتہ یاد رہے کہ اللہ کے حضور
يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ	توبہ کی قبولیت انہیں لوگوں
يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ	کے لیے ہے جو برائی کی کوئی

١٥ – بدچلن عورتوں اور مردوں کی تعزیر کا حکم (٢٠١).

نہریں بہ رهی هوں گی (اور اس لیے ان کی شادابی کبھی متغیر هونے والی نہیں) . وہ (سرور و راحت کی) اس حالت میں همیشه رهیں کے اور یه بڑی هی کام یابی هے جو انهیں حاصل هوگی ۱۳ .

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لیکن جس کسی نے الله اور
وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ اس کے رسول کی نا فرمانی کی
نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ اور اس کی ٹھیرائی هوئی
عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۱۴ حد بندیوں سے باهر نکل گیا تو

ع ۲ ۱۳

(یاد رهے !) وہ (جنت کی ابدی راحتوں کی جگہ) آگ کے عذاب میں ڈالا جائے گا . وہ همیشه اسی حالت میں رهے گا اور اس کے لیے رسوا کرنے والا عذاب هو گا ۱٤ .

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ اور تمهاری عورتوں میں سے
مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا جو عورتیں بد چلنی کی مرتکب
عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ هوں تو چاهیے که اپنے آدمیوں
فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ میں سے چار آدمیوں کی اس
فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ پر گواهی لو . اگر چار گواہ

نہ ہوئی) ۔ اسی طرح ان لوگوں کی توبہ بھی توبہ نہیں ہے جو دنیا سے کفر کی حالت میں جاتے ہیں ۔ ان تمام لوگوں کے لیے ہم نے درد ناك عذاب تیار کر رکھا ہے (جو انہیں پاداش عمل میں پیش آئے گا) ١٨ .

يَـاَيُّـهَا الَّـذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ	مسلمانو ! تمہارے لیے یہ بات
لَـكُمْ اَنْ تَـرِثُـوا النِّسَـآءَ	جائز نہیں کہ عورتوں کو (میت
كَـرْهًـا ۭ وَلَا تَـعْـضُلُـوْهُـنَّ	کی) میراث سمجھ کر ان پر
لِـتَـذْهَـبُـوْا بِـبَـعْضِ مَـآ	زبردستی قبضہ کرلو ۔ اور نہ
اٰتَـيْـتُـمُـوْهُـنَّ اِلَّآ اَنْ	ایسا کرنا چاہیے کہ جو کچھ (مال
يَّـاْتِـيْنَ بِفَاحِشَـةٍ مُّـبَـيِّـنَـةٍ ۚ	و متاع) انہیں دے چکے ہو
وَعَاشِرُوْهُـنَّ بِـالْمَعْرُوْفِ ۚ	اس میں سے کچھ لے نکلنے
فَـاِنْ كَـرِهْـتُـمُـوْهُنَّ فَـعَسٰۤى	کے لیے ان پر سختی کرو اور
اَنْ تَـكْـرَهُوْا شَـيْـئًا وَّيَجْعَلَ	انہیں روك رکھو ، الّا یہ کہ وہ
اللّٰهُ فِـيْـهِ خَـيْرًا كَـثِـيْرًا ۝١٩	علانیہ بد چلنی کی مرتکب

ہوئی ہوں ۔ اور (دیکھو !) عورتوں کے ساتھ معاشرت کرنے

يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۞ ١٧

بات نادانی و بے خبری میں کر بیٹھتے ہیں اور فوراً توبہ کر لیتے ہیں (اور ان کا ضمیر اپنے کیے پر پشیمانی محسوس کرتا ہے) تو بلا شبہ ایسے ہی لوگ ہیں کہ اللہ بھی (اپنی رحمت سے) ان پر لوٹ آتا ہے اور وہ یقینا سب کچھ جاننے والا اور (اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے ١٧ .

وَلَيۡسَتِ التَّوۡبَةُ لِلَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰۤى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الۡمَوۡتُ قَالَ اِنِّىۡ تُبۡتُ الۡـٰٔنَ وَلَا الَّذِيۡنَ يَمُوۡتُوۡنَ وَهُمۡ كُفَّارٌ ؕ اُولٰۤـئِكَ اَعۡتَدۡنَا لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۞ ١٨

لیکن ان لوگوں کی توبہ توبہ نہیں ہے جو (ساری عمر تو) برائیاں کرتے رہے ، لیکن جب ان میں سے کسی کے آگے موت آ کھڑی ہوئی تو کہنے لگا "اب میں توبہ کرتا ہوں" (ظاہر ہے کہ ایسی توبہ سچی توبہ

١٧ – ضمناً اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ سچی توبہ انہیں لوگوں کی توبہ ہے جو گناہ پر مصر نہ ہوں اور جن کا ضمیر گناہ کے بعد پشیمانی محسوس کرتا ہو .

وَ اِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ	اور اگر تم (حسن معاشرت
مَّكَانَ زَوْجٍ لا وَّ اٰتَيْتُمْ	کے ساتھ نباہ نہ کر سکو اور)
اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا	ارادہ کرلو کہ ایك بیوی کو
تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا ط	چھوڑ کر اس کی جگہ دوسری
اَ تَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا	کرو گے اور پہلی بیوی کو تم نے
مُّبِيْنًا ۞ ٢٠	(چاندی سونے کا) ایك ڈھیر

بھی (مہر میں) دے دیا ہو تو بھی نہیں چاھیے کہ (اسے علحدہ کرتے ہوئے) اس میں سے کچھ واپس لے لو . کیا تم چاھتے ہو اپنا دیا ہوا مال بہتان لگا کر اور صریح ظلم کر کے واپس لے لو ٢٠.

وَ كَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَ قَدْ	اور پھر یہ کیسے ھوسکتا ھے
اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ	کہ تم اسے واپس لو حالانکہ
وَّ اَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا	تم دونوں ایك دوسرے کے
غَلِيْظًا ۞ ٢١	ساتھ شوھر اور بیوی کا ملنا

= کہ ایك بات تمھیں اچھی نہ لگے اور اسی میں تمھارے لیے بہتری و سعادت ھو .

میں نیکی اور انصاف ملحوظ رکھو ۔ پھر اگر ایسا ھو کہ تمھیں (کسی وجہ سے) وہ نا پسند ھوں تو (بے ضبط اور بے قابو نہ ھو جاؤ) عجب نہیں ایك بات تم نا پسند کرتے ھو اور اسی میں اللہ نے تمہارے لیے بہت کچھ بھتری رکھ دی ھو ۱۹ ۔

۱۹ ۔ عرب جاھلیت میں عورتوں کے ساتھ جو نا انصافیاں کی جاتی تھیں ان میں ایك نا انصافی یہ تھی کہ اگر کوئی شخص مر جاتا تو جس طرح اس کا مال و متاع اس کے وارثوں کے قبضے میں چلا جاتا اسی طرح اس کی بیویوں پر بھی وہ قابض و متصرف ھوجاتے ۔ نیز مختلف طریقوں سے عورتوں کو مجبور کیا جاتا کہ اپنا مہر چھوڑ دیں یا جو کچھ مال و متاع ان کے قبضے میں ھے مردوں کے قبضے میں چلا آئے ۔ یہاں اس طرح کی تمام نا انصافیوں سے روك دیا گیا ۔

عورتوں کے ساتھ تمھاری معاشرت نیکی و انصاف پر مبنی ھونی چاھیے ۔ ایسا نہیں کرنا چاھیے کہ محض ھواء نفس کے ھاتھ اپنی باگ دے دو اور اگر کسی وجہ سے بیوی پسند نہ آئے تو فوراً اسے چھوڑ کر دوسری کرلو ۔ اس طرح کی بے ضبط اور بے قابو طبیعتیں کبھی معاشرتی سعادت حاصل نہیں کرسکتیں ۔ اگر کسی وجہ سے بیوی تمھیں پسند نہیں تو صبر و برداشت سے کام لو ۔ بہت ممکن ھے =

وَ اَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ
وَ اُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ
وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ
مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ
دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ز فَاِنْ لَّمْ
تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ز وَ حَلَآئِلُ
اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ
اَصْلَابِكُمْ لا وَ اَنْ تَجْمَعُوْا
بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ
سَلَفَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا لا ۲۳

تمہاری بھتیجیاں ، تمہاری بھانجیاں
تمہاری دودھ پلانے والی مائیں
(مائیں ، کیوں کہ جنھوں نے
تمھیں دودھ پلایا وہ تمہاری ماں
ھی کے برابر ھو گئیں) ، تمہاری
رضاعی بہنیں (یعنی دودھ پینے
کے رشتے کی بہنیں) ، تمہاری
بیویوں کی مائیں ، تمہاری
بیویوں کی (پچھلی) اولاد جو
تمہاری گودوں میں (پرورش
پاتی) ھیں (یعنی اگرچہ تمہاری
نسل سے نہیں ھیں لیکن جب
ان کی ماؤں سے تم نے نکاح کرلیا تو اس کی سابقہ اولاد بھی
تمہاری ھی اولاد جیسی ھوگی) البتہ یہ ضروری ھے کہ (عقد نکاح

مل چکے ہو اور تمھاری بیویاں تم سے نکاح کے وقت (اپنے حقوق کے لیے) پکا قول و قرار کرا چکی ہیں ۲۱ .

وَ لَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ	اور (دیکھو!) ان عورتوں کو
اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا	اپنے نکاح میں نہ لاؤ جنھیں
مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ	تمھارے باپ نکاح میں لا چکے
فَاحِشَةً وَّ مَقْتًا ؕ وَ سَآءَ	ہوں (جیسا کہ اسلام سے پہلے
سَبِيْلًا ع ۲۲	عرب میں دستور تھا) . اس

۳ ع ۱۷

(حکم کے نازل ہونے) سے پہلے جو کچھ ہو چکا سو ہو چکا (آیندہ کے لیے یاد رکھو!) یہ بڑی ہی بےحیائی کی بات تھی، مکروہ و مردود شیوہ تھا اور برا دستور ۲۲ .

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ	(دیکھو!) تم پر (نکاح کے لیے
وَ بَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ	ان رشتوں کی عورتیں) حرام
وَ عَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ	ٹھیرادی گئی ہیں: تمھاری مائیں،
وَ بَنٰتُ الْاَخِ وَ بَنٰتُ الْاُخْتِ	تمھاری بیٹیاں، تمھاری بہنیں،
وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْٓ اَرْضَعْنَكُمْ	تمھاری پھوپھیاں، تمھاری خالائیں

تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝٢٤	ٹھیرادیا گیا ھے ۔ ان عورتوں کے علاوہ (جن کا ذکر اوپر گزرچکا) تمام عورتیں تمہارے

لیے حلال ھیں (تم ان سے نکاح کرسکتے ھو) بشرطیکہ (ازدواجی زندگی کے) قید و بند میں رھنے کے لیے نہ کہ نفس پرستی کے لیے اپنا مال خرچ کرکے ان سے نکاح کرو ۔ پھر جن عورتوں سے تم نے (ازدواجی زندگی کا) فائدہ اٹھایا ھے تو چاھیے کہ جو مہر ان کا مقرر ھوا تھا وہ ان کے حوالے کردو ۔ اور مہر مقرر کرنے کے بعد اگر آپس کی رضا مندی سے کوئی بات ٹھیر جائے (یعنی اس میں کمی بیشی منظور کرلے یا اس کا کوئی حصہ یا سب کچھ اپنی خوشی سے معاف کردے) تو ایسا کیا جاسکتا ھے ۔ اس میں تم پر کوئی پکڑ نہ ھوگی ۔ (یاد رکھو!) اللہ (سب کچھ) جاننے والا (اور ھر بات میں) حکمت رکھنے والا ھے ۲٤.

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ	اور تم میں جو کوئی اس کا مقدور نہ رکھتا ھو کہ (خاندانی) مسلمان بی بیوں سے نکاح کرے تو ان عورتوں سے نکاح کرسکتا ھے

کے بعد) زنا شوئی کا تعلق بھی ہوگیا ہو . اگر ایسا نہ ہوا ہو تو پھر ان کی لڑکیوں سے نکاح کر لینے میں کوئی پکڑ نہیں . تمھارے حقیقی بیٹوں کی بیویاں (یعنی تمھاری بھوئیں) ، نیز یہ بات بھی حرام کردی گئی ہے کہ (ایک وقت میں) دو بہنوں کو جمع کرو (۲۰۲). (اس حکم کے نزول سے) پہلے جو کچھ ہوچکا سو ہوچکا . اللہ بخش دینے والا اور (اپنے بندوں کے لیے)رحمت رکھنے والا ہے۲۳.

والمحصنٰت – ٥

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ	اور (دیکھو !) وہ عورتیں بھی
اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ	تم پر حرام ہیں جو دوسروں
كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ	کے نکاح میں ہوں . ہاں
وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ	(لڑائی کے قیدیوں میں سے)
اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ	جو عورتیں تمھارے قبضے میں
مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ	آ گئی ہوں (تو ظاہر ہے کہ
فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ	ان کے سابقہ نکاحوں کا اعتبار
فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ	نہیں کیا جاسکتا) . یہ اللہ کی
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا	طرف سے تمھارے لیے (قانون)

۲۳ – جن رشتوں میں باہم نکاح جائز نہیں ان کا بیان .

ایک دوسرے کی هم جنس هو (یعنی انسان هونے کے لحاظ سے سب ایک هی طرح کے انسان هیں) . پس ایسی عورتوں کو ان کے سرپرستوں کی اجازت سے (بلا تامل) اپنے نکاح میں لاؤ اور دستور کے مطابق ان کا مهر اُن کے حوالے کردو . البته یاد رهے که وه (ازدواجی زندگی کے) قید و بند میں رهنے والی هوں ، بدکار عورتیں نه هوں اور نه ایسی هوں که چوری چھپے بد چلنی کرتی رهتی هوں . پھر اگر ایسا هو که قید نکاح میں آنے کے بعد (ان میں سے کوئی عورت) بد چلنی کی مرتکب هو تو اس کے لیے اس سزا سے آدھی سزا هوگی جو (آزاد) بی بیوں کے لیے هے . یه حکم ان لوگوں کے لیے هے جنهیں اندیشه هو که (نکاح نه کرلینے سے) نقصان اور برائی میں پڑ جائیں گے . اور اگر تم صبر کرو (اور بهتر وقت و حالت کا انتظار کرسکو) تو یه تمهارے لیے کهیں بهتر هے . اور الله (انسانی کمزوریوں کو) بخشنے والا (اور اپنے تمام احکام میں) رحمت رکھنے والا هے۲۵ .

---

۲۵ – اسیران جنگ میں سے جو عورتیں تمهارے قبضے میں آ جائیں انهیں اس لیے حقیر و ذلیل نه سمجھو که وه دوسری قوم کی عورتیں هیں یا لڑائی میں قید هو کر آئی هیں . انسان هونے کے لحاظ سے هر آدمی دوسرے آدمی کا هم جنس هے اور انسانی برادری کا رشته سارے رشتوں سے زیاده قابل لحاظ هے . ان میں سے جو عورتیں =

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَاۤ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ع ٢٥	جو (لڑائی کے قیدیوں میں سے) تمھارے قبضے میں آئی ھیں اور مومن ھیں۔ اور (اس بات میں کوئی ذلت اور عیب نہ سمجھو کہ تم نے ایك ایسی عورت سے نکاح کر لیا جو لڑائی میں قید ھو کر آئی تھی اور لونڈی بنالی گئی تھی۔ اصلی چیز ایمان ھے اور) اللہ تمھارے ایمانوں کا حال بہتر جاننے والا ھے۔ (ھو سکتا ھے کہ ایك مومن لونڈی ایمان کے لحاظ سے بہتر درجہ رکھتی ھو

٤ ع ١

اور ایك شریف زادی ایمانی خصائل سے محروم ھو) اور تم سب

يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ	الله چاهتا هے تم پر ان (کام یاب
وَ يَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ	لوگوں کی راه کھول دے
مِنْ قَبْلِكُمْ وَ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ	جو تم سے پہلے گزر چکے هیں
وَ اللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ ٢٦	اور انهیں کے طریقے پر تمهیں

بھی چلائے، نیز تم پر (اپنی رحمت سے) لوٹ آئے . اور الله (تمهاری مصلحتوں کا) جاننے والا (اور اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا هے ٢٦ .

وَ اللّٰهُ يُرِيدُ اَنْ يَتُوبَ	الله تو یه چاهتا هے که تم پر
عَلَيْكُمْ قف وَ يُرِيدُ الَّذِينَ	(اپنی رحمت کے ساتھ) لوٹ آئے
يَتَّبِعُونَ الشَّهَوٰتِ اَنْ	(اور تم ان برائیوں سے تائب
تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ۝ ٢٧	هو جاؤ جن میں مبتلا تھے)

لیکن جو لوگ (احکام حق کی جگه) نفسانی خواهشوں کے پیچھے پڑے هیں تو وه چاهتے هیں که تم راه اعتدال سے هٹ کر بہت دور جا پڑو ٢٧ .

---

٢٦ و ٢٧ – یه تمام احکام جو تمهارے لیے ٹھیرا دیے گئے هیں تو ان سے مقصود یه هے که : =

مسلمان ہو گئی ہوں تم ان سے نکاح کر سکتے ہو ۔

نزول قرآن سے پہلے غلامی کی رسم تمام دنیا میں پھیلی ہوئی تھی ۔ ہر طاقت‌ور قوم کمزور قوم کے افراد کو غلام بنا لیتی اور ان کے ساتھ نہایت وحشیانہ سلوک کرتی ۔ قرآن نے اس بارے میں جو اصلاحات کیں انہیں دو قسموں میں بیان کیا جا سکتا ہے :

اولاً یہ کہ غلامی صرف اسیران جنگ میں محدود کر دی ۔ وہ بھی اس طرح کہ کم سے کم امکان اس کا باقی رکھا ۔ سورۂ محمد کی آیت ”فاما منّا بعد و اما فداء“ (٤٧ : ٤) کے ذریعے اعلان کر دیا کہ اگر مصالح جنگ کے خلاف نہ ہو تو چاہیے کہ اسیران جنگ کو فدیہ لے کر یا احسان رکھ کر چھوڑ دیا جائے ۔

ثانیاً غلاموں کے حقوق کی رعایت پر اس قدر زور دیا اور ان کے لیے ایسے احکام و قوانین نافذ کیے کہ غلامی غلامی نہیں رہی ، بلکہ سوسائٹی کا ایک مساویانہ عنصر بن گئی ۔

چنانچہ یہاں اسی بات پر زور دیا گیا ہے ۔ لونڈیوں سے نکاح کرنے میں کوئی عیب کی بات نہیں ۔ انسان ہونے کے لحاظ سے سب برابر ہیں اور فضیلت کا معیار ایمان و عمل پر ہے ۔

رضامندی سے ملاجلا کاروبار ھو (اور اپنے حصے کے مطابق ھر شخص اپنا حق لے لے). اور (دیکھو!) اپنی جانوں کو ھلاك نہ کرو. اللہ تمہارے لیے رحمت رکھنے والا ھے ۲۹.

وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝۳۰ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝۳۱

اور (یاد رکھو!) جو کوئی ظلم و شرارت سے ایسا کرے گا تو قریب ھے کہ ھم اسے آتش دوزخ میں ڈال دیں اور اللہ کے لیے یہ کوئی مشکل بات نہیں ۳۰. (دیکھو!) جن بڑی بڑی برائیوں سے تمہیں روك دیا گیا ھے اگر تم ان سے بچتے رھو گے تو (ھمارے فضل و رحمت

۲۹ - معاشرتی زندگی کی سعادت حاصل نہیں ھو سکتی اگر خاندان کے تمام افراد دیانت دار اور راست باز نہ ھوں. پس آپس میں ایك دوسرے کا مال ناجائز طریقے پر نہ کھاؤ. ھاں، اگر ملی جلی تجارت ھو تو باھمی رضامندی سے ھر آدمی اپنا حصہ لے سکتا ھے.

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ	اللہ چاھتا ھے (بے جا سختیوں
عَنْكُمْ ج وَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ	اور رکاوٹوں کی جگہ)
ضَعِيْفًا ۞ ٢٨ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ	تمہارے لیے نرمی اور آسانی ھو
اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ	اور (واقعہ یہ ھے کہ) انسان
بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ	(طبیعت کا) کمزور پیدا کیا
تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ	گیا ھے ٢٨ . مسلمانو! ایک
مِّنْكُمْ قف وَلَا تَقْتُلُوْٓا	دوسرے کا مال آپس میں ناحق
اَنْفُسَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ	ناروا نہ کھاؤ . ھاں، اس صورت
بِكُمْ رَحِيْمًا ۞ ٢٩	میں کھا سکتے ھو کہ آپس کی

= ١ ـ فلاح وسعادت کی جس راہ پر تم سے پہلے نیک انسان چل چکے ھیں وہ تم پر بھی کھل جائے .

٢ ـ احکام معاشرت میں سختیاں اور جکڑ بندیاں نہ ھوں ، سہولتیں اور آسانیاں ھوں .

٣ ـ جن معاشرتی برائیوں میں تم مبتلا تھے ان سے آیندہ تائب ھو جاؤ .

٤ ـ افراط و تفریط سے بچو اور نفس پرستی میں بے لگام نہ ھو جاؤ .

و نتائج میں) ان کا حصه ھے (دونوں اپنی اپنی جگه اپنے فرائض اعمال او ر ان کے نتائج رکھتے ھیں) . اور چاھیے که (ھر حال میں) الله سے اس کی بخشایش کے طلب گار رھو . یقیناً وہ ھر بات کا علم رکھنے والا ھے ۳۲ .

۳۲ ـ نزول قرآن سے پہلے دنیا کا عالم گیر اعتقاد یه تھا که وجود انسانی کا کامل ظہور صرف مردوں ھی کی جنس میں ھوا ھے . عورتوں کی ھستی کوئی مستقل ھستی نہیں رکھتی . وہ صرف اس لیے بنائی گئی ھیں که مردوں کی کام جوئیوں کا ذریعه ھوں اور ان کی چاکری و پرستاری میں فنا ھو جائیں .

قرآن تاریخ عالم کی سب سے پرانی آواز ھے جو اس اعتقاد کے خلاف بلند ھوئی . وہ کہتا ھے : خدا نے نوع انسانی کو مرد اور عورت کی دو جنسوں میں تقسیم کر دیا ھے اور دونوں یکساں طور پر اپنی اپنی ھستی ، اپنے اپنے فرائض اور اپنے اپنے اعمال رکھتی ھیں . کارخانۂ معیشت کے لیے جس طرح ایك جنس کی ضرورت تھی ٹھیك اسی طرح دوسری جنس کی بھی ضرورت تھی . انسان کی معاشرتی زندگی کے لیے یه دو مساوی عنصر ھیں جو اس لیے پیدا کیے گئے ھیں که ایك دوسرے کے ساتھ مل کر ایك مکمل زندگی پیدا کر دیں .

کا قانون یہ ھے کہ) ھم تمہاری لغزشوں اور غلطیوں کے اثرات تم پر سے محو کردیں گے اور تمہیں ایك ایسے مقام پر پہنچادیں گے جو عزت و خوبی کا مقام ھوگا ۳۱ ۔

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ ۳۲

اور (دیکھو !) خدا نے تم میں سے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے مقابلے میں جو کچھ دے رکھا ھے اس کی تمنا نہ کرو (کہ کاش ھمیں بھی یہ ملا ھوتا !) مردوں نے اپنے عمل سے جو کچھ حاصل کیا ھے اس کے مطابق (ثمرات و نتائج میں) ان کا حصہ ھے اور عورتوں نے اپنے عمل سے جو کچھ حاصل کیا ھے اس کے مطابق (ثمرات

---

۳۱ - اگر انسان بڑے بڑے گناھوں سے اجتناب کرے تو رحمت الٰہی کا قانون یہ ھے کہ چھوٹی چھوٹی لغزشیں اور کمزوریاں اس کی پاکی و سعادت میں مخل نہیں ھوں گی اور وہ شرف و کرامت کا مقام حاصل کرلے گا ۔

بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیًّا كَبِیْرًا ۝ ٣٤

نیز اس لیے کہ مرد اپنا مال (جو ان کی محنت سے جمع ہوتا ہے عورتوں پر) خرچ کرتے ہیں. پس جو عورتیں نیک ہیں ان کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ اطاعت شعار ہوتی ہیں اور اللہ کی حفاظت سے (جو انہیں حاصل ہوجاتی ہے) پوشیدگی اور غیبت میں بھی (شوہروں کے حقوق و مفاد کی) حفاظت کرتی ہیں . اور جن بیویوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو تو (یہ نہیں کرنا چاہیے کہ فوراً دل برداشتہ ہوکر قطع تعلق کرلو ، بلکہ) چاہیے انہیں (پہلے نرمی و محبت سے) سمجھاؤ ، پھر خواب گاہ میں ان سے الگ رہنے لگو . اور (اس پر بھی نہ مانیں تو) انہیں (بغیر نقصان پہنچائے بطور تنبیہ کے) مار بھی سکتے ہو . پھر اگر وہ تمہارا کہا مان لیں تو (سختی سے درگذرو اور) ایسا نہ کرو کہ الزام دینے کے لیے راہیں ڈھونڈھنے لگو . (یاد رکھو !) اللہ سب کے اوپر اور سب سے زیادہ بڑائی رکھنے والا موجود ہے ٣٤ .

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا
تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ط
وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ
فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ع ۳۳

ع ٥ ٢

اور (دیکھو!) جو کچھ ترکہ
ماں باپ اور رشتے دار چھوڑ
جائیں تو ان میں سے ہر ایک
کے لیے ہم نے حق دار ٹھیرا
دیے ھیں، نیز جن (عورتوں سے)
تمہارا عہد و پیمان (نکاح) بندھ چکا ہو (ان کا بھی ہم نے حصہ
ٹھیرا دیا ھے). پس چاھیے کہ جو کچھ جس کا حصہ ہو وہ اس کے
حوالے کردو (اور یاد رکھو!) اللہ حاضر و ناظر ھے، اس سے
کوئی چیز چھپی نہیں ۳۳.

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ
بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ
عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا
مِنْ اَمْوَالِهِمْ ط فَالصّٰلِحٰتُ
قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ

مرد عورتوں کی زندگی کے
بندوبست کرنے والے ھیں (۲۰۳)
اس لیے کہ اللہ نے ان میں سے
بعض کو بعض پر (خاص خاص
باتوں میں) فضیلت دی ھے،

= نہ ہوئیں اور مردوں کے کام ان کے حصے میں نہ آئے۔ وہ یقین کریں ان کے لیے بھی عمل و فضیلت کی ساری راہیں کھلی ہوئی ہیں۔

اس کے بعد فرمایا کہ نیک عورتیں وہ ہیں جو اطاعت شعار ہوتی ہیں اور ظاہر و باطن ہر حال میں شوہروں کے مفاد کی حفاظت کرتی ہیں۔

اگر عورت شوہر کے حقوق کی رعایت نہ کرے اور اطاعت شعاری کے دائرے سے باہر ہوجائے تو شوہر کو چاہیے اسے سمجھائے اور نرمی و سختی سے راہ راست پر لانے کی کوشش کرے۔

اگر ایسی صورت پیدا ہوجائے کہ اندیشہ ہو شوہر اور بیوی میں تفرقہ پڑ جائے گا تو پھر چاہیے کہ خاندان کی پنچایت بٹھائی جائے۔ پنچایت کی صورت یہ ہو کہ ایک آدمی مرد کے گھرانے سے چن لیا جائے، ایک عورت کے۔ دونوں مل کر اصلاح حال کی کوشش کریں۔

اگر سرکشی عورت کی جانب سے ہو تو مرد کو اختیار دیا گیا تھا کہ نرمی و سختی کر کے سمجھائے بجھائے۔ لیکن اگر قصور مرد کا ہو اور وہ خواہ مخواہ الزام عورت کے سر ڈال رہا ہو تو اس کا کیا علاج؟

اس کا علاج پنچایت کا حکم دے کر کر دیا گیا۔ =

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۝ ٣٥

اور اگر تمھیں اندیشہ ھو کہ میاں بیوی میں تفرقہ پڑ جائے گا تو چاھیے کہ ایک پنچ شوھر کے کنبے میں سے مقرر کرو، ایک بیوی کے کنبے میں سے (اور دونوں اصلاح حال کی کوشش کریں). اگر دونوں پنچ (دل سے) چاھیں گے کہ صلح صفائی کرا دیں تو اللہ ضرور میاں بیوی میں باھم موافقت پیدا کر دے گا (اور ان کی کوشش رایگاں نہ جائے گی). بلا شبہ اللہ سب کچھ جاننے والا اور ھر بات کی خبر رکھنے والا ھے ٣٥.

---

٣٤ و ٣٥ – البتہ اللہ نے دنیا میں ھر گروہ کو دوسرے گروہ پر خاص خاص باتوں میں فضیلت دی ھے اور ایسی ھی فضیلت مردوں کو بھی عورتوں پر ھے. مرد عورتوں کی ضروریات معیشت کے قیام کا ذریعہ ھیں، اس لیے سربراھی و کارفرمائی کا مقام قدرتی طور پر انھیں کے لیے ھو گیا ھے.

عورتیں اس خیال سے دل گیر نہ ھوں کہ وہ مرد =

کے ساتھ اور ان لوگوں کے ساتھ جو مسافر ہوں ، یا (لونڈی غلام ہونے کی وجہ سے) تمہارے قبضے میں ہوں ، احسان اور سلوک کے ساتھ پیش آؤ . اللہ ان لوگوں کو دوست نہیں رکھتا جو اترانے والے ، ڈینگیں مارنے والے ہیں ۳۶ .

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ط وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ج ۳۷

جو خود بھی بخیلی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کرنا سکھاتے ہیں اور جو کچھ خدا نے اپنے فضل سے دے رکھا ہے اسے (خرچ کرنے کی جگہ) چھپا کر رکھتے ہیں . (یاد رکھو!) ان لوگوں کے لیے جو (ہماری نعمتوں کی) نا شکری کرتے ہیں ہم نے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ۳۷ .

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط

اور (ان لوگوں کو بھی خدا دوست نہیں رکھتا) جو محض لوگوں کے دکھانے کو (نام

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا
بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ
اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ
وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ
الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ
وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ ۝ ٣٦

اور (دیکھو!) اللہ کی بندگی کرو
اور کسی چیز کو اس کے ساتھ
شریك نہ ٹھیراؤ۔ اور چاھیے
کہ ماں باپ کے ساتھ، قرابت
داروں کے ساتھ، یتیموں اور
مسکینوں کے ساتھ، پڑوسیوں
کے ساتھ، خواہ قرابت والے
پڑوسی ہوں خواہ اجنبی ہوں،
نیز پاس کے بیٹھنے اٹھنے والوں

= اگر قصور مرد کا ھوگا تو عورت کو پورا موقع مل جائے گا کہ اپنے گھرانے کے آدمی کے ذریعے حقیقت حال ظاھر کردے۔ اس حکم میں معاشرت کے اکثر احکام کی طرح خطاب مسلمانوں سے ھے۔ یہ جماعت کا فرض ھے کہ باھمی نا اتفاقی کی صورت میں اصلاح حال کی کوشش کرے۔

وَ مَاذَا عَلَيۡهِمۡ لَوۡ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَ الۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ اَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِهِمۡ عَلِيۡمًا ۝٣٩

ان لوگوں کا کیا بگڑتا تھا اگر یہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے اور جو کچھ خدا نے انہیں دے رکھا ہے اسے (خدا کی خوشنودی کے لیے) خرچ کرتے؟ اور اللہ تو ان کی حالت کی پوری خبر رکھتا ہے ٣٩.

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظۡلِمُ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَ اِنۡ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفۡهَا وَ يُؤۡتِ مِنۡ لَّدُنۡهُ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ۝٤٠

(یاد رکھو!) اللہ (جزاء عمل میں) ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا (کہ عمل کے بدلے میں کسی طرح کی کمی ہو جائے یا کوئی بدلے سے محروم رہ جائے۔ اس کا قانون تو یہ ہے کہ) اگر ذرہ برابر بھی کسی نے نیکی کی ہے تو وہ اسے

= البتہ جو کچھ خرچ کرو اللہ کے لیے کرو، نام و نمود کے لیے نہ کرو۔ جو شخص نام و نمود کے لیے خرچ کرتا ہے وہ اللہ پر اور آخرت پر سچا ایمان نہیں رکھتا۔

وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۞٣٨	ونمود کے لیے) مال خرچ کرتے ہیں ۔ وہ فی الحقیقت اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے (کیوں کہ اگر اللہ پر سچا ایمان رکھتے تو کبھی ایسا نہ کرتے کہ اسے چھوڑ کر انسانوں کے سامنے نمایش کرنی چاہتے) ۔ اور (دیکھو!) جس کسی کا ساتھی شیطان ہوا تو کیا ہی برا یہ ساتھی ہے ٣٨ ۔

٣٦ تا ٣٨ - عموم شفقت واحسان اور اداء حقوق وفرائض کا حکم:

ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوك کرو قرابت داروں کے حقوق سے غافل نہ ہو ۔ یتیموں ، مسکینوں ، مسافروں اور پڑوسیوں کی خبر گیری کرتے رہو ۔ پڑوسی خواہ قرابت دار ہو خواہ اجنبی ہو ، ہر حال میں اچھے سلوك کا مستحق ھے ۔ اسی طرح جو لوگ تمھارے پاس بیٹھنے اٹھنے والے ہوں ، نیز لونڈی غلام جو تمھارے قبضے میں ہوں ، ان سب کے بھی تم پر حقوق ہیں اور ضروری ھے کہ سب کے ساتھ محبت و احسان کا سلوك کرو ۔ بخل نہ کرو ۔ خدا نے جو کچھ رزق و دولت عطا فرمائی ھے اس کے بندوں کی خدمت میں خرچ کرو ۔ جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ھے اس کا ھاتھ انفاق فی سبیل اللہ سے کبھی نہیں رك سکتا ۔ =

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ
سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا
مَا تَقُوْلُوْنَ وَ لَا جُنُبًا
اِلَّا عَابِرِىْ سَبِيْلٍ حَتّٰى
تَغْتَسِلُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ
مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ
اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ
اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ
تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا
صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا
بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝٤٣

مسلمانو ! ایسا بھی نہ کرو کہ
تم نشہ میں ہو اور نماز کا ارادہ
کرو . نماز کے لیے ضروری
ہے کہ تم ایسی حالت میں ہو کہ
جو کچھ زبان سے کہو (ٹھیک
طور پر) اسے سمجھو . اور
اسی طرح جس کو نہانے کی
حاجت ہو تو وہ بھی جب تک
نہا نہ لے نماز کا قصد نہ کرے .
ہاں ، راہ چلتا مسافر ہو (تو
وہ تیمم کرکے نماز پڑھ سکتا
ہے) . اور اگر تم بیمار ہو یا سفر
میں ہو ، یا تم میں سے کوئی

دوگنا کردے گا اور پھر اپنے پاس سے ایسا بدلا بھی عطا فرمائے گا جو بہت بڑا بدلا ہوگا ٤٠ .

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ۢ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ؕ ٤١

اور پھر (اے پیغمبر!) کیا حال ہوگا اس دن (یعنی قیامت کے دن) جب ہم ہر ایک امت سے ایک گواہ طلب کریں گے (یعنی اس کے پیغمبر کو طلب کریں گے جو اپنی امت کے اعمال و احوال پر گواہ ہوگا) اور ہم تجھے بھی ان لوگوں پر گواہی دینے کے لیے طلب کریں گے ٤١ .

يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ عَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ع ٤٢

سو اس دن ایسا ہوگا کہ جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے اور رسول کے حکموں سے نا فرمان ہو گئے ہیں ، وہ (حسرت و ندامت سے) تمنا کریں گے کاش (وہ دھنس جائیں اور) زمین ان کے اوپر برابر ہو جائے . اور اس دن وہ اللہ سے (اپنی) کوئی بات بھی پوشیدہ نہیں رکھ سکیں گے ٤٢ .

٦
ع
٣

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ؕ ٤٤

کیا تم نے ان لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جنھیں کتاب اللہ (کے علم میں) سے ایك حصہ دیا گیا تھا ؟ کس طرح وہ (ھدایت دے کر) گمراھی خرید رھے ھیں اور چاھتے ھیں تم بھی راہ سے بھٹك جاؤ ٤٤ ۔

= تیمم کا حکم: اگر پانی میسر نہ آئے یا بیماری مانع ھو تو وضو اور غسل کی جگہ تیمم کرلو ، لیکن کسی حال میں بھی نماز ترك نہ کرو ۔

٤٤ — نماز کے ذکر کے بعد سلسلۂ بیان اھل کتاب کی طرف متوجہ ھوجاتا ھے اور پیروان دعوت حق پر یہ حقیقت واضح کی جاتی ھے کہ جس طرح اللہ نے تمھاری فلاح و سعادت کے لیے احکام شریعت نازل کردیے ھیں اسی طرح تم سے پہلے یہود و نصاریٰ کے لیے بھی نازل کردیے تھے ۔ لیکن تم دیکھ رھے ھو کہ وہ راہ ھدایت سے منحرف ھوگئے ۔ پس چاھیے کہ ان کی حالت سے عبرت پکڑو اور اخلاص و صداقت کے ساتھ احکام الٰہی پر کار بند ھو ۔

آدمی جائے ضرور سے فارغ ہو کر آئے ، یا ایسا ہو کہ تم نے عورت کو چھوا ہو (یعنی زنا شوئی کی بات ہوئی ہو) اور (وضو اور غسل کے لیے) پانی نہ ملے تو اس صورت میں چاہیے پاک زمین سے کام لو . (طریقہ اس کا یہ ہے کہ زمین پر ہاتھ مار کر) چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لو . بلا شبہ اللہ درگذر کرنے والا اور بخش دینے والا ہے ۴۳ .

---

۴۳ – معاشرتی زندگی کے جو حقوق و فرائض بیان کیے گئے ہیں اگر تم چاہتے ہو کہ ان کی اخلاقی ذمہ داریوں سے عہدہ بر آ ہو تو چاہیے کہ خدا کے ذکر و عبادت سے اپنی ایمانی قوت مضبوط کرتے رہو . جو جماعت نماز کی حقیقت سے محروم ہو گئی یعنی عبادت کے خشوع و خضوع کا اس میں ذوق نہ ہو گا وہ کبھی عملی زندگی کی اخلاقی مشکلوں پر قابو نہیں پا سکتی .

اسلام کا جب ظہور ہوا تو عرب کے باشندے صدیوں سے شراب نوشی کے عادی ہو رہے تھے . مشکل تھا کہ بہ یک دفعہ باز آجاتے . اس لیے بتدریج ممانعت کے احکام نازل ہوتے رہے . بالآخر قطعی طور پر اس کا استعمال حرام کردیا گیا . یہاں نماز کے وقت شراب نوشی سے بچنے کا جو حکم دیا گیا ہے وہ ابتدائی عہد کا ہے ، اس وقت تک شراب کی حرمت کا آخری اعلان نہیں ہوا تھا . =

يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝٤٦ ھیں . (چنانچہ) کہتے ھیں

" سمعنا و عصینا " اور " اسمع غیر مسمع " اور " راعنا " (۲۰۴)

اگر یہ لوگ (راست بازی سے محروم نہ ھوتے اور ان شرارت آمیز لفظوں کی جگہ) " سمعنا و اطعنا " اور " اسمع " اور " انظرنا " کہتے تو یہ ان کے حق میں بہتر تھا اور درستگی کی بات تھی . لیکن حقیقت یہ ھے کہ ان کے کفر کی وجہ سے ان پر اللہ کی پھٹکار پڑ چکی ، پس ایک چھوٹے گروہ کے سوا اور سب ایمان سے محروم ھیں ٤٦ .

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۚ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝٤٧

اے وہ لوگو کہ تمھیں کتاب دی گئی تھی جو کتاب ھم نے (پیغمبر اسلام) پر نازل کی ھے اور جو اس کتاب کی تصدیق کرتی ھوئی آئی ھے جو تمھارے ھاتھوں میں موجود ھے ، اس پر ایمان لاؤ (اور انکار حق کے

وَ اللّٰهُ اَعۡلَمُ بِاَعۡدَآئِكُمۡ ؕ	اور اللہ تمہارے دشمنوں کو
وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ	اچھی طرح جانتا ہے. (تمہارے
وَّ كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيۡرًا ۝٤٥	لیے) اللہ کی دوستی اور اس
مِنَ الَّذِيۡنَ هَادُوۡا يُحَرِّفُوۡنَ	کی مددگاری کافی ہے ٤٥.
الۡكَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ	(اے پیغمبر!) یہودیوں میں
وَ يَقُوۡلُوۡنَ سَمِعۡنَا وَ عَصَيۡنَا	کچھ لوگ ایسے ہیں (جن کا
وَ اسۡمَعۡ غَيۡرَ مُسۡمَعٍ وَّ رَاعِنَا	شیوہ ہے) کہ لفظوں کو
لَـيًّۢا بِاَلۡسِنَتِهِمۡ وَ طَعۡنًا	ان کی اصلی جگہ سے پھیر دیا
فِى الدِّيۡنِ ؕ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ	کرتے ہیں اور (جب تم سے
قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا	ملتے ہیں تو) اس خیال سے
وَ اسۡمَعۡ وَ انۡظُرۡنَا لَـكَانَ	کہ دین حق کے خلاف طعن
خَيۡرًا لَّهُمۡ وَ اَقۡوَمَ ۙ وَ لٰـكِنۡ	و تشنیع کریں، زبان مروڑ
لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفۡرِهِمۡ فَلَا	مروڑ کر لفظوں کو بگاڑ دیتے

يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝٤٨

جائے (جس طرح یہود و نصاریٰ نے اپنے احبار اور رھبان کو خدا کے ساتھ شریك ٹھیرالیا ھے) ۔ ھاں ، اس کے سوا اور جتنے گناہ ھیں وہ چاھے تو بخش دے ۔ اور (دیکھو!) جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی کو شریك ٹھیراتا ھے تو یقینا وہ بہت بڑا گناہ کرتا ھوا (خدا پر) افترا پردازی کرتا ھے ٤٨ ۔

٤٨ - سورۂ آل عمران میں یہود و نصاریٰ کی سب سے بڑی گم راھی یہ بتائی تھی کہ انھوں نے اپنے مذھبی پیشواؤں کو ایسا مقدس اور با اختیار سمجھ رکھا ھے گویا وہ خدا کی خدائی میں شریك ھیں (٦٤ ، ٧٩) . خدا کی خدائی میں شریك سمجھنے سے مقصود وہ اعتقاد ھے جو یہودیوں میں اپنے فقیہوں کی نسبت اور عیسائیوں میں پوپ اور پادریوں کی نسبت پیدا ھوگیا تھا یا جو کچھ وہ اپنے راھبوں اور فقیروں کی نسبت اعتقاد رکھتے تھے ۔

اس گم راھی کا نتیجہ یہ تھا کہ ھدایت کا سر رشتہ کتاب الٰہی کی جگہ چند انسانوں کے ھاتھ آ گیا تھا ۔ وہ لوگوں کو اندھا بہرا بنا کر جس طرح چاھتے تھے اپنی نفسانی غرضوں کے لیے استعمال کرتے تھے ۔ لوگوں نے اپنی سمجھ بوجھ سے کام لینا چھوڑ دیا تھا ۔ توھم پرستی و جہالت میں =

شیوے سے باز آجاؤ) . اس وقت سے پہلے ایمان لے آؤ جب ایسا ھو کہ ھم لوگوں کے چہرے مسخ کر کے پیٹھ پیچھے الٹا دیں (یعنی انہیں ذلیل و خوار کردیں) یا ایسا ھو کہ جس طرح "سبت" (۲۰۵) والوں پر ھماری پھٹکار پڑی تھی اسی طرح ان پر بھی پھٹکار پڑے . اور (یاد رکھو!) خدا نے جو کچھ فیصلہ کر دیا ھے (یعنی قانون ٹھیرا دیا ھے) وہ ضرور ھو کر رھے گا ۴۷ .

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ج وَ مَنْ	اللہ یہ بات کبھی بخشنے والا نہیں کہ اس کے ساتھ کسی دوسری ھستی کو شریک ٹھیرایا

---

۴۶ و ۴۷ - یہود مدینہ کی یہ شقاوت کہ جب پیغمبر اسلام اور مسلمانوں سے ملتے تو ذو معنی اور مشتبہ الفاظ کہہ کر دل کا بخار نکالتے .

ضمناً مدینہ کے یہودیوں کو انذار کہ اگر دین حق کی مقاومت سے باز نہ آئے تو وہ وقت دور نہیں ھے کہ دعوت حق کی فتح مندی ان کی ذلت و خواری کا آخری فیصلہ کردے گی . دنیا نے دیکھ لیا کہ یہ اعلان حرف بہ حرف پورا ھوا .

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ	دیکھو ! یہ لوگ کس طرح
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَ كَفٰى	اللہ پر صریح بہتان باندھ رہے
بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ع ٥٠	ھیں ! (اس کا قانون تو یہ ھے

٧
ع
٤

کہ پاکی و نجات کا دار و مدار ایمان و عمل پر ھے اور یہ کہتے ھیں یہودیت کی گروہ بندی پر ھے)۔ ان کی آشکارا گناہ گاری کے لیے یہی ایک بات بس کرتی ھے ٥٠ .

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا	(اے پیغمبر !) کیا تم ان
نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ	لوگوں کا حال نہیں دیکھتے
بِالْجِبْتِ وَ الطَّاغُوْتِ وَ يَقُوْلُوْنَ	جنھیں کتاب اللہ (کے علم میں)

= گروہ بندی کا گھمنڈ ھے۔ وہ ایمان و عمل کی روح سے محروم ھوچکے ھیں ، لیکن پھر بھی اپنے اھل کتاب اور بنی اسرائیل ھونے پر نازاں ھیں . وہ کہتے ھیں " هم خدا کی چہیتی قوم ھیں اور آخرت کی نجات ھمارے لیے لکھ دی گئی ھے " . جب کبھی کوئی جماعت دین کے سچے علم و عمل سے محروم ھوجاتی ھے تو ایسے ھی غرور باطل میں مبتلا ھوجاتی ھے .

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ	(اے پیغمبر!) کیا تم نے ان
اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّىْ	لوگوں کی حالت پر نظر نہیں
مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ	کی جو اپنی پاکی کا گھمنڈ
فَتِيْلًا ۝ ٤٩	رکھتے ہیں؟ (یعنی اپنے

اہل کتاب ہونے کا بڑا گھمنڈ رکھتے ہیں اور کہتے ہیں آخرت کی نجات تو صرف ہمارے لیے ہے) حالانکہ (اپنے منہ پاک بننے سے کوئی پاک نہیں ہو جاتا) یہ اللہ کے ہاتھ ہے کہ جسے چاہے (برائیوں سے) پاک و صاف کرے اور (اس کا قانون تو یہ ہے کہ جزاء عمل میں) رائی برابر بھی کسی پر ظلم نہیں ہوگا ٤٩.

= غرق ہوگئے تھے اور انسان کی عقلی ترقی و روشنی کی تمام راہیں بند ہوگئی تھیں.

قرآن نے اس گم راہی کو شرک قرار دیا ہے.

وہ یہودیوں سے کہتا ہے کہ سارے گناہ بخش دیے جاسکتے ہیں مگر اس کے لیے بخشایش نہیں، کیوں کہ یہ گم راہی شریعت کے تمام مقاصد درہم برہم کردیتی ہے اور انسان کی ہدایت کا مرکز اپنی جگہ سے ہل جاتا ہے.

٤٩ – یہودیوں کی سب سے بڑی گم راہی مذہبی =

تَجِدَ لَهٗ نَصِيرًا ؕ ۵۲ اَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا ۙ ۵۳

جس کسی پر اس کی پھٹکار پڑی تو ممکن نہیں تم کسی کو اس کا مددگار پاؤ ۵۲ . پھر (یہ لوگ جو پیروان حق کی دشمنی میں اس قدر کھوئے گئے ہیں تو) کیا یہ بات ہے کہ ان کے قبضے میں بادشاہت کا کوئی حصہ آ گیا ہے اور اس لیے نہیں چاہتے کہ لوگوں کو رائی برابر بھی (اس میں سے) کچھ مل جائے ؟ ۵۳ .

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۵۴

یا پھر خدا نے اپنے فضل سے لوگوں کو جو کچھ عطا فرمایا ہے اس کا انہیں حسد ہے (اور نہیں چاہتے کہ جس نعمت سے خود محروم ہو چکے ہیں وہ دوسروں کے حصے میں آئے . اگر یہی بات ہے) تو (انہیں اس بات سے بے خبر نہیں ہونا چاہیے کہ) ہم نے خاندان ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی تھی اور ساتھ ہی بڑی بھاری سلطنت بھی عطا فرمائی تھی ۵۴ .

لِلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ھٰۤؤُلَآءِ اَھۡدٰی　　سے ایک حصہ دیا گیا تھا ،

مِنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا سَبِیۡلًا ﴿۵۱﴾　　(کس طرح) وہ بتوں کی

شریر قوتوں کے معتقد ہو گئے ہیں اور کافروں کی نسبت (یعنی

مشرکین عرب کی نسبت) کہتے ہیں " مسلمانوں سے تو کہیں

زیادہ یہی لوگ سیدھے رستے پر ہیں " ۵۱ .

اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ　　(یقین کرو !) یہی لوگ ہیں

وَ مَنۡ یَّلۡعَنِ اللّٰہُ فَلَنۡ　　جن پر خدا کی پھٹکار پڑی اور

---

۵۱ - جب ایک جماعت میں اتباع حق کی جگہ جتھابندی اور گروہ بندی کی روح پیدا ہوجاتی ہے تو پھر حق و باطل کا امتیاز باقی نہیں رہتا . وہ چاہتی ہے جس طرح بھی بنے اپنی بات بنالی جائے اور مخالف گروہ کو زک دے دی جائے اگر ایسا کرنے میں اسے خود اصولوں اور عقیدوں کے خلاف بھی جانا پڑے تو بلا تامل چلی جاتی ہے .

یہی حال مدینے کے یہودیوں کا تھا . وہ ہمیشہ بت پرستی کے مخالف رہے اور بت پرستوں کی تحقیر و تذلیل کرتے رہے ، لیکن اب مسلمانوں کی ضد میں آکر بت پرستوں کی تعریف کرتے اور کہتے " ان مسلمانوں سے تو مشرکوں ہی کا طور طریقہ زیادہ قرین صواب ہے ".

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ز وَّ نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۞ ٥٧

اور جو لوگ (ہماری آیتوں پر) ایمان لائے اور ان کے کام بھی اچھے ہوئے تو ہم انھیں (راحت و سرور کے) ایسے باغوں میں داخل کردیں گے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی (اور اس لیے ان کی سرسبزی و شادابی کبھی ختم ہونے والی نہیں). وہ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے. ان کی رفاقت کے لیے نیک و پارسا بیویاں ہوں گی. نیز ہم انھیں (اپنی رحمت کے) بڑے اچھے سایے میں جگہ دیں گے ٥٧.

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ لا وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ

(مسلمانو!) خدا تمھیں حکم دیتا ہے کہ جو جس کی امانت ہو وہ اس کے حوالے کردیا کرو، (ایسا نہ کرو کہ کسی حق دار اور اہل حق سے انکار کرو).

فَمِنْهُمْ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَ مِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَ كَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝٥٥

پھر ان میں سے کوئی تو ا... ہوا جس نے اس بات پر یقـ... کیا ، کوئی ایسا ہوا جس ـ... روگردانی کی ۔ اور (جس نے روگردانی کی تو اس کے لیے دھکتی ہوئی دوزخ کی آگ بس کرتی ھے ۵۵ ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝٥٦

(یاد رکھو!) جن لوگوں ... ہماری آیتوں کے ساتھ کفر ... (یعنی انہیں جھٹلایا اور سرکـ... و شرارت سے مقابلہ کیا) قریب ھے کہ (قیامت کے د... ہم انہیں آتش دوزخ میں جھونک دیں ۔ جب کبھی ایسا ہوگا کہ ان کی کھال (آگ کی گرمی سے) پك جائے گی (یعنی جل جائے گی) تو ہم پچھلی کـ... کی جگہ دوسری کھال پیدا کردیں گے تاکہ (۲۰۶) عذاب کا (اچھی طرح) چکھ لیں ۔ بلا شبہ اللہ سب پر غالب ھے اور ... کچھ کرتا ھے حکمت کے ساتھ کرتا ھے ۵۶ ۔

کے دن پر ایمان رکھتے ہو (تو تمھارے لیے راہ عمل یہی ھے) . اسی میں تمھارے لیے بہتری ھے اور اسی میں انجام کار کی خوبی ھے (۲۰۸) ۵۹ .

۵۸ و ۵۹ - اہل کتاب کی گم راھیوں کے ذکر کے بعد مسلمانوں سے خطاب اور قیام عدل ، اداء امانت اور رفع نزاع کے اصول و مہمات :

۱ - اجتماعی زندگی کے نظم و فلاح کے لیے اصل اصول یہ ھے کہ جو جس بات کا حق دار ھو اس کے حق کا اعتراف کرو اور جو چیز جسے ملنی چاھیے وہ اس کے حوالے کردو . وارث کا حق ھو ، یتیم کا مال ھو ، قرض دار کا قرض ھو ، امانت رکھنے والے کی امانت ھو ، اہلیت رکھنے والے کے لیے منصب اور عہدہ ھو ، کوئی چیز ھو اور کوئی صورت ھو ، لیکن جو جس کا حق ھے اور جو جس کا اہل ھے وہ اسے ملنا چاھیے .

۲ - جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل و انصاف کے ساتھ کرو . کسی حالت اور کسی صورت میں بھی یہ جائز نہیں ھوسکتا کہ فیصلہ انصاف کے خلاف کیا جائے .

۳ - مسلمانوں کے لیے اصل دین یہ ھے کہ اللہ کی اطاعت کریں ، اللہ کے رسول کی اطاعت کریں اور جو لوگ ان میں سے صاحب حکم و اختیار ھوں ان کی =

بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝۵۸ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو چاھیے کہ انصاف کے ساتھ کرو ۔ کیا ھی اچھی بات ھے جس کی خدا تمھیں نصیحت کرتا ھے (۲۰۷) ۔ بلا شبہ وہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا ھے ۵۸ ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ شَىْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝۵۹ ع ۸ ۵

مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو، اللہ کے رسول کی اطاعت کرو اور ان لوگوں کی اطاعت کرو جو تم میں حکم اور اختیار رکھتے ھوں ۔ پھر اگر ایسا ھو کہ کسی معاملے میں باھم جھگڑ پڑو (یعنی اختلاف ونزاع پیدا ھو جائے) تو چاھیے کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو (اور جو کچھ وھاں سے فیصلہ ملے اسے تسلیم کر لو) ۔ اگر تم اللہ پر اور آخرت

طٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ   وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں،

ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا ۞ ٦٠   لیکن (عمل کا حال یہ ہے کہ)

ہیں اپنے جھگڑے قضیے ایك سرکش اور شریر (انسان)
گے لے جائیں، حالانکہ انھیں حکم دیا جا چکا ہے کہ اس
کار کریں (اور صرف اللہ اور اس کے رسول ہی کی پیروی
. اصل یہ ہے کہ شیطان چاہتا ہے انھیں اس طرح گم راہ
، کہ سیدھی راہ سے بہت دور جا پڑیں ٦٠ .

يْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا   اور (اے پیغمبر!) جب ان

اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى   لوگوں کو اللہ کے حکم کی

رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ   طرف جو اس نے نازل کیا ہے

عَنْكَ صُدُوْدًا ۚ ٦١   اور رسول کی طرف (جس

ت کا حکم دیا گیا ہے) بلایا جاتا ہے تو تم منافقوں کو
ہو کہ تم سے روگردانی کرتے ہیں اور ان کے قدم
ہ جاتے ہیں ٦١ .

اِذَآ اَصَابَتْهُمْ   پھر اگر ایسا ہو کہ ان کے

بِمَا قَدَّمَتْ   اپنے ہی کرتوتوں کی وجہ سے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ	(اے پیغمبر!) کیا تم نے ان
اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ	لوگوں کی حالت پر نظر نہیں کی
اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ	(یعنی منافقوں کی حالت پر).
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا	ان کا دعویٰ یہ ھے کہ جو کچھ
اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا	تم پر نازل ہوا ھے اور جو کچھ
اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ	تم سے پہلے نازل ہوچکا ھے

= اطاعت کریں. پھر اگر ایسا ھوکہ کسی معاملے میں نزاع پیدا ھوجائے تو چاھیے کہ الله اور اس کے رسول کے احکام کی طرف رجوع کریں اور جو فیصلہ ملے اس کے آگے سر تسلیم خم کردیں.

اس حکم سے معلوم ھوا کہ مسلمانوں کو اپنے تمام مذھبی اختلافات کے لیے قرآن و سنت کی طرف رجوع ھونا چاھیے، نہ کہ انسانوں کے اقوال و آراء کی طرف.

اگر مسلمانوں نے اس حکم قرآنی پر عمل کیا ھوتا تو مذھبی اختلاف و تفرقہ سے محفوظ رھتے اور ان کی ایک جماعت بہت سی جماعتوں اور مذھبوں میں متفرق نہ ھوجاتی. تشریح اس مقام کی آیندہ سورتوں میں آئے گی.

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِيْغًا ۞ ٦٤

(اے پیغمبر!) یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ ہی جانتا ہے ان کے دلوں میں کیا کچھ چھپا ہوا ہے. پس چاہیے کہ ان کے پیچھے نہ پڑو اور (ان کی ایمان فراموشیوں پر) انہیں پند و نصیحت کرتے رہو. تم انہیں (پند و نصیحت کی) ایسی باتیں کہو کہ ان کے دلوں میں اتر جائیں ٦٣.

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ

اور (اے پیغمبر! ان لوگوں کو جو تمہاری اطاعت کا حکم

= یہاں ان لوگوں کی اسی منافقانہ روش کا ذکر کیا گیا ہے اور صاف صاف کہہ دیا ہے کہ جو شخص اللہ کے رسول کے حکم اور فیصلے پر یقین نہیں رکھتا وہ کبھی سچا مومن نہیں ہوسکتا. یقین کے لیے صرف یہی کافی نہیں کہ حکم مان لیا جائے، بلکہ "لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت" ایسی حالت پیدا ہوجائے کہ حکم رسول کے خلاف دل میں کوئی تنگی اور خلش بھی محسوس نہ ہو.

اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّ تَوْفِيْقًا ۝٦٢

ان پر کوئی مصیبت آ پڑے تو اس وقت ان لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ اس وقت یہ تمہارے پاس آ کر خدا کے نام کی قسمیں کھائیں اور کہیں (" ہمیں آپ کا فیصلہ ماننے سے کبھی انکار نہیں) ہم نے جو کچھ کیا تھا تو اس سے مقصود صرف بھلائی تھی اور یہ کہ (آپس میں) میل ملاپ رہے "٦٢.

٦١ و ٦٢ - منافق زبان سے تو ایمان کا دعویٰ کرتے، لیکن عمل کا حال یہ تھا کہ اپنے جھگڑے قضیے چکانے کے لیے مخالفین اسلام کے سامنے لے جاتے تھے اور اللہ اور اس کے رسول کے فیصلوں پر مخالفین اسلام کے فیصلوں کو ترجیح دیتے تھے. پھر جب کبھی ایسا ہوتا کہ ان کی یہ دو رنگی پکڑی جاتی تو پیغمبر اسلام کی خدمت میں حاضر ہوکر جھوٹی قسمیں کھاتے اور کہتے " ہم تو آپ ہی کے حکم پر چلنے والے ہیں. محض اس خیال سے کہ کسی نہ کسی طرح معاملہ سلجھ جائے اور مخالفین اسلام کی بھی دل جوئی ہوجائے، ان لوگوں کے پاس چلے گئے تھے". =

فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا	جب تك ایسا نه کریں که اپنے
قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝٦٥	تمام جھگڑوں قضیوں میں تمھیں

اپنا حاکم بنائیں اور پھر (صرف اتنا هی نهیں ، بلکه) ان کے دلوں کی بھی حالت ایسی هو جائے که جو کچھ تم فیصله کردو اس کے خلاف اپنے اندر کسی طرح کی کھٹك محسوس نه کریں اور وه جو کسی بات کو پوری پوری طرح مان لینا هوتا هے تو ٹھیك اسی طرح مان لیں ٦٥ .

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ	اور (دیکھو!) اگر هم انهیں
اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ	حکم دیتے که اپنے آپ کو
اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ	قتل کرو (یعنی لڑائی میں لڑتے
مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ	لڑتے جان دےدو) یا حکم دیتے
وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا	که اپنے گھروں سے (هجرت
يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا	کر کے) نکل کھڑے هو تو
لَّهُمْ وَ اَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۙ ٦٦	(ان کا کیا حال هوتا؟ یه هوتا

که) چند آدمیوں کے سوا کوئی بھی اس کی تعمیل نه کرتا ، حالانکه جس بات کی انهیں نصیحت کی جاتی هے اگر یه اس پر

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ ٦٤

دیا گیا ہے تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے جو انہیں کے ساتھ ہوئی ہو) ہم نے جس کسی کو بھی منصب رسالت دے کر دنیا میں کھڑا کیا تو اسی لیے کیا کہ ہمارے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔ اور جب ان لوگوں نے (تمھاری نا فرمانی کرکے) اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کر لیا تھا تو اگر اسی وقت تمھارے پاس حاضر ہو جاتے اور خدا سے (اپنی نا فرمانی کی) معافی مانگتے، نیز خدا کا رسول بھی ان کی بخشش کے لیے دعا کرتا تو یہ لوگ دیکھ لیتے کہ خدا بڑا ھی توبہ قبول کرنے والا اور (ہر حال میں) رحمت رکھنے والا ہے ٦٤۔

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا

پس (دیکھو!) تمھارا پروردگار اس بات پر گواہ ہے کہ یہ لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ یہ بخشش و کرم اللہ کی طرف

وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۧ ٧٠ سے ھے اور (انسان کا حال

جاننے کے لیے) اللہ کا علم کفایت کرتا ھے ٧٠ .

۹ ع ٦

٦٩ و ٧٠ – انعام یافتہ گروہ چار ھیں: انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین.

انبیاء سے مقصود خدا کی سچائی کے وہ تمام پیغام بر ھیں جو مختلف عہدوں اور مختلف قوموں میں پیدا ھوے اور جنھوں نے نوع انسانی کو خدا پرستی اور نیک عملی کی راہ دکھائی.

صدیق اسے کہتے ھیں جس میں سچائی کی روح غالب ھو یعنی ایسا انسان جو سچائی سے فطری مناسبت رکھتا ھو اور اسے دیکھتے ھی پہچان لیتا اور قبول کرلیتا ھے.

شہید کے معنی ھیں گواھی دینے والا یعنی ایسا انسان جو اپنے قول و عمل سے سچائی کا اعلان کرنے والا ھو اور دنیا میں اس کے لیے شہادت و حجت قائم کردے.

صالحین سے مقصود وہ تمام انسان ھیں جو اپنے اعتقاد وعمل میں نیک اور راست باز ھوں.

سورہ فاتحہ میں "صراط الذین انعمت علیھم" سے مقصود انھیں گروھوں کی راہ ھے.

عمل کرتے تو ان کے لیے بہتری بھی تھی اور (راہ حق میں) پوری طرح جمے بھی رہتے ٦٦ .

وَّ اِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ٦٧ وَّ لَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝٦٨ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝٦٩	اور (اگر یہ راہ حق میں پوری طرح جمے رہتے تو) اس صورت میں ضروری تھا کہ (اس کے نتائج بھی ان کے حصے میں آتے) ہم اپنی جانب سے انہیں ایسا اجر عطا فرماتے جو بہت بڑا اجر ہوتا ٦٧. اور ایسی راہ لگا دیتے جو (کام یابی وسعادت کی) سیدھی راہ ہوتی٦٨

اور جس کسی نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو بلا شبہ وہ ان لوگوں کا ساتھی ہوا جن پر خدا نے انعام کیا ہے اور وہ نبی ہیں، صدیق ہیں، شہید ہیں اور (تمام) نیك اور راست باز انسان ہیں. اور (جس کسی کے ساتھی ایسے لوگ ہوں تو) ایسے ساتھی کیا ہی اچھے ساتھی ہیں ٦٩ .

وکرم ھو تو (رشك و حسد سے جل مرے اور) بے اختیار بول اٹھے ، گویا تم میں اور اس میں محبت کا کوئی رشتہ تھا ھی نہیں ، کہ " اے کاش ! میں ان لوگوں کے ساتھ ھوتا کہ بہت کچھ کام یابی حاصل کرلیتا " ۷۳ .

---

۷۲ و ۷۳ - یہاں سے منافقوں کی ان نا فرمانیوں کا ذکر شروع ھوجاتا ھے جو جنگ کے معاملے سے تعلق رکھتی ھیں :

ھر جماعت میں کچھ لوگ ایمان و یقین سے محروم اور عزم و ھمت سے تہی دست ھوتے ھیں . وہ جب دیکھتے ھیں کہ عزم و ھمت کا کوئی قدم اٹھایا جا رھا ھے تو اپنی کم زوری سے خود بھی باز رھتے ھیں اور چاھتے ھیں دوسروں کو بھی باز رکھیں . پھر جب جماعت قدم اٹھادیتی ھے تو الگ تھلگ رہ کر غیروں کی طرح تماشا دیکھتے ھیں . اگر کوئی حادثہ پیش آ گیا تو خوش ھوتے ھیں اور کہتے ھیں " اچھا ھوا ھم ان لوگوں کے ساتھ شریك نہ ھوے ". اگر کام یابی ھوتی ھے تو رشك و حسد سے جل مرتے ھیں اور کہنے لگتے ھیں " کاش ھم نے بھی ساتھ دیا ھوتا تو آج کام یابی میں ھمارا حصہ ھوتا ". گویا ان کی شخصیت جماعت کی ھستی سے بالکل الگ ھے ، نہ تو اس کا نقصان ان کا نقصان ھے ، نہ اس کی کام یابی ان کی کام یابی . =

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِانْفِرُوْا جَمِيْعًا ۝ [71]

مسلمانو ! اپنی حفاظت اور تیاری میں لگے رہو . پھر (جب وقت آ جائے تو دشمنوں کے) مقابلے میں نکلو ، الگ الگ گروہوں میں ہوکر یا اکٹھے ہوکر (جیسی کچھ مصلحت ہو) ۷۱ .

وَ اِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ۝ [72] وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ [73]

اور (دیکھو !) تم میں کوئی کوئی آدمی ایسا بھی ھے کہ (اگر جنگ کی پکار ھوجائے تو) وہ ضرور قدم پیچھے ھٹائے . اگر (لڑائی میں) تم پر کوئی مصیبت آ پڑے تو (خوش ھو اور) کہے " خدا نے مجھ پر بڑا ھی احسان کیا کہ ان لوگوں کے ساتھ نہ تھا " ۷۲ . اور اگر تم پر خدا کا فضل

وَ الْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ	کتنے ھی بے بس مرد ھیں ،
رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ	کتنی ھی عورتیں ھیں ، کتنے
الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ	ھی بچے ھیں جو (ظالموں کے
وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ	ظلم سے عاجز آ کر) فریاد کر رھے
وَلِيًّا ۚلا وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ	ھیں " خدایا ! ھمیں اس بستی
لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۞ ٧٥	سے جہاں کے باشندوں نے

ظلم پر کمر باندھ لی ھے نجات دلا (یعنی مکہ سے نجات دلا) اور اپنی طرف سے کسی کو ھمارا کارساز بنادے اور کسی کو مددگاری کے لیے کھڑا کر دے " ٧٥ .

---

٧٥ — یہاں یہ حقیقت بھی واضح کر دی کہ قرآن نے جنگ کا حکم اس لیے نہیں دیا ھے کہ مسلمان دوسروں پر چڑھ دوڑیں ، بلکہ اس لیے کہ مظلوموں اور بے کسوں کی حمایت کریں اور انھیں ظالموں کے پنجے سے نجات دلائیں .

اسی لیے وہ بار بار کہتا ھے " اللہ کی راہ میں لڑو " یعنی اپنی نفسانی خواھشوں کے لیے نہیں بلکہ اللہ کے عدل و انصاف کے قیام کے لیے لڑو .

فَلْيُقَاتِلْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	سو (دیکھو !) جو لوگ
الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا	آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی
بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَ مَنْ يُّقَاتِلْ	(اللہ کے ھاتھ) فروخت کر چکے
فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ	ھیں ، انھیں چاھیے (ایسے لوگوں
يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ	کی چال نہ چلیں اور) اللہ کی
اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ٧٤	راہ میں جنگ کریں . اور جو

کوئی اللہ کی راہ میں جنگ کرتا ھے تو خواہ قتل ھوجائے ، خواہ غالب آئے (ھر حال میں) ھم اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائیں گے ٧٤ .

وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ	اور (مسلمانو !) تمھیں کیا
فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ	ھوگیا ھے کہ اللہ کی راہ میں
مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ	جنگ نہیں کرتے ؟ حالانکہ

= اسلام کے ابتدائی عہد میں بھی ایسے لوگ موجود تھے . قرآن ان کے اعمال بیان کرتا اور انھیں مومن کی جگہ منافق قرار دیتا ھے .

الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۭ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ قف وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ ٧٧

(جنگ وخون ریزی سے) ہاتھ روک لو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو (کہ تمہارے لیے امن اور سعادت کی راہ یہی ہے). پھر جب ایسا ہوا کہ (اب خود اسلام کی طرف سے) ان پر لڑنا فرض کردیا گیا تو یکایک ایک گروہ انسانوں کے ڈر سے لگا اس طرح ڈرنے جیسے کوئی خدا سے ڈر رہا ہو، بلکہ اس سے بھی زیادہ. وہ کہتے ہیں ''خدایا! تو نے ہم پر جنگ کرنا کیوں فرض کردیا؟ کیوں نہ ہمیں تھوڑے دنوں کی اور مہلت دے دی؟'' (اے پیغمبر!) تم ان لوگوں سے کہہ دو'' (جس دنیا کی محبت میں تم موت سے بھاگ رہے ہو اس) دنیا کا سرمایہ تو بہت ہی تھوڑا ہے اور جو کوئی (انسانوں کی جگہ) اللہ سے ڈرا تو

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ	جو لوگ ایمان رکھتے ھیں تو
فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ	ان کا لڑنا اللہ کی راہ میں ھوتا
كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِیْ	ھے (کیوں کہ وہ نفسانی
سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا	خواھشوں کے لیے نہیں لڑتے،
اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ	حق و انصاف کی حمایت میں
الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۧ ٧٦	لڑتے ھیں). اور جن لوگوں

ع ١٠ ٧

نے کفر کی راہ اختیار کی ھے وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ھیں (یعنی شر و فساد کی شیطانی طاقتوں کی راہ میں لڑتے ھیں) ۔ سو (اگر تم ایمان رکھتے ھو تو چاھیے کہ) شیطان کے حمایتیوں سے لڑو (اور ان کی طاقت و کثرت کی کچھ پروا نہ کرو). شیطان کا مکر (دیکھنے میں کتنا ھی مضبوط دکھائی دے، لیکن حق کے مقابلے میں) کبھی جمنے والا نہیں ٧٦ .

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ	(اے پیغمبر!) کیا تم نے
لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ	ان لوگوں کی حالت پر نظر نہیں
وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا	کی جنھیں حکم دیا گیا تھا کہ

هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ حَدِیْثًا ۞ ۷۸

کی پکڑ سے بچنے والے نہیں ۔ اور (اے پیغمبر !) جب ان لوگوں کو کوئی بھلائی کی بات پیش آتی ہے تو کہتے ہیں " یہ خدا کی طرف سے (ہماری کوششوں کا بدلا) ہے ". لیکن جب کبھی کوئی نقصان پہنچ جاتا ہے تو کہتے ہیں " یہ تمہاری طرف سے ہے " (یعنی پیغمبر اسلام کی وجہ سے پیش آیا ہے). تم کہہ دو" جو کچھ ہوتا ہے خدا ہی کی طرف سے ہے (کہ اس نے ہر حالت اور نتیجے کے لیے قانون ٹھیرا دیے ہیں اور جو کچھ پیش آتا ہے وہ ان کا لازمی نتیجہ ہوتا ہے) . پھر (افسوس ان کی حالت پر !) ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کوئی بات ہو، سمجھ بوجھ کے قریب بھی نہیں پھٹکتے " ۷۸ .

۷۸ – مسلمانوں کی جماعت کو جب کبھی کوئی نقصان پیش آجاتا تو منافق اور یہودی کہتے : یہ سب کچھ پیغمبر اسلام کی وجہ سے ہوا ۔ قرآن کہتا ہے " کہہ دو! جو کچھ ہوتا ہے سب اللہ ہی کی طرف سے ہے " یعنی خدا نے =

اس کے لیے آخرت ھی (کا سرمایہ) بہت ھوا . وھاں رائی برابر بھی کسی کی حق تلفی ھونے والی نہیں ۷۷ .

أَيْنَ مَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ ۗ وَإِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا

تم کہیں بھی ھو موت تمھارا ٹھکانا پا کر رھے گی . اگر تم اونچے اور مضبوط قلعوں کے اندر (چھپے) ھو جب بھی اس

۷۷ - " جنگ و خون ریزی سے ھاتھ روك لو " یعنی لوگ قتل و خون ریزی کے عادی تھے اسلام نے اس سے روکا اور اعمال حسنہ کی تلقین کی . اب جب حق و عدالت کی راہ میں جنگ کا حکم دیا گیا تو منافق اور وہ لوگ جو ایمان میں کچے ھیں جنگ سے جی چرانے لگے اور آرزوئیں کرنے لگے کہ کاش یہ حکم نہ دیا جاتا ! قرآن کہتا ھے : ان کی حالت پر غور کرو ! انھیں ظلم و فساد کی راہ میں تو جنگ کرنے سے انکار نہ تھا ، بلکہ اس کے شائق تھے . اب حق و عدالت کی راہ میں جنگ کا حکم دیا گیا ھے تو اس سے جی چرا رھے ھیں اور انسانوں کے خوف سے ایسے کانپ رھے ھیں جیسے کوئی خدا کے ڈر سے کانپ رھا ھو ، بلکہ اس سے بھی زیادہ .

= کام ھے. اگر تم ان کے احکام کی اطاعت نہ کرو اور اس کا برا نتیجہ پیش آئے تو اس کی ذمہ داری تم پر ھے نہ کہ پیغمبر اسلام پر.

اس سے معلوم ھوا کہ جو شخص جماعت کی ریاست و پیشوائی کا منصب رکھتا ھے اسے کیسی کیسی دشواریوں میں سے گزرنا پڑتا ھے. وہ جب عزم و عمل کی لوگوں کو دعوت دیتا ھے تو ایك گروہ ایسے لوگوں کا پیدا ھوجاتا ھے جو یقین کا کچا اور ھمت کا کمزور ھوتا ھے. وہ اطاعت کی جگہ مخالفت کی روش اختیار کرتا ھے. پھر جب اس صورت حال کی وجہ سے کوئی ناکامی پیش آجاتی ھے تو بجاے اس کے کہ اپنی بد عملیوں پر نادم ھوں. سارا الزام رئیس جماعت کے سر ڈال دیتے ھیں اور مخالفت کا ایك نیا بہانہ ان کے ھاتھ آجاتا ھے. اسی لیے آگے چل کر کہا "اللہ پر بھروسا رکھو. اللہ کی کار سازی تمہارے لیے کافی ھے." یعنی صاحب عزم کو چاھیے ان باتوں سے دل گرفتہ نہ ھو، اللہ پر بھروسا رکھے اور اپنے کام میں سرگرم رھے. اس کا عزم و ثبات بالآخر تمام دشواریوں پر غالب آجائے گا.

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ز وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ط وَ اَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ط وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۞ ٧٩

(اصل حقیقت تو یہ ھے کہ) جو کچھ بھلائی تمھیں پیش آتی ھے وہ اللہ کی طرف سے ھوتی ھے اور جو کچھ نقصان اٹھاتے ھو وہ خود تمھاری طرف سے ھوتا ھے (یعنی خود تمھاری بد عملیوں کا نتیجہ ھوتا ھے)۔ اور (اے پیغمبر!) ھم نے تمھیں لوگوں کے پاس اپنا پیام بر بنا کر بھیجا ھے (اور پیغام لے جانے والے کا کام یہی ھے کہ پیغام پہنچادے۔ تم لوگوں کی نا فرمانیوں اور بد عملیوں کے لیے ذمہ دار نہیں ھوسکتے) اور (تمھارے پیغام بر ھونے کے لیے) اللہ کی گواھی بس کرتی ھے ٧٩

= ھر حالت اور ھر نتیجے کے لیے احکام و قوانین مقرر کردیے ھیں۔ جو کچھ بھی پیش آتا ھے ان حالات کا لازمی نتیجہ ھے۔ پس یہ بڑی ھی جہالت اور عناد کی بات ھے جو تم کہہ رھے ھو۔

٧٩ ـ فرمایا: جو کچھ برائی پیش آتی ھے وہ خود تمھاری ھی بد عملی کا نتیجہ ھے۔ اس کا الزام دوسرے کے سر نہ ڈالو۔ پیغمبر اسلام تو اللہ کے رسول ھیں اور رسول کا کام یہی ھے کہ پیغام پہنچادے۔ ماننا یا نہ ماننا تمھارا =

عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ سے اٹھ کر باھر جاتے ھیں تو

وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝٨١ ان میں کچھ لوگ ایسے ھیں جو

راتوں کو اپنی مجلسیں جماتے اور جو کچھ تم کہتے ھو اس کے خلاف مشورے کرتے ھیں ۔ اور راتوں کی (ان) مجلسوں میں وہ جو کچھ کرتے ھیں اللہ (کے علم سے چھپا نہیں ، وہ ان کے نامۂ اعمال میں) لکھ رھا ھے ۔ پس (جب ان لوگوں کا حال یہ ھے تو) چاھیے کہ ان کی طرف سے اپنی توجہ ھٹا لو اور اللہ پر بھروسا کرو ۔ کارسازی کے لیے اللہ کی کارسازی بس کرتی ھے ۸۱ ۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ پھر کیا یہ لوگ قرآن

وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ (کے مطالب) میں غور و فکر

اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا نہیں کرتے (اور خدا کی دی

كَثِيْرًا ۝٨٢ ھوئی سمجھ بوجھ سے کام نہیں

لیتے؟) اگر یہ کسی دوسرے کی طرف سے ھوتا ، اللہ کی طرف

---

۸۱ – جب تمھاری نافرمانیوں کا یہ حال ھے کہ منہ سے تو طاعت کا اقرار کر لیتے ھو ، لیکن راتوں کو مجلس جما کر مخالفانہ مشورے کرتے ھو تو پھر تمھیں کیا حق ھے کہ نتائج کے لیے اللہ کے رسول کو ذمہ دار ٹھیراؤ ؟

مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَ مَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ ٨٠

جس کسی نے اللہ کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے فی الحقیقت اللہ کی اطاعت کی اور جس کسی نے روگردانی کی تو (اے پیغمبر!) ہم نے تمھیں ان پر کچھ پاسبان بنا کر نہیں بھیجا ہے (کہ ان کے اعمال کے لیے تم جواب دہ ہو اور جبراً ان سے اپنی اطاعت کراؤ) ٨٠.

وَ يَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ؗ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِىْ تَقُوْلُ ؕ وَ اللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ

اور (دیکھو! یہ لوگ تمھارے سامنے تو تمھاری باتیں مان لیتے ہیں اور) کہتے ہیں "آپ کا حکم ہمارے سر آنکھوں پر!" لیکن جب تمھارے پاس

٨٠ – اللہ کے رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور اللہ کا رسول اس لیے آتا ہے کہ پیغام حق پہنچا دے، اس لیے نہیں کہ لوگوں کے اعمال کا پاسبان ہو اور جبراً اپنے طریقے پر چلائے .

وَ اِلٰی اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّیْطٰنَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ ٨٣	اسے لوگوں میں پھیلانے لگتے ہیں . اگر یہ اسے (لوگوں میں پھیلانے کی جگہ) اللہ کے رسول کے سامنے اور ان لوگوں کے سامنے جو

ان میں حکم و اختیار والے ہیں پیش کرتے تو جو (علم و نظر والے) بات کی تہہ تک پہنچنے والے ہیں وہ اس کی حقیقت معلوم کرلیتے" (اور عوام میں تشویش نہ پھیلتی) . اور (دیکھو!) اگر اللہ کا تم پر فضل نہ ہوتا اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو (تمہاری کم زوریوں کا یہ حال تھا کہ) معدودے چند آدمیوں کے سوا سب کے سب شیطان کے پیچھے لگ لیے ہوتے ٨٣ .

٨٣ – اس آیت سے معلوم ہوا کہ جب کبھی کوئی بات سننے میں آئے خواہ امن کی ہو خواہ خوف کی تو ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ لوگ بے سمجھے بوجھے پھیلانا شروع کردیں ، بلکہ چاہیے کہ جو لوگ "اولوالامر" یعنی صاحب حکم و اختیار ہوں ان کے سامنے پیش کی جائے .

سے نہ ہوتا تو ضروری تھا کہ یہ اس کی بہت سی باتوں میں اختلاف پاتے (حالانکہ وہ اپنی ساری باتوں میں اول سے لے کر آخر تک کامل طور پر ہم آہنگ اور یکساں ہے) ۸۲ .

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ اور جب ان لوگوں کے پاس

الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا امن کی یا خوف کی کوئی خبر

بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ پہنچ جاتی ہے تو یہ (فوراً)

---

۸۲ - اس آیت سے معلوم ہوا کہ :

۱ - قرآن کا مطالبہ ہے کہ ہر انسان اس کے مطالب میں غور و فکر کرے . پس یہ سمجھنا کہ وہ صرف اماموں اور مجتہدوں ہی کے سمجھنے کی چیز ہے صحیح نہیں .

۲ - غور و فکر وہی کرسکتا ہے جو مطالب سمجھے اور جو اپنی سمجھ بوجھ سے کام لیتا ہو اور دلائل و وجوہ سے نتائج نکال سکے .

۳ - پس مقلد اعمی (یعنی اندھی تقلید کرنے والا) قرآن میں غور و فکر کرنے والا نہیں ہوسکتا .

٤ - جو شخص قرآن میں تدبر کرتا ہے اس پر یہ حقیقت کھل جاتی ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے .

شَیۡءٍ مُّقِیۡتًا ۝۸۵ میں دوسرے کے ساتھ ملتا

اور مددگار ہوتا ہے تو اس کے لیے اس برائی میں حصہ ہوگا . اور اللہ ہر چیز کا محافظ اور نگران ہے (وہ ہر حالت اور ہر عمل کے مطابق بدلا دیتا ہے) ۸۵ .

وَ اِذَا حُیِّیۡتُمۡ بِتَحِیَّۃٍ اور (مسلمانو!) جب کبھی

فَحَیُّوۡا بِاَحۡسَنَ مِنۡهَا تمھیں دعا دے کر سلام کیا

اَوۡ رُدُّوۡهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلٰی جائے تو چاہیے کہ جو کچھ

کُلِّ شَیۡءٍ حَسِیۡبًا ۝۸۶ سلام و دعا میں کہا گیا ہے

اس سے زیادہ اچھی بات جواب میں کہو . یا (کم از کم) جو کچھ کہا گیا ہے اسی کو لوٹا دو . بلا شبہ اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے . (تمھاری کوئی چھوٹی سے چھوٹی بات بھی اس کے محاسبے سے چھوٹ نہیں سکتی) ۸۶ .

---

۸۶ – آیت میں ایک دوسرے کو سلام کرنے کا حکم ہے اور حسن اخلاق و معاشرت کی اصل پر زور دیا ہے کہ جب کبھی کوئی شخص تمھیں سلام کرے تو چاہیے کہ اس نے جو کچھ کہا ہے اس سے زیادہ بہتر طور پر اس کا جواب دو اور اگر بہتر طور پر نہ دو تو کم از کم اسی کی =

فَقَاتِلْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ	پس (اے پیغمبر ! تم اس بات
لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ	کی بالکل پروا نہ کرو کہ یہ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ	لوگ تمہارا ساتھ دیتے ھیں
يَّكُفَّ بَأْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۗ	یا نہیں) تم اللہ کی راہ میں
وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَأْسًا وَّ اَشَدُّ	جنگ کرو ! کہ تم پر تمہاری ذات
تَنْكِيْلًا ۞ ٨٤	کے سوا اور کسی کی ذمہ داری

نہیں . اور مومنوں کو بھی جنگ کی ترغیب دو. عجب نہیں کہ بہت جلد اللہ منکرین حق کا زور اور تشدد روك دے اور اللہ کا زور سب سے قوی اور سزا دینے میں وہ سب سے زیادہ سخت ھے ٨٤ .

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً	جو انسان دوسرے انسان کے
يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ	ساتھ نیکی کے کام میں ملتا اور
وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً	مدد گار ھوتا ھے تو اسے اس
يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ	کام (کے اجر و نتائج) میں
وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ	حصہ ملے گا اور جو کوئی برائی

وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝ ٨٨

سے جو انھوں نے کمائی ھیں، انھیں الٹا دیا ھے (یعنی وہ راہ حق سے پھر چکے ھیں). کیا تم چاھتے ھو ایسے لوگوں کو راہ دکھا دو جن پر خدا نے راہ گم کردی؟ (یعنی جن پر خدا کے قانون سعادت و شقاوت کے بموجب ھدایت کی راہ بند ھوگئی ھے) اور (یاد رکھو!) جس کسی پر اللہ راہ گم کردے (یعنی جس کسی پر اس کے قانون کا فیصلہ لگ جائے کہ اس کے لیے راہ پانا نہیں) تو پھر تم اس کے لیے کوئی راہ نہیں نکال سکتے ۸۸.

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَ اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ص وَ لَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ۝ لا ۸۹

ان منافقوں کی دلی تمنا تو یہ ھے کہ جس طرح انھوں نے کفر کی راہ اختیار کرلی ھے، تم بھی کرلو اور تم سب ایك ھی طرح کے ھوجاؤ. پس (دیکھو!) جب تك یہ لوگ اللہ کی راہ میں ھجرت نہ کریں (اور دشمنوں کا ساتھ چھوڑ کر تمھارے پاس

اَللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُـوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ع ۸۷

(یاد رکھو!) اللہ ھی کی ایک ذات ھے، کوئی معبود نہیں ھے مگر صرف وھی۔ وہ ضرور تمھیں قیامت کے دن (اپنے حضور) اکھٹا کرے گا۔ اس میں کوئی شبہہ نہیں (یہ اللہ کا کہنا ھے) اور اللہ سے بڑھ کر بات کہنے میں کون سچا ھو سکتا ھے ۸۷۔

۱۱ ع ۸

فَمَا لَكُمْ فِى الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ

(مسلمانو!) تمھیں کیا ھو گیا ھے کہ تم منافقوں کے بارے میں دو فریق بن گئے ھو؟ حالانکہ اللہ نے ان بد عملیوں کی وجہ

= بات اس پر لوٹا دو۔ یہ حکم یہاں اس مناسبت سے آیا ھے کہ جنگ کی حالت ھو یا امن کی، منافق ھو یا ایمان دار، لیکن جو کوئی بھی تم پر سلامتی بھیجے تمھیں بھی اس کا ویسا ھی جواب دینا چاھیے۔ اس کے دل کا حال خدا جانتا ھے تم نہیں جانتے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى	مگر هاں ، جو لوگ (دشمنوں
قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ	سے الگ هو کر) کسی ایسی
مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ	قوم سے جا ملیں که تم میں اور
حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ	اس میں عهد و پیمان هو چکا هے
يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا	یا ایسے لوگ هوں که لڑائی سے
قَوْمَهُمْ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ	دل برداشته هو کر تمهارے پاس
لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ	چلے آئیں ، نه تم سے لڑیں ،
فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ	نه (تمهاری طرف سے) اپنی
اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ	قوم کے ساتھ لڑیں (تو ایسے
وَ اَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ	لوگ اس حکم میں داخل نهیں .

= اور یهاں جن منافقوں کا ذکر هے وه مکے کا ایك خاص گروه تها .

چونکه یه لوگ بهی دشمنوں میں سے تهے اور جنگ کی حالت قائم هو گئی تهی ، اس لیے فرمایا که ان سے دوستی و یگانگت کے تعلقات رکھنا جائز نهیں .

نہ آجائیں) تمہیں چاہیے ان میں سے کسی کو اپنا دوست
مددگار نہ بناؤ (۲۰۹) ۔ پھر اگر یہ ہجرت کرنا قبول نہ کر
(جو کوئی جنگ کی حالت میں دشمنوں کا ساتھ دیتا ہے ، ا
کا شمار بھی دشمنوں ہی میں ہوگا ۔ پس) انہیں گرفتار کرو
کہیں پاؤ قتل کرو ۔ اور نہ تو کسی کو اپنا دوست بناؤ اور
کو اپنا مددگار ۸۹ ۔

۸۸ و ۸۹ — مشرکین مکہ میں سے کچھ لوگوں
مصلحتاً اسلام کا دم بھرنا شروع کر دیا تھا ۔ لیکن دل
قطعاً مخالف تھے ۔ جب جنگ چھڑی تو مسلمانوں
دو رائیں ہوگئیں ۔ کچھ لوگ کہتے : وہ ہم میں سے ہیں
کچھ کہتے : دشمنوں میں سے ہیں ۔ یہاں قرآن نے واضح
ہے کہ وہ قطعاً منافق ہیں ۔ ان کی نسبت بحث و اختلا
کی کوئی گنجائش نہیں ۔ اگر وہ مکے سے ہجرت کر جا
اور دشمنوں کے حلقے میں نہ رہیں تو تم انہیں اپنا سا
سمجھ سکتے ہو ۔ لیکن اگر اس سے انکار کریں تو
ظاہر ہے کہ جو کوئی دشمنوں کے ساتھ ہوگا وہ دشمن
ہی میں سے سمجھا جائے گا اور جس طرح جنگ میں
دشمنوں سے لڑنا ہے ، ان سے بھی لڑنا ہے ۔

یاد رہے کہ اس سے پہلے جن منافقوں کا ذکر تھ
وہ مدینے میں مسلمانوں کے ساتھ ملے جلے رہتے تھے ۔

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ
اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَ يَاْمَنُوْا
قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى
الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ
فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ
وَ يُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ
وَ يَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ
وَ اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ
وَ اُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ
عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ع ۹۱

ان کے علاوہ کچھ لوگ تمھیں
ایسے بھی ملیں گے جو (لڑائی
کے خواھش مند نہیں ھیں)
تمھاری طرف سے بھی امن میں
رھنا چاھتے ھیں اور اپنی قوم
کی طرف سے بھی ۔ لیکن جب
کبھی فتنہ و فساد کی طرف
لوٹا دیے جائیں تو اوندھے منہ
اس میں گر پڑیں (اور اپنی
جگہ قائم نہ رہ سکیں) سو اگر

۱۲
ع
۹

= تمھیں جنگ کا حکم اس لیے نہیں دیا گیا کہ تمھیں جنگ
کا خواھش مند ھونا چاھیے ، بلکہ اس لیے کہ تمھارے
بر خلاف جنگ کے خواھش مندوں نے جتھا بندی کر لی ھے ۔
پس اگر کوئی فرد یا گروہ جنگ کا خواھش مند نہیں رھتا
تو پھر تمھارے لیے مقابلے کی علت بھی باقی نہیں رھتی ،
کیوں کہ اصل امن و صلح ھے ، نہ کہ جنگ و قتل ۔

فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ ان کے خلاف تمہارا ھاتھ نہ
عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ۝٩٠ اٹھے) اگر خدا چاھتا تو ان
لوگوں کو بھی تم پر مسلط کردیتا کہ تم سے لڑے بغیر نہ رھتے
پس اگر وہ تم سے کنارہ کش ھوگئے اور جنگ نہیں کرتے،
نیز صلح کا پیام بھیج رہے ھیں تو پھر خدا نے تمہارے لیے کوئی
راہ نہیں رکھی کہ ایسے لوگوں کے خلاف جنگ کرو ۹۰ .

۹۰ ـ اس آیت میں بتایا کہ دو طرح کے آدمی اوپر بیان
کیے ہوئے حکم سے مستثنٰی ھیں :
(الف) جو لوگ دشمنوں کا ساتھ چھوڑ کر کسی ایسے
گروہ کے پاس چلے جائیں جس کے ساتھ تمہارا عہد و پیمان
صلح ھو .
(ب) یا ایسے لوگ جو نا طرف دار ھوجائیں، نہ تم
سے لڑیں، نہ تمہاری طرف سے اپنی قوم کے ساتھ لڑیں .
تو اس طرح کے لوگوں کے خلاف ھتیار اٹھانے کا حکم
نہیں اور نہ ان سے میل ملاپ رکھنا منع ھے . اصل اس
بارےمیں یہ ھے کہ جو کوئی تمہارے خلاف جنگ و جدل
پر مصر نہ ھو اور صلح و مصالحت کا ھاتھ بڑھائے تو
تمہارے لیے کسی حال میں بھی جائز نہیں کہ اس پر
ھتیار اٹھاؤ . =

اِلٰٓى اَهۡلِهٖ وَ تَحۡرِيۡرُ رَقَبَةٍ	اگر مقتول کے وارث خوں بہا
مُّؤۡمِنَةٍ ۚ فَمَنۡ لَّمۡ يَجِدۡ	معاف کر دیں تو کر سکتے ھیں.
فَصِيَامُ شَهۡرَيۡنِ مُتَتَابِعَيۡنِ ۫	اور اگر مقتول اس قوم میں
تَوۡبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ	سے ھو جو تمھاری دشمن ھے
عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۝۹۲	(یعنی تم سے لڑ رھی ھے)

مگر مومن ھو (اور کسی نے یہ سمجھ کر کہ یہ بھی دشمنوں میں سے ھے اسے قتل کر دیا ھو) تو چاھیے کہ ایک مسلمان غلام آزاد کیا جائے (خوں بہا کا دلانا ضروری نہ ھوگا. کیوں کہ اس کے وارثوں اور ساتھیوں سے مسلمانوں کی جنگ ھے). اور اگر مقتول ان لوگوں میں سے ھو جن کے ساتھ تمھارا معاھدہ صلح ھے (یعنی معاھد ھو) تو چاھیے کہ قاتل مقتول کے وارثوں کو خوں بہا بھی دے اور ایک مسلمان غلام بھی آزاد کرے. اور جو کوئی غلام نہ پائے (یعنی اس کا مقدور نہ رکھتا ھو کہ غلام کو مال کے بدلے حاصل کرے اور آزاد کرائے تو اسے چاھیے) لگاتار دو مہینے روزے رکھے. اس لیے کہ اللہ کی طرف سے یہ (اس کے گناہ کی) توبہ ھے.

ایسے لوگ کنارہ کش نہ ہو جائیں اور تمہاری طرف پیام صلح نہ بھیجیں اور نہ لڑائی سے ہاتھ روکیں تو انہیں بھی گرفتار کرو اور جہاں کہیں پاؤ قتل کرو. یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے برخلاف ہم نے تمہیں کھلی حجت (جنگ) دے دی ہے ۹۱.

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَأً ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ

اور (دیکھو!) کسی مسلمان کو سزاوار نہیں کہ کسی مسلمان کو قتل کر ڈالے، مگر یہ کہ غلطی سے (اور شبہ میں) اس کے ہاتھ سے کوئی قتل ہو جائے. اور جس کسی نے ایک مسلمان کو غلطی سے (اور شبہ میں) قتل کر دیا ہو تو چاہیے کہ ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو اس کا خوں بہا دے

فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ	تو (یاد رکھو !) اس کی سزا
وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا	جہنم ہے جہاں وہ ہمیشہ
عَظِيْمًا ۝ ٩٣	رہے گا ۔ اور اس پر اللہ کا

غضب ہوا اور اس کی پھٹکار پڑی اور اس کے لیے خدا نے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے ٩٣ ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا	مسلمانو ! جب ایسا ہو کہ تم اللہ
ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	کی راہ میں (جنگ کے لیے)
فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا	باہر جاؤ تو چاہیے کہ (جن
لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ	لوگوں سے مقابلہ ہو ان کا حال
لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ	اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو
عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ	کہ وہ دشمنوں میں سے ہیں
فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ۭ	یا دوستوں میں سے ہیں) جو

٩٣ - جو کوئی جان بوجھ کر کسی مسلمان کو قتل کردے تو اس کی سزا جہنم کا دائمی عذاب ہے اور اللہ کا غضب اور اس کی پھٹکار ۔

اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور (اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے ۹۲ .

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا

اور جو مسلمان کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر ڈالے

۹۲ ـ اور یہ جو ان لوگوں کے قتل کا حکم دیا گیا تو صرف اس لیے کہ انھوں نے مسلمانوں کے خلاف جنگ شروع کردی ہے اور مسلمانوں کے لیے بھی ضروری ہوگیا ہے کہ مقابلہ کریں . ورنہ اگر جنگ کی حالت نہ ہو تو قتل نفس ایك بہت بڑا گناہ ہے اور ایك مسلمان کے لیے کسی حال میں بھی جائز نہیں کہ کسی مسلمان کو یا معاہد کو دیدہ و دانستہ قتل کر ڈالے . معاہد سے مقصود وہ تمام غیر مسلم ہیں جن سے مسلمانوں کی جنگ نہ ہو، امن و صلح ہو . اس کے بعد بتایا ہے کہ اگر کوئی شخص غلطی سے اور شبہ میں کسی مسلمان یا معاہد کو قتل کر دے تو اس کا حکم کیا ہے .

یاد رہے کہ قرآن نے دو حالتوں کے سوا اور کسی حال میں بھی قتل نفس کو جائز نہیں رکھا ہے . یا تو لڑائی کی حالت ہو، یا قانون کی رو سے کسی مجرم کو سزا دی جائے مثلاً قاتل کو قتل کے بدلے قتل کیا جائے .

بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ	شریك نہیں ہوئے ہیں) وہ
فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ	ان لوگوں کے برابر نہیں ہوسکتے
بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى	جو اپنے مال سے اور اپنی جان
الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَ كُلًّا	سے اللہ کی راہ میں جہاد
وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ فَضَّلَ اللّٰهُ	کرنے والے ہیں. اللہ نے مال
الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ	و جان سے جہاد کرنے والوں
اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ ۹۵	کو بیٹھ رہنے والوں پر بہ اعتبار

درجے کے فضیلت دی ھے (۲۱۰) اور (یوں تو) خدا کا وعدۂ نیک سب کے لیے ھے (کسی کا بھی عمل نیک ضائع نہیں ہوسکتا، لیکن درجے کے اعتبار سے سب برابر نہیں) اور (اسی لیے) بیٹھ رہنے والوں کے مقابلے میں جہاد کرنے والوں کو ان کے بڑے اجر میں بھی اللہ نے فضیلت عطا فرمائی ۹۵ .

دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَ مَغْفِرَةً	یہ اس کی طرف سے (ٹھیرائے
وَّ رَحْمَةً ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا	ہوئے) درجے ہیں . اس کی
رَّحِيْمًا ۧ ۹۶	بخشش اور رحمت ہے، اور وہ

۱۳ ع ۱۰

كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ | کوئی تمھیں سلام کرے (اور
فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ | اپنے آپ کو مسلمان ظاهر کرے)
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ | تو یه نه کهو که تم مومن نهیں
خَبِيْرًا ۞ ٩٤ | هو (هم تم سے ضرور لڑیں گے)

کیا تم دنیا کے سر و سامان زندگی کے طلب گار هو (که چاهتے هو) جو کوئی بھی ملے اس سے لڑ کر مال غنیمت لوٹ لیں ؟ اگر یهی بات هے تو الله کے پاس تمهارے لیے بهت سی (جائز) غنیمتیں موجود هیں (تم ظلم و معصیت کی راه کیوں اختیار کرو) تمهاری حالت بھی تو پهلے ایسی هی تھی اور بجز کلمهٔ اسلام کے اسلام کا اور کوئی ثبوت نهیں رکھتے تھے) پھر الله نے تم پر احسان کیا (که تمام باتیں اسلامی زندگی کی حاصل هو گئیں) پس ضروری هے که (لڑنے سے پهلے) لوگوں کا حال تحقیق کرلیا کرو. تم جو کچھ کرتے هو الله اس کی خبر رکھنے والا هے ٩٤ .

لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ | مسلمانوں میں سے جو لوگ
الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ | معذور نهیں هیں اور بیٹھے
وَ الْمُجٰهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ | رهے هیں (یعنی جهاد میں

ملك میں بے بس هو رهے تھے تو) " کیا خدا کی زمین وسیع نه تھی که کسی دوسری جگه هجرت کر کے چلے جاتے ؟ " غرضے که یه وه لوگ هیں جن کا ٹھکانا دوزخ هوا تو کیا هی بری جگه هے ۹۷ .

إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَّلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ۙ ٩٨ فَأُولَٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُورًا ۝ ٩٩

مگر (هاں !) جو مرد، عورتیں، بچے، ایسے مجبور و بے بس هوں که کوئی چاره کار نه رکھتے هوں، اور (هجرت کی) کوئی راه نه پاتے هوں ۹۸ تو امید هے الله (ان کی معذوری دیکھتے هوئے) انهیں معاف کردے، اور وه معاف کردینے والا بخش دینے والا هے ۹۹ .

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا وَّسَعَةً ۚ وَمَنْ يَّخْرُجْ

اور (دیکھو !) جو کوئی الله کی راه میں (اپنا گھر بار چھوڑ کر) هجرت کرے گا،

(بڑا ھی) بخشنے والا رحمت رکھنے والا ھے ۹۶ .

اِنَّ الَّذِیۡنَ تَوَفّٰىهُمُ الۡمَلٰٓـئِكَةُ	جو لوگ (دشمنوں کے ساتھ
ظَالِمِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ قَالُوۡا	رہ کر) اپنے ھاتھوں اپنا نقصان
فِيۡمَ كُنۡتُمۡ‌ؕ قَالُوۡا كُنَّا	کر رھے ھیں، ان کی روح
مُسۡتَضۡعَفِيۡنَ فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ	قبض کرنے کے بعد فرشتے ان
قَالُوۡۤا اَلَمۡ تَكُنۡ اَرۡضُ	سے پوچھیں گے "تم کس حال
اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوۡا فِيۡهَا‌ؕ	میں تھے؟" یعنی دین کے اعتبار
فَاُولٰٓـئِكَ مَاۡوٰٮهُمۡ جَهَنَّمُ‌ؕ	سے تمہارا حال کیا تھا؟) وہ
وَسَآءَتۡ مَصِيۡرًا ۙ ۹۷	جواب میں کہیں گے "ھم

کیا کرتے؟ ھم ملک میں دبے ھوئے اور بے بس تھے" (یعنی بے بسی کی وجہ سے اپنے اعتقاد و عمل کے مطابق زندگی بسر نہیں کرسکتے تھے) اس پر فرشتے کہیں گے "(اگر تم اپنے

---

۹۵ و ۹۶ - اللہ کے حضور تمام نیک انسانوں کے لیے اجر ھے، لیکن تمام نیکیاں یکساں نہیں ھیں . جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کرتے ھیں ان کے درجے کو وہ لوگ نہیں پہنچ سکتے جو مجاھد نہیں ھیں .

وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ	اور اگر (جنگ کے لیے)
فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ	تم سفر میں نکلو اور تمھیں
اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ ۖ ق	اندیشہ ھو کہ کافر تمھیں کسی
اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ	مصیبت میں نہ ڈال دیں تو تم پر

= دار الحرب میں جو مسلمان باقی رہ گئے تھے وہ اعتقاد و عمل کی آزادی سے محروم تھے انھیں ھمیشہ دشمنوں کا ظلم و ستم سہنا پڑتا تھا۔ اس لیے انھیں حکم دیا گیا کہ مکے سے ھجرت کرجائیں۔ اگر باوجود استطاعت کے نہیں کریں گے تو اپنی کوتاھی عمل کے لیے جواب دہ ھوں گے۔

یہاں اسی معاملے کا ذکر کیا گیا ھے، فرمایا: جو لوگ استطاعت نہ رکھتے ھوں وہ تو مجبور ھیں، لیکن جو کوئی ھجرت کی استطاعت رکھتا ھو اور پھر بھی دشمنوں کی آبادی نہ چھوڑے اور اپنی محرومی و ذلت کی حالت پر قانع ھوجائے تو وہ سخت معصیت کا مرتکب ھوگا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ھے۔ جو لوگ اپنا وطن چھوڑ کر ھجرت کریں گے انھیں نئی نئی اقامت گاھیں اور معیشت کے نئے نئے سامان ملیں گے۔

مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ	اسے خدا کی زمین میں بہت سی
وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ	اقامت گاھیں ملیں گی اور (ہر
الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ	طرح کی) کشایش پائے گا
عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا	(کہ معیشت کی نئی نئی راھیں
رَّحِيْمًا ع ۱۰۰	اس کے سامنے کھل جائیں گی)

۱٤
ع
۱۱

اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف هجرت کر کے نکلے اور پھر (راہ ھی) میں موت آجائے تو اس کا اجر اللہ کے حضور میں ثابت ھوگیا (وہ اپنی نیت کے مطابق اپنی کوشش کا اجر ضرور پائے گا) اور اللہ تو (ھر حال میں) بخشنے والا رحمت رکھنے والا ھے ۱۰۰ .

---

۹۷ تا ۱۰۰ – جب دشمنان حق کے ظلم و ستم سے عاجز آ کر پیغمبر اسلام نے مدینے کی طرف هجرت کی تو قدرتی طور پر ملك عرب دو قسموں میں بٹ گیا : دارالھجرت اور دار الحرب . دار الھجرت مدینہ تھا جھاں مسلمان هجرت کر کے جمع ھو گئے تھے ، دار الحرب ملك کا وہ حصہ تھا جو دشمنوں کے قبضے میں تھا اور اس کا صدر مقام مکہ تھا . =

فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً	کر چکے تو پیچھے ھٹ جائے
وَّاحِدَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ	اور دوسرا حصه جو نماز میں
اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ	شریك نه تھا تمھارے ساتھ
مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ	شریك ھو جائے اور چاھیے که
تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا	پوری طرح ھوشیاری رکھے
حِذْرَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ	اور اپنے ھتھیار لیے رھے .
لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝١٠٢	(یاد رکھو!) جن لوگوں نے

کفر کی راہ اختیار کی ھے ان کی دلی تمنا ھے که تم اپنے ھتھیار اور سامان جنگ سے ذرا بھی غفلت کرو تو ایك بارگی تم پر ٹوٹ پڑیں . اور اگر تمھیں برسات کی وجه سے کچھ تکلیف ھو یا تم بیمار ھو تو پھر تم پر کوئی گناہ نہیں اگر ھتھیار اتار کر رکھ دو، لیکن اپنے بچاؤ کی طرف سے غافل نه ھو جانا چاھیے. (یقین رکھو!) الله نے منکرین حق کے لیے (نامرادی کا) رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ھے (وہ تم پر فتح مند نہیں ھو سکتے) ۱۰۲.

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ	پھر جب تم نماز (خوف) پوری
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا	کر چکو تو چاھیے که کھڑے،

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ
كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝١٠١
وَ اِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ
لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ
طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ
وَ لْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ قف
فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا
مِنْ وَّرَآئِكُمْ ص وَ لْتَاْتِ
طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا
فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا
حِذْرَهُمْ وَ اَسْلِحَتَهُمْ ج
وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ
عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَ اَمْتِعَتِكُمْ

کچھ گناہ نہیں اگر نماز (کی
تعداد) میں سے کچھ کم کر دو۔
بلا شبہ کافر تمہارے کھلے
دشمن ہیں (وہ جب موقع
پائیں گے تم پر حملہ کر دیں گے) ۱۰۱۔
اور (اے پیغمبر!) جب تم
مسلمانوں میں موجود ہو (اور
جنگ ہو رہی ہو) اور تم
ان کے لیے نماز قائم کرو تو
چاہیے کہ (فوج کا) ایک حصہ
(مقتدی ہو کر) تمہارے ساتھ
کھڑا ہو جائے اور اپنے ہتھیار
لیے رہے۔ پھر جب وہ سجدہ

لَا تَهِنُوْا فِى ابْتِغَآءِ	اور (دیکھو!) دشمنوں کا پیچھا
الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا	کرنے میں همت نه هارو . اگر
تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ	تمھیں (جنگ میں) دکھ پہنچتا ھے
كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَ تَرْجُوْنَ	تو جس طرح تم دکھی ھوتے
مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَ كَانَ	ھو وہ بھی (تمھارے ھاتھوں)
اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۧ ۱۰۴	دکھی ھوتے ھیں . اور (تمھیں

۱۵
ع
۱۲

= پڑھ سکتے یا جنگ جاری ھے اور نماز کا وقت آ گیا تو پھر اس طریقے سے ادا کرو جس کی ترکیب بتادی گئی ھے . اس سے معلوم ھوا کہ نماز مسلمانوں کے لیے ایك ایسا عمل ھے جس سے کسی حال میں بھی غفلت جائز نہیں حتی کہ عین جنگ کی حالت میں بھی :

اگر حالت ایسی ھو کہ کسی طرح بھی نماز ادا ، کی جا سکے تو پھر قضا کرنی چاھیے جیسا کہ پیغمبر اسلام صلعم) نے غزوۂ خندق میں کیا تھا (صحیحین) (۲۱۱) .
خر میں فرمایا "کتبًا موقوتًا" یعنی نماز بقید وقت ض کی گئی ھے .

وَّ عَلٰی جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝۱۰۳

بیٹھے، لیٹے، ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے رہو (کہ اس کی یاد صرف نماز کی حالت ہی پر موقوف نہیں، ہر حالت میں تمہارے اندر بسی ہونی چاہیے). پھر جب ایسا ہو کہ تم (دشمن کی طرف سے) مطمئن ہو جاؤ تو (معمول کے مطابق) نماز قائم رکھو. بلا شبہ نماز مسلمانوں پر وقت کی قید کے ساتھ فرض کردی گئی ہے ۱۰۳ .

۱۰۱ تا ۱۰۳ سفر کی حالت میں قصر کرنے اور جنگ کی حالت میں خاص طریقے پر نماز ادا کرنے کا حکم جسے "صلاۃ خوف" کہتے ہیں. نیز اس بات کا حکم کہ نماز اوقات کی تقسیم اور پابندی کے ساتھ فرض کی گئی ہے .

نماز کے قصر کا حکم جنگ ہی کی وجہ سے دیا گیا تھا، لیکن پھر ہر طرح کے سفر کے لیے عام ہو گیا. سنت اور تعامل سے معلوم ہو چکا ہے کہ قصر سے مقصود چار کی جگہ دو رکعت پڑھنا ہے، اگر نماز چار رکعت سے کم کی ہے تو اس میں قصر نہیں .

اگر جنگ کی حالت میں قصر نماز بھی بہ اطمینان نہیں =

لِّلْخَآئِنِیْنَ خَصِیْمًا ۙ۝١٠٥ بتلا دیا ھے اس کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو . اور خیانت کرنے والوں کی طرف داری میں نہ جھگڑو (یعنی ایسا نہ کرو کہ ان کی وکالت میں فریق ثانی سے جھگڑو) ١٠٥ .

---

١٠٥ تا ١١٢ اس آیت سے سلسلۂ بیان پھر اسی طرف کو لوٹ گیا ھے جہاں سے جنگ کا ذکر چھڑ گیا تھا ، یعنی رسول کی اطاعت ، منافقوں کی نافرمانی ، مقدمات و قضایا کا انفصال اور عدل و امانت کا قیام .

احادیث سے معلوم ھوتا ھے ایك مسلمان نے (جو دل میں منافق تھا اور جس کا نام طعمه (٢١٢) یا بشیر تھا ، چوری کر کے چوری کا مال ایك یہودی کے ھاں گرو رکھ دیا تھا . یہودی اپنے آپ کو بے قصور بتلاتا تھا . طعمه کے گھرانے کے لوگ طعمه کی حمایت کرتے تھے اور کہتے تھے " یہودی کافر اور خبیث ھے اس کی بات نہیں ماننی چاھیے". ان لوگوں کی حمایت کا باعث یہ تھا که طعمه نے راتوں رات سازش کر کے ان سب کو اپنی حمایت پر ابھار لیا تھا . اس پر یه آیات نازل ھوئیں اور آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے یہودی کو بری کر دیا . (ترمذی ، حاکم ، ابن سعد ، ابن جریر وغیرھم) (٢١٣) . ==

ان پر یہ فوقیت ہے کہ) اللہ سے (کامیابی اور اجر کی) ایسی ایسی امیدیں رکھتے ہو جو انہیں میسر نہیں (کیونکہ تم اللہ کی راہ میں حق و انصاف کے لیے لڑ رہے ہو . وہ اپنی نفسانی خواہشوں کے لیے ظلم و فساد کی راہ میں لڑ رہے ہیں) . اور (یاد رکھو !) اللہ (تمام حال) جاننے والا (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے ١٠٤ .

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ وَلَا تَكُنْ

(اے پیغمبر !) ہم نے تم پر "الکتٰب" سچائی کے ساتھ نازل کر دی ہے تا کہ جیسا کچھ خدا نے

---

١٠٤ - مقاصد کی راہ میں تکلیفیں اور محنتیں مومن کو بھی پیش آتی ہیں اور کافر کو بھی . لیکن مومن کے لیے ان کا جھیلنا سہل ہوتا ہے ، کیونکہ وہ اپنے سامنے ایسی امیدیں رکھتا ہے جو کافر کو میسر نہیں . وہ یقین رکھتا ہے کہ میں جو کچھ جھیل رہا ہوں حق کی راہ میں ہے اور میرے لیے دنیا میں بھی کامیابی ہے اور آخرت میں بھی . پھر افسوس اس مومن پر جو مقاصد حق کی راہ میں اتنا بھی نہ کر سکے جتنا ایک کافر ظلم و فساد کی راہ میں کرتا ہے .

يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ	(اس طرح کے لوگ) انسانوں
وَ لَا يَسْتَخْفُوْنَ	سے (اپنی خیانت) چھپاتے ہیں،
مِنَ اللّٰهِ وَ هُوَ مَعَهُمْ اِذْ	لیکن خدا سے نہیں چھپاتے ،
يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ	حالانکہ جب وہ راتوں کو
الْقَوْلِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا	مجلس بٹھا کر ایسی ایسی باتوں
يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۝١٠٨	کا مشورہ کرتے ہیں جو خدا

کو پسند نہیں تو اس وقت وہ ان کے ساتھ موجود ہوتا ہے ، وہ جو کچھ کرتے ہیں اس کے احاطۂ علم سے باہر نہیں ١٠٨ .

هٰاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۤءِ جٰدَلْتُمْ	دیکھو ! (٢١٥) تم لوگ وہ ہو
عَنْهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قف	کہ تم نے دنیا کی زندگانی میں
فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ	تو ان (مجرموں) کی طرف سے

٤ ـ مسلمانوں کو نہیں چاهیے کہ هم مذهب هونے کی وجہ سے یا اپنے خاندان و قبیلے میں سے هونے کی وجہ سے کسی مجرم کی حمایت کریں اور سازش کر کے جتھا بندی کر لیں . دنیا کی نگاهیں نہ دیکھتی هوں ، لیکن خدا تو دیکھ رها هے کہ کون مجرم هے ، کون نہیں هے ١٠٨ . ==

وَ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ۱۰٦

اور الله سے مغفرت مانگو (كه قضا كا معامله نهايت نازك هے) بلا شبه الله بخشنے والا رحمت ركھنے والا هے ۱۰٦ .

وَ لَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۚ لا ۱۰۷

اور جو لوگ اپنے اندر خيانت ركھتے هيں تم ان كى طرف سے نه جھگڑو . خدا ايسے لوگوں كو پسند نهيں كرتا جو خيانت اور معصيت ميں ڈوبے هوئے هيں ۱۰۷ .

= بهر حال ان آيات سے معلوم هوا كه :

۱ – مسلمان قاضى كو چاهيے هر حال ميں حق و انصاف كے ساتھ فيصله كرے . اس خيال سے كه ايك فريق مسلمان اور دوسرا غير مسلم هے ، مسلمان كى طرف دارى نهيں كرنى چاهيے ۱۰۵ .

۲ – هميشه خدا سے مدد (۲۱٤) مانگتا رهے ، كيونكه قضا كا معامله نهايت نازك هے . ايسا نه هو كه طبيعت كے ميلان سے كوئى لغزش هو جائے ۱۰٦ .

۳ – قاضى كو كوئى ايسى بات نهيں كرنى چاهيے جس سے كسى فريق كى وكالت كى بو آئے ۱۰۷ . =

فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝١١٤ کے درمیان صلح صفائی کرادینا چاھے (اور اس میں پوشیدگی ملحوظ رکھے تو البتہ یہ نیکی کی بات ھے) . اور جو کوئی خدا کی خوشنودی کی طلب میں اس طرح کے کام کرتا ھے تو ھم اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائیں گے ١١٤ .

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيرًا ۝ع ١١٥ اور جس شخص پر "الھدیٰ" (یعنی ھدایت کی حقیقی راہ) کھل جائے اور اس پر بھی وہ اللہ کے رسول سے مخالفت کرے اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر دوسری راہ چلنے لگے تو ھم اسے اسی طرف کو لے جائیں گے جس (طرف) کو جانا اس نے پسند کرلیا ھے اور اسے دوزخ میں پہنچا دیں گے . اور (جس کے پہنچنے کی جگہ دوزخ ھوئی تو) یہ پہنچنے کی کیا ھی بری جگہ ھے ١١٥ .

١٧
ع
١٤

١١٥ – احادیث سے معلوم ھوتا ھے کہ واقعہ مندرجہ صدر =

مِنْ شَیْءٍ ط وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ	ایك جماعت نے تو پورا ارادہ
عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ	کرلیا تھا کہ (اصل مجرم کی حمایت
وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ لا	میں جتھا بندی کرکے) تمھیں غلط
وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ	راستے پر ڈال دیں (اور تم بے گناہ
عَظِیْمًا ۱۱۳	آدمی کو مجرم سمجھ لو). یہ

النصف

لوگ غلط راستے پر نہیں ڈال رہے ھیں مگر خود اپنی ھی جانوں کو (کہ حق کی حمایت کرنے کی جگہ جھوٹے کی حمایت کر رھے ھیں). یہ (اپنی چالا کیوں سے) تمھیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے، کیونکہ اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت نازل کردی ھے اور جو باتیں معلوم نہ تھیں وہ تمھیں سکھادی ھیں اور تم پر اس کا بہت ھی بڑا فضل ھے ۱۱۳ .

لَا خَیْرَ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنْ	ان لوگوں کے پوشیدہ مشوروں
نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ	میں سے اکثر مشورے بھلائی
اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ م بَیْنَ	کے لیے نہیں ھوتے، ھاں جو
النَّاسِ ط وَ مَنْ یَّفْعَلْ	خیرات کے لیے یا کسی نیک
ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ	کام کے لیے حکم دے یا لوگوں

بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا ۝١١٦ جتنے گناہ ہیں وہ جسے چاہے بخش دے . اور جس کسی نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیرایا تو وہ بھٹک کر سیدھے راستے سے بہت دور جا پڑا ١١٦ .

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَ اِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝١١٧ لا (یہ مشرک خدا کے ساتھ کن کو شریک ٹھیراتے ہیں اور کن کو پکارتے ہیں؟) یہ نہیں پکارتے مگر دیبیوں کو

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَ قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝١١٨ لا اور نہیں پکارتے ہیں مگر شیطان مردود کو ١١٧ جس پر اللہ لعنت کر چکا ہے . اور شیطان نے کہا: میں تیرے بندوں سے (گم راہی کا) ایک مقررہ حصہ لے کر رہوں گا اور ضرور انہیں بہکاؤں گا ١١٨ .

نصف الحزب

١١٦ – جو کوئی ھدایت سے بر گشتہ ہو کر مشرکوں کی راہ اختیار کرتا ہے تو وہ یاد رکھے اللہ تمام گناہ (بغیر توبہ کے بھی) بخش دے سکتا ہے، لیکن شرک کے لیے بخشایش نہیں .

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ	الله يه بات بخشنے والا نہیں که
بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ	اس کے ساتھ کسی کو شریك
لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ	ٹھیرایا جائے . اس کے سوا

= میں جب آنحضرت (صلعم) نے یہودی کو بری کر دیا اور طعمه کے خلاف فیصله فرمایا تو وہ مسلمانوں سے الگ ہوکر مشرکین مکه سے جا ملا (ترمذی، حاکم، ابن سعد).

جس شخص پر "الھدیٰ" یعنی دین حقیقی کی راہ واضح ہو جائے اور پھر وہ دیدہ و دانسته اس سے پھر جائے تو اس نے خود اپنی پسند سے سعادت کی راہ چھوڑ کر شقاوت کی راہ پسند کر لی اور جیسی کچھ راہ اس نے پسند کی ضروری ہے که ویسا ہی نتیجه بھی اسے پیش آئے.

چنانچه فرمایا "ہم اسے اسی طرف لے جائیں گے جس طرف کو جانا اس نے پسند کر لیا ہے" یعنی ہم نے انسان کی سعادت و شقاوت کے لیے ایسا ہی قانون ٹھیرا دیا ہے که جو جیسی راہ پسند کرتا ہے ویسا ہی نتیجه اسے پیش آتا ہے اور اسی نتیجے پر وہ پہنچا دیا جاتا ہے. جس نے جنت کی راہ اختیار کی اسے جنت میں داخل کیا جائے گا. جس نے دوزخ پسند کی اس کے لیے دوزخ ہو گی.

شیطان ان سے جو کچھ وعدے کرتا ہے وہ فریب کے سوا کچھ نہیں ہے ۱۲۰ .

أُولَـٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ذ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا ۝ ۱۲۱ یہی وہ لوگ ہیں جن کا (بالآخر) ٹھکانا دوزخ ہوا اور یہ اس سے نکل بھاگنے کی کوئی راہ نہ پائیں گے ۱۲۱ .

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام انجام دیے تو ہم انہیں

---

۱۱۷ تا ۱۲۰ - مشرکین عرب کے بعض عقائد و اعمال کا ذکر کیا ہے جو ان کی کوری و سفاہت کی واضح دلیل ہیں. پھر فرمایا: "شیطان کی سب سے بڑی وسوسہ اندازی یہ ہے کہ طرح طرح کے وعدوں میں رکھتا اور آرزوؤں اور امیدوں میں ڈالتا ہے". وعدوں میں رکھنے اور آرزوؤں میں ڈالنے سے مقصود یہ ہے کہ انسان حقیقت و عمل کی جگہ محض باطل آرزوؤں اور جھوٹی امیدوں کا بندہ ہو جاتا ہے. وہ نجات و سعادت کے لیے سعی و عمل کی راہ اختیار نہیں کرتا بلکہ اپنی جھوٹی امیدوں اور مغرورانہ آرزوؤں میں مگن رہنے لگتا ہے.

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ	اور ضرور ایسا کروں گا کہ
وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ	(حقیقت اور عمل کی جگہ
اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ	جھوٹی) آرزووں میں انھیں
فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ	مشغول رکھوں اور ضرور انھیں
وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ	(مشرکانہ خرافات کا) حکم
وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ	دوں گا، پس وہ جانوروں
خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ؕ ۱۱۹	کے کان ضرور ھی چیریں گے

(اور انھیں بتوں کے نام پر چھوڑ دیں گے) ۔ اور میں البتہ انھیں حکم دوں گا پس وہ (میری ھدایت کے مطابق) خدا کی خلقت میں ضرور رد وبدل کردیا کریں گے (۲۱٦). (سو یہ مشرك اسی شیطان کی وسوسہ اندازیوں پر چلتے ھیں) اور جو کوئی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق و مددگار بناتا ھے تو یقینا وہ تباھی میں پڑ گیا، ایسی تباھی میں جو کھلی تباھی ھے ۱۱۹ .

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا	شیطان ان سے وعدہ کرتا اور
يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۱۲۰	آرزووں میں ڈالتا ھے . اور

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝ ١٢٤ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝ ١٢٥

اور جو کوئی اچھے کام کرے گا خواہ مرد ہو خواہ عورت، اور وہ (خدا پر) ایمان بھی رکھتا ہوگا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے اور رائی برابر بھی ان کے ساتھ (جزائے عمل میں) بے انصافی ہونے والی نہیں ١٢٤ . اور پھر (بتلاؤ!) اس آدمی سے بہتر دین رکھنے والا کون ہوسکتا ہے جس نے اللہ کے آگے سر اطاعت جھکا دیا اور وہ نیک عمل بھی ہے اور اس نے ابراہیم کے طریقے کی پیروی کی ہے جو (تمام انسانی گروہ بندیوں سے الگ ہو کر) صرف خدا ہی کے لیے ہو رہا تھا (٢١٨) . اور (یہ واقعہ ہے کہ) اللہ نے ابراہیم کو اپنا دوست مخلص بنالیا تھا ١٢٥ .

---

١٢٣ تا ١٢٥ – پچھلی آیات میں انسانی گمراہی کی یہ =

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَ مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا ۞۱۲۲ لَیْسَ بِاَمَانِیِّكُمْ وَ لَآ اَمَانِیِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ ۙ وَ لَا یَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ۞۱۲۳

(راحت اور سرور ابدی کے ایسے) باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی (اور اس لیے وہ کبھی خشک ہونے والے نہیں). وہ همیشه انهیں باغوں میں رهیں گے(۲۱۷). یه الله کا وعده حق هے اور الله سے بڑھ کر بات کهنے میں سچا اور کون هو سکتا هے؟ ۱۲۲. (مسلمانو! نجات و سعادت) نه تو تمهاری آرزوؤں پر (موقوف) هے نه اهل کتاب کی آرزوؤں پر (وه تو ایمان و عمل پر موقوف هے). جو کوئی برائی کرے گا (خواه کوئی هو) ضروری هے که اس کا بدلا پائے اور پهر الله کے سوا نه تو کوئی اسے دوست ملے نه مددگار ۱۲۳.

وَ يَسْتَفْتُوْنَكَ فِى النِّسَآءِ ؕ	اور (اے پیغمبر !) لوگ تم سے
قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ	عورتوں کے بارے میں فتوٰی
وَ مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِى	طلب کرتے ھیں (یعنی حکم
الْكِتٰبِ فِىْ يَتٰمَى النِّسَآءِ	دریافت کرتے ھیں). تم کہہ دو
الّٰتِىْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ	"اللہ تمھیں ان کے بارے میں
لَهُنَّ وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ	حکم دیتا ھے (جو اب بیان کیا
تَنْكِحُوْهُنَّ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ	جائے گا). نیز وہ تمھیں یتیم
مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَ اَنْ تَقُوْمُوْا	عورتوں کی نسبت بھی حکم

= اور اھل کتاب میں بحث چھڑ گئی . یہودیوں نے کہا: ھمارا دین سب سے بہتر ھے کہ نجات صرف ھمارے ھی لیے ھے . مسلمانوں نے کہا: ھمارا دین سب سے بہتر ھے کیونکہ سب کے بعد آیا اور تم سب کی نجات اسی پر موقوف ھے . اس پر یہ آیت نازل ھوئی (ابن جریر) .

اس سے معلوم ھوا کہ محض اپنے طریقے کی بڑائی کرنے اور ڈینگیں مارنے سے کچھ نہیں ھوتا ، اصلی شے ایمان و عمل ھے .

وَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا ؑ ۱۲۶

اور (یاد رکھو!) جو کچھ آسمانوں میں ھے اور جو کچھ زمین میں ھے سب اللہ ھی کے لیے ھے (اس کے سوا کوئی نہیں) اور وہ (اپنے علم و قدرت سے) ھر چیز کا احاطہ کیے ھوے ھے ۱۲۶ .

۱۸
ع
۱۵

= حالت بتلائی تھی کہ عمل و حقیقت کی جگہ باطل آرزوؤں اور جھوٹی امیدوں میں مگن ھو جاتا ھے . یہاں بتلایا کہ اسی گم راھی میں یہودی اور عیسائی مبتلا ھو گئے . عمل و حقیقت کی جگہ صرف آرزوئیں اور امیدیں ھی ان کا سرمایۂ دین ھیں . یہودی کہتے ھیں "ھم خدا کی خاص امت ھیں ، ھم پر آتش دوزخ حرام ھے". عیسائی کہتے ھیں "ھم کفارۂ مسیح پر ایمان رکھتے ھیں ، اس لیے ھمارے لیے نجات ھی نجات ھے". قرآن مسلمانوں کو متنبہ کرتا ھے کہ کہیں تم بھی اسی گم راھی میں مبتلا نہ ھو جانا . وہ کہتا ھے کہ نہ تو تمھاری آرزوؤں سے کچھ بننے والا ھے ، نہ اھل کتاب کی . خدا کا قانون تو یہ ھے کہ جس کسی کا عمل برا ھوگا وہ اس کی سزا ضرور پائے گا خواہ تم ھو ، خواہ یہودی ھوں ، خواہ عیسائی ھوں ، خواہ کوئی ھو .

احادیث سے معلوم ھوتا ھے کہ ایک مرتبہ مسلمانوں =

يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ	تو شوهر اور بیوی پر کچھ گناه
وَ الصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَ أُحْضِرَتِ	نه هوگا اگر (مصالحت کی
الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَ اِنْ تُحْسِنُوْا	کوئی بات آپس میں ٹھیرا کر)
وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا	صلح کرلیں . (نا اتفاق سے)
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۞ ١٢٨	صلح (هر حال میں) بهتر هے .

اور (یاد رکھو که انسان کی طبیعت اس طرح کی واقع هوئی هے که) مال کا لالچ سبھی میں هوتا هے . (عورت چاهتی هے اسے زیاده سے زیاده ملے ، مرد چاهتا هے کم سے کم خرچ کرے . پس ایسا نه کرو که مال کی وجه سے آپس میں مصالحت نه هو) . اور اگر تم (ایك دوسرے کے ساتھ) اچھا سلوك کرو اور (سخت گیری سے) بچو تو تم جو کچھ کرتے هو خدا اس کی خبر رکھنے والا هے (٢٢٠) ١٢٨ .

وَ لَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ	اور تم اپنی طرف سے کتنے
تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ	هی خواهش مند هو لیکن یه
وَ لَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا	بات تمهاری طاقت سے باهر هے
كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا	که (ایك سے زیاده) عورتوں

لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ۝ ۱۲۷

دیتا ہے جو قرآن میں سنایا جارہا ہے (اور پہلے نازل ہوچکا ہے کہ ان کے ساتھ

ناانصافی نہ کرو) . وہ یتیم عورتیں (جو تمھاری سرپرستی میں ہوتی ہیں اور) جنھیں تم ان کا حق جو (وراثت میں) ان کے لیے ٹھیرایا جا چکا ہے نہیں دیتے اور چاہتے ہو کہ (ان کے مال پر قبضہ کرلینے کے لیے) خود ان سے نکاح کرلو . نیز جو کچھ بے بس (یتیم) لڑکوں کی نسبت قرآن میں سنایا جارہا ہے (اور پہلے نازل ہوچکا ہے) تو اس بارے میں بھی خدا تمھیں حکم دیتا ہے (کہ ان کے حقوق تلف نہ کرو) . اور وہ حکم دیتا ہے کہ یتیموں کے معاملے میں (خواہ لڑکیاں ہوں خواہ لڑکے ہوں اور تمھاری سرپرستی میں ہوں یا نہ ہوں ، ہر حال میں) حق و انصاف کے ساتھ قائم رہو . اور (یاد رکھو!) تم بھلائی کی باتوں میں سے جو کچھ کرتے ہو خدا اس کا علم رکھنے والا ہے (۲۱۹) ۱۲۷ .

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ

اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے سرکشی اور کنارہ کشی کا اندیشہ ہو

اور اللہ بڑی وسعت والا (اور اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ھے ۱۳۰ .

۱۲۷ تا ۱۳۰ – سلسلۂ بیان پھر قرابت داروں کے حقوق کی طرف پھر گیا ھے جس سے سورت کی ابتدا ھوئی تھی . روایات سے معلوم ھوتا ھے کہ سورت کی ابتدا میں یتیموں اور عورتوں کے بارے میں جو احکام نازل ھوے تھے ، ان کی نسبت بعض لوگوں نے مزید سوالات کیے ، اس پر یہ آیات نازل ھوئیں (ابن جریر) .

۱ – عرب جاھلیت میں دستور تھا کہ اگر یتیم لڑکی خوب صورت اور مال دار ھوتی تو اس کا سرپرست اس کے مال پر قبضہ کرلینے کے لیے خود نکاح کرلیتا . اگر خوب صورت نہ ھوتی تو دوسرے سے نکاح کرادیتا ، مگر اس شرط پر کہ اس کے مال کا ایک حصہ اسے مل جائے یا اس کا مہر خود لے لے یا پھر یتیم لڑکیوں کا نکاح ھی نہ ھونے دیتے تاکہ شوھر کے یہاں جاکر اپنے مال کا مطالبہ نہ کرسکیں .

قرآن نے اس ظلم صریح سے سورت کی ابتدا میں بھی روکا تھا ، یہاں بھی مزید تاکید کی پیرایۂ بیان سے یہ بات بھی واضح ھوگئی کہ جس بات سے روکا گیا ھے وہ یتیم لڑکیوں =

كَالْمُعَلَّقَةِ ۗ وَإِنْ میں (کامل طور پر) عدل
تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ کرسکو (کیونکہ دل کا
كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝١٢٩ قدرتی کھنچاؤ تمہارے بس کا
نہیں . کسی کی طرف زیادہ کھنچے گا ، کسی کی طرف کم) .
پس ایسا نہ کرو کہ کسی ایك کی طرف جھك پڑو اور دوسری کو
(اس طرح) چھوڑ بیٹھو گویا "معلّقه" ھے (یعنی ایسی عورت
ھے کہ نہ تو بیوہ اور نہ طلاق دی ھوئی ھے کہ اپنا دوسرا انتظام
کرے . نہ شوھر ھی اس کا حق ادا کرتا ھے کہ شوھر والی
عورت کی طرح ھو ، بیچ میں پڑی لٹك رھی ھے) . اور (دیکھو!)
اگر تم (عورتوں کے معاملے میں) درستگی پر رھو اور (بے انصافی
سے) بچو تو اللہ بخشنے والا ، رحمت رکھنے والا ھے (٢٢١) ١٢٩ .
وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ اور اگر (میاں بی بی میں اصلاح
كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ کی کوئی صورت بن نہ پڑے
وَاسِعًا حَكِيْمًا ۝١٣٠ اور ایك دوسرے سے) جدا
ھوجائیں تو اللہ اپنے (فضل کی) کشایش سے دونوں کو
بے نیاز کردے گا (یعنی ان میں سے ھر ایك کے لیے کوئی دوسرا
انتظام پیدا ھوجائے گا جو عجب نہیں پہلے سے بہتر ھو) .

وَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا	اور (مسلمانو! یاد رکھو)
فِی الْاَرْضِ ؕ وَ لَقَدْ وَصَّیْنَا	آسمانوں میں اور زمین میں
الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ	جو کچھ ھے سب اللہ ھی کے
قَبْلِکُمْ وَ اِیَّاکُمْ اَنِ	لیے ھے (اس کے سوا کوئی
اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَ اِنْ تَکْفُرُوْا	نہیں). ھم نے یقیناً ان
فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ	لوگوں کو جنھیں تم سے پہلے
وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ کَانَ اللّٰهُ	کتاب دی گئی اور (اسی طرح)
غَنِیًّا حَمِیْدًا ۝ ۱۳۱	خود تم کو بھی یہ حکم دیا کہ

اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو (اور احکام حق کی پیروی کرو). اور اگر (اس کا حکم) نہ مانو گے سو (اس سے اس کی خدائی کا تو کچھ نقصان ھونے والا نہیں، تم خود ھی نقصان اٹھاؤ گے). آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ھے سب اللہ ھی کے لیے ھے. وہ بے نیاز ھے، (ساری ستایشوں سے) ستودہ ۱۳۱.

---

۱۳۱ – بیان احکام کے بعد پھر تذکیر و موعظت کے پہلو پر زور دیا گیا کہ اصل شے احکام حق کی تعمیل اور استقامت و اخلاص ھے. =

= کی حق تلفی ہے. اگر سرپرست کی نیت بخیر ہو تو اس کے لیے خود نکاح کر لینا ویسے ممنوع نہیں.

٢ – پہلے بار بار اس بات سے روکا گیا تھا کہ بیوی کے مال پر قبضہ کرنے کے لیے زبردستی نہ کرو. یہاں بتایا کہ اگر ایك عورت شوہر کو اپنے سے پھرا ہوا دیکھے اور اسے خوش کرنے کے لیے اپنے حق میں سے کچھ چھوڑ دے اور میاں بیوی اس پر میل ملاپ کرلیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں. یہ جبراً مال لینا نہیں ہوا، باہمی رضامندی سے مصالحت کر لینا ہے.

٣ – ایك سے زیادہ بیوی کرنے کی صورت میں عدل کی جو شرط لگائی گئی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تمہاری طبیعت کا قدرتی میلان بھی سب کے ساتھ یکساں رہے، کیونکہ ایسا کرنا تمہاری طاقت سے باہر ہے. مقصود یہ ہے کہ جتنی باتیں تمہارے اختیار میں ہیں ان میں سب کے ساتھ یکساں سلوك کرو اور کسی ایك ہی کی طرف جھك نہ پڑو، مثلاً سب کو ایك طرح کا مکان دو، ایك طرح کا لباس پہناؤ، ایك ہی طرح کھانے پینے کا انتظام کرو، ایك ہی طرح پر رہو سہو اور شب باش ہو. اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ ان باتوں میں عدل نہ کرسکو گے تو پھر ایك سے زیادہ بیوی نہ کرو.

وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ	که) الله کے پاس دنیا اور
سَمِيْعًا ۢ بَصِيْرًا ۝ ۱۳٤ ع	آخرت دونوں کا ثواب

19
ع
16

موجود ھے (اور وہ دونوں کی بخشش رکھتا ھے) ۔ وہ (سب کچھ) سننے والا اور دیکھنے والا ھے ۱۳٤ ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	مسلمانو! ایسے ھو جاؤ که
كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ	انصاف پر پوری مضبوطی کے
شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى	ساتھ قائم رھنے والے اور الله
اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ	کے لیے (سچی) گواھی دینے
وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا	والے ھو ۔ اگر تمھیں خود اپنے
اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫	خلاف یا اپنے ماں باپ اور
فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى	قرابت داروں کے خلاف بھی
اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗۤا	گواھی دینی پڑے جب بھی نه
اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا	جھجکو ۔ اگر کوئی مال‌دار ھے
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ ۱۳٥	یا محتاج ھے تو الله (تم سے)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝۱۳۲

اور (بے شك) الله هی کے لیے ھے جو کچھ آسمانوں میں ھے اور جو کچھ زمین میں ھے ۔ اور (جو کوئی اس کی فرماں برداری کرے تو) کارسازی کے لیے اس کا کارساز ھونا کفایت کرتا ھے ۱۳۲ ۔

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي ذٰلِكَ قَدِيْرًا ۝۱۳۳

(لوگو!) اگر وہ چاھے تو تمھیں (اقبال و سعادت کے میدان سے) ھٹا دے اور (تمھاری جگہ) دوسروں کو لے آئے ۔ وہ بلا شبہ ایسا کرنے پر قادر ھے (۲۲۲) ۱۳۳ .

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا

جو کوئی دنیا کا ثواب چاھتا ھے تو (اسے معلوم ھونا چاھیے

= تم سے پہلے کتنی ھی امتیں بد عملی و نافرمانی کی وجہ سے مٹ گئیں ۔ اگر خدا چاھے تو تمھیں بھی کام رانی و اقبال کے میدان سے ھٹا دے اور تمھاری جگہ دوسروں کو دے دے ۔ پس نافرمانی و بدعملی سے بچو اور راہ حق میں مستقیم ھو جاؤ .

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا	مسلمانو! الله پر ایمان لاؤ، الله
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ	کے رسول پر ایمان لاؤ اور
الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ	اس کتاب پر ایمان لاؤ جو اس
وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ	نے اپنے رسول پر نازل کی ھے.
مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ	نیز ان کتابوں پر جو اس سے
بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ	پہلے (دوسرے پیغمبروں پر)
وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ	نازل کی تھیں. اور (دیکھو!)
ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۝١٣٦	جس کسی نے الله سے انکار

کیا اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان نہ رکھا تو وہ بھٹک کر سیدھے راستے سے بہت دور جا پڑا ١٣٦.

اور جب گواھی دو تو صاف صاف بات کہو، گھما پھرا کر نہ کہو کہ حقیقت مشتبہ ہو جائے.

١٣٦ – ایمانی خصائل و اعمال پر زور دینے کے بعد یہ حقیقت واضح کی کہ یہ خصائل اور اعمال جبھی پیدا ہو سکتے ھیں کہ کامل اور سچی خدا پرستی دلوں میں رچ جائے. =

زیادہ ان پر مہربانی رکھنے والا ھے (تمھیں ایسا نہیں کرنا چاھیے کہ مال دار کی دولت کے لالچ میں یا محتاج کی محتاجی پر ترس کھا کر سچی بات کہنے سے جھجکو). (پس دیکھو!) ایسا نہ ھو کہ ھواے نفس کی پیروی تمھیں انصاف سے باز رکھے. اور اگر تم (گواھی دیتے ھوے) بات کو گھما پھرا کر کہو گے (یعنی صاف صاف نہ کہنا چاھو گے) یا گواھی دینے سے پہلو تہی کرو گے تو (یاد رکھو!) تم جو کچھ کرتے ھو اللہ اس کی خبر رکھنے والا ھے ۱۳۵.

۱۳۵ - مسلمانوں کو چاھیے کہ ''قوّامون بالقسط'' ھوں یعنی حق و انصاف پر اس مضبوطی سے قائم رھنے والے کہ کوئی بات بھی ان کی جگہ سے نہ ھلا سکے.

اور چاھیے کہ اللہ کے لیے گواھی دینے والے ھوں. دنیا کی کوئی چیز انھیں سچ کہنے سے نہ روک سکے. اگر کسی معاملے میں سچائی خود ان کی ذات کے خلاف ھو یا ان کے ماں باپ اور عزیز و اقربا کے خلاف ھو جب بھی انھیں سچی ھی بات کہنی چاھیے. وہ صرف سچائی ھی کے لیے دل و زبان رکھتے ھیں.

سچی گواھی دینے میں نہ تو کسی کی دولت کا پاس کرو، نہ کسی کی محتاجی کا. اگر کسی معاملے میں گواھی دے سکتے ھو تو اس سے پہلو تہی نہ کرو.

الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ	(اے پیغمبر!) تم منافقوں کو
بًا اَلِيْمًا ۝ ١٣٨	یه خوش خبری سنا دو که
يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ	بلا شبه ان کے لیے عذاب
ءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ط	دردناك هے ١٣٨. (وه منافق)
غُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ	جو مسلمانوں کو چھوڑ کر
ـزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝ ط ١٣٩	حق کو اپنا رفیق منکرین اور

ـاتے هیں (اور مسلمانوں کی دوستی پر مسلمانوں کے دشمنوں
ـی کو ترجیح دیتے هیں). تو کیا وہ چاهتے هیں ان کے پاس
ـونڈھیں؟ (اگر ایسا هی هے) تو (یاد رکھیں!) عزت جتنی
ـب کی سب الله هی کے لیے هے (یعنی اسی کے اختیار میں هے
ـے دے). دشمنان حق کے هاتھ میں نہیں هے، اگرچه
ـت عارضی طور پر دنیوی عزت اور شوکت رکھتے هیں
ـہ حق بے سرو سامان اور کم زور هیں) ١٣٩.

و ١٣٨ - اس کے بعد منافقوں کی حالت بیان کی هے که
انهوں نے بظاهر ایمان کی راہ اختیار کرلی تھی
الحقیقت ایمان سے محروم تھے، چنانچه بار بار آئے
بار الٹے پاؤں پھر گئے. سو ایسا ایمان ایمان نہیں
ـسے لوگوں کے لیے نه تو خدا کی مغفرت هوگی،
ـہ پر سعادت و کام یابی کی راہ کھلے گی.

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جن لوگوں کا حال یہ ھے کہ
ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا	وہ ایمان لائے، پھر کفر میں
ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا	پڑ گئے، پھر ایمان لائے، پھر
كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ	کفر میں پڑ گئے اور پھر برابر
لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ	کفر میں بڑھتے ھی گئے
سَبِيْلًا ؕ ۱۳۷	تو (فی الحقیقت ان کا ایمان لانا

ایمان لانا نہ تھا) اللہ انھیں بخشنے والا نہیں. اور ھرگز ایسا نہ ھو گا کہ (کام یابی کی) انھیں کوئی راہ دکھائے۱۳۷.

= کامل اور سچی خدا پرستی یہ ھے کہ خدا پر ایمان لاؤ اور خدا کی سچائی پر ایمان لاؤ. یہ سچائی پیغمبر اسلام پر بھی نازل ھوئی ھے اور پیغمبر اسلام سے پہلے تمام رسولوں پر بھی نازل ھو چکی ھے.

اس کے بعد ایمان کی تفصیل بیان کی کہ خدا پر، خدا کے فرشتوں پر، خدا کی کتابوں پر، خدا کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنا کامل اور سچا ایمان ھے.

يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ	ان (منافقوں) کا شیوہ یہ ہے کہ
كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ	وہ تمہاری حالت دیکھتے رہتے
قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ	اور (مآل کار کے) منتظر رہتے
وَ اِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ	ہیں۔ اگر تمہیں اللہ کی طرف سے
نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ	فتح ملتی ہے تو (اپنے کو تمہارا
عَلَيْكُمْ وَ نَمْنَعْكُمْ مِّنَ	ساتھی ظاہر کرتے ہیں اور)
الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ	کہتے ہیں "کیا ہم بھی تمہارے
بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ	ساتھ نہ تھے؟" اگر منکرین حق
وَ لَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ	کے لیے فتح مندی ہوتی ہے
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۧ ١٤١ ع	تو (ان کی طرف دوڑے جاتے

۲۰ ع ۱۷

ہیں اور اپنا احسان جتانے کے لیے) کہتے ہیں "کیا ہم نے ایسا نہیں کیا کہ (جنگ میں) بالکل غالب آ گئے تھے پھر بھی تمہیں مسلمانوں سے بچالیا" (۲۲۳)۔ تو (یقین کرو!) اللہ قیامت کے دن تم میں (کہ سچے مسلمان ہو) اور ان میں (کہ نفاق میں ڈوبے ہوئے ہیں) فیصلہ کر دے گا۔ اور (یقین کرو یہ منافق کتنا ہی

وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ﺯ صلے اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ۙ ن ١٤٠ الَّذِيْنَ

اور (دیکھو!) الله اپنی کتاب میں تمھارے لیے یه حکم نازل کرچکا ھے که جب تم دیکھو اور سنو خدا کی آیتوں کے ساتھ کفر کیا جارھا ھے (یعنی انھیں سرکشی اور شرارت سے جھٹلایا جارھا ھے) اور ان کی ھنسی اڑائی جارھی ھے تو (تم اس مجلس سے اٹھ جاؤ اور) جب تك (اس طرح کی باتیں چھوڑ کر) کسی دوسری بات میں لوگ نه لگ جائیں ان کے پاس نه بیٹھو۔ اگر بیٹھا کرو گے تو تم بھی انھیں جیسے ھو جاؤ گے۔ (یاد رکھو!) خدا منافقوں کو (جو ایسی باتوں میں شریك ھوتے ھیں) اور منکرین حق کو (جو اس طرح کی باتیں کرتے ھیں) سب کو جهنم میں اکٹھا کر دینے والا ھے ۱۴۰۔

کرتے (یعنی تلاوت نہیں کرتے) مگر برائے نام . کفر اور ایمان کے درمیان متردد کھڑے ہیں (کہ ادھر رہیں یا ادھر). نہ تو ان کی طرف ہیں، نہ ان کی طرف (یعنی نہ تو مسلمانوں کی طرف ہیں، نہ مسلمانوں کے دشمنوں کی طرف). اور حقیقت یہ ہے کہ جس پر اللہ ہی راہ گم کردے (یعنی اللہ کے ٹھیرائے ہوے قانون ہدایت وضلالت کے بموجب راہ سعادت گم ہوجائے) تو پھر ممکن نہیں تم اس کے لیے کوئی راہ نکال سکو ۱۴۳ .

---

۱۳۹ تا ۱۴۳ – آیت (۱۳۹) سے (۱۴۳) تک منافقون کے اعمال و خصائل بتائے ہیں :

۱ – چوں کہ ان کے دلوں میں ایمان نہیں ہے اس لیے مسلمانوں کی کام یابی پر بھروسا نہیں رکھتے. وہ مسلمانوں کو چھوڑ کر ان کے دشمنوں کو اپنا دوست بناتے ہیں، تاکہ جب مسلمانوں کے دشمن فتح مند ہوں تو وہ عزت و کام رانی حاصل کریں .

۲ – وہ الگ تھلگ رہ کر واقعات کی رفتار دیکھتے رہتے ہیں . اگر مسلمان کو فتح ہوتی ہے تو فتح کے فائدوں میں حصہ دار بن جاتے ہیں اور کہتے ہیں ” ہم بھی تمھارے ساتھ تھے“ . اگر دشمنوں کا پلہ بھاری رہتا ہے تو ان سے جاملتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ” اگر لڑائی میں ہم دل سے تمھارے ساتھ نہ ہوتے اور تمھیں نہ بچاتے تو =

دشمنوں کا ساتھ دیں ، مگر) خدا کبھی ایسا کرنے والا نہیں کہ کافر ایمان رکھنے والوں کے خلاف کوئی راہ پالیں ۱٤۱ .

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ ۱٤۲ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۱٤۳

منافق (اپنی اس دو رنگی چال سے) خدا کو دھوکا دے رہے ہیں (یعنی خدا کے رسول کو اور مسلمانوں کو دھوکے میں رکھنا چاہتے ہیں) اور (واقعہ یہ ہے کہ) خدا انہیں دھوکا دینے میں ہرا رہا ہے اور مغلوب کر رہا ہے (کہ مہلت پر مہلت دے رہا ہے اور اس عارضی مہلت کو وہ جہل و غرور سے اپنی کام یابی سمجھ رہے ہیں) . اور جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو کاہلی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں (جیسے کوئی مارے باندھے کھڑا ہو جائے) . محض لوگوں کو دکھانے کے لیے نماز پڑھتے ہیں اور اللہ کا ذکر نہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	مسلمانو ! ایسا نہ کرو کہ
لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ	مسلمانوں کے سوا کافروں کو
اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ	(جو تمہارے خلاف لڑ رہے
اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ	ہیں اور تمہاری بربادی پر تلے
عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۞ ١٤٤	ہوے ہیں) اپنا رفیق و مددگار

بناؤ . کیا تم چاہتے ہو خدا کا صریح الزام اپنے اوپر لے لو ؟ (٢٢٤) ١٤٤ .

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ	بلا شبہ منافقوں کے لیے یہی
الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ	ہونا ہے کہ دوزخ کے سب سے
تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۙ ۞ ١٤٥	نچلے درجے میں ڈالے جائیں

اور (اس دن) کسی کو بھی تم ان کا رفیق و مددگار نہ پاؤ . (پھر کیا تم چاہتے ہو ان کی سی روش تم بھی اختیار کرو؟) ١٤٥ .

١٤٤ - فرمایا : منافقوں کی سی چال اختیار نہ کرو جو اپنی قوم کو چھوڑ کر قوم کے دشمنوں کو اپنا مددگار بناتے ہیں اور قوم کی مصلحتوں پر اپنی منافقانہ غرضوں کو ترجیح دیتے ہیں .

= مسلمانوں نے تمہارا خاتمہ ہی کر دیا تھا ".

۳ - وہ نماز کے لیے کھڑے ہوں گے تو کاہلی کے ساتھ، گویا مارے باندھے کھڑے ہو گئے ہیں. دکھاوے کے لیے تھوڑی بہت قراءت جلد جلد کر لیں گے اور نماز پٹک کر الگ ہو جائیں گے. خشوع و خضوع اور دل کا لگاؤ ان کی نماز میں نہ ہوگا.

٤ - ان کی ساری باتیں ایسی ہوتی ہیں گویا ایک قدم کفر میں ہے، ایک ایمان میں. دونوں کے درمیان متردد کھڑے ہیں، نہ پوری طرح کفر ہی کا ساتھ دے سکتے ہیں، نہ پوری طرح ایمان کا.

آیت (۱٤۳) میں فرمایا " خدا انہیں دھوکا دینے میں ہرا رہا ہے اور مغلوب کر رہا ہے". خدا کے ہرانے اور مغلوب کرنے کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے دنیا میں اچھوں کی طرح بروں کو بھی مہلت عمل دے رکھی ہے. مگر یہ مہلت اس لیے نہیں ہے کہ خدا کا قانون ان کی طرف سے غافل ہے، بلکہ اس لیے ہے کہ ہر عمل کا نتیجہ اپنے مقررہ وقت ہی پر ظاہر ہوا کرتا ہے. لیکن شریر آدمی اس مہلت سے نڈر ہو جاتا ہے. وہ سمجھتا ہے میں جو کچھ بھی کیے جاؤں میرے لیے کچھ ہونے والا نہیں، حالانکہ اس کے لیے سب کچھ ہونے والا ہے مگر اپنے وقت مقررہ پر.

لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا ۝۱۴۸

خدا کو پسند نہیں کہ تم (کسی کی) برائی پکارتے پھرو، ہاں یہ کہ کسی پر ظلم ہوا ہو (اور وہ ظالم کے ظلم کا اعلان کرے)۔ اور (یاد رکھو!) خدا سننے والا، جاننے والا ہے (اس سے کسی کی کوئی بات پوشیدہ نہیں) ۱۴۸۔

= اشارہ کیا کہ عذاب و ثواب اس لیے نہیں ہے کہ خدا خوش ہوکر انعام دینے لگتا ہے اور جوش انتقام میں آکر عذاب میں ڈال دیتا ہے جیسا کہ بت پرست اپنے دیوتاؤں کی نسبت خیال کرتے تھے اور یہودی اور عیسائی تصور میں بھی اس کی آمیزش ہو گئی تھی، بلکہ وہ انسانی عمل کا قدرتی خاصہ و نتیجہ ہے اور خدا کی حکمت نے ایسا ہی قانون ٹھیرا دیا ہے کہ دنیا کی ہر چیز کی طرح انسان کے ہر عمل کا بھی ایک خاصہ اور بدلا ہو۔

۱۴۸ – اس آیت میں فرمایا: اگر کسی انسان میں کوئی برائی ہو تو اسے مشہور کرنا اور پکارتے پھرنا جائز نہیں، ہاں! اگر کوئی مظلوم ہو تو وہ ظالم کے خلاف آواز بلند کرسکتا ہے۔ یہاں یہ حکم اس لیے بیان کیا گیا کہ منافقوں کی نسبت مسلمانوں کو تنبیہ کرنی تھی: =

اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا وَ اَصۡلَحُوۡا	ھاں ! (ان میں سے) جن
وَ اعۡتَصَمُوۡا بِاللّٰہِ وَ اَخۡلَصُوۡا	لوگوں نے توبہ کرلی ، اپنی
دِیۡنَہُمۡ لِلّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ	(عملی) حالت سنوار لی ، اللہ
الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ؕ وَ سَوۡفَ یُؤۡتِ اللّٰہُ	(کے حکم) پر مضبوطی کے
الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ۝۱۴۶	ساتھ جم گئے اور اپنے دین

میں صرف اسی کے لیے ہوگئے تو (بلا شبہ) ایسے لوگ (منافقوں میں سے نہیں سمجھے جائیں گے) مومنوں کی صف میں ہوں گے . اور قریب ہے کہ اللہ مومنوں کو (ان کا) اجر عطا فرمائے ، ایسا اجر جو بہت ہی بڑا اجر ہوگا ۱۴٦ .

مَا یَفۡعَلُ اللّٰہُ بِعَذَابِکُمۡ	(لوگو !) اگر تم شکر کرو
اِنۡ شَکَرۡتُمۡ وَ اٰمَنۡتُمۡ ؕ	(یعنی خدا کی نعمتوں کی قدر
وَ کَانَ اللّٰہُ شَاکِرًا عَلِیۡمًا ۝۱۴۷	کرو اور انہیں ٹھیک ٹھیک کام

میں لاؤ اور خدا پر ایمان رکھو) تو خدا کو تمہیں عذاب دے کر کیا کرنا ہے ؟ (یعنی وہ کیوں تمہیں عذاب دے ؟) خدا تو (انسانی اعمال کا) قدر شناس (اور ان کی حالت کا) علم رکھنے والا ہے ۱۴۷ .

---

۱۴۷ – اس آیت میں اس اصل عظیم کی طرف =

سَبِيْلًا ۙ ۱۵۰ اُولٰٓئِكَ هُمُ	بعض کو نہیں مانتے" اور
الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَ اَعْتَدْنَا	اس طرح چاھتے ھیں ایمان
لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ ۱۵۱	اور کفر کے درمیان کوئی

(تیسری) راہ اختیار کرلیں ۱۵۰ ۔ تو ایسے لوگ یقیناً کافر ھیں (ان کا بعض رسالتوں پر ایمان رکھنے کا دعویٰ انھیں مومن نہیں بنا دے سکتا)۔ اور کافروں کے لیے ھم نے ذلت دینے والا عذاب تیار کر رکھا ھے ۱۵۱ ۔

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ	اور جو لوگ اللہ اور اس کے
وَ لَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ	رسولوں پر ایمان لائے اور

۱۵۰ – جو لوگ " تفریق بین الرسل " کرتے ھیں، یعنی خدا کے کسی پیغمبر کو مانتے ھیں، کسی کو نہیں مانتے تو وہ چاھتے ھیں ایمان اور کفر کے درمیان کوئی تیسری راہ ڈھونڈھ نکالیں، حالانکہ ایسی راہ کوئی نہیں ۔ اگر مانتے ھو تو سب کو مانو، انکار کرتے ھو تو کسی ایك کا انکار بھی سب کا انکار ھوا، کیوں کہ خدا کی سچائی ایك ھی ھے اور سب اسی سچائی کے پیام بر تھے ۔ لوگوں نے دین کے بارے میں سب سے بڑی گمراھی یہ کی کہ اس حقیقت کو بھول گئے اور ایك دوسرے کو جھٹلانے لگا ۔

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ	تم بھلائی کی کوئی بات ظاهر
اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ	طور پر کرو یا چھپا کر کرو
كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿١٤٩﴾	یا کسی کی برائی سے درگذرو تو

(هر حال میں تمهارے لیے نیکی و احسان کا اجر هے . اور دیکھو!) اللہ بھی (هر طرح کی) قدرت رکھتا هوا (برائیوں سے) درگذر کرنے والا هے ١٤٩ .

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ	جو لوگ اللہ اور اس کے رسول
وَ رُسُلِهٖ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ	سے برگشته هیں اور چاهتے هیں
يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ	اللہ میں اور اس کے رسولوں
وَ يَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ	میں (تصدیق کے لحاظ سے) تفرقه
وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّ يُرِيْدُوْنَ	کریں اور کهتے هیں "هم ان
اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ	میں سے بعض کو مانتے هیں ،

= ان لوگوں کی برائیاں روز بروز آشکارا هو رهی هیں ، لیکن تمهیں نهیں چاهیے که کسی خاص آدمی کے پیچھے پڑ جاؤ اور اسے منافق مشهور کرتے پھرو .

فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۞ ١٥٣

بڑی بات کا سوال موسیٰ سے کرچکے ہیں۔ انھوں نے (یعنی ان کے بزرگوں اور ہم مشربوں نے سینا کے میدان میں) کہا تھا "ہمیں خدا آشکارا طور پر دکھلا دو" (یعنی ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں خدا تم سے کلام کررہا ہے) تو ان کی شرارت کی وجہ سے بجلی (کی ہولناکی) نے انہیں پکڑلیا تھا (اور اس پر بھی وہ نافرمانی اور شرارت سے باز نہیں آئے تھے)۔ پھر باوجودیکہ دین حق کی روشن دلیلیں ان پر واضح ہوچکی تھیں وہ (پوجا کے لیے) بچھڑے کو لے بیٹھے (اور بت پرستی میں مبتلا ہوگئے)۔ ہم نے اس سے بھی درگذر کی تھی اور موسیٰ کو (قیام حق و شریعت میں) ظاہر و واضح اختیار دے دیا تھا (٢٢٥) ١٥٣۔

---

١٥٣ – بیان کا رخ اب یہودیوں کی طرف پھر رہا ہے، کیوں کہ مدینے کے منافقوں میں زیادہ تر یہودی ہی تھے۔ یہودی کہتے تھے: اگر پیغمبر اسلام سچے ہیں تو کیوں ان پر آسمان سے ایک کتاب اس طرح نازل نہیں ہوجاتی کہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں؟ فرمایا: اس سے بھی بڑی فرمایش یہ حضرت موسیٰ سے کرچکے ہیں کہ خود =

مِنْهُمْ أُولَٰٓئِكَ سَوْفَ	ان میں سے کسی ایك کو بھی
يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَكَانَ	دوسروں سے جدا نہیں کیا
اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ع ۱۵۲	(یعنی کسی ایك سے بھی انکار نہیں

۲۱
ع
۱

کیا) تو بلا شبہہ ایسے ھی لوگ ھیں کہ (سچے مومن ھیں اور) عن قریب ھم انھیں ان کے اجر عطا فرمائیں گے اور اللہ بخشنے والا ، رحمت رکھنے والا ھے ۱۵۲ .

يَسْئَلُكَ أَهْلُ الْكِتَٰبِ أَنْ	(اے پیغمبر !) اھل کتاب
تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتَٰبًا مِّنَ	(یعنی یہودی) تم سے درخواست
السَّمَآءِ فَقَدْ سَأَلُوا مُوسَىٰٓ	کرتے ھیں کہ آسمان سے کوئی
أَكْبَرَ مِنْ ذَٰلِكَ فَقَالُوٓا	کتاب ان پر نازل کرادو
أَرِنَا اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ	(تاکہ انھیں تصدیق ھوجائے
الصَّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ج ثُمَّ	کہ تم خدا کے نبی ھو) تو (یہ
اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ	فرمایش انھوں نے تمھیں سے
مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَٰتُ	نہیں کی ھے) یہ اس سے بھی

داخل ہو (۲۲۷) (اور فتح و کامیابی کے بعد ظلم و شرارت نہ کرو). اور ہم نے حکم دیا کہ ”سبت“ کے دن (کا احترام کرو اور اس دن حکم شریعت سے) تجاوز نہ کرجاؤ (۲۲۸) . ہم نے ان سے ان تمام باتوں پر پکا عہد و میثاق لے لیا تھا (۲۲۹) ۱۵٤ .

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۪ ۱۵۵

پس ان کے عہد (اطاعت) توڑنے کی وجہ سے اور اللہ کی آیتیں جھٹلانے کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ خدا کے نبیوں کو ناحق قتل کرتے رہے، نیز (اس شقاوت کی وجہ سے کہ) انھوں نے کہا ”ہمارے دلوں پر (تہ در تہ) غلاف چڑھے ہوئے ہیں“ (۲۳۰) . (ان میں قبولیت حق کی استعداد باقی ہی نہیں رہی . ان کے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ ان کی کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر خدا نے مہر لگادی ہے . یہی وجہ ہے کہ معدودے چند آدمیوں کے سوا سب کے سب ایمان سے محروم ہیں ۱۵۵ .

وَ رَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَ قُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ ١٥٤

اور پھر (دیکھو! احکام حق پر) عہد لینے کے لیے ہم نے ان کے سروں پر (کوہ) طور بلند کردیا تھا (۲۲۶)(اور انھوں نے اتباع حق کا قول و قرار کیا تھا). اس کے بعد ہم نے حکم دیا کہ شہر کے دروازے میں (خدا کے آگے) جھکے ہوے

= خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں. پھر اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ جو طالب حق ہے وہ کبھی ایسی فرمایش نہیں کرے گا بلکہ یہ بات دیکھے گا کہ جو تعلیم دی جارہی ہے وہ کیسی ہے اور جو تعلیم دینے والا ہے اس کا حال کیا ہے.

اس کے بعد یہودیوں کی ان تاریخی شقاوتوں کی طرف اشارات کیے ہیں جن سے واضح ہوجاتا ہے کہ حق کے مقابلے میں انکار و شرارت کرنے والے برابر شرارت کرتے ہی رہے. اگر فرمایشی معجزے دکھا بھی دیے جائیں جب بھی جو ماننے والے نہیں وہ کبھی نہیں مانیں گے.

اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۞ ١٥٨

صورت حال ایسی هوگئی که انهوں نے سمجھا هم نے مسیح کو مصلوب کر دیا، حالانکه نہیں کرسکے تھے) . اور جن لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا (یعنی عیسائیوں نے جو کہتے هیں: مسیح مصلوب هوے، لیکن اس کے بعد زنده هوگئے) تو بلا شبه وه بھی شك و شبه میں پڑے هوے هیں. ظن و گمان کے سوا کوئی علم ان کے پاس نہیں . اور یقینا یہودیوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا ١٥٧ . بلکه الله نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا اور الله سب پر غالب رهنے والا (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا هے ١٥٨ .

---

١٥٦ و ١٥٧ - یہودیوں کی یه شقاوت که حضرت مسیح علیه السلام کی دعوت جھٹلائی اور حضرت مریم علیها السلام پر حضرت مسیح کی پیدایش کی نسبت بہتان باندھا . نیز یه شقاوت که وه کہتے هیں " هم نے حضرت مسیح کو سولی پر چڑھا کر هلاك کر دیا " حالانکه نه تو وه هلاك کرسکے ، نه مصلوب کر سکے ، بلکه حقیقت حال ان پر مشتبه هوگئی اور الله نے حضرت مسیح کو اپنی طرف اٹھا لیا . =

وَّ بِكُفْرِهِمْ وَ قَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۙ ١٥٦

اور (نیز) اس بات کی وجہ سے کہ انہوں نے کفر کیا اور مریم کے خلاف ایسی بات کہی جو بڑے ہی بہتان کی بات تھی ١٥٦ .

وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۢ ۙ ١٥٧ بَلْ رَّفَعَهُ

اور (نیز) ان کا یہ کہنا کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو جو خدا کے رسول (ہونے کا دعویٰ کرتے) تھے (سولی پر چڑھا کر) قتل کرڈالا ، حالانکہ (واقعہ یہ ہے کہ) نہ تو انہوں نے قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھا کر ہلاک کیا بلکہ حقیقت حال ان پر مشتبہ ہوگئی (یعنی

ضروری ہے (کیوں کہ مرنے کے وقت غفلت و شرارت کے تمام پردے ہٹ جاتے ہیں اور حقیقت نمودار ہوتی ہے) اور قیامت کے دن وہ (اللہ کے حضور) ان پر شہادت دینے والا ہوگا ۱۵۹.

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۙ ١٦٠

الغرض یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے ہم نے (کئی ایک) اچھی چیزیں ان پر حرام کردیں جو (پہلے) حلال تھیں، اور اس وجہ سے بھی کہ وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہت روکنے لگے تھے (اور ہدایت کی راہ میں سر تا سر روک ہوگئے تھے) ۱۶۰ .

وَّ اَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ١٦١

نیز ان کی یہ بات کہ سود لینے لگے، حالانکہ اس سے روک دیے گئے تھے، اور یہ بات کہ ناجائز طریقے پر لوگوں کا مال کھانے لگے (حالانکہ انہیں ہر انسان کے ساتھ دیانت دار ہونے کا حکم دیا گیا تھا).

وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ‌ ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا ۚ‏ ١٥٩	اور (دیکھو!) اهل کتاب میں سے (یعنی یهودیوں میں سے جنهوں نے مسیح سے انکار کیا) کوئی نه هوگا جو

اس کی موت سے پہلے (حقیقت حال پر مطلع نه هوجائے اور) اس پر (یعنی مسیح کی صداقت پر) یقین نه لے آئے. ایسا هونا

= آیت میں جس اشتباہ کا ذکر ھے اس کے یه معنی بهی هوسکتے هیں که حضرت مسیح کی شخصیت مشتبه هوگئی اور ان کی جگه کسی دوسرے آدمی کو سولی پر چڑها دیا. اور یه معنی بهی هوسکتے هیں که حضرت مسیح کی موت مشتبه هوگئی، وہ زندہ تهے مگر انهیں مردہ سمجھ لیا.

حضرت مسیح علیه السلام کے ظهور نے بنی اسرائیل کی اصلاح و سعادت کا آخری موقع بهم پهنچایا تها جسے انهوں نے اپنی شقاوت سے کهودیا اور پهر گویا ان کی قسمت پر همیشه کے لیے مهر لگ گئی. یهاں اس واقعے کے ذکر سے یه بات دکهائی ھے که جن لوگوں کی شقاوتوں کی ایسی روداد رہ چکی ھے اگر آج وہ دعوت حق کا مقابله کررهے هیں تو یه کونسی انوکهی بات ھے.

أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط أُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ أَجْرًا عَظِيْمًا ع ١٦٢

اور مسلمان (ان گم راهیوں سے اپنی راه الگ رکھتے هیں . وه) اس کتاب پر بهی ایمان رکھتے هیں جو تم پر نازل هوئی هے اور ان تمام

٢٢ ع ٢

کتابوں پر بهی جو تم سے پہلے نازل هو چکی هیں . اور وه جو نماز قائم کرنے والے هیں ، زکوٰة ادا کرنے والے هیں اور الله اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے هیں تو ایسے هی لوگ هیں جنهیں هم عن قریب ان کا اجر عطا فرمائیں گے ، ایسا اجر جو بہت هی بڑا اجر هوگا ١٦٢ .

إِنَّآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ كَمَآ أَوْحَيْنَآ إِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ج وَأَوْحَيْنَآ إِلٰٓى إِبْرٰهِيْمَ وَإِسْمٰعِيْلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَأَيُّوْبَ

(اے پیغمبر !) هم نے تمهاری طرف اسی طرح وحی بهیجی جس طرح نوح پر اور ان نبیوں پر جو نوح کے بعد هوئے بهیجی تهی ، اور جس طرح ابراهیم ، اسماعیل ، اسحاق ، یعقوب ،

اور (یاد رکھو !) ان میں جو لوگ (اس طرح احکام حق کے) منکر ھو گئے ھم نے ان کے لیے (پاداش عمل میں) درد ناک عذاب تیار کر رکھا ھے ١٦١ .

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ

لیکن (اے پیغمبر !) ان میں سے جو لوگ (کتاب اللہ کے) علم میں پکے ھیں تو وہ

---

١٦٠ و ١٦١ - جب کسی جماعت میں راست بازی اور پرھیز گاری باقی نہیں رھتی تو مباح اور جائز باتوں کا بھی استعمال اس طرح کرنے لگتی ھے کہ طرح طرح کی برائیوں کا ذریعہ بن جاتی ھیں اور اس وقت مصلح کے لیے ضروری ھوجاتا ھے کہ سدًّا للذریعہ ان جائز باتوں کو بھی عارضی طور پر روک دے . چنانچہ یہودیوں کی بے لگام طبیعت کا یہی حال تھا . نتیجہ یہ نکلا کہ کتنی ھی حلال چیزیں جن کے لیے پہلے کوئی روک ٹوک نہ تھی مصلحتاً روک دی گئیں . یہاں اسی معاملے کی طرف اشارہ کیا گیا ھے .

اس کے بعد ان کی اس گم راھی کی طرف اشارہ کیا گیا کہ سود لینے سے انھیں روکا گیا تھا لیکن وہ باز نہ آئے اور بندگان خدا کا ناجائز طریقے پر مال کھانے لگے .

باقی نہ رہے جو وہ خدا کے حضور پیش کرسکیں (یعنی یہ عذر کرسکیں کہ ہمیں راہ حق کسی نے نہیں دکھلائی تھی) . اور خدا (اپنے کاموں میں) سب پر غالب (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے ١٦٥ .

١٦٣ تا ١٦٥ – وحدت دین کی اصل عظیم کا اعلان کہ نوع انسانی کے لیے خدا کی سچائی ایک ہی ہے اور تمام رہ نماؤں نے اسی کی تعلیم دی ہے . یہ پیروان مذاہب کی گم راہی ہے کہ گروہ بندیاں کر کے الگ الگ دین بنالیے اور ایک دوسرے کو جھٹلانے لگے .

اس آیت سے معلوم ہوا کہ :

١ – قرآن نے بعض پیغمبروں کا ذکر کیا ہے ، بعض کا نہیں کیا ہے ، لیکن وہ سب کی تصدیق کرتا اور سب پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہے .

٢ – کوئی عہد اور کوئی ملک ایسا نہیں جہاں خدا نے پیغمبر نہ پیدا کیے ہوں (٢٣١) .

٣ – اس سے پہلے آیت (١٦٢) میں فرمایا تھا "جو لوگ علم حق میں پکے ہیں وہ قرآن پر بھی اسی طرح ایمان رکھتے ہیں جس طرح پچھلی کتابوں پر رکھتے ہیں" اس لیے اب یہ حقیقت واضح کردی کہ خدا کا دین ایک ہی ہے اور جس طرح اب سے پہلے بے شمار پیغمبروں پر خدا کی سچائی نازل ہوچکی ہے اسی طرح پیغمبر اسلام پر بھی نازل ہوئی ہے . =

وَ يُونُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَيْمٰنَ ۚ وَ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۚ ۱۶۳

اولاد یعقوب، عیسٰی، ایوب، یونس، هارون اور سلیمان پر بهیجی اور داود کو زبور عطا فرمائی ۱۶۳ .

وَ رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَ رُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۚ ۱۶۴

نیز خدا کے وه رسول جن کا حال هم (قرآن میں) پهلے سنا چکے هیں اور وه جن کا حال هم نے تمهیں نهیں سنایا.

اور (اسی طرح) الله نے موسٰی سے کلام کیا جیسا که واقعی طور پر کلام کرنا هوتا هے ۱۶۴ .

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ ۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۱۶۵

یه تمام رسول (خدا پرستی اور نیك عملی کے نتائج کی) خوش خبری دینے والے اور (انکار حق کے نتائج سے) متنبه کرنے والے تهے (اور اس لیے بهیجے گئے تهے) که ان کے آنے (اور نیك و بد بتلانے) کے بعد لوگوں کے پاس کوئی حجت

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَصَدُّوۡا	جو لوگ (سچائی سے) منکر
عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ قَدۡ ضَلُّوۡا	ہوئے اور خدا کی راہ سے
ضَلٰلًا ۢ بَعِیۡدًا ۞١٦٧ اِنَّ	لوگوں کو روکا تو بلا شبہ وہ
الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ ظَلَمُوۡا	(سیدھے راستے سے) بھٹك گئے
لَمۡ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغۡفِرَ لَهُمۡ	اور ایسے بھٹکے کہ دور دراز
وَ لَا لِیَهۡدِیَهُمۡ طَرِیۡقًا ۙ۞١٦٨	راھوں میں گم ھو گئے١٦٧ .

جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم (میں بھی بے باك ھو گئے اور مرتے دم تك اسی حالت میں سرشار رھے) تو خدا انھیں کبھی بخشنے والا نہیں ، نه انھیں (کام یابی کی) کوئی راہ دکھائے گا ١٦٨ .

اِلَّا طَرِیۡقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ	بجز جہنم کی راہ کے جہاں وہ
فِیۡهَاۤ اَبَدًا ؕ وَکَانَ ذٰلِكَ	ھمیشه رھیں گے. اور اللہ کے لیے
عَلَی اللّٰہِ یَسِیۡرًا ۞١٦٩ یٰۤاَیُّهَا	ایسا کرنا بالکل سہل ھے (کوئی
النَّاسُ قَدۡ جَآءَکُمُ الرَّسُوۡلُ	نہیں جو اس کے قوانین کے نفاذ میں
بِالۡحَقِّ مِنۡ رَّبِّکُمۡ فَاٰمِنُوۡا	رکاوٹ ڈال سکے) ١٦٩ . اے

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۞ ١٦٦

(اے پیغمبر ! اگر یہ لوگ تمہاری سچائی سے انکار کرتے ھیں تو انکار کریں) لیکن اللہ نے جو کچھ تم پر نازل کیا ہے وہ اسے نازل کر کے (تمہاری سچائی کی) گواھی دیتا ھے اور اس نے اسے اپنے علم کے ساتھ نازل کیا ھے ، اور (خدا کے) فرشتے بھی اس کی گواھی دیتے ھیں . اور (جس بات پر اللہ گواھی دے تو) اللہ کی گواھی بس کرتی ھے ١٦٦ .

= ٤ – نیز یہودیوں کے اس گم رھانہ اعتراض کا بھی جواب ھوگیا کہ آسمان سے ایك لکھی لکھائی کتاب کیوں نہیں اتر آئی. فرمایا "یہ بے شمار نبی جو تورات کی مشہور شخصیتیں ھیں ان میں کسی پر بھی ایسی کتاب نازل نہیں ھوئی " کیوں کہ ایسا ھونا سنت الٰہی کے خلاف ھے . جس طرح خدا نے ھمیشہ نبیوں کو اپنی وحی سے مخاطب کیا ھے اور " وحی " اشارۂ مخفی کو کہتے ھیں ، اسی طرح پیغمبر اسلام بھی وحی الٰہی سے مخاطب ھوے ھیں .

رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَآ	اور کچھ نہ کہو. مریم کا
اِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ ؗ	بیٹا عیسٰی مسیح اس کے سوا
فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ۚ قف	کچھ نہیں که الله کا رسول ھے
وَ لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ	اور اس کے کلمهٔ (بشارت)
اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ	کا ظهور ھے جو مریم پر القا
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ	کیا گیا تھا، نیز ایك روح ھے
يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِى	جو اس کی جانب سے بھیجی
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ	گئی. پس چاهیے که الله پر
وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۧ ع ۱۷۱	اور اس کے رسولوں پر ایمان

نصف، لازم
۲۳
ع
۳

لاؤ اور یه بات نه کهو که خدا تین هیں. (دیکھو!) ایسی بات کهنے سے باز آجاؤ که تمهارے لیے بهتری هو. حقیقت اس کے سوا کچھ نهیں ھے که الله هی اکیلا معبود ھے (اس کے سوا کوئی نهیں). وه اس سے پاك ھے که اس کے لیے کوئی بیٹا هو. آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ھے سب اسی کے لیے ھے (وه بھلا اپنے کاموں کے لیے اس بات کا کیوں محتاج هونے لگا که کسی کو

خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا	افراد نسل انسانی ! بلا شبہ
فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ	''الرسول'' (یعنی پیغمبر اسلام)
وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا	تمھارے پروردگار کی طرف سے
حَكِيْمًا ۝ ١٧٠	تمھارے پاس سچائی کے ساتھ

آگیا ھے (اور اس کی سچائی اب کسی کے جھٹلائے جھٹلائی نہیں جاسکتی) . پس ایمان لاؤ کہ تمھارے لیے (اسی میں) بہتری ھے . اور (دیکھو!) اگر تم کفر کروگے تو آسمان و زمین میں جو کچھ ھے سب اللہ ھی کے لیے ھے (۲۳۲) (تمھاری شقاوت خود تمھارے ھی آگے آئے گی) . اور (یاد رکھو!) اللہ (سب کچھ) جاننے والا (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ھے (۲۳۳) ۱۷۰ .

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا	اے اھل کتاب ! اپنے دین میں
فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا	غلو نہ کرو (یعنی حقیقت
عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا	و اعتدال سے گزر نہ جاؤ) اور
الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ	اللہ کے بارے میں حق کے سوا

وَ مَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ يَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ۝ ١٧٢ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَ يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَ اسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّ لَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ۝ ١٧٣

مقرب فرشتوں کو اس سے ننگ و عار ہے ۔ جو کوئی خدا کی بندگی میں ننگ و عار سمجھے اور گھمنڈ کرے تو (وہ گھمنڈ کرکے جائے گا کہاں؟) وہ وقت دور نہیں کہ خدا سب کو (قیامت کے دن) اپنے حضور جمع کرے گا ۱۷۲۔ (اس دن) ایسا ہوگا کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک کام کیے ہیں تو ان کی نیکیوں کا پورا پورا بدلا انہیں دے دے گا اور اپنے فضل سے اس میں زیادتی بھی فرمائے گا۔ لیکن جن لوگوں نے (خدا کی) بندگی کو ننگ و عار سمجھا اور گھمنڈ کیا تو انہیں (پاداش جرم میں) ایسا

بیٹا بنا کر دنیا میں بھیجے) . کار سازی کے لیے خدا کا کار ساز ہونا بس ھے ۱۷۱ .

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ	مسیح کو ھرگز اس بات میں
اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ	عار نہیں کہ وہ خدا کا بندہ
وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ	سمجھا جائے اور نہ خدا کے

۱۷۱ - اهل کتاب کی ایك بہت بڑی گم راهی دین میں "غلو" ھے یعنی حقیقت و اعتدال سے متجاوز ھو کر بہت دور تك چلے جانا . اگر کسی کی محبت و تعظیم پر آئے تو اتنی تعظیم کی کہ اسے خدا کے درجے تك پہنچا دیا . مخالفت پر آئے تو اتنی مخالفت کی کہ اس کی صداقت سے ھی انکار کر دیا . اگر زھد و عبادت کی راہ اختیار کی تو اتنی دور تك چلے گئے کہ رھبانیت تك پہنچ گئے . اگر دنیا کے پیچھے پڑے تو اتنے چھوٹ ھو گئے کہ نیك و بد کی تمیز ھی اٹھادی .

یہود و نصاریٰ اسی گم راھی کے شکار ھوے . یہاں خطاب عیسائیوں سے ھے کہ انھوں نے حضرت عیسی علیه السلام کی محبت و تعظیم میں اس قدر غلو کیا کہ انھیں خدا کا بیٹا بنا دیا اور ایك خدا کی جگہ تین خداؤں کا اعتقاد پیدا کر لیا یعنی باپ ، بیٹا اور روح القدس .

يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ	(اے پیغمبر!) لوگ تم سے
يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ	”کلالہ“ کے بارے میں (یعنی
اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ	ایسے آدمی کی میراث کے بارے
وَلَدٌ وَّ لَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ	میں جس کے نہ تو باپ ہو نہ اولاد)
مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ اِنْ	فتویٰ طلب کرتے ہیں . کہہ دو:
لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ	اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں
كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا	(حسب ذیل) حکم دیتا ہے:
الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ	اگر کوئی ایسا مرد مرجائے
كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّ نِسَآءً	جس کے اولاد نہ ہو (اور نہ
فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ	باپ دادا) اور اس کے بہن
الْاُنْثَيَيْنِ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ	ہو تو جو کچھ مرنے والا چھوڑ
اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ	مرا ہے اس کا آدھا بہن کا
شَيْءٍ عَلِيْمٌ ع ۱۷٦	حصہ ہوگا . اور بہن مرجائے

٢٤
ع
٤

اور اس کے اولاد نہ ہو تو اس (کے سارے مال) کا وارث

عذاب دے گا جو دردناك عذاب ہوگا اور اس دن انہیں خدا کے سوا نہ تو کوئی رفیق ملے گا نہ مددگار ۱۷۳ .

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ	لوگو! تمهارے پاس تمهارے
بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَآ	پروردگار کی طرف سے «برهان»
اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۞ ۱۷٤	(یعنی دلیل وحجت) آ گئی اور
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ	هم نے تمهاری طرف چمکتی
وَ اعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ	هوئی روشنی بهیج دی ۱۷٤ .
فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ فَضْلٍ ۙ	پس جو لوگ ایمان لائے اور
وَّ يَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا	اس کا سهارا مضبوط پکڑ لیا تو
مُّسْتَقِيْمًا ۞ ۱۷۵	وہ انهیں عنقریب اپنی رحمت کے

سایے میں داخل کردے گا اور ان پر اپنا فضل کرے گا اور انهیں اپنے تك پهنچنے کی راہ دکھا دے گا، ایسی راہ جو بالکل سیدهی راہ ہے ۱۷۵ .

۱۷٤ – دین حق ''برهان'' ہے یعنی سر تا سر دلیل و حجت، اور قرآن ''نور مبین'' ہے یعنی واضح و آشکارا روشنی . برهان کے ساتھ جهل و گمان جمع نہیں هو سکتا اور روشنی کے ساتھ تاریکی و کوری راہ نہیں پاسکتی .

المآئدة - ٥

مدنية و هی مائة و عشرون اية

مدنی، ۱۲۰ آیتیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	مسلمانو ! اپنے معاهدے
اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۭ اُحِلَّتْ	پورے کرو . تمهارے لیے
لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا	مویشی جانور حلال کردیے
مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ	گئے هیں (یعنی ان کا گوشت
مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ	کهانا حلال کردیا گیا هے)
اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ۝۱	مگر وہ جن کی نسبت (آگے

چل کر) حکم سنایا جائے گا . لیکن جب احرام کی حالت میں هو

وہ بھائی ھی ھوگا۔ پھر اگر دو بہنیں ھوں (یا دو سے زیادہ) تو انہیں ترکے میں سے دو تہائی ملے گا۔ اور اگر بھائی بہن (ملے جلے ھوں) کچھ مرد، کچھ عورتیں تو پھر (اسی قاعدے سے حصے تقسیم ھوں گے کہ) مرد کے لیے دو عورتوں کے برابر حصہ . اللہ تمہارے لیے اپنے احکام واضح کر دیتا ھے تا کہ گمراہ نہ ھو اور اللہ تمام باتوں کا علم رکھنے والا ھے ١٧٦ .

---

١٧٦ ـ سورت کی ابتداء قرابت داروں کے حقوق واحکام سے ھوئی تھی ، پھر درمیان میں بھی سلسلۂ بیان اسی طرف کو پھر گیا تھا . اب سورت کا خاتمہ بھی اسی پر ھے .

"کلالہ" کی میراث کا حکم جو آیت ١٢ میں گزر چکا ھے تین صورتوں میں سے صرف ایك صورت کے لیے تھا . یہاں بقیہ دو صورتیں بھی بیان کر دی ھیں یعنی اگر کلالہ کے وارث عینی بھائی بہن ھوں یا علاتی ھوں (باپ ایك، مائیں مختلف) تو ورثہ کی تقسیم بیان کردہ اصول پر کی جائے .

✡ ✡ ✡ ✡ ✡

وَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رِضْوَانًا ؕ وَ اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۲

جو حرمت کے مہینے ہیں، اور نہ (حج کی) قربانی کی، نہ ان جانوروں کی جن کی گردنوں میں (بطور علامت کے) پٹے ڈال دیتے ہیں (اور کعبے پر چڑھانے کے لیے دور دور سے لائے جاتے ہیں). نیز ان لوگوں کی بھی بے حرمتی نہ کرو (یعنی ان کی راہ میں رکاوٹ نہ ڈالو اور انہیں کسی طرح کا نقصان نہ پہنچاؤ) جو بیت حرام (یعنی کعبے) کا قصد کرتے ہیں اور اپنے پروردگار کا فضل اور اس کی خوشنودی ڈھونڈھتے ہیں (۲۳٤). اور جب تم احرام کی حالت سے باہر آجاؤ (یعنی حج اور عمرے سے فارغ ہوکر احرام اتار دو) تو پھر شکار کرسکتے ہو. اور (دیکھو!) ایسا نہ ہو کہ ایک

وقف لازم

معانقہ

تو شکار کرنا حلال نہ سمجھ لو ۔ بلا شبہ اللہ جیسا کچھ چاھتا ھے حکم دے دیتا ھے ١ ۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟	مسلمانو ! خدا کے شعائر کی
لَا تُحِلُّوا۟ شَعَـٰٓئِرَ ٱللَّهِ	(یعنی خدا پرستی کی مقرر کی
وَلَا ٱلشَّهْرَ ٱلْحَرَامَ وَلَا ٱلْهَدْىَ	ھوئی نشانیوں اور آداب و رسوم
وَلَا ٱلْقَلَـٰٓئِدَ وَلَآ ءَآمِّينَ	کی) بے حرمتی نہ کرو ۔ اور
ٱلْبَيْتَ ٱلْحَرَامَ يَبْتَغُونَ	نہ ان مہینوں کی بے حرمتی کرو

---

١ ۔ مسلمانو! اپنے معاھدے پورے کرو یعنی احکام الٰہی کی اطاعت کا جو عہد کرچکے ھو اسے سچائی کے ساتھ پورا کرو ۔ سچائی کے ساتھ پورا کرنا یہ ھے کہ جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا جائے کرو ، جن سے روك دیا جائے رك جاؤ ۔ چنانچہ اس کے بعد اوامر و نواھی کا بیان شروع ھوجاتا ھے اور پوری سورت میں جستہ جستہ حسب ضرورت و مناسبت جاری رھتا ھے :

(الف) چار پایوں کا گوشت حلال ھے بجز ان کے جو آگے چل کر مستثنی کردیے گئے ھیں ۔ یہاں " انعام " کا لفظ آیا ھے ۔ " انعام " کا زیادہ تر اطلاق اونٹ ، گائے اور بھیڑ بکری پر ھوتا ھے ۔

= نہ حاجیوں اور تاجروں کو نقصان پہنچاؤ جو خدا کی عبادت کے لیے اور کاروبار تجارت کے لیے مکے کا قصد کرتے ھیں . مقدس مقام کے جانے والوں کو نقصان پہنچانا اس مقام کی توھین کرنا ہے .

(و) مشرکین مکہ نے تمھیں مسجد حرام سے روکا تھا تو اب اس کے انتقام میں ایسا نہ کرو کہ ان کی جو جماعت حج کے لیے جارھی ھو اسے روك دو یا اس پر حملہ کردو . ایك دوسرے کے ساتھ معاملہ کرنے میں تمھارا دستور العمل یہ ھونا چاھیے کہ نیك کام میں مدد کرنا ، برائی میں نہ کرنا . وہ ظلم کریں تو یہ برائی ھے ، اس میں مدد نہ کرو ، لیکن اگر حج و زیارت کو جائیں تو یہ بھلائی کی بات ھے ، اس میں کیوں رکاوٹ ڈالو؟

اس آیت میں جو قاعدہ بتایا گیا ھے وہ مسلمانوں کے تمام کاموں کے لیے ایك عام دستور العمل ھے . جو کوئی نیك کام کرے اس کی مدد کرو اگرچہ مسلمان نہ ھو اور اگرچہ مخالف ھو . جو کوئی برائی کرے اس کی مدد نہ کرو اگرچہ مسلمان ھو اور اگرچہ تمھارا ساتھی ھو . نیز یہ بات بھی معلوم ھوگئی ھے کہ اگر بت پرست بھی خدا کی تعظیم و عبادت کی کوئی بات کریں تو اس کی بے حرمتی نہیں کرنی چاھیے ، کیوں کہ خدا کی تعظیم و عبادت بہر حال خدا ھی کی تعظیم و عبادت ھے .

گروہ کی دشمنی تمھیں اس بات پر ابھار دے کہ زیادتی کرنے لگو، کیوں کہ انھوں نے مسجد حرام سے تمھیں روك دیا تھا۔ (تمھارا دستور العمل تو یہ ہونا چاہیے کہ) نیکی اور پرہیزگاری کی ہر بات میں ایك دوسرے کی مدد کرو، گناہ اور ظلم کی بات میں نہ کرو۔ اور (دیکھو!) اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو۔ یقیناً وہ (پاداش عمل میں) سخت سزا دینے والا ہے ٢۔

---

٢ - (ب) حج اور عمرے کے لیے جب احرام باندھ لیا تو یہ احرام کی حالت ہوئی۔ احرام کی حالت میں شکار کرنا جائز نہیں۔

(ج) خدا کے شعائر کی بے حرمتی جائز نہ رکھو، یعنی جو مقدس نشانیاں خدا پرستی کی ٹھیرا دی گئی ہیں اور جو رسوم و آداب بن چکے ہیں ان کی بے حرمتی نہ کرو۔

(د) از انجملہ حرمت کے مہینے ہیں یعنی ذی قعدہ، ذی الحج، محرم، رجب، انھیں مہینوں میں حاجیوں کی آمد و رفت رہتی ہے۔ پس ان میں جنگ نہ کرو اور حاجیوں کے جان و مال کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ البتہ اگر دشمنوں کی طرف سے حملہ ہوجائے تو تمھیں لڑنا پڑے گا جیسا کہ سورۂ بقرہ کی آیت ١٩٠ میں حکم دیا جاچکا ہے۔

(ہ) نہ تو قربانی اور خدا کی نیاز کے جانوروں کو لوٹو جو دور دور سے مکے میں لائے جاتے ہیں، =

لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۚ فَمَنِ	(چڑھا کر) ذبح کیا جائے
اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ	(یعنی ان مقاموں میں ذبح
مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ	کیا جائے جو بت پرستوں نے
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ٣	نذر و نیاز چڑھانے کے لیے

ٹھیرا رکھے ھیں) . اور یہ بات بھی کہ (کسی جانور کا گوشت یا کوئی اور چیز بطور جوے کے) تیروں کے پاسوں سے آپس میں تقسیم کرو (جیسا کہ مشرکین عرب کیا کرتے تھے) . یہ گناہ کی بات ھے . (مسلمانو!) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی تھی وہ آج تمھارے دین کی طرف سے مایوس ھوگئے ھیں (کہ تم راہ حق کو چھوڑ کر ان کا طریقہ اختیار کرنے والے نہیں) . پس ان سے نہ ڈرو ، مجھ سے ڈرو (اور میرے حکم کی تعمیل کرو) (٢٣٦) . آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین کامل کردیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کردی اور تمھارے لیے پسند کرلیا کہ دین "الاسلام" ھو . پس (دیکھو!) جو کوئی بھوك سے بے بس ھوجائے، یہ بات نہ ھو کہ (دانستہ) گناہ کرنا چاھے (اور کوئی حرام چیز کھالے) تو اللہ بخشنے والا ، رحمت رکھنے والا ھے٣ .

٣ - اس آیت میں دین کی تکمیل کا اعلان ھے . =

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ	(مسلمانو!) تم پر (یہ چیزیں)
وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ	حرام کردی گئی ھیں: مردار
وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ	جانور، خون، سور کا گوشت،
وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ	وہ (جانور) جو غیر خدا کے
وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ	نام پر پکارا جائے، گلا کھونٹ
وَمَآ أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا	کر مارا ھوا، چوٹ لگا کر
ذَكَّيْتُمْ قف وَمَا ذُبِحَ عَلَى	مارا ھوا، وہ جو بلندی سے
النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا	گر کر مرجائے، وہ جو کسی
بِالْأَزْلَامِ ط ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ط	جانور کے سینگ مارنے سے
اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا	مرجائے، وہ جسے درندہ پھاڑ
مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ	کھائے، مگر ھاں! وہ (حرام
وَاخْشَوْنِ ط اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ	نہیں) جسے تم (اس کے مرنے
لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ	سے پہلے) ذبح کرلو (۲۳۵).
عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ	وہ جانور جو کسی تھان پر

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ	(اے پیغمبر !) لوگ تم سے
قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ	پوچھتے ھیں کیا کیا چیزیں ان
وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ	کے لیے حلال ھیں ۔ تم کہو :
مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا	جتنی اچھی چیزیں ھیں سب
عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۫ فَكُلُوْا مِمَّآ	تم پر حلال کردی گئی ھیں ۔
اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا	اور شکاری جانور جو تم نے
اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ	شکار کے لیے سدھا رکھے ھوں
اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ ٤	اور (شکار کا طریقہ) جیسا

کچھ خدا نے تمھیں سکھا دیا ھے (یعنی خدا کی دی ھوئی عقل و ذھانت سے تم نے نکال لیا ھے) انھیں سکھا دو تو جو کچھ وہ (شکار پکڑلیں اور) تمھارے لیے بچائے رکھیں تم اسے (بے کھٹکے) کھاسکتے ھو ، مگر چاھیے کہ (شکاری جانور چھوڑتے ھوے) خدا کا نام لے لیا کرو (جس طرح ذبح کرتے ھوے لیا کرتے ھو) اور (ھر حال میں) اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرتے رھو . (یاد رکھو !) اللہ (اعمال کا) حساب لینے میں بہت تیز ھے [٤] .

---

٤ – چوں کہ لوگ پچھلی پابندیوں اور سختیوں کے =

= سورۂ بقرہ کی آیت ۱۲۸ میں حضرت ابراھیم علیہ السلام کی دعا نقل کی تھی کہ ان کی نسل میں ” امت مسلمہ “ پیدا ھوجائے . پھر آیت ۱۵۰ میں فرمایا تھا ” خدا چاھتا ھے تم پر اپنی نعمت پوری کردے “. یہاں فرمایا ” آج کے دن خدا نے تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور امت مسلمہ اپنے تمام مقاصد و خصائص کے ساتھ ظہور میں آگئی “.

یہ آیت حجۃ الوداع کے موقع پر نازل ھوئی تھی جو پیغمبر اسلام (صلعم) کا آخری حج تھا جس کے تقریباً تین ماہ بعد وہ دنیا سے تشریف لے گئے (بخاری عن عمر) (۲۳۷).

جانوروں کے حلال وحرام ھونے کے احکام میں تکمیل دین کا ذکر اس لیے کیا گیا کہ اسلام سے پہلے کھانے پینے میں مذھبی عقائد نہایت درجہ سخت اور تنگ تھے . یہ اسلام کی خصوصیت ھے کہ اس نے بے جا قیدیں ھٹادیں اور وھم پرستی کے عنصر سے دین کو پاک کردیا. پس فرمایا ” اب کہ دین کامل ھوگیا ھے تمھارے لیے بے جا سختیاں باقی نہیں رھیں . اگر کوئی آدمی بھوک سے مر رھا ھو اور حلال چیز میسر نہ آئے تو حرام چیز کھا کر اپنی جان بچاسکتا ھے “.

مُسٰفِحِیْنَ وَلَا مُتَّخِذِیْۤ	اور تمھارا کھانا ان کے لیے حلال
اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ یَّکْفُرْ	ھے . نیز تمھارے لیے مسلمان
بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ	بی بیاں اور ان لوگوں کی بی بیاں
عَمَلُهٗ ز وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ	جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی
مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ع ٥	ھے حلال ھیں . بشرطیکہ ان کے

١ ع ٥

مہر ان کے حوالے کرو اور مقصود قید نکاح میں لانا ھو . یہ بات نہ ھو کہ نفس پرستی کے لیے بدکاری کی جائے یا چوری چھپے بد چلنی کی جائے . اور (یاد رکھو !) جو کوئی ایمان سے منکر ھوا تو اس کے تمام کام اکارت گئے اور آخرت میں اس کی جگہ تباہ کاروں میں ھوگی ٥ .

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا	مسلمانو ! جب تم نماز کے لیے
قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا	آمادہ ھو تو چاھیے کہ اپنا منہ
وُجُوْهَکُمْ وَ اَیْدِیَکُمْ اِلَی	اور ھاتھ کہنیوں تک دھولیا کرو

٥ – اھل کتاب کا کھانا بھی تمھارے لیے حلال ھے یعنی ان کا ذبح کیا ھوا جانور بھی تمھارے لیے حلال ھے . ضمناً اس حکم کی بھی تصریح کردی کہ ان کی عورتوں سے نکاح کرنے کی بھی کوئی ممانعت نہیں .

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ	آج (کہ دین حق اپنے ظہور میں
وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ	کامل ہوگیا ہے) تمام اچھی
حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ	چیزیں تم پر حلال کردی گئیں
لَّهُمْ ۫ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ	(جو بے جا قیدیں لوگوں نے
الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ	اپنے پیچھے لگارکھی تھیں سب
مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ	دور ہوگئیں). ان لوگوں کا
مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ	کھانا جنھیں کتاب دی گئی
اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ	ہے، تمہارے لیے حلال ہے

= عادی رہ چکے تھے اس لیے بار بار پوچھتے تھے کہ ہمارے لیے کیا کیا چیزیں حلال ہیں . اس آیت میں فرمایا: تمام اچھی چیزیں حلال ہیں ، صرف انہیں چیزوں سے روک دیا گیا ہے جو اچھی نہیں ہیں •

سدھایا ہوا شکاری کتا یا پرند شکار پکڑلے اور خود نہ کھائے تمہارے پاس لے آئے تو اس میں بھی کوئی روک نہیں ، البتہ شکاری جانور چھوڑتے ہوے خدا کا نام لے لیا کرو جس طرح ذبح کے وقت لیا کرتے ہیں .

نِعۡمَتَهٗ عَلَيۡكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۝۶

کی جگہ) پاك مٹی سے کام لو. اور (طریقه اس کا یه هے که) اپنے منہ اور هاتھوں پر اس سے مسح کرلو. الله نہیں چاهتا که تمھیں کسی طرح کی مشقت اور تنگی میں ڈالے، بلکه چاهتا هے (اس طرح کے اعمال کے ذریعے) تمھیں پاك و صاف رکھے. نیز یه که (تمھیں ایك شایسته جماعت بنا کر) تم پر اپنی نعمت (هدایت) پوری کردے، تا که تم شکر گزار هو (یعنی نعمت الٰہی کے قدر شناس هو) ٦.

وَاذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَمِيۡثَاقَهُ الَّذِيۡ وَاثَقَكُمۡ

اور (دیکھو!) الله نے تم پر جو انعام کیا هے اس کی یاد

---

٦ – وضو اور تیمم کا حکم. فرمایا " خدا نہیں چاهتا که تمھیں کسی طرح کی مشقت اور تنگی میں ڈالے" یعنی وضو کا حکم اس لیے نہیں هے که تمھارے پیچھے بے جا قیدیں لگا دی جائیں، بلکه مقصود یه هے که تم میں صفائی اور پاکیزگی پیدا هو اور تمھیں پاکی اور شایستگی رکھنے والی جماعت بنا کر تم پر اپنی نعمت هدایت پوری کردے.

الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ
وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ
وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ
وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى
سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ
مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ
النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً
فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا
فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ
وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ
اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ
حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ
لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ

اور سر کا مسح کرلو، نیز
اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک
دھو لو. اگر نہانے کی حاجت
ہو تو چاہیے (نہا کر) پاک
و صاف ہوجاؤ. اگر تم بیمار ہو
(اور پانی کا استعمال مضر ہو)
یا سفر میں ہو (اور پانی کی
جستجو دشوار ہو) یا ایسا ہو
کہ تم میں سے کوئی جائے ضرور
سے (ہو کر) آیا ہو یا تم نے
عورت کو چھوا ہو (۲۳۸)
اور پانی میسر نہ آئے تو اس
حالت میں چاہیے کہ (وضو

بِالْقِسْطِ ز وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا قف هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ز وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ م بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ۸

سے قائم رہنے والے اور انصاف کے لیے گواہی دینے والے ہو. اور (دیکھو!) ایسا کبھی نہ ہو کہ کسی گروہ کی دشمنی تمہیں اس بات کے لیے ابھار دے کہ (اس کے ساتھ) انصاف نہ کرو. (ہر حال میں) انصاف کرو کہ یہی تقوے سے لگتی ہوئی بات ہے. اور اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو. تم جو کچھ کرتے ہو وہ اس کی خبر رکھنے والا ہے ۸.

---

۸ - اس آیت میں فرمایا "دین کی تکمیل اور نعمت کا اتمام چاہتا ہے کہ اپنی سیرت (کیرکٹر) میں سرتا سر حق و صداقت کا پیکر بن جاؤ. تمہیں "قوامون للہ" اور "شہدآء بالقسط" ہونا چاہیے یعنی مضبوطی کے ساتھ حق کے لیے کھڑے ہونے والے اور حق و انصاف کے لیے شہادت دینے والے. اپنا ہو یا پرایا، موافق ہو یا مخالف، دوست ہو یا دشمن، جس کے ساتھ معاملہ کرو انصاف کے ساتھ کرو اور جس کے حق میں کوئی بات کہو انصاف کی کہو.

بِهٖ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ ۷

سے غافل نہ ہو اور اس کا عہد و پیمان نہ بھولو جو وہ مضبوطی کے ساتھ تم سے ٹھیرا چکا ہے ، جب تم نے (دعوت ایمان قبول کرتے ہوئے) کہا تھا " (خدایا !) ہم نے تیرا فرمان سنا اور ہم نے اسے قبول کیا " (تو خدا سے تم نے اطاعت حق کا عہد و پیمان باندھ لیا تھا) اور (دیکھو! ہر حال میں) خدا (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرتے رہو . جو کچھ (تمہارے) سینوں میں چھپا ہوتا ہے وہ اسے پوری طرح جانتا ہے ۷ .

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ

مسلمانو! ایسے ہو جاؤ کہ خدا (کی سچائی) کے لیے مضبوطی

۷ – سورت کے آغاز میں فرمایا تھا " اپنے معاہدے پورے کرو " یعنی احکام حق کی اطاعت کا عہد پورا کرو . یہاں پھر مسلمانوں کو ان کا عہد ایمان یاد دلایا ہے کہ دین کامل ظہور میں آ گیا ، نعمت الٰہی پوری کر دی گئی . اب تمہارا فرض ہے کہ تذکیر نعمت سے غافل نہ ہو اور اطاعت حق میں اخلاص و استقامت کے ساتھ کوشاں ہو .

اس کے ہاتھ تمھارے خلاف بڑھنے سے رك گئے (اور تمھیں کسی طرح کا گزند نہ پہنچا) . اور اللہ سے ڈرتے رہو . اللہ ہی ہے جس پر مومنوں کو بھروسا رکھنا چاہیے ١١ .

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ
اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ
اِنِّيْ مَعَكُمْ ۭ لَئِنْ اَقَمْتُمُ
الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ
وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ
وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ
وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ
بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ
سَوَآءَ السَّبِيْلِ ١٢

اور (دیکھو!) یہ واقعہ ہے کہ
اللہ نے بنی اسرائیل سے (بھی)
عہد (اطاعت) لیا تھا اور ان
میں بارہ سردار مقرر کردیے
تھے . اللہ نے فرمایا تھا :
(دیکھو!) میں تمھارے ساتھ
ہوں (یعنی میری مدد تمھارے
ساتھ ہے) . اگر تم نے نماز
قائم رکھی ، زکوٰۃ ادا کرتے
رہے ، میرے تمام رسولوں پر
(جو تمھاری ہدایت کے لیے آتے
رہیں گے) ایمان لائے اور ان

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جو لوگ ایمان لائے اور نیک
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ	کام کیے تو اللہ کا ان سے وعدہ
مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ ٩	ہے کہ ان کے لیے مغفرت ہوگی
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا	اور بہت ہی بڑا اجر ہوگا ٩ .
بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ	لیکن جن لوگوں نے انکار کیا
الْجَحِيْمِ ۝ ١٠	اور ہماری آیتوں کو (سرکشی

وشرارت سے) جھٹلایا تو وہ دوزخی ہیں (انھوں نے مغفرت و اجر کی جگہ تباہی و عذاب کی راہ پسند کرلی) ١٠ .

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا	مسلمانو ! اپنے اوپر اللہ کا وہ
نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ	احسان یاد کرو کہ جب ایک
قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ	گروہ نے پورا ارادہ کرلیا تھا
اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ	کہ (جنگ و ہلاکت کا) تم پر
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ	ہاتھ بڑھائے تو خدا نے (اپنے
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ ع ١١	فضل و کرم سے) ایسا کیا کہ

مِنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ وہ رحمت سے محروم ہوجاتا ہے

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝[۱۳] اور اس کے دل کی اثر پذیری

باقی نہیں رہتی) . چنانچہ یہ لوگ (خدا کی کتاب میں) باتوں کو ان کی اصلی جگہ سے پھیر دیتے ہیں (یعنی کلام میں تحریف کردیتے ہیں) . جس بات کی انہیں نصیحت کی گئی تھی اس سے کچھ بھی فائدہ اٹھانا ان کے حصے میں نہ آیا ، اسے بالکل فراموش کربیٹھے . اور تم (اب بھی) ہمیشہ ان کی کسی نہ کسی خیانت پر (جو وہ کتاب اللہ میں تحریف کرتے ہوے کرتے رہتے ہیں) اطلاع پاتے رہتے ہو اور بہت تھوڑے ہیں جو ایسا نہیں کرتے . پس (اے پیغمبر!) تمہیں چاہیے کہ ان کی (ان خیانتوں سے) درگذر کرو اور ان کی طرف سے اپنی توجہ ہٹالو . بلا شبہ اللہ انہیں کو دوست رکھتا ہے جو نیک کردار ہوتے ہیں ۱۳ .

= اطاعت کی جگہ شقاوت کی راہ اختیار کی . ایسا نہ ہو کہ تم بھی ایمان و عمل کا عہد فراموش کر بیٹھو .

۱۳ – یہودیوں کے علماء کی یہ شقاوت کہ کتاب اللہ کی اطاعت کرنے کی جگہ کتاب اللہ کو اپنی خواہشوں اور رایوں کے مطابق کام میں لانا چاہتے تھے . وہ اس کی آیتوں میں تحریف کردیتے یعنی یا تو کسی آیت کا مطلب اس طرح ٹھیراتے کہ بات کچھ سے کچھ ہوجاتی ، یا کتاب اللہ کی آیتیں سناتے ہوے اپنی طرف سے =

کی مدد کی اور اللہ کو قرض نیک دیتے رہے (یعنی نیکی کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے رہے) تو میں ضرور تم پر سے تمہاری برائیاں محو کردوں گا اور تمہیں ضرور (راحت و کامرانی کے) باغوں میں داخل کردوں گا ، جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی (اور اس لیے ان کی شادابی کبھی مرجھانے والی نہیں). پھر تم میں سے جس کسی نے اس کے بعد (بھی) انکار حق کی راہ اختیار کی تو یقیناً اس نے (کامیابی کی) سیدھی راہ گم کردی ۱۲ .

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَ نَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا

پس اس وجہ سے کہ ان لوگوں نے اپنا عہد اطاعت توڑ ڈالا ، ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت کردیا (کیوں کہ قانون الٰہی یہی ہے کہ جو کوئی حق سے پھرجاتا ہے

۱۲ - یہاں سے سلسلہ بیان کا رخ اہل کتاب کی طرف متوجہ ہوتا ہے تاکہ ان کے حالات سے مسلمان عبرت پکڑیں . فرمایا ”جس طرح اللہ نے تم سے ایمان و عمل کا عہد لیا ہے بنی اسرائیل سے بھی لیا تھا ، لیکن انہوں نے =

کے مطابق ان میں باھمی بغض وعناد کی آگ بھڑك اٹھی) . اور وہ وقت دور نہیں کہ جو کچھ وہ کرتے رھے ھیں اللہ اس کی حقیقت انھیں بتادے ١٤ .

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ	اے اھل کتاب ! یہ واقعہ ھے
رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا	کہ ھمارا رسول تمھارے پاس
مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ	آچکا. کتاب الٰہی (یعنی تورات

١٤ – عیسائیوں نے بھی ایمان وعمل کا عہد فراموش کردیا اور راہ راست سے بھٹك گئے . وہ بہت سے فرقوں میں بٹ گئے ھیں اور ھر فرقہ دوسرے فرقے کی دشمنی میں سرگرم ھوگیا . یہ باھمی دشمنی یہاں تك بڑھ چکی ھے کہ قیامت تك دور ھونے والی نہیں .

چنانچہ عیسائیوں میں صدیوں تک مذھبی فرقہ آرائی قائم رھی اور جس فرقے کی بن پڑی اس نے دوسرے فرقے کو خاك وخون میں ملایا . اب سیاسی اور اقتصادی فرقہ آرائی ھے اور باھمی بغض وعداوت میں یہ فرقہ آرائی پچھلی فرقہ آرائی سے بھی زیادہ ھول ناك ھے .

اس ذکر سے مقصود یہ تھا کہ مسلمانوں کو عبرت ھو اور فرقہ آرائی کی گم راھی سے اپنی نگہ داشت کریں ، لیکن افسوس کہ مسلمان بھی اس گم راھی میں مبتلا ھوگئے.

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا	اور جو لوگ اپنے آپ کو
نَصٰرٰٓی اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ	نصاریٰ (۲۳۹) کہتے ھیں (یعنی
فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ص	مسیحی) ان سے بھی ھم نے
فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ	(ایمان و عمل کا) عہد لیا تھا .
وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ	(لیکن) پھر ایسا ھوا کہ جس
الْقِيٰمَةِ ط وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ	بات کی نصیحت کی گئی تھی
اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۞ ١٤	اس سے کچھ بھی فائدہ اٹھانا ان

کے حصے میں نہ آیا ، اسے بالکل فراموش کر بیٹھے (اور ایک دین پر اکٹھے رھنے کی جگہ بہت سی ٹولیوں میں بٹ گئے) . پس ھم نے ان کے (مختلف فرقوں کے) درمیان قیامت تک کے لیے دشمنی اور کینے کی آگ بھڑکا دی (یعنی جب وہ ھدایت سے برگشتہ ھوکر مختلف فرقوں میں بٹ گئے تو ھمارے مقررہ قانون

= گھٹا بڑھا دیتے کہ اصلی مطلب ظاھر نہ ھو اور جو بات بنانی چاھتے ھیں کسی نہ کسی طرح بن جائے .

خود پیغمبر اسلام کے زمانے میں بھی مدینے کے علماے یہود کی ایسی خیانتیں بار بار پکڑی گئی تھیں (۲٤۰) .

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ	یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا
اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ	جنھوں نے کہا "خدا مریم کا
قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ	بیٹا مسیح ھے". (اے پیغمبر!)
شَيْئًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ	تم ان لوگوں سے کہو: (یہ
الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَ اُمَّهٗ	کیسی بے عقلی کی بات ھے
وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ	جو تم کہتے ھو؟) اگر خدا
وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	مسیح ابن مریم کو اور اس کی
وَ مَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ	ماں کو اور (اتنا ھی نہیں
مَا يَشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ	بلکہ) روے زمین پر جتنے
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞ ١٧	انسان بستے ھیں سب کو

ھلاك کر دینا چاھے تو کون ھے جو اس کی بادشاھی میں دخل دینے کی جرأت کرسکتا ھے؟ آسمان کی اور زمین کی اور جو کچھ ان میں ھے سب کی سلطانی اللہ ھی کے لیے ھے اور وہ جو کچھ

= پس جو قرآن کا سچا پیرو ھے ضروری ھے کہ اس کی راہ علم و بصیرت کی راہ ھو.

مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۬ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ۝۱۵

و انجیل) کی بہت سی باتیں جنھیں تم (ھوائے نفس سے) چھپاتے رہے ھو ، وہ تم سے صاف صاف بیان کرتا ھے اور بہت سی باتوں سے درگذر کرجاتا ھے (کہ ان کے بیان کی ضرورت نہیں) . اللہ کی طرف سے تمھارے پاس (حق کی) روشنی آچکی اور ایسی کتاب آچکی جو (اپنی ھدایتوں میں نہایت) روشن کتاب ھے ١٥ .

يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۱۶

خدا اس کتاب کے ذریعے ان لوگوں پر جو (ھوائے نفس کی جگہ) خدا کی خوشنودیوں کے تابع ھوں سلامتی کی راہ کھول دیتا ھے اور اپنے حکم سے (یعنی اپنے مقررہ قانون کے مطابق) انھیں تاریکیوں سے نکالتا ، روشنی میں لاتا اور (کامیابی کی) سیدھی راہ پر لگادیتا ھے ١٦ .

---

١٥ و ١٦ — قرآن اپنے پیرووں کو جہل و گمراھی کی تاریکیوں سے نکالتا اور علم و بصیرت کی روشنی میں لاتا ھے . =

عذاب دے ۔ آسمانون کی ، زمین کی اور اس سب کی جو ان کے درمیان ھیں مالکی و سلطانی صرف اسی کے لیے ھے اور سب کو بالآخر اسی کی طرف لوٹنا ھے ۱۸ ۔

۱۸ - یہودیوں اور عیسائیون کی یہ گم راھی کہ کہتے ھیں " ھم خدا کے بیٹے اور اس کے پیارے ھیں ۔ ھم جو کچھ بھی کریں ھمارے لیے نجات ھی نجات ھے" (دیکھو بقرہ ۸۰ و آل عمران ۲٤) ۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے یہودی تصور کی سختی و قہرمانی کی جگہ رحمت و شفقت کا تصور پیدا کرنے کے لیے خدا کو باپ کے لفظ سے تعبیر کیا تھا اور اس بات پر زور دیا تھا کہ شریعت کے ظواھر و رسوم کچھ سود مند نہیں اگر دل میں نیکی و محبت نہ ھو ۔ عیسائیون نے اس بات کو کچھ سے کچھ بنا لیا ۔ وہ کہنے لگے : نجات کے لیے صرف یہی کافی ھے کہ کفارۂ مسیح پر ایمان لے آئیں اور سمجھ لیں کہ خدا ھمارا باپ ھے ۔ وہ کبھی اپنے بیٹوں پر آسمان کی بادشاھت کا دروازہ بند نہیں کرے گا ۔

قرآن ان کے اسی زعم باطل کا جواب دیتا ھے ۔ وہ =

چاھتا ھے پیدا کرتا ھے اور وہ ھر چیز پر قدرت رکھنے والا ھے۱۷ .

وَ قَالَتِ الْيَهُودُ وَ النَّصٰرٰى	اور (دیکھو!) یہودی اور عیسائی
نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَ اَحِبَّآؤُهٗ ؕ	کہتے ھیں " ھم خدا کے بیٹے
قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ ؕ	اور اس کے پیارے ھیں (ھم
بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ	جو کچھ بھی کریں ھمارے لیے
يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ	نجات ھی نجات ھے)" تم کہہ دو
مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ	" اگر ایسا ھی ھے تو پھر خدا
وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ؗ	تمھاری بدعملیوں کی وجہ سے
وَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۞ ۱۸	تمھیں (وقتاً فوقتاً) عذاب کیوں

دیتا رھا؟ (جس کا خود تمھیں بھی اعتراف ھے اور تمھاری کتاب خدا کی سرزنشوں اور عذابوں کی سرگزشتوں سے بھری ھوئی ھے)." بلکہ حقیقت یہ ھے کہ اس کے پیدا کیے ھوے انسانوں میں سے تم بھی انسان ھو اور (انسان کی بخشش و نجات کا سررشتہ اللہ کے ھاتھ ھے) (۲٤۱) . وہ جسے چاھے بخش دے، جسے چاھے

۱۷ - عیسائیوں کی یہ گمراھی کہ الوھیت مسیح کا باطل عقیدہ پیدا کرلیا .

وَ اِذْ قَالَ مُوسٰی لِقَوْمِہٖ یٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْكُمْ اَنْبِیَآءَ وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ق وَّ اٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ یُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ۞ ٢٠

اور (دیکھو! وہ واقعہ یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا " اے لوگو! اللہ کا اپنے اوپر احسان یاد کرو (کہ اس نے کیسی کیسی عزتوں سے تمھیں سرفراز کیا ھے!) اس نے تم میں نبی پیدا کیے، تمھیں بادشاہ بنایا اور تمھیں وہ بات عطا فرمائی جو دنیا میں کسی کو (اب تك) نھیں دی گئی (یعنی نبوت اور بادشاھت دونوں تم میں جمع ھوگئیں") ٢٠.

یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللهُ لَكُمْ وَ لَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ۞ ٢١

" لوگو! مقدس سرزمین میں جسے خدا نے تمھارے لیئے لکھ دیا ھے (یعنی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ھے، عزم وھمت کے ساتھ) داخل ھو جاؤ اور الٹے پاؤں پیچھے کی طرف نہ ھٹو کہ (کام یاب ھونے کی جگہ) نقصان و تباھی میں پڑ جاؤ" ٢١ ۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ	اے اهل کتاب ! ایسی حالت
رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى	میں که رسولوں کا ظهور
فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ	مدتوں سے بند تھا ، همارا رسول
تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ	(یعنی پیغمبر اسلام) تمهارے پاس
بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ۫ فَقَدْ	آیا ، وہ تم پر (احکام حق)
جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّ نَذِيْرٌ ؕ	واضح کررها هے تاکه تم یه
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۧ ۱۹	نه کهو که هماری طرف کوئی

۳ ع ۷

رسول نہیں بھیجا گیا ، نه تو (هدایت کی) بشارت دینے والا ، نه (گم راهی سے) متنبه کرنے والا . تو اب (دیکھو !) بشارت دینے والا اور متنبه کرنے والا تمهارے پاس آگیا هے (یعنی تمهارے لیے کوئی عذر باقی نہیں رها هے) اور الله هر بات پر قادر هے ۱۹ .

= کهتا هے : خدا نے کسی خاص گروہ کو نجات کا پروانه لکھ کر نہیں دے دیا هے . تمام انسانوں کی طرح تم بھی انسان هو اور سر رشتهٔ نجات الله کے هاتھ هے . وہ جسے چاهے گا بخش دے گا ، جسے چاهے گا عذاب دے گا .

ہو رہے ہو؟) ہمت کرکے ان لوگوں پر جا پڑو اور (شہر کے) دروازے میں جا داخل ہو ۔ اگر تم (ایک مرتبہ) داخل ہوگئے تو پھر غلبہ تمہارے ہی لیے ہے ۔ اگر تم ایمان رکھنے والے ہو تو چاہیے کہ اللہ پر بھروسا کرو" ۲۳ ۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۝ ۲۴

وہ بولے "اے موسیٰ! جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں ہم کبھی اس میں داخل ہونے والے نہیں ۔ (اور اگر تم وہاں جانے پر ایسے ہی تل گئے ہو تو) تم خود چلے جاؤ اور تمہارا خدا بھی تمہارے ساتھ چلا جائے ۔ ہم تو یہاں بیٹھے رہیں گے ۔ تم دونوں وہاں لڑتے رہنا" ۲۴ ۔

قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ وَ اَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ ۲۵

(یہ حالت دیکھ کر) موسیٰ نے کہا "خدایا! میں اپنی جان کے سوا اور اپنے بھائی کے سوا اور کسی پر اختیار نہیں رکھتا۔ پس تو ہم میں اور ان نافرمان لوگوں میں (اپنے حکم سے) فیصلہ کردے" ۲۵ ۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَ اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۞ ٢٢

لوگوں نے (اس کے جواب میں) کہا "اے موسیٰ! اس سرزمین میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو بڑے ہی زبردست ہیں، (ہم میں ان کے مقابلے کی تاب نہیں).

جب تك وہ لوگ وہاں موجود ہیں ہم اس سرزمین میں قدم رکھنے والے نہیں ۔ ہاں! اگر وہ لوگ وہاں سے نکل گئے تو پھر ہم ضرور داخل ہوجائیں گے" ٢٢ .

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَ عَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۞ ٢٣

(اس پر) دو آدمیوں (٢٤٢) نے کہ اللہ سے ڈرنے والوں میں سے تھے اور خدا نے انہیں (ایمان کی) نعمت عطا فرمائی تھی، لوگوں سے کہا ("اس قدر بے طاقت اور بزدل کیوں

= تو کہنے لگے "وھاں بڑے طاقت ور لوگ رھتے ھیں ، ان کے مقابلے کی ھم میں طاقت نہیں ۔ جب تك وه وھاں سے نکل نه جائیں ھم قدم نہیں اٹھائیں گے" ۔ تورات میں ھے که بنی اسرائیل جنگ کی دھشت سے اس قدر بے طاقت ھوگئے که رو رو کر کہتے " خدایا ! تو نے ھمیں مصر سے کیوں نکالا ؟ کیا اسی لیے که ھم کنعانیوں کی تلوار سے ختم ھوجائیں ؟ " انھوں نے اراده کرلیا تھا که مصر واپس چلے جائیں اور حضرت موسیٰ کو چھوڑ دیں ۔ (گنتی باب ١٤ – ٢) ۔

اس پر حکم الٰہی ھوا که چالیس سال تك یه لوگ جزیره نمائے سینا کے میدانوں میں ھی پڑے رھیں گے ۔ اس میں مصلحت یه تھی که چالیس سال کے اندر پچھلی نسل ختم ھوجائے گی جسے مصر کی غلامانه زندگی نے نکما کردیا ھے اور ایك نئی نسل پیدا ھوجائے گی جس نے بیابان کی آزادانه آب و ھوا میں نشو و نما پائی ھوگی اور غلامانه ذھنیت کی سمیت سے محفوظ ھوگی ۔ چنانچه جب چالیس سال گزر گئے اور ایك نئی نسل ظھور میں آ گئی تو وه عزم و ھمت کے ساتھ بڑھی اور موعوده سرزمین پر قابض ھوگئی ۔

قَالَ فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ	الله کا حکم ہوا کہ (جب ان
أَرْبَعِينَ سَنَةً ۚ يَتِيهُونَ	لوگوں کی محرومیوں کا یہ حال
فِي الْأَرْضِ ۚ فَلَا تَأْسَ عَلَى	ہے تو) اب چالیس برس تک
الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ۚ ٢٦	وہ سرزمین ان پر حرام کردی

ع ٤ ٨

گئی (یعنی چالیس برس تک اس سے محروم کردیے گئے)، یہ اسی بیابان میں سرگرداں رہیں گے. سو (اے موسیٰ!) تم نافرمان لوگوں کی حالت پر غمگین نہ ہو (وہ اپنی بدعملیوں سے اسی محرومی کے مستحق تھے) ٢٦.

---

٢٠ تا ٢٦ - جب ایک قوم عرصے تک غلامی کی حالت میں رہتی ہے تو اس میں بلند مقاصد کے لیے جد و جہد کی استعداد باقی نہیں رہتی. وہ غلامی کا امن پسند کرنے لگتی ہے اگرچہ ذلت و نامرادی کے ساتھ ہو. اور مقاصد کی جد وجہد سے جی چرانے لگتی ہے اگرچہ اس کا نتیجہ کام رانی و اقبال ہو.

یہی حال بنی اسرائیل کا تھا. مقاصد امور کے لیے ان میں عزم و ہمت نہ تھی. بزدلی و بےطاقتی نے قدم پکڑ لیے تھے. جب حضرت موسیٰ نے انہیں حکم دیا کہ سرزمین کنعان میں داخل ہو جو تمہاری موعودہ سرزمین ہے =

اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۞٢٨	کبھی هاتھ نہیں اٹھاؤں گا .
اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ	میں الله سے ڈرتا هوں جو تمام
وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ	دنیا کا پروردگار ھے ٢٨ . میں
اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ	چاهتا هوں که (زیادتی هو تو
جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۚ۞٢٩	تیری طرف سے هو، میری طرف
فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ	سے نه هو اور) تو میرا اور اپنا
اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ	دونوں کا گناه سمیٹ لے اور
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۞٣٠	پھر دوزخیوں میں سے هوجائے

که ظلم کرنے والوں کو یہی بدلا ملنا ھے" ٢٩ . پھر ایسا هوا که اس کے نفس نے (یعنی قابیل کے نفس نے) اسے اپنے بھائی کے قتل پر آماده کردیا . اس نے (هابیل کو) قتل کردیا . نتیجه یه نکلا که تباه کاروں میں سے هوگیا ٣٠ .

---

٢٧ تا ٣٠ - بنی اسرائیل کی یه شقاوت که قتل نفس میں بے باك هوگئے تھے اور اس سلسلے میں حضرت آدم کے دو بیٹوں کا واقعه جن کا نام تورات میں هابل (Abel) اور قاین (Cain) بتلایا ھے (پیدایش : ٤) اور عرب انهیں هابیل اور قابیل کہتے تھے . =

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ م اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ط قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ط قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۞ ٢٧

وقف لازم

النصف

اور (اے پیغمبر!) ان لوگوں کو آدم کے دو بیٹوں کا حال سچائی کے ساتھ سنادو ۔ جب ان دونوں نے (خدا کے حضور) قبولیت کے لیے قربانیاں چڑھائیں تو ان میں سے ایك کی قبول ہوگئی (یعنی ھابیل کی)، دوسرے کی قبول نہیں ھوئی (یعنی قابیل کی. اس پر قابیل نے حسد سے جل کر ھابیل سے کہا) " میں یقیناً تجھے قتل کردوں گا ". (ھابیل نے) کہا " اللہ صرف متقی آدمیوں ھی کی قربانی قبول کرتا ھے . (اگر اس نے تیری قربانی قبول نہیں کی تو اس میں میرا کیا قصور ؟) ٢٧ .

لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ج

اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے ھاتھ اٹھائے گا تو (اٹھالے)، پر میں تجھے قتل کرنے کے لیے

میں اس کوے کی طرح بھی نہ ھوسکا کہ اپنے بھائی کی لاش (زمین کھود کر) چھپا دیتا". غرض کہ وہ (اپنی حالت پر) بہت ھی پشیمان ھوا ۳۱ ۰

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا	اسی بنا پر ھم نے بنی اسرائیل کے
عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ	لیے یہ حکم لکھ دیا تھا کہ" جس
مَنْ قَتَلَ نَفْسًا ۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ	کسی نے سوا اس حالت کے
اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا	کہ قصاص لینا ھو یا ملک میں
قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ	لوٹ مار مچانے والوں کو سزا
وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ	دینی ھو کسی جان کو قتل
اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ	کر ڈالا تو گویا اس نے تمام
وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا	انسانوں کا خون کیا۰ اور جس
بِالْبَيِّنٰتِ ز ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا	کسی نے کسی کی زندگی بچالی
مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِى	تو گویا اس نے تمام انسانوں کو
الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝ ۳۲	زندگی دے دی". اور (پھر) ان

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ	اس کے بعد خدا نے ایک کوّا
فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ	بھیجا اور وہ زمین کریدنے لگا
يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ قَالَ	تاکہ اسے بتادے کہ اپنے بھائی
يٰوَيْلَتٰۤى اَعَجَزْتُ اَنْ	کی لاش کیوں کر (زمین میں)
اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ	چھپانی چاہیے. (کوّے کو
فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ	زمین کریدتا ہوا دیکھ کر)
مِنَ النّٰدِمِيْنَ ۛۚ ۳۱	وہ بول اٹھا " افسوس مجھ پر !

معانقہ

= ھابیل نے جو متقی انسان تھا کہا کہ " اگر تو میرے قتل کے لیے ھاتھ بڑھاتا ھے تو بڑھا، لیکن میرا ھاتھ تیرے قتل کے لیے اٹھنے والا نہیں، کیوں کہ میں پروردگار عالم کی سرزنش سے ڈرتا ھوں ". اس پر بھی قابیل نے اسے قتل کردیا.

ھابیل کی صدا میں تمام نوع انسانی کی راست بازی و نیک عملی بول رھی تھی اور قابیل کے عمل میں تمام ظالم انسانوں کی سرکشی و شقاوت کا ھاتھ تھا. اب انسان کے سامنے دو راھیں کھل گئیں: نیکی و راستی کبھی انسان کے خون سے ھاتھ نہیں رنگے گی، ظالم کا ھاتھ ھمیشہ رنگین رھے گا.

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ	بلاشبہ ان لوگوں کی جو اللہ
اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَسْعَوْنَ فِي	اور اس کے رسول سے جنگ
الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا	کرتے ہیں اور ملک میں خرابی
اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ	پھیلانے کے لیے دوڑتے پھرتے
اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ	ہیں (یعنی رہ زن اور ڈاکو ہیں)
خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ	یہی سزا ہے کہ قتل کردیے جائیں،
الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ	یا سولی پر چڑھائے جائیں،
فِي الدُّنْيَا وَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ	یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ ٣٣	جہتوں سے کاٹ ڈالے جائیں،

یا انہیں جلا وطن کردیا جائے (یعنی جیسی کچھ سزا ان کے لیے ضروری ہو انہیں دی جائے). یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں بھی ان کے لیے عذاب عظیم ہے ٣٣.

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ	مگر (ہاں!) ان میں سے جو
اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ	لوگ قبل اس کے کہ تم ان پر

کے پاس (یکے بعد دیگرے) ہمارے رسول (سچائی کی) روشن دلیلوں کے ساتھ آتے رہے (اور ظلم و خون ریزی سے روکتے رہے)، لیکن اس پر بھی ان میں سے اکثر ایسے نکلے جو ملک میں زیادتیاں کرنے والے تھے ۳۲.

---

۳۲ - قرآن کہتا ہے ”اسی بنا پر خدا نے بنی اسرائیل کے لیے یہ حکم لکھ دیا تھا کہ کسی انسان کو ناحق قتل کرنا ایسا ہے گویا تمام نوع انسانی کو قتل کردیا. اور کسی انسان کو ہلاکت سے بچالینا ایسا ہے گویا تمام انسانوں کو بچالیا“ کیوں کہ انسان کا ہر فرد دوسرے فرد سے وابستہ ہے اور جو انسان ایک انسان کے لیے رحم نہیں کرتا وہ تمام نوع انسانی کے لیے رحم نہیں رکھتا.

چنانچہ تالمود میں ہے ”وہ جس نے ایک جان بچائی اس کی ایسی تحسین کی جائے گی جیسے اس نے پوری کائنات کی حفاظت کی. اور وہ جس نے ایک جان ہلاک کی اسے ایسی سزا دی جائے گی جیسے اس نے پوری کائنات کو ہلاک کیا ہو“. لیکن بنی اسرائیل نے اس حکم کی کچھ پروا نہ کی. رسولوں پر رسول آتے رہے اور انہیں ظلم و خون ریزی سے روکتے رہے، لیکن ان کا ہاتھ اپنے بھائیوں کے خون سے ہمیشہ رنگین رہا.

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ	جن لوگوں نے کفر کی راہ
لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا	اختیار کی ھے (وہ کبھی پاداش
وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا	عمل سے بچنے والے نہیں) اگر
بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	ان کے قبضے میں وہ تمام (مال
مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَ لَهُمْ	ومتاع) آجائے جو روے زمین
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ٣٦	میں موجود ھے اور اتنا ھی

اور بھی (کہیں سے) پالیں ، پھر یہ سب کچھ روز قیامت کے عذاب سے بچنے کے لیے فدیے میں دے دیں ، جب بھی ان سے قبول نہیں کیا جائے گا . ان کے لیے عذاب درد ناک ھے ٣٦ .

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ	وہ (کتنا ھی) چاھیں کے کہ

= کسی سخت طرز عمل کا حکم دیتا ھے مثلاً جنگ کا ، قصاص کا ، مجرموں کو سزا دینے کا ، طلاق کا تو اس کے بعد ھی خدا سے ڈرتے رھنے اور انصاف سے متجاوز نہ ھونے پر خصوصیت کے ساتھ زور دینے لگتا ھے تاکہ سختی میں آ کر لوگ ظلم و زیادتی نہ کر بیٹھیں . چنانچہ یہاں بھی سزا کے حکم کے بعد اس آیت میں تقوے اور اتباع حق پر زور دیا .

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ	قابو پاؤ (یعنی گرفتار کرو)
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ٣٤ ع	توبہ کرلیں تو (پھر ان سے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا	تعرض نہ کرو اور) جان لو کہ
اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ	اللہ بخشنے والا ، رحمت رکھنے
وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ	والا ھے ٣٤ ۔ مسلمانو ! (ھر
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ٣٥	حال میں) اللہ (کی نافرمانی

کے نتائج) سے ڈرتے رھو اور اس تک پہنچنے کا ذریعہ ڈھونڈھو اور اس کی راہ میں جد وجہد کرو تاکہ تمھیں کام یابی حاصل ھو ٣٥ ۔

ع ٥ ٩

٣٣ و ٣٤ ـ جو لوگ باغی ھوں یا رہ زن اور ڈاکو ھوں انھیں سزا دینے کا حکم ۔

اگر ان میں سے کوئی مجرم گرفتاری سے پہلے تائب ھو جائے تو اس سے تعرض نہ کرو ۔

پچھلی آیات میں بنی اسرائیل کو قتل نفس سے روکنے کا ذکر کیا تھا اور دو حالتیں مستثنیٰ کردی تھیں : قصاص کی اور لوٹ مار کرنے والوں کو سزا دینے کی ۔ اب یہاں اس کی مزید تشریح کردی ۔

٣٥ ـ قرآن جہاں کہیں برائیوں کے انسداد کے لیے =

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ	(اے انسان! تو خدا کی بخشش
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ	و رحمت پر متعجب نہ ہو)
يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ	کیا تو نہیں جانتا کہ آسمان
لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ	و زمین کی ساری پادشاہت اللہ
شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝٤٠	ہی کے لیے ہے ۔ وہ جسے

چاہے عذاب دے، جسے چاہے بخش دے اور وہ ہر بات پر قادر ہے۴۰ ۔

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ	(اے پیغمبر!) اس گروہ میں
الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ	سے جس نے زبان سے کہا:
مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا	"ایمان لائے" مگر ان کے دل
بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ	مومن نہیں ہوئے، اور اس گروہ
قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ	میں سے جو یہودی ہے جو
هَادُوْا ۛۚ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ	لوگ کفر (کے شیوے) میں
سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ	تیز گام ہوئے تو ان کی حالت

النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝٣٧	(دوزخ کی) آگ سے باہر نکل آئیں، لیکن اس سے باہر ہونے والے نہیں. ان کے لیے قائم رہنے والا عذاب ہے ٣٧.
وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً ۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝٣٨	اور جو چور ہو، خواہ مرد ہو یا عورت تو اس کے ہاتھ

کاٹ ڈالو. جو کچھ انھوں نے کیا ہے، یہ اس کی سزا ہے اور اللہ کی طرف سے عبرت کی نشانی. اللہ (سب پر) غالب (اور اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے ٣٨.

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٣٩	پھر جس کسی نے اپنے ظلم کے بعد (یعنی چوری کرنے کے بعد) توبہ کرلی اور اپنے کو سنوار لیا

تو اللہ اس پر (اپنی رحمت سے) لوٹ آئے گا. وہ بخشنے والا، رحمت رکھنے والا ہے ٣٩.

---

٣٨ – چوروں کے ہاتھ کاٹنے کا حکم.

بے کار کو غم نہ کھاؤ). جس کسی کے لیے اللہ ہی نے چاہا کہ آزمایش میں پڑے (اور اس کا کھوٹ کھل جائے) تو تم اس کے لیے خدا سے کچھ نہیں پاسکتے . (یقین کرو!) یہی لوگ ہیں کہ خدا ان کے دلوں کو پاک کرنا نہیں چاہتا (کیوں کہ اس کا قانون ہے کہ جو کوئی گناہوں کی آلودگی پسند کرلیتا ہے اس کے لیے پاکی و اصلاح کی راہیں بند ہوجاتی ہیں) . ان کے لیے دنیا میں بھی رسوائی ہوئی اور آخرت میں بھی بہت بڑا عذاب ٤١ .

---

٤١ – کسی بات کی ٹوہ میں رہنا ، جاسوسی کرنا ، ادھر کی بات ادھر لگانا ایسی خصلتیں ہیں جو ایمان و راستی کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتیں .

مدینے کے علماے یہود منافقوں کو بھیجتے تھے کہ پیغمبر اسلام (صلعم) کی مجلسوں میں بیٹھیں اور انہیں خبریں پہنچائیں . نیز انہیں کہتے ”معاملات و قضایا ان کے سامنے پیش کرو اور دیکھو کیا فیصلہ کرتے ہیں . اگر ہمارے حکم کے مطابق ہو تو مانو ، نہ ہو تو قبول نہ کرو“.

باوجودیکہ تورات کی آیتیں اپنے معانی و احکام میں ثابت و قطعی ہیں ، لیکن یہ لوگ بے دھڑك ان میں تحریف کردیتے ہیں اور ان کا مطلب کچھ کا کچھ بنا دیتے ہیں .

لَمْ يَأْتُوكَ ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ ۖ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا فَخُذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا ۚ وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۞ ٤١

تمہیں غمگین نہ کرے۔ یہ لوگ جھوٹ کے لیے کان لگانے والے ہیں اور اس لیے کان لگانے والے ہیں کہ ایک دوسرے گروہ تک جو تمہارے پاس نہیں آیا، خبریں پہنچائیں۔ یہ (تورات کے) کلموں کو باوجودیکہ ان کا صحیح محل ثابت ہو چکا ہے، صحیح محل سے پھیر دیتے ہیں (اور ان کا مطلب کچھ سے کچھ بنا دیتے ہیں). یہ (لوگوں سے) کہتے ہیں "(جو کچھ ہم نے تورات کا حکم بتلادیا) اگر یہی حکم دیا جائے تو قبول کرلو، نہ دیا جائے تو اس سے اجتناب کرو". (اے پیغمبر! جن لوگوں کی شقاوت اس حد تک پہنچ چکی ہے وہ کبھی ہدایت پانے والے نہیں۔ تم ان کے لیے

حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ	تورات ان کے پاس موجود ہے
مِنْ ۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ	اور خدا کا حکم اس میں موجود
اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۚ ع ٤٣	ہے، (کیوں اس کے مطابق خود

٦
ع
١٠

فیصلہ نہیں کردیتے؟) (٢٤٤) . یہ تورات رکھنے پر بھی اس سے روگردانی کرتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یہ ایمان ہی نہیں رکھتے ٤٣ .

---

٤٢ و ٤٣ – تورات میں زانی کے لیے سنگسار کرنے کا اور قاتل کے لیے قتل کا حکم دیا گیا ہے . لیکن جب کسی بڑے آدمی سے یہ جرائم سرزد ہوجاتے تو یہودیوں کے دنیا پرست علماء انہیں سزا سے بچانے کے لیے دور از کار تاویلیں کرنے لگتے اور طرح طرح کے شرعی حیلے نکالتے . چنانچہ پیغمبر اسلام (صلعم) کے عہد میں بھی ایك ایسا ہی واقعہ پیش آ گیا. علماے یہود نے خیال کیا کہ " انہیں تورات کے احکام کی خبر نہیں اور اگر خبر بھی ہو تو یہ ایك نئی دعوت لے کر آئے ہیں ، تورات والا حکم کیوں دینے لگے ؟ پس بہتر ہے کہ معاملہ ان کے سامنے پیش کردیا جائے . مجرم سزا سے بھی بچ جائیں گے اور ذمہ داری بھی ہمارے سر نہ پڑے گی" . چنانچہ معاملہ =

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ ٤٢

(اے پیغمبر!) یہ لوگ جھوٹ کے لیے کان لگانے والے اور برے طریقوں سے مال کھانے میں بے باک ہیں (٢٤٣) . پس اگر یہ تمھارے پاس آئیں (اور اپنے قضیے پیش کریں) تو (تمھیں اختیار ہے) ان کے درمیان فیصلہ کردو یا ان سے کنارہ کش ہوجاؤ . اگر کنارہ کش ہوگئے تو یہ تمھیں کچھ نقصان نہیں پہنچاسکیں گے . اگر (کنارہ کش نہ ہو اور) فیصلہ کرو تو چاہیے کہ انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو (اور ان کی شرارتوں کی کچھ پروا نہ کرو) . بلا شبہ اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ٤٢ .

وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا

اور پھر یہ لوگ کس طرح تمھیں منصف بناتے ہیں جب

شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ ٤٤

یہودیوں کے علماء و مشایخ) بھی اسی پر کاربند رھے ، کیوں که وه کتاب الله کے محافظ ٹھیرائے گئے تھے اور اس (کے حکموں اور ھدایتوں) پر گواہ تھے . پس (اے گروہ یہود ! اتباع حق کی راہ میں) انسانوں سے نه ڈرو ، مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کو (دنیوی فائدے کے) سستے داموں فروخت نه کرو . (یاد رکھو !) جو کوئی خدا کی نازل کی ھوئی کتاب کے مطابق حکم نه دے تو ایسے ھی لوگ ھیں جو کافر ھیں ٤٤ .

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ

اور ھم نے یہودیوں کے لیے تورات میں یه حکم لکھ دیا تھا که جان کے بدلے جان ، آنکھ کے بدلے آنکھ ، ناك کے بدلے ناك ، کان کے بدلے کان ، دانت

إِنَّآ أَنزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيهَا	بلا شبہ ہم نے تورات نازل کی،
هُدًى وَ نُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا	اس میں ہدایت اور روشنی ہے.
النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا	خدا کے نبی جو (احکام الٰہی
لِلَّذِينَ هَادُوا وَ الرَّبّٰنِيُّونَ	کے) فرماں بردار تھے، اسی کے
وَ الْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا	مطابق یہودیوں کو حکم دیتے
مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَ كَانُوا عَلَيْهِ	رہے. نیز ربّی اور احبار (یعنی

= پیغمبر اسلام کے سامنے پیش ہوا، لیکن وحی الٰہی نے انہیں مطلع کردیا تھا، انھوں نے تورات کے حکم کا ان سے اقرار کرایا اور اسی کے مطابق فیصلہ کردیا.

یہاں اسی معاملے کی طرف اشارہ کیا ہے. فرمایا "جب ان کے پاس تورات موجود ہے تو کیوں اس کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے اور کیوں تمہارے پاس فیصلے کے لیے آتے ہیں؟ اس لیے کہ دولت مند مجرموں سے رشوت لے کر یا ان کی طاقت سے مرعوب ہو کر انہیں سزا سے بچانا چاہتے ہیں. پس معلوم ہوا کہ یہ لوگ کتاب الٰہی پر ایمان ہی نہیں رکھتے. اگر ایمان رکھتے تو راست بازی کے ساتھ اس کے حکموں کا اعلان کرتے".

التَّوْرٰىةِ وَ هُدًى وَّ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۴٦

میں ھدایت اور روشنی ھے اور تورات کی جو پہلے سے موجود تھی (سر تا سر) تصدیق ھے، نیز متقی انسانوں پر (سعادت کی) راہ کھولنے والی اور (یکسر) پند و نصیحت ٤٦ .

وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۴٧

اور (اسی طرح) چاهیے که انجیل والے اسی کے مطابق حکم دیں جو کچھ انجیل میں خدا نے نازل کیا ھے. اور (یاد رکھو!) جو کوئی خدا کی نازل کی ھوئی کتاب کے مطابق حکم نه دے گا تو ایسے ھی لوگ ھیں جو فاسق ھیں ٤٧ .

وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ

اور (اے پیغمبر! اسی طرح) هم نے تمهاری طرف سچائی کے ساتھ کتاب بهیجی، ان کتابوں کی تصدیق کرتی هوئی جو پہلے سے موجود هیں اور ان پر

قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۞ ٤٥

کے بدلے دانت اور زخموں کے بدلے ویسے هی زخم . پھر جو کوئی بدلا لینا معاف کر دے تو یہ اس کے لیے (گناهوں کا) کفارہ هوگا . اور جو کوئی خدا کی نازل کی هوئی کتاب کے مطابق حکم نہ دے گا تو ایسے هی لوگ هیں جو ظلم کرنے والے هیں ٤٥ .

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ص وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ لا وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ

اور پھر (ان نبیوں کے پیچھے) انهیں کے نقش قدم پر هم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو چلایا تورات کی تصدیق کرتا هوا جو اس کے سامنے موجود تھی . اور هم نے اسے انجیل دی جس

٤٥ - اس آیت میں تورات کے جس حکم کا ذکر کیا هے وہ خروج ٢١ : ٢٤ اور استثنا ١٩ : ٢١ میں هے .

کی راہ میں ایك دوسرے سے آگے بڑھ نکلنے کی کوشش کرو (کہ تمام شریعتوں کا اصل مقصود یہی ھے) . تم سب کو بالآخر اللہ ھی کی طرف لوٹنا ھے ، پھر وہ تمھیں بتلائے گا کہ جن باتوں میں باھم دگر اختلاف کرتے رھے تھے ان کی حقیقت کیا تھی ٤٨ .

---

٤٨ – فرمایا " ھم نے پہلے تورات نازل کی ، پھر انجیل نازل کی اور اسی طرح اب قرآن نازل ھوا ھے . انجیل تورات کی مصدق تھی اور قرآن تمام پچھلی صداقتوں کا مصدق اور ان پر " نگہبان " ھے ". " نگہبان " ھونے سے مقصود یہ ھے کہ ان کے مقاصد کی حفاظت کرنے والا ھے . اگر وہ نازل نہ ھوتا تو تمام پچھلی صداقتیں تحریف و ضلالت کی تاریکیوں میں گم ھو گئی تھیں .

اگر تورات ، انجیل اور قرآن ایك ھی صداقت کی دعوت ھیں اور قرآن تمام پچھلی صداقتوں کا مصدق ھے تو پھر شرائع و احکام میں اختلاف کیوں ھوا ؟ یعنی ایسا کیوں ھوا کہ عبادت کے طور طریقے (٢٤٥) سب نے ایك ھی طرح کے نہیں بتلائے اور مختلف وقتوں میں مختلف شریعتیں ظاھر ھوئیں ؟ =

عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۙ ۝٤٨

نگهبان. سو چاهیے که خدا کی نازل کی هوئی کتاب کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصله کرو اور جو سچائی تمهارے پاس آچکی هے اسے چھوڑ کر لوگوں کی خواهشوں کی پیروی نه کرو . تم میں سے هر ایك گروه کے لیے هم نے ایك ”شرع“ اور ”منهاج“ ٹھیرادی (یعنی مذهبی زندگی کا طور طریقه ٹھیرا دیا) . اگر خدا چاهتا تو تم سب کو ایك امت بنادیتا (یعنی ایك هی طرح کی استعداد اور حالت پر پیدا کرتا اور مختلف شریعتوں اور طور طریقوں کا اختلاف هی پیدا نه هوتا) ، لیکن (تم دیکھ رهے هو که اس نے ایسا نهیں کیا . اور اس لیے نهیں کیا) تاکه جو کچھ (تمهاری حالت اور ضرورت کے مطابق وقتاً فوقتاً) تمهیں دیا گیا هے ، اس میں تمهیں آزمائے (اور تمهارے لیے طلب و ترقی کی راهیں پیدا هوں) . پس نیکی

وَ اَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَ احْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝۴۹

اور (اے پیغمبر!) هم نے تمهیں حکم دیا که جو کچھ خدا نے تم پر نازل کیا ھے اسی کے مطابق ان لوگوں کے درمیان فیصله کرو اور ان کی خواهشوں کی پیروی نه کرو ۔ نیز ان کی طرف سے هوشیار رهو ۔ کهیں ایسا نه هو که جو کچھ خدا نے نازل کیا ھے اس کے کسی حکم (کی تعمیل و نفاذ) میں تمهیں ڈگمگادیں (یعنی ایسی صورت حال پیدا کر دیں که کسی حکم کا نفاذ عمل میں نه آسکے) ۔ پھر اگر یه لوگ روگردانی کریں (اور حکم الٰهی نه مانیں) تو جان لو خدا کو یهی منظور ھے که ان کے بعض گناهوں کی وجه سے ان پر مصیبت پڑے ۔ اور حقیقت یه ھے که انسانوں میں سے بهت سے انسان (احکام حق سے) نافرمان هیں ۴۹ ۔

= قرآن نے یہاں اسی سوال کا جواب دیا ھے . وہ کہتا ھے : ایك چیز ”دین“ ھے اور ایك ”شرع“ اور ”منہاج“ ھے . ”دین“ اصل ھے اور وہ خدا پرستی اور نیك عملی کا قانون ھے . ”شرع“ اور ”منہاج“ دستور العمل اور طور طریقہ ھے جو اس اصل کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لیے ٹھیرایا جاتا ھے . ”دین“ ایك ھی ھے اور سب نے اسی کی تعلیم دی ، لیکن ”شرع“ اور ”منہاج“ میں اختلاف ھوا ، کیوں کہ ھر عہد اور ھر ملك کے احوال و ظروف یکساں نہ تھے ، اس لیے ”شرع“ اور ”منہاج“ بھی یکساں نہیں ھوسکتی تھی . پیروان مذاھب کی گم راھی یہ ھے کہ انہوں نے دین کی وحدت بھلا دی ھے اور محض شرع و منہاج کے اختلاف پر گروہ بندیاں کر کے ایك دوسرے کو جھٹلا رھے ھیں .

قرآن کہتا ھے ” اگر خدا چاھتا تو تمام نوع انسانی کو ایك امت بنا دیتا “. مگر تم دیکھ رھے ھو کہ اس نے ایسا نہیں کیا . الگ الگ قومیں ھوئیں ، الگ الگ احوال ھوے ، الگ الگ ضرورتیں ھوئیں . پس ضروری تھا کہ فروع اور ظواھر کے طور اور ڈھنگ بھی الگ الگ ھوں . لیکن یہ اختلاف اصل کا اختلاف نہ ھوا جو ”دین“ ھے ، فرع کا اختلاف ھوا جو ”شرع“ اور ”منہاج“ ھے .

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ	پھر (اے پیغمبر!) تم دیکھو گے
مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ	کہ جن کے دلوں میں (نفاق کا)
يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ	روگ ھے وہ ان لوگوں کی
تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ	طرف دوڑے جارھے ھیں .
اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ	وہ کہتے ھیں "ھم ڈرتے ھیں
مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى	(ان لوگوں سے الگ تھلگ
مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ	رھنے کی وجہ سے) کسی
نٰدِمِيْنَ ۝ ؕ ٥٢	مصیبت کے پھیر میں نہ آجائیں"

تو (یقین کرو!) وہ وقت دور نہیں جب اللہ (تمھیں) فتح دے دے گا، یا اس کی طرف سے (کام یابی اور غلبے کی) کوئی اور بات ظاھر ھوجائے گی اور اس وقت یہ لوگ اس بات پر شرمندہ ھوں گے جو انھوں نے اپنے دلوں میں چھپا رکھی ھے ٥٢ .

= مشرکین مکہ کی طرح تمھاری دشمنی میں سرگرم ھوگئے ھیں اپنا رفیق و مددگار نہ بناؤ. جو منافق ھیں وہ مسلمانوں کو چھوڑ کر ان کی طرف دوڑے جا رھے ھیں، لیکن قریب ھے کہ انھیں اپنے کیے پر پچھتانا پڑے گا.

اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ۭ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝۵۰ع

پھر (جو لوگ احکام الٰہی کا فیصلہ پسند نہیں کرتے تو وہ کیا چاہتے ہیں؟) کیا جاهلیت(٢٤٦) کے عہد کا سا حکم چاہتے ہیں (جب علم و بصیرت سے لوگ محروم تھے اور اپنے اوهام و خرافات پر عمل کرتے تھے؟) اور ان لوگوں کے لیے جو یقین رکھنے والے ہیں اللہ سے بہتر حکم دینے والا کون ہوسکتا ہے؟ ٥٠ .

ع ٧ / ١١

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَاۗءَ ڔ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۵۱

وقف لازم

مسلمانو! یہودیوں اور عیسائیوں کو (جو تمهاری دشمنی میں سرگرم ہو گئے ہیں) اپنا رفیق و مددگار نہ بناؤ. وہ (تمهاری مخالفت میں) ایك دوسرے کے مددگار ہیں. اور (دیکھو! اب) تم میں سے جو کوئی انہیں رفیق و مددگار بنائے گا تو وہ انہیں میں سے سمجھا جائے گا۔ اللہ اس گروہ پر (کام یابی و سعادت کی) راہ نہیں کھولتا جو ظلم کرنے والا گروہ ہے ٥١ .

---

٥١ ـ اس آیت میں فرمایا کہ یہود و نصاری کو جو =

لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ	جنہیں خدا دوست رکھتا ہو
اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ	اور وہ بھی خدا کو دوست
وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝٥٤	رکھنے والے ہوں . مومنوں

کے مقابلے میں نہایت نرم اور جھکے ہوئے ، لیکن دشمنوں کے مقابلے میں نہایت سخت . اللہ کی راہ میں جان لڑادیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے . یہ اللہ کا فضل ہے جس گروہ کو چاہے عطا فرما دے اور وہ (اپنے فضل میں) بڑی ہی وسعت رکھنے والا (اور سب کا حال) جاننے والا ہے ٥٤ .

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ	(مسلمانو!) تمہارا رفیق و مددگار
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ	اگر کوئی ہے تو اللہ ہے ، اس
يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ	کا رسول ہے اور وہ لوگ
الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝٥٥	ہیں جو ایمان والے ہیں ، جن

لوگوں کا شیوہ یہ ہے کہ نماز قائم رکھتے ہیں ، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور (ہر حال میں) اللہ کے آگے جھکے ہوئے ہیں ٥٥ .

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	اور (یاد رکھو!) جس کسی

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۭ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ ٥٣

اور (اس وقت) ایمان والے کہیں گے: کیا یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کی سخت سے سخت قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں؟

الثلثة

(حالانکہ تھے دشمنوں کے ساتھ). تو (دیکھو!) ان کے تمام کام (اس نفاق کی وجہ سے) اکارت گئے اور بالآخر تباہ و نامراد ہوکر رہ گئے ۵۳.

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ۡ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ

مسلمانو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھرجائے گا تو (وہ یہ نہ سمجھے کہ اس کے پھر جانے سے دین حق کو کچھ نقصان پہنچے گا) قریب ہے کہ اللہ ایک ایسا گروہ (سچے مومنوں کا) پیدا کر دے

مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ	تحقیر و تذلیل کے لیے اس کی
اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ	ھنسی اڑاتے رھتے ھیں) تم
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ٥٧	انھیں اپنا مددگار و رفیق نہ بناؤ

اور الله (کی نافرمانی کے نتیجوں) سے ڈرو اگر فی الحقیقت تم ایمان رکھنے والے ھو ٥٧ .

وَ اِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ	اور جب تم نماز کے لیے
اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّ لَعِبًا ۭ	پکارتے ھو (یعنی اذان
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ	دیتے ھو)تو یہ اسے تماشہ بناتے
لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝ ٥٨ .	اور اس کی ھنسی اڑاتے ھیں ،

اس لیے کہ یہ ایك ایسا گروہ ھے جو سمجھ بوجھ سے یك قلم بے بہرہ ھے ٥٨

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ	(اے پیغمبر ! یہودیوں سے)
تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ	کہو کہ اے اھل کتاب ! اس

٥٧ ـ یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب مسلمانوں کے مذھبی اعمال کے ساتھ تمسخر کرتے تھے ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ	نے اللہ کو ، اس کے رسول کو
اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝٥٦ ع	اور ایمان والوں کو اپنا رفیق

٨ ع ١٢

و مددگار بنایا تو (وہ اللہ کے گروہ میں سے ہوا اور) بلا شبہ اللہ ہی کا گروہ غالب رہنے والا گروہ ہے ٥٦ .

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	مسلمانو! یہود و نصاریٰ اور
لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا	کفار (مکہ) میں سے جن
دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ	لوگوں نے تمہارے دین کو
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ	ہنسی کھیل بنا رکھا ہے (یعنی

٥٤ تا ٥٦ – ان آیتوں میں مسلمانوں کی یہ شان بتلائی کہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نرم اور منکسر ، لیکن دشمنوں کے مقابلے میں سخت ہوتے ہیں . اللہ کی سچائی کی راہ میں جان لڑا دینے والے اور کسی ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈرنے والے . نماز قائم کرتے ہیں ، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور خدا کی مددگاری پر بھروسا رکھتے ہیں . جو ایسے ہوں تو وہ "حزب اللہ" ہیں یعنی اللہ کا گروہ ہے اور جو اللہ کا گروہ ہو تو وہ کبھی انسانوں سے مغلوب ہونے والا نہیں . یہ گروہ جس کی خبر دی گئی تھی مہاجرین اور انصار کا گروہ تھا .

وَ جَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ	بد تر هوا ؟ وہ لوگ جن پر خدا
وَ الْخَنَازِيرَ وَ عَبَدَ الطَّاغُوتَ	نے لعنت کی اور اپنا غضب اتارا
أُولَـٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ أَضَلُّ	اور ان میں سے کتنوں ہی
عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ٦٠	کو بندر اور سور کی طرح

کر دیا اور وہ جو شریر قوتوں کو پوجنے لگے ۔ یہی لوگ ہیں جو سب سے بد تر درجے میں ہیں اور سب سے زیادہ سیدھی راہ سے بھٹکے ہوے ٦٠ ۔

وَ إِذَا جَآءُوكُمْ قَالُوٓا آمَنَّا	اور (دیکھو !) جب یہ لوگ
وَ قَدْ دَّخَلُوا بِالْكُفْرِ وَ هُمْ	تمھارے پاس آتے ہیں تو
قَدْ خَرَجُوا بِهِ ۚ وَ اللَّهُ أَعْلَمُ	کہتے ہیں " ہم ایمان لائے "
بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ٦١	حالانکہ وہ کفر لیے ہوے

٦٠ ـ اس آیت میں یہودیوں کی ان شقاوتوں کی طرف اشارہ کیا ہے جن کا خود یہودیوں کو بھی اعتراف ہے اور جو ان کے یہاں کی مسلمہ روایتیں ہیں ، مثلاً احکام الٰہی کی نافرمانی کی وجہ سے ایک گروہ کا ملعون ہونا اور نبیوں کا ان پر لعنت کرنا اور سبت والوں کا معاملہ (۲۴۷)

اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَ مَآ اُنْزِلَ	کے سوا ہمارا قصور کیا ہے
اِلَیْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ	جس کا تم انتقام لینا چاہتے ہو
وَ اَنَّ اَکْثَرَکُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ ٥٩	کہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور

اس (سچائی) پر ایمان رکھتے ہیں جو ہم پر نازل ہوئی اور جو ہم سے پہلے نازل ہو چکی ہیں اور یہ کہ (کہتے ہیں) تم میں سے اکثر آدمی (احکام تورات سے) نا فرمان ہو گئے ہیں ؟ ٥٩ ۔

قُلْ ھَلْ اُنَبِّئُکُمْ بِشَرٍّ مِّنْ	(اے پیغمبر ! تم) کہو : کیا
ذٰلِکَ مَثُوْبَۃً عِنْدَ اللّٰہِ ؕ مَنْ	میں تمہیں بتلاؤں اللہ کے حضور
لَّعَنَہُ اللّٰہُ وَ غَضِبَ عَلَیْہِ	جزاء کے اعتبار سے کون زیادہ

٥٩ ۔ اہل کتاب سے خطاب کہ جب قرآن تمام پچھلی سچائیوں کی تصدیق کرتا ہے اور کسی نئی اصل دینی کی طرف نہیں بلاتا تو پھر تم اس کی مخالفت پر کیوں کمربستہ ہو گئے ہو ؟ آخر پیروان قرآن کا قصور کیا ہے ؟ کیا یہی قصور ہے کہ وہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور قرآن کی طرح تمہاری کتابوں کو بھی کلام الٰہی سمجھتے ہیں اور تم سے کہتے ہیں کہ اپنی کتابوں پر راست بازی کے ساتھ عمل کرو؟

بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ لا يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ط وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ط وَ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ط كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ لا وَ يَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ط وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ ٦٤

کا ھاتھ (بخشش سے) بندھ گیا ھے (کہ نہ تو توراۃ کے بعد کوئی دوسری کتاب بھیج سکتا ھے نہ بنی اسرائیل کے بعد کسی دوسری قوم کو برکت دے سکتا ھے") (حالانکہ حقیقت یہ ھے کہ) انھیں کے ھاتھ بندھ گئے ھیں اور جو کچھ انھوں نے کہا اس کی وجہ سے ان پر لعنت پڑی ھے۔ خدا کے تو دونوں ھاتھ (بخشش و کرم میں) کھلے ھیں۔ وہ جس طرح چاھتا ھے (اپنا فضل و کرم) خرچ کرتا ھے۔ اور (اسی لیے تم دیکھو گے کہ) خدا کی طرف سے جو کچھ تم پر نازل ھوا ھے (بجائے اس کے کہ ان کے لیے ھدایت و نصیحت کا موجب ھو)

آئے تھے اور کفر لیے ہوئے واپس گئے . اور وہ جو کچھ اپنے دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں خدا اسے بہتر جاننے والا ہے ٦١ .

وَ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞ ٦٢

اور تم ان میں سے بہتوں کو دیکھو گے کہ گناہ اور ظلم اور مال حرام کھانے میں تیز گام ہیں . (افسوس ان کے ادعاء ایمان پر !) کیا ہی برے کام ہیں جو (شب و روز) کر رہے ہیں ! ٦٢ .

لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۞ ٦٣

ان کے عالموں اور پیروں کو کیا ہو گیا ہے کہ انہیں جھوٹ بولنے اور مال حرام کھانے سے روکتے نہیں؟ (افسوس ان پر!) کیا ہی بری کارگزاری ہے جو یہ کر رہے ہیں ٦٣ .

وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَ لُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ

اور یہودیوں نے کہا : ”خدا

عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۞ ٦٥

ضرور ان پر سے ان کی خطائیں محو کردیتے (یعنی خطاؤں کے اثرات محو کردیتے) اور ضرور انھیں نعمت کی جنتوں میں داخل کردیتے (مگر انھوں نے ایمان وعمل کی جگہ سرکشی و نافرمانی کی راہ اختیار کی، اس لیے خدا کی بخششوں سے محروم ہوگئے) ٦٥.

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ۞ ع ٦٦

٩ ع ١٢

اور اگر وہ تورات اور انجیل کو اور جو کچھ ان کے پروردگار کی جانب سے ان پر نازل ہوا ہے (سچائی کے ساتھ) قائم رکھتے تو ضرور ایسا ہوتا کہ ان کے اوپر سے بھی (کہ آسمان ہے) اور ان کے قدموں کے نیچے سے بھی (کہ زمین ہے) انھیں برکت ملتی (لیکن انھوں نے تورات و انجیل کی تعلیم ضائع کردی). ان میں سے ایك گروہ ضرور میانہ رو ہے، لیکن زیادہ تر ایسے ہی ہیں کہ جو کچھ کرتے ہیں برائی ہی برائی ہے ٦٦.

ان میں سے بہتوں کی سرکشی اور کفر کو اور زیادہ بڑھادے گا. اور (اسی سرکشی کا نتیجه هے که) هم نے ان کے (مختلف فرقوں کے) درمیان عداوت اور کینه ڈال دیا هے (که) قیامت تك مٹنے والا نہیں. جب کبھی لڑائی کی آگ سلگاتے هیں الله اسے بجھادیتا هے (یعنی اس کا فتنه تمام ملك میں پھیلنے نہیں پاتا). یه لوگ ملك میں خرابی پھیلانے کے لیے کوشش کرتے هیں اور الله خرابی پھیلانے والوں کو دوست نہیں رکھتا ٦٤.

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اور اگر اهل کتاب ایمان رکھتے
اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا اور پرهیزگار هوتے تو هم

---

٦٤ - یہودی کہتے تھے: ”تورات کے بعد کوئی کتاب نہیں آسکتی اور نه بنی اسرائیل کے بعد کسی دوسری قوم کو برکت و سعادت مل سکتی هے. خدا کے خزانے میں تو سب کچھ هے، لیکن اس کے هاتھ بندھ گئے هیں. وه اب کسی دوسری قوم کو برکت وسعادت نہیں دے سکتا“. یہاں ان کی اسی شقاوت کی طرف اشاره کیا هے.

عیسائیوں کی طرح یہودی بھی مختلف فرقوں میں بٹ گئے هیں اور مذهبی فرقه بندی نے همیشه کے لیے ان میں باهمی بغض وعناد کے جذبات پیدا کردیے هیں.

وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم	تم تورات اور انجیل کو اور
مَّآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ	جو کچھ تمھارے پروردگار
طُغْيَانًا وَكُفْرًا فَلَا تَأْسَ	کی طرف سے نازل ہوا ہے
عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۞ ٦٨	قائم نہ کرو۔ اور (اے پیغمبر!

تم دیکھو گے کہ) جو کچھ تمھارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے (بجائے اس کے کہ ان کے لیے تنبہ اور نصیحت کا موجب ہو) اور زیادہ ان کی سرکشی اور انکار بڑھا دے گا. تو تم اس گروہ کی حالت پر افسوس نہ کرو جو حق سے منکر ہو گیا ٦٨ .

---

٦٨ - اهل کتاب سے خطاب که تم دین کے بارے میں جو کچھ بحث و کلام کرتے ہو وہ جبھی قابل سماعت ہو سکتا ہے جب کہ تورات اور انجیل کی تعلیم پر قائم رہو اور اس کے احکام کی تعمیل کرو، کیوں کہ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر بتلاؤ تمھارے پاس کونسی جگہ باقی رہ جاتی ہے جس پر کھڑے ہو سکتے ہو اور دلیل و حجت کے ساتھ کلام کر سکتے ہو۔

يَآيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ٦٧

اے پیغمبر! تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر جو کچھ نازل ہوا ہے اسے (خدا کے بندوں تک) پہنچا دو (اور دشمنوں کی مخالفت کی کچھ پروا نہ کرو). اگر تم نے ایسا نہ کیا تو (پھر) خدا کا پیغام نہیں پہنچایا (یعنی فرض رسالت ادا کرنے میں کوتاہی کی). اور الله تمہیں انسانوں (کے شر) سے محفوظ رکھے گا. وہ اس گروہ پر (کامیابی کی) راہ نہیں کھولتا جس نے کفر کی راہ اختیار کی ہے٦٧.

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ

(اے پیغمبر!) ان لوگوں سے کہ دو کہ اے اهل کتاب! تمہارے پاس ٹکنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے جب تک کہ

لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ق ۝٧٠

یہ واقعہ ھے کہ ھم نے (ایمان اور عمل کا عہد اطاعت) بنی اسرائیل سے لیا اور (اس پر قائم رکھنے کے لیے ایك کے بعد ایك) رسول بھیجے، مگر جب کبھی کوئی رسول ان کے پاس ایسا حکم لے کر آیا جو ان کی نفسانی خواھشوں کے خلاف تھا تو انھوں نے ان میں سے بعض کو تو جھٹلایا اور بعضوں کو قتل کیا ٧٠.

وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا

اور وہ سمجھے کہ کوئی آزمایش نہیں ھوگی، اس لیے (گم راھی کے جوش میں) اندھے بہرے

= ایمان و عمل کا قانون ھے اور اصل دین یہی ھے جس کی سب نے تعلیم دی اور خود تم سے بھی اسی کا عہد لیا گیا تھا. (تشریح اس کی بقرہ: ٦٢ میں گزر چکی ھے).

إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَ الَّذِينَ هَادُوا وَ الصّٰبِئُونَ وَ النَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ * ٦٩

جو لوگ (قرآن پر) ایمان لائے ہیں وہ ہوں یا وہ لوگ ہوں جو یہودی اور صابی اور نصاری ہیں ، کوئی ہو ، لیکن (اصل دین یہ ہے کہ) جو کوئی بھی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھے گا اور اچھے کام کرے گا تو اس کے لیے نہ تو کسی طرح کا اندیشہ ہوگا نہ کسی طرح کی غمگینی ٦٩.

---

٦٩ – نیز اس اصل کا بھی اعلان کردیا کہ قرآن کا مطالبہ اهل کتاب سے یہ نہیں ہے کہ تورات اور انجیل کی صداقتوں سے بے پروا ہو جائیں ، بلکہ تمام تر مطالبہ یہی ہے کہ ان پر سچائی کے ساتھ قائم ہوں ، کیونکہ وہ کہتا ہے " تمام الہامی کتابوں کی حقیقی تعلیم ایك ہی ہے اور وہ خدا پرستی و نیك عملی کی دعوت ہے ". قرآن اسی پر تمام نوع انسانی کو جمع کردینا چاهتا ہے .

چنانچہ اس آیت میں فرمایا کہ نجات و سعادت کا دارو مدار تمہاری بنائی ہوئی گروہ بندیاں نہیں ہیں ، بلکہ =

کسی دوسرے کو شریک ٹھیرایا تو اس پر اللہ نے جنت حرام کردی، اس کا ٹھکانا آتش دوزخ ہوا اور ظلم کرنے والوں کے لیے کوئی نہیں جو مددگار ہوگا ٧٢.

وقف لازم

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا	یقیناً وہ لوگ (حق سے)
اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ	منکر ہوے جنھوں نے کہا
وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ	''خدا تین میں کا ایک ہے'' (یعنی
وَ اِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا	باپ، بیٹا اور روح القدس)
يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ	حالانکہ کوئی معبود نہیں
كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ	مگر وہی معبود یگانہ! اور
اَلِيْمٌ ۝ ٧٣	(دیکھو!) جو کچھ یہ کہتے ہیں

اگر اس سے باز نہ آئے تو ان میں سے جن لوگوں نے انکار حق کیا ہے انھیں عذاب دردناک پیش آئے گا ٧٣ .

٧٢ - عیسائیوں کو بھی اسی اصل دینی کی تعلیم دی گئی تھی، یعنی ایمان و عمل کے قانون کی، لیکن وہ بھی اس سے منحرف ہوگئے اور الوہیت مسیح اور تثلیث کا اعتقاد باطل پیدا کرلیا .

وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِّنْهُمْ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ۝٧١

ہو گئے۔ پھر ایسا ہوا تھا کہ خدا اپنی رحمت سے ان پر لوٹ آیا تھا (یعنی ان کی توبہ قبول کرلی تھی) لیکن پھر ان میں سے بہتیرے (از سر نو) اندھے بہرے ہو گئے اور (اب) جیسے کچھ ان کے کرتوت ہیں خدا انہیں دیکھ رہا ہے ٧١.

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ۝٧٢

یقیناً وہ (حق سے) منکر ہوئے جنھوں نے کہا "خدا تو یہی مسیح مریم کا بیٹا ہے". اور (خود مسیح کی تعلیم تو یہ تھی کہ) اس نے کہا تھا: اے بنی اسرائیل! خدا کی بندگی کرو جو میرا اور تمہارا (یعنی) سب کا پروردگار ہے. بلا شبہ جس کسی نے خدا کے ساتھ

دیکھو! کس طرح ہم ان لوگوں کے لیے دلیلیں واضح کر دیتے ہیں، اور پھر دیکھو! کس طرف کو یہ لوگ پھرے ہوے جا رہے ہیں (کہ اتنی موٹی سی بات بھی سمجھ نہیں سکتے) ۷۵.

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٧٦

(اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہو: کیا تم خدا کو چھوڑ کر ایسی ہستیوں کی بندگی کرتے ہو جن کے اختیار میں نہ تو تمھارا نقصان ہے نہ نفع، اور اللہ تو سننے والا، علم رکھنے والا ہے ۷٦.

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ع ۝٧٧

کہہ دو: اے اہل کتاب! اپنے دین میں حقیقت کے خلاف غلو نہ کرو (یعنی حد سے نہ گزر جاؤ) اور اس گروہ کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو جو تم سے پہلے گم راہ ہو چکا

۱۰
ع
۱٤

اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ	انہیں کیا ہوگیا کہ اللہ کی
وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ	طرف نہیں لوٹتے اور اس سے
رَّحِيْمٌ ۞ ٧٤	بخشش طلب نہیں کرتے حالانکہ

وہ بخشنے والا، رحمت رکھنے والا ھے ٧٤.

مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا	مریم کا بیٹا مسیح اس کے سوا
رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ	کچھ نہیں ھے کہ اللہ کا ایک
قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ	رسول ھے. اس سے پہلے بھی
صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ	کتنے رسول (اپنے اپنے
الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ	وقتوں میں) ھو چکے. اور
نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ	اس کی ماں (بھی اس کے سوا
انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۞ ٧٥	کچھ نہ تھی کہ) صدیقہ تھی

(یعنی بڑی ھی راست باز انسان تھی). یہ دونوں (تمام انسانوں کی طرح) کھاتے پیتے تھے (یعنی غذا کی احتیاج رکھتے تھے، اور یہ ظاھر ھے کہ جسے زندہ رھنے کے لیے غذا کی احتیاج ھو اس میں ماوراء بشریت کوئی بات کیوں کر ھو سکتی ھے).

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ ٨٠

(اے پیغمبر!) تم دیکھو گے کہ ان میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو کفر کرنے والوں سے (یعنی مشرکین عرب سے) مدد و رفاقت کا رشتہ رکھتے ہیں۔ کیا ہی بری تیاری ہے جو ان کے نفسوں نے ان کے لیے مہیا کر دی کہ ان پر خدا کا غضب نازل ہوا اور عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ۸۰۔

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ ٨١

اور (دیکھو!) اگر یہ لوگ اللہ پر اور اللہ کے نبی پر اور جو کتاب اس پر نازل ہوئی ہے اس پر (یعنی تورات پر) ایمان

= کسی گروہ کی ایسی حالت ہو جائے کہ برائیوں میں پڑ کر پھر ان سے باز رہنے کا احساس و ولولہ پیدا نہ ہو اور اپنی حالت پر قانع ہو جائے تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ گمراہی و شقاوت کی انتہائی حالت پیدا ہو گئی۔

ہے اور بہتوں کو گم راہ کر چکا ہے اور (حق کی) سیدھی راہ اس پر گم ہوگئی تھی۷۷ .

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ	(چنانچہ دیکھو!) بنی اسرائیل
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ	میں سے جو لوگ (حق سے)
دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ	منکر ہوے تھے وہ (پہلے)
ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا	داود اور (پھر) مریم کے بیٹے
يَعْتَدُوْنَ ۝ ۷۸	عیسٰی کی زبانی لعنت کیے گئے.

اور یہ اس لیے ہوا کہ نا فرمانی کرتے تھے اور وہ حد سے گزر گئے تھے۷۸ .

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ	وہ برائیوں میں (ایک مرتبہ)
مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ	پڑجاتے تو پھر اس سے باز نہیں
مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ ۷۹	آتے. البتہ یہ بڑی ھی برائی تھی

جو وہ کیا کرتے تھے۷۹ .

---

۷۹ - یہاں یہودیوں کی اس حالت کی طرف اشارہ کیا کہ برائیوں میں پڑ کر پھر اس سے باز آجانے کا احساس ان میں باقی نہیں رہا تھا . اس سے معلوم ہوا کہ جب کبھی=

= اور عرب کے مشرکوں کو پاؤ گے، اور دوستی میں سب سے زیادہ قریب عیسائی ثابت ہوں گے، کیوں کہ ان میں قسیس اور منك (Monk) ہیں جو زہد و عبادت میں مشغول رہتے ہیں، اور اس لیے کہ ان میں انجیل کی تعلیم سے فروتنی اور عاجزی پیدا ہو گئی ہے.

چنانچہ اسلام کے ابتدائی عہد میں کہ دعوت حق کی غربت و بے چارگی کا زمانہ تھا نجاشی یعنی نیگوش (Negus) حبش کا مسیحی فرماں روا بغیر دیکھے ایمان لے آیا. مسلمانوں کی جو جماعت ہجرت کر کے حبش چلی گئی تھی نجاشی نے ان سے خواہش کی کہ اپنے پیغمبر کا کلام سناؤ. انہوں نے سورۂ مریم کی تلاوت کی نجاشی کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگے. وہ بول اٹھا: اس کلام میں وہی روح بول رہی ہے جو مسیح میں گویا ہوئی تھی!

نجاشی کے علاوہ خود عرب میں بھی عیسائیوں کی بڑی تعداد ایمان لے آئی. لیکن یہودیوں کے جمود میں جنبش نہ ہوئی، وہ برابر مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے رہے یہاں تك کہ حضرت عمر کے زمانے میں خیبر سے جلا وطن کیے گئے.

رکھنے والے ہوتے تو کبھی (پیروان توحید کے خلاف) مشرکوں کو مددگار و رفیق نہ بناتے، لیکن ان میں زیادہ تر ایسے ہی ہیں جو سچائی کی حدوں سے باہر ہوگئے ہیں ٨١۔

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً	(اے پیغمبر!) تم ایمان والوں
لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ	کی عداوت میں سب سے زیادہ
وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ	سخت یہودیوں کو پاؤ گے، نیز
اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ	(عرب کے) مشرکوں کو، اور
اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا	ایمان والوں کی دوستی میں
نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ	سب سے زیادہ قریب ان
قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ	لوگوں کو پاؤ گے جو کہتے
لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ ٨٢	ہیں "ہم نصاریٰ ہیں" اس لیے

کہ ان میں پادری اور رہبان ہیں (یعنی عالم اور تارک دنیا فقیر ہیں جو زہد و عبادت میں مشغول رہتے ہیں) اور اس لیے کہ ان میں گھمنڈ اور خود پرستی نہیں ہے ٨٢۔

---

٨٢ – پیغمبر اسلام سے خطاب کہ تم اہل ایمان کی عداوت میں سب سے زیادہ سخت اپنے عہد کے یہودیوں =

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ ۞ ٨٥

تو (دیکھو!) خدا نے ان کے اس کہنے کے صلے میں انھیں (سرور ابدی کی) جنتیں عطا فرمائیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ھیں (اس لیے ان کی بہار کے لیے کبھی خزاں نہیں) وہ ھمیشہ ان جنتوں میں رھیں گے۔ ایسا ھی بدلا ھے جو نیک کرداروں کے لیے ٹھیرادیا گیا ھے ٨٥ .

وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ۞ ع ٨٦

لیکن جن لوگوں نے انکار کیا اور ھماری آیتوں کو (جحود وعناد سے) جھٹلایا تو وہ دوزخی ھیں (ان کے لیے نعیم ابدی کی بخشایشوں میں کوئی حصہ نہ ھوگا) ٨٦ .

ع ١١ ١

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۞ ٨٧

مسلمانو! خدا نے جو اچھی چیزیں تم پر حلال کردی ھیں انھیں اپنے اوپر حرام نہ کرو اور (روک ٹوک میں) حد سے

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ ٨٣

اور جب یہ (عیسائی) وہ کلام سنتے ھیں جو اللہ کے رسول پر نازل ہوا ھے تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھیں جوش گریہ سے بہنے لگتی ھیں، کیوں کہ انھوں نے (اس کلام) کی سچائی پہچان لی ھے۔ وہ (بے اختیار) بول اٹھتے ھیں "خدایا! ھم (اس کلام پر) ایمان لائے، پس ھمیں بھی انھیں میں سے لکھ لے جو (تیری سچائی کی) گواھی دینے والے ھیں" ۸۳ .

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ٨٤

اور (وہ کہتے ھیں) "ھمیں کیا ہوگیا ھے کہ ھم اللہ پر اور اس کلام پر جو سچائی کے ساتھ ھمارے پاس آیا ھے، ایمان نہ لائیں اور اللہ سے اس کی توقع نہ رکھیں کہ وہ ھمیں نیک کردار انسانوں کے گروہ میں داخل کردے" ۸۴ .

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ
فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ
يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ
الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ
عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا
تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ
اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ
رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ
فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ
كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ
وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ ٨٩

تمہاری قسموں میں سے جو
قسمیں لغو (اور بے معنی ہوں)
ان پر خدا تم سے مؤاخذہ نہیں
کرے گا . ان پر کرے گا جنہیں
تم نے (سمجھ بوجھ کر) کھایا ہو.
تو (اگر کوئی قسم توڑنی پڑے
تو) اس کا کفارہ دس مسکینوں
کو کھانا کھلانا ہے ، درمیانی
درجے کا کھانا جیسا تم اپنے
بیوی بچوں کو کھلایا کرتے ہو
یا (دس مسکینوں کو کھلانے
کی جگہ) کپڑا پہنا دینا یا ایک
غلام آزاد کر دینا . اور اگر

نہ گزرو۔ اللہ حد سے گزر جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۸۷ .

وَ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ص وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۵ ۸۸

اور جو کچھ خدا نے تمہیں رزق دے رکھا ہے اس میں سے اچھی اور حلال چیزیں (بلا تامل) کھاؤ اور اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرتے رھو جس پر تم ایمان لائے ہو ۸۸ .

۸۷ و ۸۸ – سلسلۂ بیان اب پھر اوامر و نواھی کی طرف پھرتا ھے۔ پیروان مذاھب کی ایك بہت بڑی گمراھی یہ رھی ھے کہ انھوں نے ترك دنیا کو تقرب الٰہی کا ذریعہ سمجھ لیا ھے. چنانچہ عیسائیوں نے رھبانیت کا طریقہ نکالا اور اس میں یہاں تك بڑھے کہ دنیا کی تمام جائز لذتیں اور راحتیں اپنے اوپر حرام کرلیں۔ چونکہ پچھلی آیات میں عیسائی راھبوں کی نرم دلی اور فروتنی کی تعریف کی گئی تھی، اس لیے ضروری تھا کہ ان کی اس گمراھی کی طرف بھی اشارہ کردیا جاتا۔ چنانچہ فرمایا کہ:

۱ – جو اچھی چیزیں خدا نے حلال کردی ھیں یعنی زندگی کی جائز لذتیں اور راحتیں، انھیں اپنے اوپر حرام نہ کرلو۔ ایسا کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں ھے، بلکہ راہ عمل میں حد سے گزر جانا ھے.

وَ الْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ تمہارے درمیان عداوت اور

وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ کینہ ڈلوا دے اور تمہیں

ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ خدا کے ذکر اور نماز سے باز

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ ۹۱ رکھے (کیوں که ان دونوں

چیزوں میں پڑنے کا لازمی نتیجہ یہی ہے) ۰ پھر (بتلاؤ ! ایسی برائیوں سے بھی) تم باز رہنے والے ہو یا نہیں ؟ ۹۱ ۰

وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا اور (دیکھو!) اللہ کی اطاعت کرو

الرَّسُوْلَ وَ احْذَرُوْا ۚ فَاِنْ اور اللہ کے رسول کی اطاعت

تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى کرو اور (برائیوں سے)

رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ ۹۲ بچتے رہو ۰ پھر اگر تم نے

روگردانی کی تو جان رکھو ہمارے پیغمبر پر تو صرف پیغام پہنچا دینا ہے (عمل کرنا یا نہ کرنا تمہارا کام ہے اور جیسا تمہارا عمل ہوگا ویسا ہی نتیجہ بھی پاؤ گے) ۹۲ ۰

= سمجھ بوجھ کر کھائی ہو اور توڑنی پڑے تو کفارہ دو۔

۹۰ و ۹۱ – ۳ – شراب ، جوا ، معبودان باطل کے نشان سب حرام ہیں ۰

(یہ سب کچھ) میسر نہ آئے تو پھر تین دن تک (پے در پے) روزہ رکھنا چاہیے . یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ (سمجھ بوجھ کر) کھا بیٹھو . اور چاہیے کہ اپنی قسموں کی نگہ داشت کرو (کہ کھا کر توڑنی نہ پڑیں). اللہ اس طرح اپنی آیتیں تم پر واضح کردیتا ہے تا کہ شکر گزار ہو ۸۹.

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا	مسلمانو ! بلاشبہ شراب ،
اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ	جوا ، معبودان باطل کے نشان
وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ	اور پانسے شیطانی کاموں
مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ	کی گندگی ہے ، تو ان سے
فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ	اجتناب کرو تا کہ تم کام یاب
تُفْلِحُوْنَ ۝ ۹۰	ہو ۹۰ .
اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ	شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ
یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَةَ	شراب اور جوے کے ذریعے

۸۹ - ۲ - لوگ اس طرح کی قسمیں کھا لیتے تھے کہ فلاں حلال چیز نہیں کھائیں گے اور فلاں راحت و لذت ہم پر حرام ہوگئی . فرمایا : لغو قسموں کا اعتبار نہیں ، =

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	مسلمانو ! شکار کے معاملے میں
لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ	جس تك تمهارے هاتھ اور نیزے
مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗۤ اَيْدِيْكُمْ	(یعنی هتیار) پهنچیں خدا ضرور
وَ رِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ	تمهاری (فرمان برداری کی)
مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ	ایك حد تك آزمایش کرے گا،
فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ	تا که معلوم هو جائے کون

= آخری حکم جو اس بارے میں نازل هوا وه اس سورت کی آیت ۹۱ هے . اس کے علاوه حلت و حرمت کے اور تمام احکام بهی یکے بعد دیگرے نازل هوے تهے . قدرتی طور پر یه سوال پیدا هوتا تها که جن لوگوں نے حرمت سے پهلے ممنوعه اشیاء استعمال کی هیں ، کیا اس کے لیے بهی وه جواب ده هوں گے ؟ یهاں یه خدشه رفع کر دیا گیا . فرمایا : اس کے لیے کوئی مواخذه نه هوگا . جن لوگوں کا یه شیوه رها هے که یکے بعد دیگرے انهیں کسی بات سے روکا گیا اور هر مرتبه رك گئے اور ایمان و عمل میں پکے رهے تو ظاهر هے که ان سے اتباع حق میں کسی طرح کی کوتاهی نهیں هوئی ، ان سے مواخذه کیوں هو ؟

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ؏ ۹۳

۱۲ ع ۲

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ جو کچھ (حرمت کے حکم سے پہلے) کھا پی چکے ہیں اس کے لیے ان پر کوئی گناہ نہیں، جب کہ وہ (آیندہ کے لیے) پرھیزگار ہو گئے اور ایمان لے آئے اور اچھے کام کیے اور (جب انھیں کسی بات سے روکا گیا تو اس سے) رك گئے اور (حکم الٰہی پر) ایمان لائے (اور اچھے کام کیے اور اسی طرح) پھر (روکے گئے تو پھر بھی) پرھیز کیا اور (حکم الٰہی پر ایمان لائے) اور اچھے کام کیے (تو یقینا ایسے لوگوں سے ان کی سابقہ باتوں کے لیے کوئی مواخذہ نہیں ہو سکتا. وہ نیك کردار ھیں) اور اللہ نیك کرداروں کو دوست رکھتا ھے ۹۳.

۹۳ - ٤ - سورۂ نساء (آیت: ٤٣) میں گزر چکا ھے کہ شراب کی عادت اھل عرب کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی، اس لیے بتدریج حکم حرمت کا اعلان کیا گیا.

وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا	کیاجائے اور مویشی کو تم میں
سَلَفَ ؕ وَ مَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ	سے دو منصف ٹھیرادیں ،
اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ	یا کفارہ دے (اور وہ یہ ھے
ذُو انْتِقَامٍ ۝٩٥	کہ) مسکینوں کو (اس کی

قیمت کے لحاظ سے) کھانا کھلائے یا پھر مسکینوں کی گنتی کے برابر روزے رکھے تا کہ اپنے کیے کی جزاء (کا مزہ) چکھ لے . اس سے پہلے جو ھو چکا خدا نے اس سے درگذر کیا ، لیکن جو کوئی پھر کرے گا تو خدا اس سے (نا فرمانی کا) بدلا لے گا . اور اللہ (اپنے کاموں میں) غالب (اور ھر عمل کے لیے اس کی) جزاء رکھنے والا ھے ٩٥ .

اُحِلَّ لَكُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ	تمھارے لیے سمندر اور دریا
وَ طَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ	کا شکار اور کھانے کی چیزیں

---

٩٤ و ٩٥ – ٥ – احرام کی حالت میں جو شکار سے روکا گیا ھے تو اسے ھلکی بات نہ سمجھو ، اس میں تمھارے لیے اتباع و اطاعت کی آزمایش ھے . اگر کوئی جان بوجھ کر شکار کر بیٹھے تو اسے اس کا بدلا یا کفارہ دینا چاھیے .

فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾ خدا سے غائبانہ ڈرتا ہے (اور جنگلوں اور میدانوں کی تنہائی میں جہاں کسی انسان کی نگاہ دیکھنے والی نہیں اپنا ہاتھ روکے رکھتا ہے، اور کون ہے جو اس کے احکام سے بے پروا ہے) ۰ پھر (دیکھو!) اس (حکم) کے بعد (بھی) جو کوئی حد سے گزر جائے تو اس کے لیے عذاب دردناک ہے ۹۴ ۰

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَ مَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا ۢ بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ

مسلمانو! جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار کے جانور نہ مارو . اور جو کوئی تم میں سے جان بوجھ کر مار ڈالے تو چاہیے کہ اس کا بدلا دے، (اور وہ یہ ہے کہ) جیسے جانور کو مارا ہے اس کے مانند مویشی میں سے ایک جانور کعبہ پہنچا کر قربان

أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۞ ٩٧

کے مہینوں کو اور (حج کی) قربانی کو اور (قربانی کے) ان جانوروں کو جن کی گردنوں میں (علامت کے لیے) پٹے ڈال دیتے ھیں (پس کعبے کی اور کعبے کے ان تمام رسوم و آداب کی حرمت قائم رکھو). یہ اس لیے کیا گیا تاکہ تم جان لو آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ھے اللہ سب کا حال جانتا ھے اور وہ ھر بات کا علم رکھنے والا ھے۹۷.

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَ اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ ٩٨

جان لو کہ اللہ (پاداش عمل میں) سخت سزا دینے والا ھے اور (ساتھ ھی) بخشنے والا، رحمت

٩٧ - ٧ - اللہ تعالی نے کعبے کو لوگوں کے لیے قیام امن و اجتماع کا ذریعہ ٹھہرا دیا ھے اور اس کے علم میں بے شمار مصلحتیں اور برکتیں ھیں جو تمھیں اس معاملے سے حاصل ھوں گی. پس اس کی حرمت کے شعائر و اعمال قائم رکھو اور ان میں کسی طرح کا فتور واقع نہ ھونے دو.

وَ لِلسَّيَّارَةِ ۚ وَ حُرِّمَ عَلَيۡكُمۡ	(جو بے شکار ھاتھ آجائیں
صَيۡدُ الۡبَرِّ مَا دُمۡتُمۡ حُرُمًا ؕ	مثلاً مچھلی جو پانی سے الگ
وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیۡۤ اِلَيۡهِ	ھو کر مر گئی ھو، احرام کی حالت
تُحۡشَرُوۡنَ ۝۹۶	میں بھی) حلال ھے، تا کہ ان

سے خود تمھیں بھی فائدہ پہنچے اور اھل قافلہ بھی فائدہ اٹھائیں، لیکن خشکی کا شکار جب تك احرام کی حالت میں ھو تم پر حرام ھے . پس الله (کی نا فرمانی کے نتائج) سے ڈرو کہ اسی کی طرف تم سب جمع کر کے لے جائے جاؤ گے ۹٦ .

جَعَلَ اللّٰهُ الۡكَعۡبَةَ الۡبَيۡتَ	الله نے کعبے کو کہ حرمت کا
الۡحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ	گھر ھے لوگوں کے لیے
وَ الشَّهۡرَ الۡحَرَامَ وَ الۡهَدۡىَ	(امن و جمعیت کے) قیام کا
وَ الۡقَلَاۤئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعۡلَمُوۡۤا	ذریعہ ٹھیرایا ھے . نیز حرمت

۹٦ - ٦ - لیکن حالت احرام میں دریا اور سمندر کا شکار جائز ھے .

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَسْـَٔلُوا۟ عَنْ أَشْيَآءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۖ وَإِن تَسْـَٔلُوا۟ عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ ٱلْقُرْءَانُ تُبْدَ لَكُمْ ۚ عَفَا ٱللَّهُ عَنْهَا ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝١٠١

مسلمانو! (اپنی طرف سے کاوشیں کر کے) ان چیزوں کی نسبت سوالات نہ کرو کہ اگر تم پر ظاهر کردی جائیں تو تمھیں بری لگیں۔ اگر ان چیزوں کی نسبت سوالات کروگے جب کہ قرآن نازل هورها ہے تو (ظاهر ہے کہ) تم پر ظاهر کردی جائیں گی (لیکن اس کا نتیجہ خود تمھارے لیے اچھا نہ هوگا۔ اور اب تو) خدا نے یہ بات معاف کردی (لیکن آیندہ احتیاط کرو)۔ اور اللہ بخشنے والا، (اور انسانوں کی خطاؤں

= اور مفید چیزیں هیں۔ گندی چیزیں کتنی هی زیادہ ملیں اور اچھی چیزیں کتنی هی کم میسر آئیں، گندی چیزوں کی طرف رغبت نہ کرو، کیوں کہ دانش مند آدمی اشیاء کی کثرت و قلت نہیں دیکھتا، ان کے نفع اور نقصان پر نظر رکھتا ہے۔

والا ہے ۹۸ ۔

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ	خدا کے پیغمبر کے ذمے اس
وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ	کے سوا کچھ نہیں کہ پیغام
وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ۞ ۹۹	پہنچا دے (عمل کرنا یا نہ کرنا

تمہارا کام ہے)۔ اور جو کچھ تم کھلے طور پر کرتے ہو اور جو کچھ چھپا کر کرتے ہو خدا کے علم سے پوشیدہ نہیں ۹۹ ۔

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ	(اے پیغمبر! ان لوگوں سے)
وَ الطَّيِّبُ وَ لَوْ اَعْجَبَكَ	کہہ دو: پاکیزہ اور گندی چیز
كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا	برابر نہیں ہوسکتی، اگرچہ
اللّٰهَ يٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ	تمہیں گندی چیز کا بہت ہونا
تُفْلِحُوْنَ ۞ ع ۱۰۰	اچھا لگے ۔ پس اے ارباب

۱۳ ع ۳

دانش! اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو تاکہ (نقصان و تباہی کی جگہ) فلاح پاؤ ۱۰۰ ۔

۱۰۰–۸ – خدا نے جن چیزوں سے روک دیا ہے وہ گندی اور مضر چیزیں ہیں، جن کی اجازت دی ہے وہ اچھی =

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَ اِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۞ ۱۰۱

مسلمانو! (اپنی طرف سے کاوشیں کر کے) ان چیزوں کی نسبت سوالات نہ کرو کہ اگر تم پر ظاہر کردی جائیں تو تمھیں بری لگیں۔ اگر ان چیزوں کی نسبت سوالات کروگے جب کہ قرآن نازل ہورہا ہے تو (ظاہر ہے کہ) تم پر ظاہر کردی جائیں گی (لیکن اس کا نتیجہ خود تمھارے لیے اچھا نہ ہوگا۔ اور اب تو) خدا نے یہ بات معاف کردی (لیکن آیندہ احتیاط کرو)۔ اور اللہ بخشنے والا، (اور انسانوں کی خطاؤں

= اور مفید چیزیں ہیں۔ گندی چیزیں کتنی ہی زیادہ ملیں اور اچھی چیزیں کتنی ہی کم میسر آئیں، گندی چیزوں کی طرف رغبت نہ کرو، کیوں کہ دانش مند آدمی اشیاء کی کثرت و قلت نہیں دیکھتا، ان کے نفع اور نقصان پر نظر رکھتا ہے۔

والا ہے ۹۸ ۔

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ	خدا کے پیغمبر کے ذمے اس
وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ	کے سوا کچھ نہیں کہ پیغام
وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ۝۹۹	پہنچا دے (عمل کرنا یا نہ کرنا

تمہارا کام ہے)۔ اور جو کچھ تم کھلے طور پر کرتے ہو اور جو کچھ چھپا کر کرتے ہو خدا کے علم سے پوشیدہ نہیں ۹۹ ۔

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ	(اے پیغمبر! ان لوگوں سے)
وَ الطَّيِّبُ وَ لَوْ اَعْجَبَكَ	کہہ دو: پاکیزہ اور گندی چیز
كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا	برابر نہیں ہو سکتی، اگرچہ
اللّٰهَ يٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ	تمہیں گندی چیز کا بہت ہونا
تُفْلِحُوْنَ ۝۱۰۰ ع	اچھا لگے۔ پس اے ارباب

۱۳ ع ۳

دانش! اللہ (کی نا فرمانی کے نتائج) سے ڈرو تاکہ (نقصان و تباہی کی جگہ) فلاح پاؤ ۱۰۰ ۔

۱۰۰-۸ - خدا نے جن چیزوں سے روک دیا ہے وہ گندی اور مضر چیزیں ہیں، جن کی اجازت دی ہے وہ اچھی =

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝١٠٣

''بحیرہ'' اور ''سائبہ'' اور ''وصیلہ'' اور ''حام'' میں سے کوئی چیز بھی خدا نے نہیں ٹھیرائی ھے، لیکن جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی وہ اللہ پر جھوٹ کہہ کر افترا کرتے ھیں (۲٤۹) اور ان میں زیادہ تر ایسے ھی لوگ ھیں جو سمجھ بوجھ سے محروم ھیں۱۰۳ .

---

۱۰۳ – ۱۰۰ – مشرکین عرب بتوں کے نام پر جانور چھوڑ دیتے اور انہیں مقدس سمجھتے اور طرح طرح کے توھم پرستانہ عقائد ان سے وابستہ ھو گئے تھے، چنانچہ یہاں ان جانوروں کا ذکر کیا ھے :

''بحیرہ'' اس اونٹنی کو کہتے تھے جس کے کان علامت کے لیے شق کر دیے گئے ھوں اور بتوں کی نیاز میں چھوڑ دی گئی ھو ۔ یہ وہ اونٹنی ھوتی تھی جس سے پانچ بچے پیدا ھو جاتے تھے .

''سائبہ'' اس اونٹنی کو کہتے تھے جسے دیوتاؤں کے نام پر

کے لیے) بہت ھی بردبار ھے ۱۰۱.

قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ۝ ۱۰۲

(دیکھو!) یہ واقعہ ھے کہ تم سے پہلے ایک گروہ نے (یعنی بنی اسرائیل نے) ایسی ھی باتیں (کرید کرید کر) پوچھی تھیں، پھر نتیجہ یہ نکلا کہ (سرے سے احکام الٰہی ھی کے) منکر ھو گئے ۱۰۲.

---

۱۰۱ و ۱۰۲ - ۹ - کثرت سوال اور تعمق فی الدین کی ممانعت (دیکھو بقرۃ: ۱۰۸).

فرمایا: دین حق یہ نہیں چاھتا کہ انسانی معیشت کے لیے سختیاں اور جکڑبندیاں پیدا کر دے اور تمہارے ھر عمل کو کسی نہ کسی پابندی سے ضرور ھی باندھ دے. جو کچھ ضروری تھا بتلا دیا گیا، جو کچھ چھوڑ دیا ھے وہ معاف ھے. اب تم اپنے جی سے کاوشیں کر کے طرح طرح کے سوالات مت کرو. اگر کرو گے تو دین میں آسانی کی جگہ تنگی و مشقت پیدا ھو جائے گی. اور وھی حال ھو گا جو بنی اسرائیل کا ھوا. پہلے کاوشیں کر کے پابندیاں بڑھائیں، پھر جب دائرۂ عمل تنگ ھو گیا تو سرے سے عمل کرنا ھی چھوڑ دیا.

ہم نے اپنے باپ دادوں کو چلتے دیکھا ھے". (ان سے پوچھو کہ) اگر ان کے باپ دادا کچھ جانتے بوجھتے نہ ہوں اور سیدھے رستے پر بھی نہ ہوں (تو کیا پھر بھی وہ انہیں کی اندھی تقلید کرتے رہیں گے) ۱۰۴.

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا	مسلمانو! (یاد رکھو!) تم پر
عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ ۖ	فقط تمہاری جانوں کی ذمہ داری
لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا	ھے (تم دوسروں کے کاموں
ٱهْتَدَيْتُمْ ۚ إِلَى ٱللَّهِ مَرْجِعُكُمْ	کے لیے ذمہ دار نہیں ہو سکتے.
جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا	اور نہ دوسرے تمہارے
كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝١٠٥	کاموں کے لیے ذمہ دار ہیں).

اگر تم سیدھے راستے پر قائم ہو تو کسی کا گم راہ ہونا تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا. (اور بالآخر) تم سب کو اللہ ھی کی طرف لوٹنا ھے. (اس دن) وہ بتادے گا کہ تمہارے کام کیسے کچھ رہے ہیں ۱۰۵.

= فرمایا: یہ سب خرافات اور توہم پرستی ھے. خدا نے ان باتوں میں سے کچھ بھی نہیں ٹھیرایا ھے.

۱۰۵ – ۱۱ – اگر لوگ گم راہ ہو جائیں تو ان کی =

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ ۞ ۱۰۴	اور جب ان سے کہا جاتا ھے : ”(عقل و بصیرت کی) اس بات کی طرف آؤ جو الله نے نازل کی ھے، نیز الله کے رسول کی طرف رجوع ھو“ تو کہتے ھیں ”ھمارے لیے تو وھی طریقہ بس کرتا ھے جس پر

= چھوڑ دیا ھو. نہ تو کوئی اس پر سوار ھو سکتا تھا، نہ اس کے بال کاٹ سکتا تھا، نہ اس کا دودھ اپنے کام میں لا سکتا تھا .

”وصیلہ“ اس بکری کو کہتے تھے جس کے پہلوٹھے کے اوپر تلے دو بچے مادہ ھوتے تھے. اسے متبرك سمجھتے اور چھوڑ دیتے .

”حام“ اس اونٹ کو کہتے تھے جس کی نسل سے دس بچے پیدا ھو گئے ھوں . اسے بھی چھوڑ دیتے تھے اور سمجھتے تھے اسے ذبح کرنا یا کام میں لانا جائز نہیں =

فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۞ ١٠٦

تو مسلمان گواهوں کی جگہ غیر مسلم بھی ہو سکتے ہیں ۔ پھر اگر تمہیں ان (گواهوں) کی سچائی میں کسی طرح کا شبہ پڑ جائے تو انہیں نماز کے بعد (مسجد میں) روک لو۔ وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں "ہم نے اپنی قسم کسی معاوضے کے بدلے فروخت نہیں کی ہے . ہمارا قریب و عزیز ہی کیوں نہ ہو (لیکن ہم ایسا کرنے والے نہیں) . ہم اللہ کے لیے سچی گواہی کبھی نہیں چھپائیں گے ، اگر ایسا کریں تو ہم گناہ گاروں میں سے ہوں" ١٠٦ .

فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ

پھر اگر معلوم ہو جائے کہ وہ دونوں گواہ گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں (یعنی ان کی گواہی سچی نہ تھی) تو ان کی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	مسلمانو! جب تم میں کسی کے
شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ	سامنے موت آ کھڑی ہو (اور
اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ	وہ وصیت کرنی چاھے) تو
الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ	وصیت کے وقت گواھی کے لیے
مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ	تم میں سے دو معتبر آدمی گواہ
اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي	ہونے چاھییں۔ اگر ایسا ھو کہ
الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ	تم سفر میں ھو اور موت کی
الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا	مصیبت پیش آجائے (اور
مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ	مسلمان گواہ نہ مل سکیں)

= گم راھی تمھارے لیے دلیل و حجت نہیں ھو سکتی کہ تم کہو: سب گم راہ ھو رھے ھیں تو اکیلی جان ھم کیا کریں۔ ھر آدمی پر ذمہ داری خود اس کے نفس کی ھے، دوسروں کے لیے وہ ذمہ دار نہیں۔ اگر ساری دنیا گم راہ ھو جائے جب بھی تمھیں حق پر قائم رھنا چاھیے۔

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿١٠٨﴾ع	قسمیں فریق ثانی کی قسموں کے بعد رد نہ کردی جائیں ۔

١٤ ع ٤

(بہر حال) اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرتے رہو اور اس کا حکم سنو اور (یاد رکھو کہ) اللہ ظلم کرنے والوں پر (کام یابی کی) راہ نہیں کھولتا ١٠٨ ۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ	وہ دن کہ اللہ تمام رسولوں کو
فَيَقُوْلُ مَاذَآ أُجِبْتُمْ ؕ	جمع کرے گا اور پھر پوچھے
قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ	گا "تمہیں (تمہاری امتوں کی
اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿١٠٩﴾	طرف سے دعوت حق کا) کیا

١٠٦ تا ١٠٨ – ١٢ – وصیت اور اس کی گواہی کا حکم.
اصل یہ ہے کہ دو معتبر آدمی گواہ ہونے چاہئیں. اگر ایسی حالت ہو کہ مسلمان نہ ملیں تو غیر مسلم بھی ہو سکتے ہیں.
١٣ – گواہوں کو بحلف گواہی دینی چاہیے ۔
١٤ – نزاع کی صورت پیدا ہو جائے تو فریقین اپنے اپنے گواہ پیش کریں ۔
١٥ – جو انکار کرے اس پر قسم ہے ۔

الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ	جگہ دوسرے دو گواہ ان
لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ	لوگوں میں سے کھڑے ہو جائیں
شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ ز صلی	جن کا حق (پچھلے) گواہوں میں
اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۱۰۷	سے ہر ایک نے دبانا چاہا تھا

اور یہ گواہ ان میں سے ہوں جو (فریق مظلوم سے) نزدیکی رکھنے والے ہوں ۔ پھر یہ دونوں خدا کی قسم کھا کر کہیں ”ہماری گواہی پچھلے گواہوں کی گواہی سے زیادہ درست ہے ۔ ہم نے گواہی دینے میں کسی طرح کی زیادتی نہیں کی اگر کی ہو تو ہم ظالموں میں سے ہوں“ ۱۰۷ ۔

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا	اس طرح کی قسم سے زیادہ
بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ	امید کی جا سکتی ہے کہ گواہ
اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ	ٹھیک ٹھیک گواہی دیں گے یا
بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا	(کم از کم) اس بات کا انہیں
اللّٰهَ وَ اسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ	اندیشہ رہے گا کہ کہیں ہماری

عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ	روح القدس (٢٥٠) سے تمھیں
وَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ ۚ وَ اِذْ	قوت دی تھی. تم لوگوں سے کلام
تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ	کرتے تھے (چھوٹی عمر میں
الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا	بھی کہ) جھولے میں (جھولتے
فَتَكُوْنُ طَيْرًاۢ بِاِذْنِيْ وَ تُبْرِئُ	تھے) اور بڑی عمر میں بھی (کہ
الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ	مجمعوں میں منادی کرتے تھے).
وَ اِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ	اور جب ایسا ہوا تھا کہ میں
وَ اِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	نے تمھیں کتاب اور حکمت اور
عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ	توراتاور انجیل سکھلادی تھی.
فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ	اور جب ایسا ہوا تھا کہ تم
اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ ١١٠	میرے حکم سے مٹی لیتے اور

چڑیا کی شکل جیسی چیز بناتے، پھر اس میں پھونک مارتے اور وہ میرے حکم سے ایک چڑیا ہو جاتی. اور جب ایسا ہوا تھا کہ تم میرے حکم سے اندھے اور برص کے بیمار کو چنگا کر دیتے. اور جب ایسا ہوا تھا کہ تم میرے حکم سے مردوں کو موت

جواب ملا ؟ " (یعنی انهوں نے کہاں تك اس پر عمل کیا ؟) وہ کہیں گے "همیں کچھ علم نہیں . یہ تو تیری هی هستی ہے جو غیب کی باتیں جاننے والی ہے" ۱۰۹ .

اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ	اس دن الله کہے گا : اے مریم
اذْكُرْ نِعْمَتِیْ عَلَیْكَ وَ عَلٰی	کے بیٹے عیسیٰ ! میں نے تم پر
وَالِدَتِكَ م اِذْ اَیَّدْتُّكَ	اور تمهاری ماں پر جو انعام کیے
بِرُوْحِ الْقُدُسِ قف تُكَلِّمُ النَّاسَ	هیں انهیں یاد کرو . جب
فِی الْمَهْدِ وَ كَهْلًا ج وَ اِذْ	ایسا هوا تها که میں نے

وقف لازم

۱۰۹ - پچھلی آیت اس بات پر ختم هوئی تهی که الله کی نافرمانی کے نتائج سے ڈرتے رهو اور اس کا حکم سنو . نیز یہ که اس کا قانون ہے ظلم کرنے والوں پر کامیابی کی راہ نہیں کھولتا . اب فرمایا که قیامت کے دن تمام رسولوں سے پوچھا جائے گا که جو احکام حق تم نے دیے تھے تمہیں ان کا کیا جواب ملا ؟ یعنی جن قوموں کو دیے گئے تھے انهوں نے کہاں تك ان پر عمل کیا ؟ پھر حضرت مسیح علیه السلام کی دعوت کا ذکر کیا ہے اور اس سے تذکیر و موعظت کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے .

رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ ١١٢

اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! کیا تمہارا پروردگار ایسا کرسکتا ہے کہ آسمان سے ہم پر ایک خوان اتار دے؟ (یعنی ہماری غذا کے لیے آسمان سے غیبی سامان کردے) عیسیٰ نے کہا: خدا سے ڈرو (اور ایسے فرمایشیں نہ کرو) اگر تم ایمان رکھتے ہو ۱۱۲ ۔

قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَ تَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَ نَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَ نَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ ١١٣

انہوں نے کہا: (مقصود اس سے قدرت الٰہی کا امتحان نہیں ہے، بلکہ) ہم چاہتے ہیں (ہمیں غذا میسر آئے تو) اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل آرام پائیں اور ہم جان لیں کہ تو نے جو کچھ بتایا وہ سچ تھا اور اس پر ہم گواہ ہو جائیں ۱۱۳ ۔

(کی حالت) سے باھر لے آتے۔

اور جب ایسا ھوا تھا کہ میں نے بنی اسرائیل کا شر جو وہ تمھارے خلاف کر رھے تھے روک دیا تھا۔ یہ وہ وقت تھا کہ تم (سچائی کی) روشن دلیلیں ان کے سامنے لے گئے تھے اور ان میں سے جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی تھی وہ بول اٹھے تھے" یہ تو اس کے سوا کچھ نہیں ھے کہ آشکارا جادوگری ھے" ۱۱۰۔

وَ اِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّنَ	"اور جب ایسا ھوا تھا کہ میں نے
اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَ بِرَسُوْلِیْ ج	حواریوں پر (یعنی اس جماعت پر
قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَ اشْهَدْ	جو حضرت مسیح پر ایمان
بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ۞ ۱۱۱	لائی تھی) الہام کیا تھا کہ مجھ پر

اور میرے رسول (مسیح) پر ایمان لاؤ۔ انھوں نے کہا تھا: "ھم ایمان لائے اور خدایا! تو گواہ رھیو کہ ھم مسلم (یعنی فرمان بردار) ھیں" ۱۱۱۔

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى	(اور دیکھو!) جب ایسا ھوا
ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ	تھا کہ حواریوں نے کہا تھا:

عذاب دوں گا ، ایسا عذاب کہ تمام دینا میں کسی آدمی کو بھی ویسا عذاب نہیں دیا جائے گا ١١٥.

وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِىْ وَ اُمِّىَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِىْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِىْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِىْ نَفْسِىْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِىْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ ١١٦	اور (پھر) جب ایسا ہو گا کہ اللہ کہے گا: اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! کیا تو نے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ خدا کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو خدا بنا لو؟ عیسیٰ جواب میں عرض کرے گا: تیرے لیے پاکی ہو! بھلا مجھ سے یہ بات کیسے ہو سکتی ہے کہ ایسی بات کہوں جس کے کہنے کا مجھے حق نہیں . اگر میں نے

یہ کہا ہو گا تو ضرور مجھے معلوم ہو گیا ہو گا . تو میرے

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝۱۱۴

اس پر مریم کے بیٹے عیسیٰ نے دعا کی: اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے ایک خوان بھیج دے کہ اس کا آنا ہمارے لیے اور ہمارے اگلے اور پچھلوں سب کے لیے عید قرار پائے اور تیری طرف سے (فضل و کرم کی) ایک نشانی ہو۔ ہمیں روزی دے۔ تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے ۱۱۴۔

قَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّىْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۱۵ ع

اللہ نے فرمایا: میں تمہارے لیے خوان بھیجوں گا، لیکن جو شخص اس کے بعد بھی (راہ حق سے) انکار کرے گا تو میں اسے (پاداش عمل میں)

۱۵
ع
۵

أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝١١٨ (تجھے اختیار ہے) . اور اگر انہیں بخش دے تو تو سب پر غالب اور (اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے ١١٨ .

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝١١٩

اللہ فرمائے گا: آج وہ دن ہے کہ سچے انسانوں کو ان کی سچائی کام آئے گی ۔ ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں (اور اس لیے ان کی شادابی کبھی متغیر ہونے والی نہیں) وہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں ۔ اللہ ان سے رضامند ہوا اور وہ اللہ سے رضامند ہوے۔ یہ ہے (انسان کے لیے) سب سے بڑی کام یابی (جو وہ جزاء عمل میں حاصل کرسکتا ہے) ١١٩ ۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝١٢٠ ع

آسمانوں کی اور زمین کی اور ان میں جو کچھ ہے سب کی بادشاہی اللہ ہی کے لیے ہے ،

١٦
ع
٦

دل کی بات جانتا ھے . مجھے تیرے ضمیر کا علم نہیں . تو ھی ھے کہ
غیب کی ساری باتیں جاننے والا ھے ۱۱٦ .

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبَّكُمْ ۚ وَ كُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ؕ وَ اَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ۝ ۱۱۷

میں نے تو ان سے صرف وھی بات کہی جس کے کہنے کا تو نے حکم دیا تھا "یعنی اللہ کی بندگی کرو . میرا اور تمہارا سب کا پروردگار وھی ھے" جب تک میں ان میں رھا ان کا نگران حال تھا . جب تو نے میرا وقت پورا کر دیا تو پھر تو ھی ان کا نگہبان تھا اور تو ھر چیز کو دیکھنے والا اور اس کی نگہبانی کرنے والا ھے ۱۱۷ .

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ

اگر تو ان لوگوں کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ھیں ،

الانعام - ٦

مکیۃ و ھی مائۃ و خمس و ستون اٰیۃ

مکی - ١٦٥ آیتیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ	ھر طرح کی ستایشیں اللہ کے لیے
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ	ھیں جس نے آسمانوں کو اور
الظُّلُمٰتِ وَ النُّوْرَ۬ ؕ ثُمَّ	زمین کو پیدا کیا اور اندھیریاں
الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ	اور اجالا نمودار کردیا ۰ اس
یَعْدِلُوْنَ ۝ ١	پر بھی جو لوگ اپنے پروردگار

سے منکر ھوگئے ھیں وہ (اندھیرے اور اجالے میں امتیاز نہیں کرتے اور دوسری ھستیوں کو خدا کے) برابر سمجھتے ھیں ۱ ۰

---

۱ - جس طرح پچھلی سورتوں میں زیادہ تر خطاب اھلِ کتاب سے تھا ، اسی طرح اس میں زیادہ تر خطاب مکہ ==

اس کی قدرت سے کوئی چیز باھر نہیں ۱۲۰ .

۱۱۰ تا ۱۲۰ - حضرت مسیح (علیه السلام) کا حواریوں کی درخواست پر دعا کرنا (۲۵۱) اور اس بارے میں فرمان الٰہی .

آیت (۱۱۰) و (۱۱۱) میں الله کا حضرت مسیح سے وہ مخاطبه ھے جس کی نسبت فرمایا تھا که قیامت کے دن تمام رسولوں سے سوال کرے گا. پھر چوں که آخری آیت میں حواریوں کے ایمان لانے کا ذکر کیا تھا اس لیے اس واقعه کی طرف بھی اشارہ کر دیا جو حواریوں میں اور حضرت مسیح میں نزول مائدہ کی نسبت پیش آیا تھا. پھر آیت (۱۱۶) سے بدستور مخاطبه کا مضمون جاری ھو گیا . ماحصل یه ھوا که الله نے پہلے اپنی وہ نعمتیں یاد دلائیں جو حضرت مسیح کو عطا فرمائی تھیں. پھر فرمایا : باوجود تعلیم حق کی ان تمام روشنیوں کے تیرے نام لیوا گم راھی میں پڑ گئے اور تجھے اور تیری ماں کو خدا بنا لیا (کیوں که لوتھر کی اصلاح سے پہلے حضرت مریم کی بھی پرستش کی جاتی تھی اور کیتھولك کلیسا اب تك کر رھا ھے). اس پر حضرت مسیح عرض کریں گے : میں اس سے بری ھوں .

مقصود یه ھے که تمام داعیان حق نے خدا پرستی و توحید کی تعلیم دی تھی ، لیکن ان کے پیرووں نے انھیں کی پرستش شروع کر دی . اس گم راھی کے لیے پیرو ذمه دار ھیں ، جن کی پرستش کر رھے ھیں ان کا دامن اس سے پاك ھے .

وَ هُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الْاَرْضِ ؕ یَعْلَمُ سِرَّکُمْ وَ جَهْرَکُمْ وَ یَعْلَمُ مَا تَکْسِبُوْنَ ۞ ۳	وهی الله ہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی (اس کے سوا کوئی کارفرمائے عالم نہیں). تمہاری چھپی اور کھلی ہر طرح

کی باتوں کا علم رکھتا ہے. تم جو کچھ (اچھی بری) کمائی کرتے ہو وہ بھی اس کے علم سے باہر نہیں۳ .

وَ مَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا کَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ۞ ٤	اور (دیکھو!) ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی نہیں جو ان کے سامنے آئی ہو

اور انہوں نے اس سے گردن نہ موڑلی ہو٤ .

= لیے دو "اجلیں" یعنی دو میعادیں ٹھیرادیں . ایک زندگی و معیشت کی مہلت ہے، دوسری روز قیامت کا مقررہ وقت . پہلی میعاد عمل کے لیے، دوسری نتائج عمل کے فیصلے کے لیے .

٤ و ٥ - افسوس انسان کی غفلت پر! وہ ہمیشہ خدا کی نشانیاں جھٹلاتا رہتا ہے، چنانچہ آج بھی سچائی کی جو دعوت =

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝ [۲]

وهی (آسمان و زمین کا خالق) ہے جس نے تمھیں مٹی سے پیدا کیا (یعنی تمھاری اصل خلقت مٹی سے ظہور پذیر ہوئی)، پھر تمھارے لیے (زندگی و معیشت کی) ایک میعاد ٹھیرا دی (جو ہر وجود کو مہلت عمل دیتی ہے) اور ایک دوسری میعاد بھی اس کے علم میں مقرر ہے (یعنی قیامت کا وقت جب پہلی میعاد کے نتائج کا فیصلہ ہوگا) پھر بھی تم ہو کہ (اس حقیقت پر غور نہیں کرتے اور اس میں) شک کرتے ہو۲.

= کے مشرکوں سے اور ان جماعتوں سے ہے جو الہامی کتابوں کی معتقد نہیں یا خدا اور آخرت پر اعتقاد نہیں رکھتیں.

خدا نے کائنات ہستی پیدا کی اور روشنی نمودار کردی. تاریکی تاریکی ہے، روشنی روشنی ہے. دونوں کا فرق ہر آنکھ محسوس کر لیتی ہے، لیکن اس پر بھی جو لوگ اپنے پروردگار سے منکر ہو گئے ہیں وہ دونوں میں امتیاز نہیں کرتے اور خدا کے ساتھ دوسری ہستیوں کو شریک ٹھیراتے ہیں.

۲ – وهی خدا جس نے تمھیں پیدا کیا اور تمھارے =

فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝٦

میں جمادیا تھا کہ اس طرح تمہیں نہیں جمایا . ہم نے ان پر آسمانی برسات اس طرح بھیج دی تھی کہ پے در پے برستی رہتی اور ان کی آبادیوں کے نیچے نہریں چلادی تھیں (کہ ہمیشہ جاری رہتی تھیں) ، لیکن پھر ہم نے (اپنے مقررہ قانون کے مطابق) ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں ہلاك کردیا اور ان کے بعد دوسری قوموں کے دور پیدا کردیے ٦ .

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ

اور (اے پیغمبر!) اگر ہم تم پر ایك کتاب کاغذ پر لکھی لکھائی اتار دیتے اور یہ لوگ اسے

٦ - اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ گزشتہ قوموں کی سرگذشتوں میں تمہارے لیے درس عبرت ہے اور اس اصل عظیم کی وضاحت کہ ایمان و ہدایت کی راہ نظر و بصیرت کی راہ ہے ، نہ کہ تقلید کی یعنی بلا دلیل مان لینے کی .

فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

چنانچہ جب سچائی ان کے پاس آئی (یعنی قرآن کی دعوت نمودار ہوئی) تو انہوں نے اسے جھٹلا دیا۔ سو جس بات کی یہ ہنسی اڑاتے رہے ہیں عن قریب اس کی حقیقت انہیں معلوم ہو کر رہے گی۔

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ص وَّ جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهِمْ

کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ان سے پہلے قوموں کے کتنے ہی دور رہ چکے ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا؟ یہ وہ قومیں تھیں جنہیں ہم نے اس طرح (طاقت و تصرف کے ساتھ) ملکوں

= نمودار ہوئی منکرین حق اس سے گردن موڑے ہوے ہیں۔

لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝ ٨

تو) کیوں اس پر فرشتہ نہیں اترتا (کہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں ؟) اگر ہم فرشتہ نازل کرتے تو ساری باتوں کا فیصلہ ہی ہو جاتا، پھر ان کے لیے مہلت ہی کب رہتی (کہ مانیں یا نہ مانیں) ۸۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝ ٩

اور اگر ہم کسی فرشتے کو پیغمبر کرتے تو اسے بھی انسان ہی بناتے (کیوں کہ یہ قانون الٰہی کے خلاف ہے کہ فرشتے اپنی ملکوتی حقیقت میں انسانوں کے سامنے آئیں) اور جیسے کچھ شبہات یہ اب کر رہے ہیں ویسے ہی شبہوں میں اس وقت بھی انہیں ڈال دیتے (یعنی یہ کہتے: یہ تو دیکھنے میں ہمارے ہی طرح کا آدمی ہے) ۹ ۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ

اور (اے پیغمبر !) یہ واقعہ ہے کہ تم سے پہلے بھی رسولوں

---

۹ - دنیا میں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ فرشتے اتر کر انسانوں کے سامنے چلنے پھرنے لگیں ۔ یہاں اگر فرشتے بھی آئیں گے تو انسان ہی ہوں گے ۔

كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ	ھاتھوں سے چھو کر دیکھ لیتے
اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ ۷	کہ سچ مچ کوئی کتاب ھے،

پھر بھی جن لوگوں نے انکار کی راہ اختیار کی ھے وہ (کبھی ماننے والے نہ تھے۔ وہ) کہتے: یہ اس کے سوا کچھ نہیں ھے کہ صریح جادوگری ھے۷۔

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ	اور انھوں نے کہا: (اگر یہ
مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا	شخص اپنے دعوے میں سچا ھے

۷ - جن لوگوں میں سچائی کی طلب ھے ان کے لیے سچائی کی ساری باتیں دلیلیں اور نشانیاں ھیں، لیکن جن کے دل سچائی سے پھر گئے ھیں ان کے لیے کوئی نشانی بھی سود مند نہیں۔ ایسے لوگ سچائی کا معارضہ کرنے کے لیے کہنے لگتے ھیں کہ "عجیب و غریب باتیں ھمیں کیوں نہیں دکھلائی جاتیں"؟ لیکن یہ خدا کی سنت نہیں کہ اس طرح کی فرمایشیں پوری کرے۔ اگر اس طرح کی عجیب و غریب باتیں دکھلا بھی دی جائیں جب بھی یہ ماننے والے نہیں، کیوں کہ جو سچائی کو سچائی کے لیے قبول نہیں کرتا اسے کوئی بات بھی قبولیت حق پر آمادہ نہیں کر سکتی۔ (دیکھو بقرۃ: ۱۱۸)۔

لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٢

میں جو کچھ ھے اس سے کیا پتا چلتا ھے؟ یہ سب کچھ کس کے لیے ھونا چاھیے؟) کہو: اللہ کے لیے. اس نے اپنے اوپر لازم کر لیا ھے کہ رحمت فرمائے (اور یہ اس کی رحمت ھے جو تمام کائنات خلقت میں کام کر رھی ھے). وہ ضرور تمھیں قیامت کے دن جمع کرے گا (کیوں کہ اس کی رحمت کا مقتضٰی یہی ھوا کہ دنیا میں سب کو مہلت دے اور جزاء عمل کا فیصلہ قیامت پر اٹھا رکھے) اس میں کوئی شک نہیں۔ (لیکن اے پیغمبر!) جو لوگ (اپنے ھاتھوں) اپنے کو تباہ کر چکے ھیں وہ کبھی یقین کرنے والے نہیں ۱۲۔

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ

اور (دیکھو!) اسی کے لیے ھے

---

۱۲ - برھان فضل و رحمت سے استدلال:

تمام کائنات خلقت اس بات کا ثبوت دے رھی ھے کہ ایک خالق و صانع ھستی موجود ھے اور اس نے ضروری ٹھیرا لیا ھے کہ رحمت فرمائے، کیوں کہ اگر رحمت کا قانون یہاں نہ ھوتا تو کائنات خلقت میں نہ تو بناؤ اور جمال ھوتا نہ افادہ و فیضان، حالانکہ اس کا کوئی گوشہ نہیں جو اس حقیقت کا ثبوت نہ ھو۔

سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ١٠ ع ١٠

کی ہنسی اڑائی گئی (جیسی کہ آج تمہارے ساتھ تمسخر کیا جا رہا ہے) تو جن لوگوں نے ہنسی اڑائی تھی وہ جس بات کی ہنسی اڑاتے تھے وہی بات ان پر آ پڑی (یعنی وہ اس بات کی کہ اعمال بد کا نتیجہ بد ہے ہنسی اڑاتے تھے تو وہی ان کے آگے آگیا) ١٠ ۔

ع ١ ٧

قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ ١١

(اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہہ دو: زمین میں پھرو (گزری ہوئی قوموں کے آثار و بقایا پر نظر ڈالو) اور دیکھو جھٹلانے والوں کو کیسا انجام پیش آچکا ہے ١١ ۔

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

(اے پیغمبر! تم ان لوگوں سے) پوچھو: آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ کس کے لیے ہے؟ (یعنی آسمان و زمین

رَبِّیْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ ١٥ نا فرمانی کروں ؟ میں تو اس دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو (آنے والے دنوں میں) بہت بڑا دن ہے ١٥ .

مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝ ١٦ اس دن جس کے سر سے عذاب ٹل گیا تو اس پر خدا نے رحم کیا اور (انسان کے لیے) بڑی سے بڑی کام یابی یہی ہے ١٦ .

١٤ و ١٥ ـ خدا کی ہستی اور اس کی وحدانیت ، اس کی صفات اور آخرت کی نسبت کہ دین کے بنیادی عقائد ہیں، قرآن کا اسلوب بیان وہ نہیں ہے جو منطقی مقدمات و دلائل کا ہوتا ہے ، بلکہ وہ سیدھے سادے طریقے پر انسان کے فطری وجدان و ذوق کو مخاطب کرتا اور اس کے معنوی محسوسات کو بیدار کرنا چاہتا ہے ۰ وہ کہتا ہے : ایك خالق و پروردگار ہستی کا اعتقاد انسان کی فطرت میں موجود ہے . اگر وہ انکار کرتا ہے یا پرستش کی گم راہیوں میں مبتلا ہو گیا ہے تو یہ اس لیے ہے کہ اس کی وجدانی بصیرت پر غفلت طاری ہو گئی . پس چاہیے کہ اسے بیدار کر دیا جائے ۰ چنانچہ اس مقام پر نیز =

وَالنَّهَارِ ۗ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ [۱۲]
جو کچھ رات (کی اندھیری) اور دن (کے اجالے) میں ٹھہرا ہوا ہے (کیونکہ وقت انہیں دو حالتوں میں بٹا ہوا ہے) اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے ۱۲ .

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ [۱۴]
(اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہو: کیا (تم چاہتے ہو) میں خدا کو چھوڑ کر جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے کسی دوسری ہستی کو کارساز بنا لوں؟ وہ سب کو روزی دیتا ہے، لیکن کوئی نہیں جو اسے روزی دینے والا ہو (۲۰۲) . تم کہو: مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ خدا کے آگے جھکنے والوں میں پہلا جھکنے والا ہوں اور (مجھے کہا گیا ہے کہ) ایسا نہ کر کہ مشرکوں میں سے ہو جا ۱٤ .

قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ
تم کہو: میں کس طرح خدا کی

قُلْ اَىُّ شَىْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ط قُلِ اللّٰهُ قف لا شَهِيْدٌ م بَيْنِىْ وَ بَيْنَكُمْ قف وَ اُوْحِىَ اِلَىَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَ مَنْۢ م بَلَغَ ط اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ط قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ج قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ اِنَّنِىْ بَرِىْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ م ١٩

(اے پیغمبر! تم ان سے) پوچھو: کونسی چیز ہے جس کی گواهی سب سے بڑی گواهی ہوئی؟ تم کہہ دو (الله کی گواهی ہے) الله میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے. اس نے مجھ پر اس قرآن کی وحی کی تا کہ اس کے ذریعے تمہیں اور انہیں جن تک اس کی تعلیم پہنچ جائے (انکار وبدعملی کے نتیجے سے) متنبہ کروں. (اب کہو تمہارا کہنا کیا ہے؟) کیا تم گواهی دیتے ہو کہ خدا کے ساتھ دوسرے معبود بھی شریك ہیں؟ (اے پیغمبر!) تم کہو (اگر تمہاری گواهی یہی ہے تو سن رکھو!) میں اس کی گواهی نہیں دیتا. میری گواهی یہ ہے کہ صرف وهی معبود یگانہ ہے، اس کے ساتھ کوئی نہیں اور جو کچھ تم

وقف لازم

=طرف سے گردن پھیرے ہوئے ہو اور اسے چھوڑ کر دوسری ہستیوں کے آگے جھك رہے ہو.

وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ١٧

اور (اے انسان!) اگر خدا تجھے دکھ پہنچائے تو اس کا ٹالنے والا کوئی نہیں ھے مگر اسی کی ذات . اور اگر وہ تجھے بھلائی پہنچائے تو (اس کا ھاتھ پکڑنے والا کون ھے ؟) وہ ھر بات پر قادر ھے ١٧ .

وَ هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ ١٨

اور وھی ھے جو اپنے تمام بندوں پر زور و غلبہ رکھنے والا ھے اور وھی ھے حکمت رکھنے والا اور آگاہ ١٨ .

= دوسرے مقامات میں جس قدر مخاطبات ھیں انھیں اسی اصل کی روشنی میں دیکھا جائے .

کون ھے جس نے یہ تمام کارخانۂ ھستی پیدا کیا ؟ کون ھے جس کی رحمت کا فیضان ھر طرف پھیلا ھوا ھے؟ کون ھے جو سب کو رزق دیتا ھے مگر خود کسی کا محتاج نہیں؟ تمھاری فطرت کہہ رھی ھے کہ ایك خالق و صانع ھستی کے سوا کوئی نہیں ھے . پھر یہ کیسی گمراھی ھے کہ اس کی =

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۞ ۲۱

اور (دیکھو!) اس سے بڑھ کر ظلم کرنے والا کون ہوا جس نے اللہ پر جھوٹ بول کر افترا کیا ہو، اور اسی طرح اس سے بھی بڑھ کر کوئی نہ ہوا جو اس کی آیتوں کو جھٹلائے۔ (اور) بلا شبہ جو ظلم کرنے والے ہیں وہ کبھی کام یاب نہ ہوں گے ۲۱.

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۞ ۲۲

اور (دیکھو! وہ دن جو آنے والا ہے) اس دن ہم ان سب کو اٹھا کر ایک جگہ جمع کریں گے. پھر جن لوگوں نے خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیرایا ہے ان سے کہیں گے: بتلاؤ! تمھارے (ٹھیرائے ہوئے) شریک کہاں گئے جن کی نسبت تم زعم باطل رکھتے تھے ۲۲۔

= کرتے ہیں تو حق اور باطل میں مقابلہ شروع ہو جاتا ہے، بالآخر حق کام یاب ہوتا ہے اور باطل پرست ناکام و خاسر ہوتے ہیں۔ یہی اللہ کی گواہی ہے جو اس معاملے کا فیصلہ کر دیتی ہے۔

شریک ٹھیراتے ہو میں اس سے بیزار ہوں ۔ (پس اب ایک گواہی تمہاری ہوئی، ایک میری اور فیصلہ خدا کے ہاتھ ہے) ۱۹ .

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ ۲۰

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے (یعنی یہود اور نصاریٰ، وہ حقیقت حال سے بے خبر نہیں ہیں) . وہ اس کی سچائی (یعنی پیغمبر اسلام کی سچائی) اسی طرح پہچان گئے ہیں جس طرح اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں (کہ کسی طرح کا بھی اس میں شک و شبہ نہیں ہوتا . لیکن) جن لوگوں نے (اپنے ہاتھوں) اپنے کو تباہ کر لیا وہ کبھی یقین کرنے والے نہیں ۲۰ .

ربع ۲ ع ۸

---

۱۹ ـ سب سے بڑی گواہی کس کی ہے ؟ اللہ کی ہے جو دعوت حق کو کام یاب کر کے اور معاندوں اور جاحدوں کو نا کام کر کے سچائی کے حق میں اپنی گواہی کا اعلان کر دیتا ہے .

یہاں خدا کی اس سنت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جب کبھی اس کی طرف سے کوئی داعی حق آتا ہے اور لوگ عناد و شرارت کے ساتھ اسے جھٹلاتے اور اس کا مقابلہ =

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۲۵

ڈال دیے ہیں کہ ان تک بات کی سمجھ نہیں پہنچتی اور ان کے کانوں میں بوجھ ہے کہ سن نہیں سکتے (یعنی ان کی گم راہی کے جماؤ اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے ان کے دل و دماغ کا یہ حال ہو گیا ہے اور ہمارا قانون یہی ہے کہ جو کوئی ضد اور تعصب میں مبتلا ہوتا ہے اس کا حال ایسا ہی ہو جاتا ہے) . اگر یہ (سچائی کی) ہر ایک نشانی بھی (جو انسان کے لیے ہو سکتی ہے) دیکھ لیں جب بھی یقین کرنے والے نہیں، یہاں تک کہ جب یہ تمہارے پاس آتے ہیں اور تم سے جھگڑتے ہیں تو جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے وہ کہنے لگتے ہیں: یہ تو اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ پچھلوں کی کہانیاں ہیں (جو ہم ہمیشہ سنتے آئے ہیں) ۲۵ .

۲۵ - دنیا میں سچی بات نئی نہیں ہو سکتی . سچائی سے زیادہ یہاں کوئی پرانی بات نہیں . لیکن جو لوگ سچائی سے بھرے ہوئے ہیں انہیں جب سچائی کی باتیں سنائی جائیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو وہی پرانی کہانی ہے جو ہمیشہ سنتے آئے ہیں .

عرب میں یہودیوں اور عیسائیوں کی جماعتیں عرصے سے موجود تھیں، وہ تورات کے قصص و ایام سنایا کرتے تھے. =

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَ اللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۝۲۳

تو اس وقت وہ اس کے سوا کوئی شرارت نہیں کر سکیں گے کہ کہیں "خدا کی قسم! جو ہمارا پروردگار ہے، ہم شرک کرنے والے نہ تھے" ۲۳ ۔

اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۲٤

دیکھو! کس طرح یہ اپنے اوپر جھوٹ بولنے لگے اور جو کچھ افترا پردازیاں کیا کرتے تھے وہ سب ان سے کھوئی گئیں ۲٤ ۔

وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ

اور (دیکھو!) ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو (بظاہر کلام حق) سننے کے لیے تمہاری طرف کان لگاتے ہیں ۔ اور (واقعہ یہ ہے کہ) ہم نے ان کے دلوں پر پردے

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٢٧	اور (اے انسان!) تو تعجب کرے اگر انہیں اس حالت میں دیکھے جب یہ آتش دوزخ کے کنارے کھڑے ہوں گے، اس وقت کہیں گے:

اے کاش! ایسا ہو کہ ہم پھر دنیا کی طرف لوٹا دیے جائیں اور اپنے پروردگار کی آیتیں نہ جھٹلائیں اور ان میں سے ہو جائیں جو ایمان والے ہیں ۲۷۔

بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝٢٨	(لیکن ان کی یہ حسرت سچے دل کی حسرت نہ ہوگی) بلکہ (اس لیے ہوگی کہ) جو کچھ یہ پہلے چھپایا کرتے تھے (یعنی

دل کا روگ) اس کا بدلا ان پر نمودار ہوگیا (اور اس سے

= کو بھی روکتے ہیں"۔ یعنی معاملہ حق اور ناحق کا نہیں رہا، بلکہ دشمنی اور کد ہوگئی ہے۔

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ	اور (دیکھو! یہ لوگ قرآن
وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ	(کے سننے) سے دوسروں کو بھی
يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ	روکتے ہیں اور خود بھی
وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ ۲٦	دور بھاگتے ہیں. اور وہ ایسا

کر کے کسی کا کچھ نہیں بگاڑتے، اپنے ہی کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں اور (شقاوت کی انتہا یہ ہے کہ) اس کا شعور نہیں رکھتے ۲٦.

= جب قرآن نازل ہوا اور اس میں بھی پچھلی قوموں اور رسولوں کی سرگذشتیں آنے لگیں تو مشرکین عرب کہنے لگے: یہ تو وہی پچھلی قوموں کی پرانی داستان ہے.

۲٦ - آیت ۲۵ میں فرمایا: "ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں کہ ان تك بات کی سمجھ پہنچتی نہیں اور کانوں میں بوجھ کہ سن نہیں سکتے". یہ انسانی گم راہی کی انتہائی حالت ہے. ضد اور تعصب میں آکر وہ ایسا اندھا بہرا بن جاتا ہے کہ نہ تو کسی بات کی حقیقت سمجھتا ہے نہ سمجھنے پر آمادہ ہوتا ہے. اسے امر حق سے ایك طرح کی کد ہو جاتی ہے. چنانچہ یہاں آیت ۲٦ میں فرمایا: "یہ لوگ خود بھی قرآن سننے سے بھاگتے ہیں اور دوسروں =

یہ کہیں گے : " ہاں ! ہمیں اپنے پروردگار کی قسم "! اس پر خدا فرمائے گا : تم جو (دنیا میں اس زندگی سے) انکار کرتے رہے ہو تو اب اس کی پاداش میں عذاب کا مزہ چکھو ۳۰ ۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝ ۳۱

یقیناً وہ لوگ نقصان و تباہی میں پڑے جنھوں نے (مرنے کے بعد) خدا کی ملاقات ہونے کو جھٹلایا ، یہاں تک کہ جب (آنے والی) گھڑی اچانک ان پر آجائے گی (یعنی موت کی گھڑی) تو اس وقت کہیں گے : " افسوس اس پر جو کچھ ہم سے اس بارے میں تقصیر ہوئی" ۔ وہ اس وقت اپنے گناہوں کا بوجھ پیٹھوں پر اٹھائے ہوں گے ۔ سو دیکھو ! کیا ہی برا بوجھ ہوا جو یہ (اپنی پیٹھوں پر) لاد رہے ہیں ۳۱ ۔

بچنے کے لیے اظہار ندامت کرنے لگے . اگر یہ (دنیا کی طرف) لوٹا دیے جائیں تو پھر (زندگی کی غفلتوں میں سرشار ھوکر) اسی بات میں پڑ جائیں جس سے انہیں روکا گیا ھے ، اور کچھ شک نہیں کہ یہ (اظہار ندامت میں) جھوٹے ھوں گے[۲۸] ·

وَ قَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَ مَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝۲۹

اور انھوں نے کہا : زندگی اس کے سوا کچھ نہیں ھے کہ یہی دنیا کی زندگی ھے اور ھمیں (مر کر) پھر اٹھنا نہیں ۲۹ .

وَ لَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ رَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ع ۳۰

اور (اے انسان !) تو تعجب کرے اگر انھیں اس حالت میں دیکھے جب یہ (قیامت کے دن) اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے . اس وقت خدا ان سے پوچھے گا :

۳ ع ۹

(تم مرنے کے بعد جی اٹھنے سے انکار کرتے تھے ، اب کہ مرنے کے بعد پھر جی اٹھے ھو ، بتلاؤ !) کیا یہ حقیقت نہیں ھے ؟

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِىْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝ ۳۳

(اے پیغمبر!) ہم جانتے ہیں کہ یہ لوگ (انکار و تعصب کی) جیسی کچھ باتیں کہتے ہیں وہ تمہارے لیے ملال خاطر کا موجب ہوتی ہیں۔ یہ دراصل تمہیں نہیں جھٹلاتے (۲۵۳) بلکہ یہ ظالم جان بوجھ کر اللہ کی آیتوں کو جھٹلا رہے ہیں ۳۳۔

---

۳۳ تا ۳٦ - پیغمبر اسلام سے خطاب موعظت کہ معاندوں کی حق فراموشیوں پر دل گرفتہ نہ ہو۔ تم داعی حق ہو اور تمہیں مؤمنوں کی مستعدی اور منکروں کی محرومی دونوں دیکھنی پڑیں گی اور تمہیں دونوں باتوں کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ تم جوش عقیدت میں چاہتے ہو سب کو سیدھے رستے پر دیکھ لو، لیکن تمہیں بھولنا نہیں چاہیے کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اگر خدا چاہتا تو سب کو دین حق پر جمع کر دیتا، لیکن اس کی مشیت کا فیصلہ یہی ہوا کہ یہاں اپنی اپنی حالت، اپنی اپنی سمجھ اور اپنی اپنی راہ ہو۔ پس لوگوں کے انکار و جحود پر ملول نہ ہو، اپنے کام میں لگے رہو۔ =

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ ۳۲	اور دنیا کی زندگانی تو کچھ نہیں ھے مگر (ایك طرح کا) کھیل اور تماشه. جو متقی ھیں ان کے لیے آخرت ھی کا گھر

بھتر ھے. (افسوس تم پر!) کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے؟ ۳۲.

۳۲ - آیت ۲۹ میں ان لوگوں کا قول نقل کیا ھے جو آخرت کے قائل نہیں. پھر آیت ۳۲ میں اس طرف اشارہ کیا ھے که عقل و بصیرت کبھی ایسا فیصله نہیں کر سکتی، کیوں که دنیا کی زندگی ایسی سریع و فانی ھے جیسے چار گھڑی کا کھیل تماشه ھو. پھر کیا یه تمام کارخانۂ ھستی اسی لیے بنایا گیا ھے که چند دنوں تك کھیلو کودو اور اس کے بعد سب کچھ ختم ھو جائے.

دنیا کی زندگی کو لھو و لعب اس لیے کہا که اس کی مہلت چشم زدن میں ختم ھو جاتی ھے. نیز اس لیے که اگر نتائج و ثمرات عمل کے لیے کوئی دوسری زندگی نه ھو تو جو کچھ ھے لھو و لعب سے زیادہ نہیں.

اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ ٣٥

کٹھن گزرتی ہے (٢٥٤) تو (تم جو کچھ کر سکتے ہو کر دیکھو، یہ کبھی باز آنے والے نہیں) اگر تم سے ہو سکے تو زمین کے اندر کوئی سرنگ ڈھونڈھ نکالو، یا آسمان میں کوئی سیڑھی مل جائے (تو اس پر چڑھ جاؤ) اور اس طرح انہیں ایك نشانی لا دکھاؤ (لیکن پھر بھی وہ انکار ہی کریں گے)۔ اگر خدا چاھتا تو ان سب کو دین حق پر جمع کر دیتا (اور سب ایك ھی راہ پر ھو جاتے، مگر تم دیکھ رھے ھو کہ ایسا نہیں ھوا)۔ پس (دیکھو!) ان میں سے نہ ھو جاؤ جو (حقیقت کا) علم نہیں رکھتے ٣٥۔

اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ ٣٦

تمہاری دعوت کا وھی جواب دے سکتے ھیں جو تمہاری پکار سنتے ھیں، لیکن جو مردے ھیں (ان سے جواب

= تم آسمان پر چڑھ جاؤ یا زمین میں چلے جاؤ، وہ کبھی سچائی قبول کرنے والے نہیں۔

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ	اور (دیکھو!) یہ واقعہ ہے کہ
قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى	تم سے پہلے بھی خدا کے رسول
مَا كُذِّبُوْا وَ اُوْذُوْا حَتّٰى	جھٹلائے گئے سو انہوں نے
اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ	لوگوں کے جھٹلانے اور دکھ
لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ	دینے پر صبر کیا (اور اپنے
مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِيْنَ ۝ ٣٤	کام میں لگے رہے) یہاں تک

کہ (بالآخر) ہماری مدد آ پہنچی۔ اور (یاد رکھو! یہ اللہ کا ٹھیرایا ہوا قانون ہے) کوئی نہیں جو اس کی (ٹھیرائی ہوئی) باتوں کو بدل دینے والا ہو۔ اور رسولوں کی خبروں میں سے بہت سی چیزیں تو تم تک پہنچ ہی چکی ہیں ٣٤ ۔

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ	اور (اے پیغمبر!) اگر ان
اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ	لوگوں کی روگردانی تم پر

= تمہاری صدائے حق کا جواب تو وہ دے سکتے ہیں جو زندہ ہوں۔ جن کے دل مردہ ہو چکے انہیں پکارنا بے سود ہے۔ کوئی دعوت، کوئی دلیل، کوئی نشانی، کوئی اچنبھا مردوں کو زندہ نہیں کر دے سکتا۔ =

سر و سامان کار نہ رکھتا ہو) . ہم نے نوشتے میں کوئی بات بھی فرو گذاشت نہیں کی (یعنی کائنات کی ہر مخلوق کے لیے جو کچھ ہونا چاہیے تھا وہ سب کچھ اس کے لیے لکھ دیا، کسی مخلوق کے لیے بھی فرو گذاشت نہیں ہوئی) . پھر سب (بالآخر) اپنے پروردگار کے حضور جمع کیے جائیں گے (کہ آخری مرجع وہی ہے) ۳۸ .

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۳۹

اور (دیکھو!) جن لوگوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں (تو ان کا حال ایسا ہوگیا ہے گویا) بہرے گونگے تاریکیوں میں گم ہوں . خدا جس کسی پر چاہے راہ (کام یابی) گم کر دے، جسے چاہے کام یابی کی سیدھی راہ پر لگا دے . (اس نے اس بارے میں جو قانون ٹھہرا دیا ہے تم اسے بدل نہیں سکتے) ۳۹ .

۳۷ تا ۳۹ - جو لوگ نشانیاں مانگتے ہیں ان کے جواب میں فرمایا: خدا یقیناً نشانیاں دکھانے کی قدرت رکھتا ہے اور اس نے نشانیاں دکھلا بھی دی ہیں، لیکن بہت کم ہیں =

کی امید کیوں رکھیں؟) انہیں تو اللہ ہی (قبروں سے) اٹھائے گا، پھر اس کے حضور لوٹائے جائیں گے ۳٦ .

وَ قَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ۳۷

اور انہوں نے کہا: کیوں اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی اس پر نہیں اتاری گئی؟ (اے پیغمبر!) کہہ دو: خدا یقینا اس پر قادر ہے کہ ایک نشانی اتار دے، لیکن اکثر آدمی ایسے ہیں جو (حقیقت حال) نہیں جانتے ۳۷ .

وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَ لَا طٰۤئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِى الْكِتٰبِ مِنْ شَىْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ۝ ۳۸

اور (دیکھو!) زمین میں چلنے والا کوئی حیوان اور ہوا میں پروں سے اڑنے والا کوئی پرند ایسا نہیں جو تمہاری ہی طرح امتیں نہ رکھتا ہو (یعنی تمہاری طرح ان میں سے ہر گروہ اپنی اپنی معیشت اور اپنا اپنا

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٤٠

(اے پیغمبر ! ان لوگوں سے) کہو : کیا تم نے اس بات پر بھی غور کیا کہ اگر خدا کا عذاب تم پر آجائے یا (موت کی) آنے والی گھڑی سامنے آ کھڑی ہو تو اس وقت بھی تم خدا کے سوا دوسروں کو پکارو گے ؟ (جواب دو) اگر تم سچے ہو ٤٠ .

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَ تَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۝٤١

نہیں ، اسی کو پکارو گے اور اگر وہ چاہے گا تو تمہاری مصیبت دور کردے گا اور اس وقت بھول جاؤ گے جو کچھ تم شرک کرتے رہے تھے ٤١ .

ع ٤ / ١٠

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ

اور (اے پیغمبر !) یہ واقعہ ہے کہ

= راہ دکھانے کے لیے پکارو تو سنے گا نہیں ، خود پکارنا چاہے تو پکار سکتا نہیں . ہاں ! یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی جبرًا اٹھا کر روشنی میں لے آئے ، تو ہدایت ایسی چیز نہیں جو جبرًا کسی کے حلق میں ٹھونس دی جائے .

= جو انہیں سمجھتے ہوں .

اگر تم نشانیوں کی ڈھونڈھ میں ہو تو بتاؤ تمام کائنات خلقت میں جو کچھ موجود ہے وہ کیا ہے ؟ تمام فضاے ہستی جن حیرت انگیز اچنبھوں سے بھری ہوئی ہے ان کے لیے تمہاری بولی میں کونسا نام ہے؟ یہ سب کچھ اس کی ہستی و صفات کی نشانیاں نہیں ہیں تو اور کیا ہے ؟ زمین کے تمام جانوروں کو دیکھو جو تمہارے قدموں کے پاس ہیں، ہوا کے پرندوں کو دیکھو جو تمہارے چاروں طرف اڑ رہے ہیں ، کس طرح ہم نے تمہاری ہی طرح ان کی بھی امتیں بنادی ہیں . ہر امت اپنی پیدایش، اپنی معیشت اور اپنی ضروریات زندگی کے لیے ایك قانون حیات رکھتی ہے . پس جو لوگ علم و بصیرت رکھنے والے ہیں انہیں صحیفۂ فطرت کی نشانیوں کے بعد اور کسی نشانی کی احتیاج نہیں ہوسکتی .

لیکن جن لوگوں نے خدا کی دی ہوئی عقل و بصیرت تاراج کردی اور گونگے اور بہرے ہوکر تاریکیوں میں گم ہوگئے تو ان کے لیے کوئی نشانی بھی سود مند نہیں، کیوں کہ جو آدمی گونگا اور بہرا ہو اور تاریکی میں کھویا گیا تو اسے کیوں کر راہ مل سکتی ہے . تم اسے =

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۞ ٤٤

پھر جب ایسا ہوا کہ جو کچھ نصیحت انہیں کی گئی تھی اسے انہوں نے بھلادیا تو ہم نے (بظاہر) ان پر ہر طرح (کی خوش حالیوں) کے دروازے کھول دیے، یہاں تک کہ (اپنی کام رانیوں پر) خوشیاں منانے لگے۔ لیکن جب ایسا ہوا تو اچانک (جزاے عمل کا قانون حرکت میں آ گیا اور) ہم نے انہیں پکڑ لیا، پس نا گہاں ناامید ہو کر رہ گئے ٤٤ .

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ ٤٥

تو (دیکھو!) اس طرح اس گروہ کی جڑ کاٹ دی گئی جو ظلم کرنے والا تھا اور تمام ستایشیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ٤٥ .

= پر آمادہ نہیں کر سکتی۔

٤٤ - بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک قوم ظلم اور بد عملی میں مبتلا ہوتی ہے، اس پر بھی ہر طرح کی خوش حالیاں =

مِّن قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ ٤٢

جو امتیں تم سے پہلے گزر چکی ہیں ہم نے ان کی طرف (اپنے رسول) بھیجے اور انہیں (اپنے ٹھیرائے ہوے قانون کے مطابق) سختی اور محنت میں گرفتار کیا کہ عجب نہیں (بدعملیوں سے باز آجائیں اور اللہ کے حضور) عجز و نیاز کریں ٤٢ .

فَلَوْ لَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَ لٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ٤٣

پھر (غور کرو!) ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب ہماری طرف سے ان پر سختی آئی تو وہ (بدعملیوں سے توبہ کرلیتے اور ہمارے سامنے) گڑگڑاتے ، اس لیے کہ ان کے دل سخت پڑ گئے تھے اور جو کچھ بدعملیاں کر رہے تھے انہیں شیطان نے ان کی نظروں میں خوش نما کر دکھایا تھا ٤٣ .

---

٤٣ - آیت ٤٣ میں فرمایا کہ جب بدعملیوں کے امتداد سے کسی گروہ کے دل سخت پڑ جاتے ہیں اور برائیاں جم جاتی ہیں تو کوئی بات بھی اسے توبہ و اصلاح =

منہ پھیرے ہوے ہیں ٤٦ ۔

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٤٧

(ان سے) کہو: تم نے (کبھی) اس بات پر بھی غور کیا کہ اگر تم پر خدا کا عذاب اچانك آجائے یا (جتاکر) آشکارا آئے تو ظالموں کے گروہ کے سوا کونسا گروہ ہوسکتا ہے جو ہلاك کیا جائے گا؟ (پھر تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ ظلم و شرارت سے باز نہیں آتے) ٤٧ ۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٤٨

اور (ہمارا قانون تو یہ ہے کہ) ہم رسولوں کو نہیں بھیجتے مگر اسی لیے کہ (ایمان و عمل کی برکتوں کی) خوش خبری سنائیں اور (انکار و بد عملی کے نتائج سے) متنبہ کریں۔ پھر جو کوئی یقین لایا اور اپنے کو سنوار لیا تو اس کے لیے نہ تو کسی طرح کا اندیشہ ہوگا نہ کسی طرح کی غمگینی ٤٨ ۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ	(اے پیغمبر! ان سے) کہو:
اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ اَبْصَارَكُمْ	"تم نے (کبھی) اس بات پر بھی
وَ خَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ	غور کیا کہ اگر اللہ تمہارے کان
مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ	اور تمہاری آنکھیں لے لے اور
بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ	تمہارے دلوں پر (یعنی عقلوں پر)
الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝٤٦	مہر لگا دے تو اس کے سوا کون

معبود ہے جو تمہیں یہ (نعمتیں) واپس دلا سکتا ہے؟ دیکھو! ہم کس طرح گوناگوں طریقوں سے بیان کرتے ہیں، پھر بھی یہ لوگ ہیں کہ

= اسے ملتی رہتی ہیں، تب لوگ دھوکے میں پڑ جاتے ہیں اور کہتے ہیں «ظلم و بد عملی کے نتائج کیا ہوئے»؟ لیکن یہ اس لیے نہیں ہوتا کہ جزائے عمل کا قانون موجود نہیں، بلکہ اس لیے کہ خدا نے ہر چیز کی طرح مفاسد کے نشو و نما اور بلوغ کے لیے بھی مقدار و اوقات کا قانون ٹھیرا دیا ہے۔ جب تک وہ وقت نہیں آتا نتائج آشکارا نہیں ہوتے۔

چنانچہ اسی حقیقت کی طرف آیت ٤٤ میں اشارہ کیا ہے۔ قرآن نے اس حقیقت کو قانون "امہال" سے بھی تعبیر کیا ہے، یعنی مہلت اور ڈھیل دینے کا قانون۔

برابر ہو سکتے ہیں ؟ کیا تم غور و فکر نہیں کرتے؟ ٥٠ .

وَ اَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ	(اے پیغمبر!) تم (ان منکروں
اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ	کو جو ماننے والے نہیں چھوڑ
لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ	دو اور) ان لوگوں کو وحی الٰہی
وَّ لَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ	سنا کر (انکار حق کے نتائج سے)
يَتَّقُوْنَ ۝ ٥١	متنبہ کرو جو (آخرت کی زندگی

پر یقین رکھتے ہیں اور) اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے حضور لے جائے جائیں اور اس دن اس کے سوا نہ تو کوئی مددگار ہوگا نہ سفارشی، عجب نہیں کہ متقی ہو جائیں ٥١ .

٥٠- دین کے بارے میں انسان کی عالم گیر گمراہی یہ رہی ہے کہ ہمیشہ ماورائے فطرت عجائب و غرائب کا خواہش مند رہتا ہے اور اس کی عجائب پسند طبیعت اس پر قانع نہیں ہوتی کہ سچائی اپنی سیدھی سادی شکل میں نمایاں ہو جائے . یہی گمراہی ہے جس نے پیروان مذہب کی راہ کو توہم پرستیوں کی راہ بنادیا اور اسی کا نتیجہ ہے کہ انھوں نے اپنے داعیوں کو انسانیت کی سطح سے بلند کر کے الوہیت کے درجے تک پہنچادیا .

لیکن قرآن اس لیے آیا تھا کہ اس طرح کی =

وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝۴۹

مگر جن لوگوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو انی بد عملیوں کی وجہ سے ضروری ہے کہ ہمارے عذاب کی لپیٹ میں آجائیں ۴۹ .

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۭ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝۵۰ ع

ع ۱۱

(اے پیغمبر! تم ان لوگوں سے) کہہ دو: ''میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے غیبی خزانے ہیں، نہ یہ کہتا ہوں کہ غیب کا جاننے والا ہوں؛ نہ میرا یہ کہنا ہے کہ میں (انسانیت سے ماوراء) فرشتہ ہوں. میری حیثیت تو فقط یہ ہے کہ اسی بات پر چلتا ہوں جس کی خدا نے مجھ پر وحی کر دی ہے (اور اسی کی طرف تمہیں بھی بلاتا ہوں''. پھر) ان سے پوچھو: کیا وہ جو اندھا ہے (اور حقیقت کے لیے کوئی علم و یقین نہیں رکھتا) اور جو بینا ہے (کہ حقیقت کی روشنی دیکھ رہا ہے) دونوں

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعۡضَهُمۡ بِبَعۡضٍ لِّيَقُوۡلُوۡۤا اَهٰٓؤُلَاۤءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡۢ بَيۡنِنَا ؕ اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِاَعۡلَمَ بِالشّٰكِرِيۡنَ ۝۵۳

اور (دیکھو!) اسی طرح هم نے (دنیا میں اختلاف حالت سے) بعض انسانوں کو بعض انسانوں کے ساتھ آزمایا ھے که (جاہ ودولت کا گھمنڈ رکھنے والے غریبوں کو دیکھ کر) کہنے لگیں ''کیا یہی لوگ ھیں جنھیں خدا نے اپنے انعام کے لیے ھم میں سے چن لیا ھے؟'' (یعنی غریب و بےنوا مومنوں کو دیکھ کر از راہ تحقیر کہیں '' کیا یہی ھیں جنھیں ایمان کی دولت ملی ھے؟'' لیکن اے گھمنڈ کرنے والو!) کیا خدا (تم سے) بہتر جاننے والا نہیں که کون (اس کی نعمت کی) قدر کرنے والے ھیں؟۵۳

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلۡ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ كَتَبَ رَبُّكُمۡ عَلٰى نَفۡسِهِ الرَّحۡمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنۡ عَمِلَ مِنۡكُمۡ سُوۡٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ

اور (اے پیغمبر!) جب وہ لوگ تمھارے پاس آئیں جو هماری آیتوں پر ایمان رکھنے والے ھیں تو تم (شفقت و مرحمت سے پیش آؤ اور) کہو'' تم پر

وَ لَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّ مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۞ ۵۲

اور (اے پیغمبر!) ان لوگوں کو جو (دعوت حق پر ایمان رکھتے ہیں اور) صبح و شام خدا کے حضور مناجات کرتے اور اس کی خوشنودی چاھتے ھیں، اس اپنے پاس سے نہ نکالو۔ ان کے کاموں کی جواب دھی تمھارے ذمے نہیں، نہ تمھاری جواب دھی ان کے ذمے ھے کہ (اس ڈر سے) انھیں نکال دو، اگر ایسا کرو گے تو زیادتی کرنے والوں میں سے ھو جاؤ گے ۵۲۔

= تمام گم راھیوں کی راہ بند کر دے۔ آیت ۵۰ میں پیغمبر اسلام (صلعم) کی حیثیت واضح کر دی ھے۔ فرمایا: میرا دعوی اس کے سوا کچھ نہیں کہ اللہ کی وحی نے راہ حق دکھلادی ھے۔ خود بھی اسی پر چلتا ھوں، دوسروں کو بھی اسی کی طرف بلاتا ھوں، اس سے زیادہ میں کچھ نہیں ھوں۔

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ اور (دیکھو!) ہم اسی طرح
وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ کھول کھول کر اپنی آیتیں
الْمُجْرِمِيْنَ ۵۵ بیان کرتے ہیں اور اس لیے

ع ۶ ۱۲

(بیان کرتے ہیں) تاکہ مجرموں کی راہ نمایاں ہو جائے (اور راست بازوں کی راہ سے مشتبہ نہ ہو) ۵۵ .

= ایمان لائے تھے اور ہمیشہ قبولیت حق میں سبقت کرنے والا یہی طبقہ ہوتا ہے . روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرکین مکہ میں سے بعض رئیسوں نے جنہیں اپنی دولت و شرافت کا گھمنڈ تھا، کہا "ہم چاہتے ہیں تمہاری باتیں سنیں، لیکن تمہارے پاس ادنی درجے کے لوگوں کا مجمع رہتا ہے، ان کے ساتھ ہم نہیں بیٹھ سکتے". اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں، فرمایا: ان مغروروں کے کہنے سے تم ان لوگوں کو اپنی مجلس سے نہ نکالو جو خدا پرستی میں سرگرم ہیں اور جن کا تصور اس کے سوا کچھ نہیں کہ دنیوی جاہ وحشمت نہیں رکھتے .

اس کے بعد آیت ٥٤ میں فرمایا: اگر اهل ایمان و استعداد سے کچھ بھول چوک بھی ہو جائے تو ان پر سختی نہ کرو بلکہ خدا کی رحمت کا پیام پہنچاؤ اور اس کی مغفرت کی بشارت سے ان کے دلوں کو تسکین دو .

تَابَ مِنْ بَعْدِہٖ وَ اَصْلَحَ سلام ہو ۔ تمہارے پروردگار
فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٥٤ نے اپنے اوپر رحمت لازم ٹھیرالی
ہے ۔ تم میں سے جو کوئی نادانی سے کوئی برائی کر بیٹھے اور
پھر توبہ کرلے اور اپنی حالت سنوار لے تو (خدا کی رحمت سے
مایوس نہ ہو) وہ بخشنے والا ، رحمت رکھنے والا ہے ٥٥ ۔

---

٥١ تا ٥٤ – آیت ٥١ سے ٥٤ تک دعوت و اصلاح امت کے
دو اہم اصول بیان کیے ہیں ۔

آیت ٥١ میں فرمایا : جن لوگوں کی شقاوت کا یہ
حال ہے ان کی ہدایت کی سعی میں وقت ضائع نہ کرو ،
بلکہ ان لوگوں کی طرف متوجہ ہو جاؤ جن کی ایمانی
استعداد ظاہر ہوچکی ہے ۔ یہ لوگ کتنے ہی حقیر و ذلیل
ہوں لیکن اگر تربیت یافتہ ہو کر متقی ہوگئے تو تمہاری
دعوت کے لیے یہی نتیجہ کفایت کرے گا ۔

اس سے معلوم ہوا کہ مصلح کو چاہیے اپنی قوت اصلاح
مستعد طبیعتوں کی تربیت میں صرف کرے اگرچہ تھوڑے
اور کم زور ہوں ۔ ان لوگوں کے پیچھے وقت ضائع نہ کرے
جن میں قبولیت کی استعداد نہیں رہی اگرچہ بظاہر طاقتور
اور بہت سے ہوں ۔

ابتداے اسلام میں زیادہ تر مسکین و غریب آدمی =

جلدی مچا رہے ہو ، وہ کچھ میرے اختیار میں تو ہے نہیں ۔ حکم تو بس اللہ ہی کے لیے ہے ۔ وہی حق کی باتیں بیان کرتا ہے اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ۵۷ ۔

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ۵۸

(اے پیغمبر! تم) کہہ دو: جس بات کے لیے تم جلدی مچارہے ہو (یعنی از راہ شرارت کہہ رہے ہو کہ اگر خدا کی طرف سے فیصلہ ہونے والا ہے تو کیوں نہیں ہو چکتا تو) اگر وہ میرے اختیار میں ہوتا تو مجھ میں اور تم میں کب کا فیصلہ ہو گیا ہوتا ، (لیکن وہ تو اللہ کے ہاتھ ہے اور اس نے ہر بات کی طرح اس کے لیے بھی خاص وقت ٹھیرا دیا ہے) اور وہ ظلم کرنے والوں کی حالت اچھی طرح جاننے والا ہے (ان سے غافل نہیں) ۵۸ .

---

۵۷ و ۵۸ - آیت ۵۷ میں فرمایا "میں اپنے پروردگار کی طرف سے روشنی اور دلیل پر ہوں". اسی طرح دوسرے مقامات میں بھی بار بار اس بات پر زور دیا ہے کہ وحی و نبوت کی راہ دلیل و یقین اور علم و بصیرت کی راہ ہے اور جو منکر ہیں ان کے پاس شك و گمان کے سوا کچھ نہیں .

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ	(اے پیغمبر ! منکرین حق سے)
الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ	کہو "مجھے اس بات سے
قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ	روکا گیا ہے کہ میں ان کی بندگی
قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ	کروں جنھیں تم خدا کے سوا
الْمُهْتَدِیْنَ ۝ ٥٦	پکارتے ہو". (نیز) کہو "میں

کبھی تمھاری نفسانی خواہشوں پر چلنے والا نہیں . اگر میں ایسا کروں تو میں گم راہ ہو چکا اور ان میں نہ رہا جو راہ پانے والے ہیں" ٥٦ .

قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ	تم کہو : بلا شبہ میں اپنے
رَّبِّیْ وَ كَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ	پروردگار کی طرف سے روشنی
مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ	اور دلیل پر ہوں (یعنی اس نے
الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ یَقُصُّ الْحَقَّ	حقیقت و یقین کی راہ مجھے
وَ هُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ ۝ ٥٧	دکھا دی ہے) اور تم نے اسے

جھٹلایا ہے (پس اب فیصلہ اللہ کے ہاتھ ہے . باقی رہی یہ بات کہ کیوں اس کا فیصلہ فوراً ظاہر نہیں ہو جاتا) تو جس (فیصلے) کے لیے

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ	اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں
لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ	هیں (یعنی غیب کے ذخیروں کا
مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا	مالك ہے) اسے اس کے سوا
تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا	کوئی نہیں جانتا . جو کچھ خشکی
يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ	مین ہے اور جو سمندروں میں
ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ	ہے سب کا وہ علم رکھتا ہے .
وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ	درختوں سے کوئی پتا نہیں گرتا
مُّبِيْنٍ ۝ ۵۹	اور زمین کے اندر کی اندھیریوں

میں کوئی دانہ نہیں پھوٹتا مگر یہ کہ وہ اسے جانتا ہے . کوئی خشك اور تر پھل نہیں گرتا مگر یہ کہ (علم الٰہی کے) واضح نوشتے میں مندرج ہے ۵۹ .

= اگر سچ مچ کو ہونے والا ہے تو کیوں نہیں ہو چکتا ".
فرمایا : اگر میرے اختیار میں ہوتا تو اسی آن فیصلہ کر دیتا ، لیکن وہ تو اللہ کے اختیار میں ہے ، اس نے جو قانون مقرر کر دیا ہے اسی کے مطابق اس کا ظہور ہوگا . چنانچہ اپنے وقت پر وہ ظاہر ہوا اور دنیا نے دیکھ لیا کہ کام یابی کس فریق کے لیے ہونی تھی .

آیت ۵۰ میں گزر چکا ہے کہ کیا اندھے اور بینا کا حکم ایک ہو سکتا ہے؟

وہ کہتا ہے: یہاں راہیں دو ہوئیں، ایک شک و گمان کی، دوسری یقین و بصیرت کی۔ جو لوگ خدا اور آخرت کے منکر ہیں یا پرستش کی گم راہیوں میں پڑ گئے ہیں، ان کے پاس انکار کے لیے کوئی بصیرت نہیں۔ زیادہ سے زیادہ بات جو وہ کہہ سکتے ہیں یہی ہے کہ "لا ادری" ہم نہیں جانتے۔ ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ ہم محسوسات کی سرحد سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ پس ان کی جگہ شک اور گمان کی ہوئی۔ لیکن جو انسان اعلان کرتا ہے کہ میں اس بارے میں علم و یقین رکھتا ہوں اور جانتا ہوں کہ حقیقت حال کیا ہے، اس کی جگہ یقین کی جگہ ہے، شک و گمان کی اس پر پرچھائیں بھی نہیں پڑی۔ اب سوال یہ ہے کہ تمھیں کس کی طرف جانا چاہیے؟ اس کی طرف جو زیادہ سے زیادہ یہ جانتا ہے کہ کچھ نہیں جانتا، یا اس کی طرف جس کی پکار کی پہلی بات ہی یہ ہے کہ میرے پاس سر تا سر دلیل و یقین ہے؟ فهل یستوی الاعمی و البصیر۔

اسی آیت میں "استعجال بالعذاب" کا بھی ذکر کیا ہے۔ یعنی منکرین حق جو خدا کے احکام و سنن سے بے خبر ہیں کہتے ہیں "تم خدا کے جس فیصلے کا ذکر کرتے ہو =

تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝ ٦١

بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے تو اس کے بھیجے ہوئے (فرشتے) اسے وفات دے دیتے ہیں اور وہ (ہمارے ٹھیرائے ہوئے احکام کی ٹھیک ٹھیک تعمیل کرتے ہیں۔ اس میں) کسی طرح کا قصور نہیں کرتے ٦١۔

ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۭ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۣ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۝ ٦٢

پھر تمام بندے اللہ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں جو ان کا مالک حقیقی ہے۔ یاد رکھو! حکم اسی کا حکم ہے اور حساب لینے والوں میں اس سے جلد حساب لینے والا کوئی نہیں ٦٢۔

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ ٦٣

(اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہو: وہ کون ہے جو تمہیں بیابانوں اور سمندروں کی اندھیریوں میں نجات دیتا ہے اور جس کی جناب میں کبھی

وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰكُمْ بِالَّیْلِ	اور (دیکھو!) وهی هے جو
وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ	رات کے وقت تم پر موت
ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ فِیْهِ لِیُقْضٰی	طاری کردیتا هے (یعنی سلادیتا
اَجَلٌ مُّسَمًّیۚ ثُمَّ اِلَیْهِ	هے) اور جو کچھ تم نے دن
مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ	(کی حرکت اور هوشیاری)
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ع ٦٠	میں کاوشیں کی تهیں ان سے

ع ۷ ١٣

بے خبر نہیں هے. پھر (جب رات بھر سولیتے هو تو) دن کے وقت تمهیں اٹھا کھڑا کرتا هے، تا که (بدستور اپنی کوششوں میں لگ جاؤ اور زندگی کی) ٹهیرائی میعاد پوری هو جائے. پھر (اس میعاد کے بعد) تم سب خدا کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور جیسے کچھ تمهارے کام رهے هیں اس کی حقیقت وه تمهیں بتادے گا ٦٠.

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ	اور وهی اپنے بندوں پر زور
وَیُرْسِلُ عَلَیْكُمْ حَفَظَةًؕ	اور غلبه رکھنے والا هے اور
حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ	تم پر حفاظت کرنے والی (قوتیں)

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۝ ٦٥	(اے پیغمبر!) کہہ دو" وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر اوپر سے (یعنی فضاء آسمانی سے) کوئی عذاب بھیج دے . یا تمہارے پاؤں تلے سے (یعنی زمین ھی سے) کوئی عذاب اٹھادے ، یا ایسا کرے کہ تم گروہ گروہ ھو کر آپس میں لڑپڑو اور ایک

(گروہ) دوسرے (گروہ) کی شدت کا مزہ چکھے". سو دیکھو! کس طرح ہم گوناگوں طریقوں سے آیتیں بیان کرتے ھیں تاکہ وہ سمجھیں بوجھیں ٦٥ .

---

٦٥ - آیت ٦٥ میں فرمایا " یا ایسا ھو کہ تم گروہ گروہ ھو کر آپس میں لڑپڑو". اس سے معلوم ھوا کہ قرآن کے نزدیک یہ بھی ایک عذاب ھے کہ کوئی امت ایک طریقے پر جمع رھنے کی جگہ مختلف گروہ بندیوں میں بٹ جائے =

آہ وزاری کرتے ہوے اور کبھی (دل ھی دل میں) پوشیدہ دعائیں مانگتے ہو اور کہتے ہو "اگر خدا ہمیں اس مصیبت سے نجات دلا دے تو پھر ہم (کبھی اس کی طرف سے غافل نہ ہوں گے اور) ضرور شکر گزار بندے ہو کر رہیں گے" ٦٣ .

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيكُمْ مِنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تُشْرِكُونَ ۝ ٦٤

(اے پیغمبر !) تم کہو : اللہ ھی ھے جو تمھیں اس بلا سے اور ھر طرح کے دکھ سے نجات دیتا ھے، لیکن اس پر بھی تم ہو کہ اس کے ساتھ شریک ٹھیراتے ہو ٦٤ .

---

٦٣ و ٦٤ - فطرت انسانی کے احوال اور واردات سے استشہاد :

وہ کون ھے جس نے بیابانوں اور سمندروں کی تاریکیوں میں تمھاری رہنمائی کا سامان کر دیا ھے اور جو تمھاری دعائیں سنتا اور تمھاری آہ و زاریوں کو قبول کر لیتا ھے ؟ جب تم مصیبت میں پڑتے ہو تو اسے پکارتے ہو اور کہتے ہو "اگر اس مصیبت سے نجات پا جائیں تو پھر ہم شکر گزار بندوں کی سی زندگی بسر کریں گے" . لیکن جب مصیبت ٹل جاتی ھے تو پھر اسے بھلا دیتے ہیں اور بدستور گمراہیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں .

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى	(انکار وشرارت سے) کاوشیں
يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ	کرتے ہیں تو (تم ان کے ساتھ
وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ	بحث کرنے میں وقت ضائع
فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى	نہ کرو اور) ان سے کنارہ کش
مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ٦٨	ہو جاؤ یہاں تك کہ وہ کسی

دوسری بات میں غور وخوض کرنے لگیں ۔ اور اگر ایسا ہو کہ شیطان تمہیں (یہ بات) بھلا دے (یعنی تم سہو ونسیان میں پڑ کر ان سے بحث و نزاع کرنے لگو) تو چاہیے کہ یاد آجانے کے بعد ایسے گروہ (کی مجلسوں) میں نہ بیٹھو جو ظلم کرنے والے ہیں ٦٨ .

٦٨ - جن لوگوں میں حق کی طلب نہ ہو اور محض اپنی بات کی پچ کرنے کے لیے اور مطالب حق کو رد وکد کا مشغلہ بنانے کے لیے بحث و نزاع کریں تو راست باز انسان کو چاہیے ان سے کنارہ کش ہو جائے، کیوں کہ جدل و نزاع کی راہ ہدایت کی راہ نہیں ہے اور جدل کرنے والے کبھی ہدایت نہیں پاسکتے۔ (دیکھو بقرة : ٢٥٨)

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۭ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۭ۝٦٦

اور (اے پیغمبر!) تیری قوم نے اسے جھٹلایا ہے، حالانکہ وہ حق ہے (یعنی قرآن کو جھٹلایا ہے اور وہ حق ہے تو ضرور ہے کہ اس کا نتیجہ اس کے آگے آئے. بس) تم کہہ دو: (اگر تم جھٹلاتے ہو تو جھٹلاؤ) میں تم پر کچھ نگہبان نہیں ہوں (کہ تمہیں حق کے مان لینے پر مجبور کر دوں) ٦٦.

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۡ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٦٧

ہر خبر کے لیے ایک ٹھیرایا ہوا وقت ہے (کہ اس وقت اس کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے) اور قریب ہے کہ تمہیں معلوم ہو جائے ٦٧.

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا

اور جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں میں

= اور ہر گروہ دوسرے گروہ کو اپنی شدت کا مزہ چکھانے لگے. افسوس کہ مسلمان بھی اسی عذاب میں مبتلا ہوئے.

اَلَّذِیْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْاۚ	ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان اپنی بدعملی
لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ	کی وجہ سے ہلاکت میں چھوڑ
وَّ عَذَابٌ اَلِیْمٌۢ بِمَا كَانُوْا	دیا جائے (کیوں کہ اگر
یَكْفُرُوْنَ ع ٧٠	چھوڑ دیا گیا تو) اللہ کے سوا

٨ ع ١٤

کوئی نہیں جو اس کا مددگار ہوگا یا اس کی شفاعت کر کے اسے بچا لے گا. (بدعملیوں کے) جس قدر بدلے بھی ہو سکتے ہیں اگر وہ سب دے دے تو اس سے نہ لیا جائے (کہ بدعملی کے نتیجے سے کوئی فدیہ نہیں بچا سکتا)۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی بدعملیوں کی وجہ سے ہلاکت میں چھوڑ دیے گئے. ان کے لیے کھولتا ہوا پانی پینے کے لیے ہوگا اور انکار حق کی جزا میں درد ناک عذاب ٧٠.

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	(اے پیغمبر!) ان لوگوں سے
مَا لَا یَنْفَعُنَا وَ لَا یَضُرُّنَا	پوچھو: کیا تم چاہتے ہو ہم
وَ نُرَدُّ عَلٰۤى اَعْقَابِنَا بَعْدَ	خدا کو چھوڑ کر انہیں پکاریں
اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِی	جو (ہماری ہی طرح بے بس

وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ ٦٩

اور جو لوگ پرھیزگاری کی راہ چلنے والے ھیں تو ان پر ایسے لوگوں کے کاموں کی کوئی ذمہ داری نہیں (کہ ان کی فکر میں پڑیں). جو کچھ ان کے ذمے ھے وہ تو یہ ھے کہ خود نصیحت پکڑیں تاکہ (برائیوں سے) بچیں ٦٩ ۔

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ

اور (اے پیغمبر!) جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنا لیا ھے اور دنیا کی زندگی نے انھیں دھوکے میں ڈال رکھا ھے تو ایسے لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور کلام الٰہی کے ذریعے نصیحت کرتے رھو، کہیں

وَ اَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ	نیز ھمیں حکم دیا گیا ھے کہ نماز
وَ اتَّقُوْهُ ؕ وَ هُوَ الَّذِیْٓ اِلَیْهِ	قائم کرو اور (ھر حال میں)
تُحْشَرُوْنَ ۞ ٧٢	خدا (کی نافرمانیوں کے نتائج)

سے ڈرتے رھو اور اسی کی طرف (بالآخر) تم سب اکٹھے لیے جائے جاؤ گے ٧٢ .

وَ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ	اور وھی ھے جس نے آسمانوں
وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَ یَوْمَ	کو اور زمین کو علم وحقیقت
یَقُوْلُ كُنْ فَیَكُوْنُ ؕ	کے ساتھ پیدا کیا (یعنی مصلحت
قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَ لَهُ الْمُلْكُ	و حکمت کے ساتھ بنایا) اور

الثلثہ

= و سرگرداں پھر رھا ھو . کبھی ایك طرف کو دوڑے ، کبھی دوسری طرف کو ، کوئی معین اور یقینی راہ اس کے سامنے نہ ھو .

ایمان اور کفر کی حقیقت سمجھنے کے لیے اس مثال پر غور کرو . جس قدر غور کرتے جاؤ گے حقیقت کی وضاحت بڑھتی جائے گی .

اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِی الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۪ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَ اُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ ۷۱	اور عاجز مخلوق هیں) نه تو همیں فائده پهنچا سکتے هیں نه نقصان ، اور باوجو د یکه خدا همیں (خدا پرستی کی) سیدهی راه دکها چکا هے ، لیکن هم (گم راهی کی طرف) الٹے پاؤں

پهر جائیں اور هماری مثال اس آدمی کی سی هو جائے جسے شیطان نے بیابان میں گم راه کر دیا هو ، حیران و پریشان پهر رها هے اور اس کے ساتهی هیں جو اسے راه کی طرف بلا رهے هیں که تو کدهر کهویا گیا؟ ادهر آ . (اے پیغمبر !) کهه دو : خدا کی هدایت تو وهی "الهدی" هے (یعنی هدایت کی حقیقی راه جو همیشه سے موجود هے) اور همیں حکم دیا گیا هے که تمام جهانوں کے پروردگار کے آگے سر اطاعت جهکا دیں (۲۰۰) ۷۱۰

۷۱ - " مؤمن " وحی و نبوت کی هدایت اور علم و یقین کی روشنی اپنے سامنے رکهتا هے ، اس لیے فلاح و سعادت کی شاه راه سے کبهی نهیں بهٹك سکتا . لیکن منکر حق کے سامنے کوئی روشنی نهیں . اس کی مثال ایسی هے جیسے ایك آدمی بیابان میں کهویا گیا هو اور حیران =

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَ قَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۞ ٧٤	اور (دیکھو!) جب ایسا ہوا تھا کہ ابراہیم نے اپنے باپ آزر (٢٥٦) سے کہا تھا "کیا تم (پتھر کے) بتوں کو معبود مانتے ہو؟ میرے نزدیک تو تم اور تمہاری قوم کھلی گمراہی میں مبتلا ہے" ٧٤.
وَ كَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۞ ٧٥	اور اسی طرح ہم نے ابراہیم کو آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت کے جلوے دکھادیے، تاکہ وہ یقین رکھنے والوں میں سے ہو جائے ٧٥.
فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۞ ٧٦	پھر (دیکھو!) جب ایسا ہوا کہ اس پر رات کی اندھیری چھا گئی تو اس نے (آسمان پر) ایک ستارہ (چمکتا ہوا) دیکھا.

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۭ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝۷۳

(اس کی قدرت کا یہ حال ھے کہ) جس دن وہ کہہ دے ''ھو جا'' تو (جیسا کچھ اس نے چاھا) ویسا ھی ھو جائے. اس کا قول حق ھے (یعنی وہ جو کچھ حکم دیتا ھے علم و حقیقت کے ساتھ دیتا ھے). اور جس دن صور پھونکا جائے گا (اور قیامت کے برپا ھونے کا اعلان ھوگا) تو اس دن اسی کے لیے بادشاھی ھوگی. وہ غیب اور شہادت کا (یعنی جو کچھ تمھارے لیے محسوس ھے اور جو کچھ غیر محسوس) جاننے والا ھے اور وہ حکمت رکھنے والا اور آگاہ ھے ۷۳.

---

۷۳ - آیت ۷۳ میں ''تخلیق بالحق'' کی طرف اشارہ کیا ھے، یعنی کائنات خلقت کی تمام باتیں یقین دلاتی ھیں کہ یہ کارخانہ علم و حکمت کے ساتھ بنایا گیا ھے اور کوئی بنانے والا ھے جو چاھتا تھا کہ ایك منظم، مرتب، کامل اور حسن وخوبی رکھنے والا کارخانہ وجود میں آجائے. (دیکھو آل عمران: ۱۹۰)

جن چیزوں کو ھم اپنے پانچ حاسوں سے محسوس کرسکتے ھیں وہ ھمارے لیے مشہود ھیں، جنھیں محسوس نہیں کرسکتے وہ پوشیدہ ھیں. قرآن ان کے لیے عالم شہادت اور عالم غیب کا لفظ بولتا ھے.

لیکن جب وہ بھی غروب ہو گیا تو اس نے کہا " اے میری قوم ! تم جو کچھ خدا کے ساتھ شریک ٹھیراتے ہو ، میں اس سے بیزار ہوں ۷۸ .

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ج ۷۹

میں نے ہر طرف سے منہ موڑ کر صرف اس ہستی کی طرف اپنا رخ کر لیا ہے جو(کسی کی بنائی ہوئی نہیں ، بلکہ) آسمان اور زمین کی بنانے والی ہے (اور جس کے حکم اور قانون پر آسمان اور زمین کی تمام مخلوقات چل رہی ہیں) اور میں ان میں سے نہیں جو اس کے ساتھ شریک ٹھیرانے والے ہیں " ۷۹ .

---

۷٤ تا ۸۱ - توحید الہی کی حجت جو حضرت ابراهیم (علیہ السلام) پر القا کی گئی اور جو تمام رسولوں کی دعوت رہی ہے .

حضرت ابراهیم کا ظہور ایك ایسے عہد اور ملك میں ہوا جب بابل اور نینوی کی عظیم الشان قومیں اجرام سماویہ کی پرستش میں مبتلا تھیں اور شہر اور میں زہرہ ، چاند اور سورج کے مندر تھے =

اس نے کہا " یہ میرا پروردگار ہے " (کہ سب لوگ اس کی
پرستش کرتے ہیں) . لیکن جب وہ ڈوب گیا تو کہا " نہیں ، میں انہیں
پسند نہیں کرتا جو ڈوب جانے والے ہیں " (یعنی طلوع و غروب
ہوتے رہتے ہیں) ٧٦ .

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا　　پھر جب ایسا ہوا کہ چاند
قَالَ هٰذَا رَبِّیْ فَلَمَّآ اَفَلَ　　چمکتا ہوا نکل آیا تو ابراہیم نے
قَالَ لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ　　کہا " یہ میرا پروردگار ہے ".
لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ　　لیکن جب وہ بھی ڈوب گیا تو کہا
الضَّآلِّیْنَ ۝ ٧٧　　" اگر میرے پروردگار نے
مجھے راہ نہ دکھا دی ہوتی تو میں ضرور اسی گروہ میں سے ہو جاتا
جو سیدھے راستے سے بھٹک گیا ہے ٧٧ .

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ　　پھر جب (صبح ہوئی اور)
هٰذَا رَبِّیْ هٰذَآ اَكْبَرُ فَلَمَّآ　　سورج چمکتا ہوا طلوع ہوا
اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ　　تو ابراہیم نے کہا " یہ میرا
مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ ٧٨　　پروردگار ہے یہ سب سے بڑا ہے "

= پھر پردۂ ظلمت چاک ہوا اور چاند چمکتا ہوا نکل آیا.
وہ بولے "یہ پروردگار ہے" لیکن وہ بھی نہ ٹک سکا اور غروب ہو گیا.

اب صبح ہوئی اور مہر جہاں تاب درخشاں ہو گیا. یہ سب سے بڑا ہے کہ اس سے بڑا اجرام سماویہ میں کوئی نہیں. لیکن دیکھو! یہ بھی تو کسی کے حکم کے آگے جھکا ہوا ہے. اس کی روشنی کو بھی قرار نہیں. پہلے بڑھنے لگی، پھر ڈھلنے لگی، پھر رفتہ رفتہ چھپ گئی.

حضرت ابراہیم نے کہا: نہیں، ان میں سے کوئی بھی پروردگار نہیں ہو سکتا، کیوں کہ سب زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ ہم مختار نہیں مجبور ہیں، حاکم نہیں محکوم ہیں. ہم سے بھی ایک بالاتر ہستی ہے جس نے ہمیں اپنے حکموں اور قاعدوں کے آگے جھکا رکھا ہے. پس وہ جو ان سب سے بالاتر ہے اور ان سب کا بنانے والا ہے، میں صرف اسی کا ہو رہا، میری راہ شرک کرنے والوں کی راہ نہیں.

پھر جب ان کی قوم نے رد و کد کی تو انہوں نے کہا "تم مجھے اپنے معبودان باطل سے نہ ڈراؤ. دیکھو! ہم دو فریق ہیں: ایک میں ہوں کہ انہیں نہیں مانتا =

= جہاں صبح و شام پرستاری کے لیے لوگ جمع ہوا کرتے تھے۔

لیکن حضرت ابراهیم کے قلب سلیم پر خدا پرستی کی صداقت کھول دی گئی۔ خدا نے ان پر اپنی بادشاهت اور کارفرمائی کے جلوے کچھ اس طرح روشن کر دیے کہ جهل و غفلت کا کوئی پردہ بھی ان کی معرفت میں حائل نہ ہو سکا۔

یہ حقیقت جب ان پر کھولی گئی تو علم و بصیرت کی کونسی حجت تھی جس نے ان کی رہ نمائی کی؟ قرآن نے ایک ایسے پیرایۂ بیان میں جو اس کی عجیب و غریب بلاغت کا مظهر ھے، یہاں اس کا مرقع همارے سامنے کھینچ دیا ھے۔

جب شام ہوئی تو زهرہ نمودار ہوئی اور اپنی ساری درخشانیوں کے ساتھ پردۂ شب سے جھانکنے لگی۔ حضرت ابراهیم نے اپنی قوم کا عقیدہ نقل کرتے ہوئے کہا "یہ چمکتا ہوا ستارہ میرا پروردگار ھے، کیوں کہ اسی کی مورتی کی پوجا کی جاتی ھے"۔ لیکن جب کچھ دیر کے بعد وہ ڈوب گیا تو انہوں نے کہا "جو هستیاں ڈوب جانے والی اور چھپ جانے والی هیں، میں ان کا پرستار نہیں" کیوں کہ جو ھستی اپنے طلوع و غروب میں کسی ٹھیرائے ہوئے قاعدے و حکم کی پابند ہوئی تو وہ پروردہ ہوئی، پروردگار نہیں ہو سکتی۔ =

شریک ٹھیرا لیا ھے ، میں ان سے نہیں ڈرتا . میں جانتا ھوں کہ جب تک میرا پروردگار مجھے نقصان پہنچانا نہ چاھے ، مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا . میرا پروردگار اپنے علم سے تمام چیزوں کا احاطہ کیے ھوے ھے(٢٥٧). پھر کیا تم (حقیقت کی اتنی وضاحت پر بھی) نصیحت نہیں پکڑتے ٨٠ .

وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ	اور (دیکھو!) میں ان ھستیوں
وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ	سے کیوں ڈروں جنھیں تم نے
بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ	خدا کا شریک ٹھیرا لیا ھے ،
سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ	جب کہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے
اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ	کہ خدا کے ساتھ دوسروں کو
تَعْلَمُوْنَ ۘ م ٨١	شریک ٹھیراؤ جس کے لیے کوئی

وقف لازم

سند اور دلیل تم پر نہیں اتری ؟ بتلاؤ ! ھم دونوں فریقوں میں سے کس کی راہ امن کی راہ ھوئی ، اگر تم علم و بصیرت رکھتے ھو ؟ ٨١

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا	جن لوگوں نے خدا کو مانا
اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ	اور اپنے ماننے کو ظلم سے (یعنی

وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْــًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۸۰

اور (پھر) ابراھیم سے اس کی قوم نے رد وکد کی. ابراھیم نے کہا: کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں رد وکد کرتے ھو، حالانکہ اس نے مجھے راہ حق دکھادی ھے (اور میں حق کی معرفت کے بعد جہل اور گمراھی اختیار کرنے والا نہیں. باقی رھی یہ بات کہ تم مجھے اپنے معبودان باطل کا ڈر دکھاتے ھو تو یاد رکھو!) جنھیں تم نے خدا کا

= جن کے ماننے کے لیے کوئی دلیل اور روشنی موجود نہیں.
ایک تم ھو کہ ان سب کی پرستاری کرتے ھو جن کی پرستاری کے لیے کوئی دلیل و روشنی موجود نہیں. بتلاؤ! دونوں فریقوں میں سے کس کی راہ امن کی راہ ھوئی؟

یہ حقیقت کہ پرستش اسی کی کرنی چاھیے جس کی پرستش کے لیے علم و بصیرت کی شہادت موجود ھو، اور بنیاد اس معاملے کی علم و حقیقت ھے نہ کہ رسم و تقلید، وہ حجت بالغہ ھے جو اللہ نے حضرت ابراھیم کے قلب پر کھول دی تھی. یہی بنیادی صداقت ھے جس سے خدا پرستی کی راہ کی تمام روشنیاں ظہور میں آئیں.

ایوب، یوسف، موسیٰ، هارون کو بهی (یہی راہ دکهائی). هم اسی طرح نیك کرداروں کو (ان کی نیك کرداری کا) بدلا دیتے هیں ٨٤.

وَ زَكَرِيَّا وَ يَحْيٰى وَ عِيْسٰى وَ اِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۙ ٨٥

اور زکریا، یحیٰ، عیسیٰ اور الیاس کو، کہ یہ سب نیك انسانوں میں سے تھے ـ ٨٥.

وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ الْيَسَعَ وَ يُوْنُسَ وَ لُوْطًا ؕ وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۙ ٨٦

اور نیز اسماعیل، الیسع، یونس اور لوط کو، کہ ان سب کو هم نے دنیا والوں پر برتری دی تهی ٨٦.

وَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَ اِخْوَانِهِمْ ۚ وَ اجْتَبَيْنٰهُمْ وَ هَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۞ ٨٧

اور ان کے آبا و اجداد اور ان کی نسل اور ان کے بهائی بندوں میں سے بهی کتنوں هی کو (هم نے اسی راہ پر چلایا). ان سب کو هم نے برگزیدہ کیا تها اور (فلاح و سعادت کی) سیدهی راہ ان پر کهول دی تهی ٨٧.

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ

یہ الله کی هدایت هے، اپنے

۹ ع ۱۵

الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۸۲ شرک سے) آلودہ نہیں کیا تو انہیں کے لیے امن ہے اور وہی ٹھیک راستے پر ہوے ۸۲ .

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۸۳

اور (دیکھو!) یہ ہماری حجت ہے جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم پر دی تھی . ہم جس کے مرتبے بلند کرنا چاہتے ہیں (اسے علم و دلیل کا عرفان دے کر) بلند کر دیتے ہیں . اور یقینا تمہارا پروردگار حکمت دینے والا ، علم عطا کرنے والا ہے ۸۳ .

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۸٤

اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور (اسحاق کا بیٹا) یعقوب دیا . ہم نے ان سب کو سیدھی راہ دکھائی اور ابراہیم سے پہلے نوح کو دکھا چکے تھے . اور ابراہیم کی نسل میں سے داود ، سلیمان ،

لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۹۰ع

پس تم بھی انھیں کی راہ کی پیروی کرو . تم کہہ دو: میں اس (رہ نمائی) پر تم سے کوئی بدلا نہیں مانگتا . یہ اس کے سوا کچھ نہیں ھے کہ تمام دنیا کے لیے نصیحت ھے (اور جب نصیحت ھے تو تم مجھے کتنا ھی دکھ دو ، میں ادائے فرض سے باز آنے والا نہیں (۲۵۹) ۹۰ .

۱۰ ع ۱٦

وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ مَنْ

اور (دیکھو!) جب ان لوگوں نے کہا "خدا نے کسی انسان پر کوئی چیز نہیں اتاری ھے" (یعنی

۸۸ تا ۹۰ - حضرت ابراھیم (علیہ السلام) اور ان کی نسل کی یہ تمام شخصیتیں جن کا ذکر کیا گیا ، دین حق پر کہ توحید کی راہ ھے ، کاربند ھوے اور خدا نے انھیں کتاب و نبوت کی برگزیدگی کے لیے چن لیا . پس اے پیغمبر! تم بھی انھیں کے نقش قدم پر چلو . عن قریب خدا ایك گروہ سچے مؤمنوں کا پیدا کردے گا جو اس راہ کی پیروی و حفاظت اپنے ذمہ لے لے گا اور انکار کرنے کی جگہ سچائی کا شناسا ھوگا . چنانچہ مہاجرین و انصار کا گروہ پیدا ھوگیا جس نے اس راہ کی حفاظت اپنے ذمہ لے لی .

مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ۸۸

بندوں میں سے جسے چاھے، اس کی روشنی دکھا دے۔ اور اگر یہ لوگ (توحید کی راہ چھوڑ کر) شرک کرتے تو (۲۵۸) ان کا سارا کیا دھرا اکارت جاتا ۸۸.

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ۝ ۸۹

(اے پیغمبر!) یہ وہ لوگ ھیں جنھیں ھم نے کتاب اور حکومت اور نبوت (کی نعمت) عطا فرمائی. پھر اگر یہ (مشرکین عرب) اس نعمت سے انکار کرتے ھیں تو (انکار کریں، ان کے انکار سے کچھ بگڑنے والا نہیں) ھم نے اس کی (پیروی و حفاظت) ایك ایسے گروہ کے حوالے کر دی ھے جو (ان لوگوں کی طرح) سچائی سے انکار کرنے والا نہیں ھے (بلکہ اس کا قدر شناس ھے) ۸۹ .

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ

(اے پیغمبر!) یہ وہ لوگ ھیں جنھیں خدا نے راہ حق دکھادی،

وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ	کی طرح) نازل کی، برکت والی
حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ	اور جو (کتاب) اس سے پہلے
بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ	(نازل ہوچکی) ہے اس کی
عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۞ ٩٢	تصدیق کرنے والی ۔ اور

(اس لیے نازل کی) تاکہ تم ام القرٰی (یعنی شہر مکہ) کے باشندوں کو اور ان کو جو اس کے چاروں طرف بستے ہیں (گمراہیوں کے نتیجوں سے) متنبہ کرو ۔ سو جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں، وہ اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور (ایمان لانے کے بعد ایسے ہوگئے ہیں کہ) اپنی نمازوں کی نگہداشت سے غافل نہیں ہوتے ٩٢ ۔

---

٩١ و ٩٢ - یہاں ان لوگوں کا رد کیا ہے جو وحی و کتاب کے نزول پر تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے: خدا کی طرف سے کوئی کتاب کسی انسان پر نازل نہیں ہوسکتی، یہ محض دعوٰی ہی دعوٰی ہے ۔

منکرین تنزیل میں دو طرح کے لوگ تھے: پہلا گروہ علماء اہل کتاب کا تھا ۔ یہ لوگ اگرچہ وحی و تنزیل کے منکر نہ تھے، لیکن تعصب اور نفسانیت کی وجہ سے نزول قرآن پر اظہار تعجب کرتے اور کہتے " خدا کا کلام کبھی =

اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ	وحی و تنزیل سے انکار کیا) تو
بِهٖ مُوْسٰی نُوْرًا وَّ هُدًی لِّلنَّاسِ	خدا کی خدائی کا جو اندازہ کرنا
تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَهَا	چاهیے، وہ انهوں نے نہیں کیا .
وَ تُخْفُوْنَ كَثِیْرًا ۚ وَ عُلِّمْتُمْ	(اے پیغمبر!) تم کهو : (اگر ایسا
مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَ لَآ	هی هے تو) کس نے وہ کتاب
اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ	اتاری جسے موسٰی لایا تها ، (وہ
فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ ۝ ۹۱	کتاب) جو لوگوں کے لیے

روشنی اور هدایت هے اور جسے تم اوراق کا مجموعه بنا کر لوگوں کو دکهاتے هو اور (اس کے مطالب واحکام میں سے) بہت سی باتیں پوشیدہ رکهتے هو . نیز (جس کتاب کے ذریعے) تمهیں وہ وہ باتیں سکهائی گئیں جو پہلے نه تو تم جانتے تهے ، نه تمهارے باپ دادا جانتے تهے . (اے پیغمبر!) تم کهو "اللہ نے" اور پهر انهیں ان کی کاوشوں (اور کج بحثیوں) میں چهوڑ دو که (اس بات کا کوئی معقول جواب نه پا کر اپنی هرزہ سرائیوں میں) کهیلتے رهیں ۹۱ .

وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ	اور (دیکهو!) یه (قرآن) کتاب
مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ	هے جسے هم نے (تورات

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی	اور اس سے بڑھ کر ظالم
عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ	کرنے والا کون ھے جو خدا پر
اِلَیَّ وَ لَمْ یُوْحَ اِلَیْہِ شَیْءٌ	جھوٹ بول کر افترا کرے یا کہے
وَّ مَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ	"مجھ پر وحی کی گئی ھے"
مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ ؕ وَ لَوْ تَرٰٓی اِذِ	اور حقیقت میں اس پر کوئی
الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ	وحی نہیں آئی . اور اس سے
وَ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْھِمْ ج	بھی جو (خدا کی وحی کا مقابلہ
اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَکُمْ ؕ اَلْیَوْمَ	کرے اور) کہے "میں بھی
تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْھُوْنِ بِمَا	ایسی ھی بات اتار دکھاؤں گا
کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ	جیسی خدا نے اتاری ھے"؟ اور
غَیْرَ الْحَقِّ وَ کُنْتُمْ عَنْ	(اے پیغمبر!) تم تعجب کرو اگر
اٰیٰتِہٖ تَسْتَکْبِرُوْنَ ۝ ٩٣	ظالموں کو اس حالت میں دیکھو

جب وہ جاں کنی کی بے ھوشیوں میں (بے دم) پڑے ھوں گے اور فرشتے (ان کی جان نکالنے کے لیے) ھاتھ بڑھائے ھوں گے

= اس طرح نازل نہیں ہو سکتا"۔ چوں کہ عرب میں یہی لوگ پڑھے لکھے اور با خبر سمجھے جاتے تھے، اس لیے مشرک بھی ان کی باتوں سے حجت پکڑتے۔

دوسرا گروہ منکرین وحی و نبوت کا تھا۔

پس یہاں پہلے علماء اھل کتاب کو الزامی جواب دیا ھے۔ اگر خدا اپنا کلام نازل نہیں کرتا تو حضرت موسیٰ پر کس نے تورات نازل کی تھی جسے اوراق و صحائف میں لکھتے رہتے ہو اور جس کی صورت لوگوں پر ظاھر کرتے ہو، لیکن جس کے احکام ھواء نفس سے چھپاتے ہو۔

پھر فرمایا: یہ کلام حق جو نازل ھوا ھے، باشندگان مکہ کو برائیوں سے روکتا ھے، نیکیوں کی دعوت دیتا ھے اور اپنی دعوت سے اس نے ایک ایسی جماعت پیدا کر دی ھے جو عبادت الٰہی میں ثابت قدم ھے۔ کیا ممکن ھے کہ جو انسان ایک ایسے مبارک کلام کا حامل ہو وہ اللہ پر افترا کرنے والا ہو، جس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی گنہ گاری کا کام نہیں ہو سکتا۔

اس کے بعد آیت (۹۵) سے (۹۹) تک منکرین تنزیل کو حقیقی جواب دیا گیا ھے۔

باطل کے) سارے رشتے ٹوٹ گئے ، جو کچھ تم زعم رکھتے تھے سب کے سب تم سے کھوئے گئے ۹۴ .

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَ النَّوٰی ؕ يُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ مُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ ۹۵

(دیکھو!) یہ اللہ ھی کی کارفرمائی ھے کہ وہ (بیج کے) دانے اور کٹھلی کو (جو زمین میں ڈال دی جاتی ھے یا خود بخود گر جاتی ھے) شق کر دیتا ھے (اور ایك خشك دانے سے زندہ اور پھلنے پھولنے والا درخت پیدا ھو جاتا ھے). وہ زندے کو مردے سے نکالتا ھے اور وھی ھے جو مردے کو زندے سے نکالنے والا ھے. وھی (پروردگار حکیم) خدا ھے ، پھر (افسوس تمھاری سمجھ پر !) تم کدھر کو بہکے چلے جا رھے ھو؟ ۹۵ .

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَ جَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ ۹۶

رات کا پردہ چاك کر کے صبح نمودار کرنے والا (اور رات کی اندھیری کو دن کے اجالے میں بدل دینے والا)، اس نے

کہ "اپنی جانیں (اپنے جسم سے) نکال باهر کرو. آج کا دن وہ دن ھے کہ جو کچھ تم خدا پر تہمتیں باندھتے تھے اور اس کی آیتوں کی تصدیق سے گھمنڈ کرتے تھے. اس کی پاداش میں تمھیں رسوا کرنے والا عذاب دیا جائے" ۹۳.

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی	اور (پھر خدا فرمائے گا)
كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ	"دیکھو! بالآخر تم ھمارے حضور
وَّ تَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ	اکیلی جان آ گئے، جس طرح
وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ج وَ مَا نَرٰی	تمھیں پہلی مرتبہ اکیلا پیدا کیا گیا
مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِیْنَ	تھا، اور جو کچھ (ساز و سامان)
زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِیْكُمْ	تمھیں (دنیا میں) دیا تھا، وہ
شُرَكٰٓؤُا ط لَقَدْ تَّقَطَّعَ	سب اپنے پیچھے چھوڑ آئے.
بَیْنَكُمْ وَ ضَلَّ عَنْكُمْ	(آج) ھم تمھارے ساتھ ان
مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ع ۹۴	ھستیوں کو نہیں دیکھتے جنھیں

ع ۱۱ ۱۷

تم نے شفاعت کا وسیلہ سمجھا تھا اور جن کی نسبت تمھارا زعم تھا کہ تمھارے کاموں میں وہ خدا کے شریك ھیں. تمھارے (اعتماد

شکم مادر) اور سپردگی کا مقام ہے (یعنی مرنے کی جگہ) .
بلا شبہ جو لوگ بات کی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہیں ، ان کے
لیے ہم نے اپنی نشانیاں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں ۹۸ .

وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ	اور (دیکھو !) وہی ہے جو
مَآءً ج فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ	آسمان سے (یعنی بلندی سے) پانی
كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ	برساتا ہے ، پھر اس سے ہر طرح
خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا	کی روئیدگی پیدا کرتا ہے ،
مُّتَرَاكِبًا ج وَمِنَ النَّخْلِ	پھر روئیدگی سے ہری ہری
مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ	ٹہنیاں نکل آتی ہیں اور ٹہنیوں
وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ	سے دانے نمودار ہو جاتے ہیں ،
وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ	ایک دانے سے دوسرا دانہ ملا ہوا .
مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ط	اور (اسی طرح) کھجور کے
اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ	درخت سے (بھی پھل پیدا
وَيَنْعِهٖ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ	ہو جاتے ہیں) جس کی شاخوں

رات کو (تمھارے لیے) راحت و سکون کا سامان بنادیا اور سورج اور چاند (کے طلوع و غروب کا ایسا ڈھنگ رکھا کہ) حساب کا معیار بن گئے (ممکن نہیں ایک پل کے لیے بھی کمی بیشی ھو جائے). یہ اس کا ٹھیرایا ھوا اندازہ ھے جو سب پر غالب ھے اور علم رکھنے والا ھے ۹٦ .

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ	اور وھی ھے جس نے تمھارے
النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِیْ	لیے ستارے بنا دیے کہ بیابانوں
ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ	اور سمندروں کی اندھیریوں
قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ	میں ان کی علامتوں سے راہ پالو.
یَّعْلَمُوْنَ ۝۹۷	بلا شبہ ھم نے ان لوگوں

کے لیے جو جاننے والے ھیں اپنی (ربوبیت و رحمت کی) نشانیاں کھول کھول کے بیان کر دی ھیں ۹۷ .

وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ	اور (پھر دیکھو!) وھی ھے
نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ	جس نے تمھیں اکیلی جان سے
وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا	نشو و نما دی، پھر تمھارے لیے
الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّفْقَهُوْنَ ۝۹۸	قرار پانے کی جگہ ھے (یعنی

= کا سر و سامان مہیا کر دیا اور کارخانۂ خلقت کی کوئی چیز نہیں جو فیضان و افادہ نہ رکھتی ہو، کیسے ممکن تھا کہ تمہارے جسم کی غذایت و پرورش کے لیے تو سب کچھ کر دیتا، مگر تمہاری روح کی هدایت و پرورش کے لیے کچھ بھی نہ کرتا؟

روح کی هدایت و پرورش کا یہی سر و سامان ہے جو وحی و تنزیل کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے. اگر تم کہتے ہو کہ ایسا ہونا ضروری نہیں تو یقیناً تم نے خدا کی صنعتوں اور کاموں کو جاننے اور سمجھنے کی کوشش نہیں کی اور اسے اس منزلت سے گرا دینا چاہا جس کی تمام کائنات ہستی شہادت دے رہی ہے.

وہ جو زمین کی موت کو زندگی سے بدل دیتا ہے، کیا تمہاری روح کی موت کو زندگی سے نہیں بدل دے گا؟ جو ستاروں کی روشن علامتوں سے بیابانوں اور سمندروں میں تمہاری رہنمائی کرتا ہے، کیا تمہاری روح کو چھوڑ دے گا کہ بھٹکتی رہے اور اس کی رہنمائی کے لیے کوئی روشنی نہ ہو؟ تم اس بات پر تو کبھی متعجب نہیں ہوتے کہ کھیت لہلہا رہے ہیں اور آسمان سے باران رحمت برس رہی ہے، پھر اس پر کیوں متعجب ہوتے ہو کہ انسان کی روحانی پرورش کے لیے سامان زندگی مہیا ہے اور خدا کی وحی نازل ہو رہی ہے؟ افسوس تم پر! تم نے ایسا سمجھ کر خدا کی رحمت و ربوبیت کی بڑی ہی ناقدری کی.

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۹۹﴾ میں کچھے جھکے پڑتے ھیں اور (اسی طرح) انگور، زیتون اور انار کے باغ پیدا کیے، صورت شکل میں ایك دوسرے سے ملتے جلتے اور ایك دوسرے سے الگ الگ۔ ان کے پھلوں کو دیکھو جب درخت پھل لاتا ھے (کہ کیسے عجیب و غریب طریقے سے ٹھنیوں اور جڑوں میں سے نکلتے ھیں اور پھر ایك مقررہ انتظام کے ساتھ درجہ بدرجہ بڑھتے اور پختگی سے قریب ھوتے جاتے ھیں؟) اور پھر ان کے پکنے کو دیکھو (کہ پکنے کے بعد اپنے جرم، اپنی رنگت، اپنی خوشبو اور اپنے مزے میں کیسی عجیب نوعیت پیدا کرلیتے ھیں؟) بلاشبہ جو لوگ یقین رکھتے ھیں، ان کے لیے اس بات میں (ربوبیت الٰہی کی) بڑی ھی نشانیاں ھیں ۹۹۔

---

۹۵ تا ۹۹ - منکرین وحی و تنزیل کا حقیقی جواب:
ان کا انکار نقل کرتے ھوے آیت (۹۱) میں فرمایا تھا "خدا کی خدائی کا جو اندازہ کرنا چاھیے تھا انھوں نے نہیں کیا" یعنی خدا کے صفات و اعمال کی انھیں معرفت ھوتی تو کبھی ایسا خیال نہ کرتے۔ یہ مجمل جواب تھا، اب یہاں اس کی تشریح کردی ھے:

جس پروردگار عالم کی ربوبیت و رحمت کا یہ حال ھے کہ اس نے تمھاری زندگی و معیشت کے لیے ھرطرح =

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۱۰۲

یہی خدا تمہارا پروردگار ہے، کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی، تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا. سو دیکھو! اسی کی بندگی کرو، ہر چیز اسی کے حوالے ہے (۲۰۶) ۱۰۲.

۱۰۰ تا ۱۰۲ - پچھلی آیتوں میں ایک طرف تو منکرین وحی و تنزیل کو جواب دیا ہے، دوسری طرف کارخانۂ ہستی کے "نظام ربوبیت" سے خدائے واحد کی ہستی پر استدلال کیا ہے اور یہ قرآن کا عام اسلوب بیان ہے. "نظام ربوبیت" سے مقصود یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں تمام کائنات خلقت ہماری پرورش و کارسازی میں سرگرم ہے اور اس کی تمام باتیں کچھ اس طرح کی واقع ہوئی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کسی نے بڑی ہی حکمت اور دقیقہ سنجی کے ساتھ ہماری ہر طرح کی احتیاجات پرورش کا اندازہ کر لیا اور اس کے لیے ایک پورا کارخانہ جاری کر دیا ہے.

قرآن کہتا ہے" اگر ایک پروردگار ہستی موجود نہیں تو پھر وہ کون ہے جس نے ربوبیت کا یہ پورا نظام قائم

وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ	اور (دیکھو!) ان لوگوں نے
وَ خَلَقَهُمْ وَ خَرَقُوْا لَهٗ	خدا کے ساتھ جنوں کو (طاقت
بَنِيْنَ وَ بَنٰتٍۭ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ	و تصرف میں) شریک ٹھیرالیا
سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ع ۱۰۰	ہے، حالانکہ (یہ مانتے ہیں کہ

۱۲ ع ۱۸

تمام مخلوقات کی طرح) انہیں بھی خدا ھی نے پیدا کیا ھے. اور انھوں نے بغیر اس کے کہ علم کی کوئی روشنی اپنے سامنے رکھتے ہوں، خدا کے لیے بیٹے اور بیٹیاں بھی تراش لی ھیں. خدا کی پاکی ھو! اس کی ذات تو ان تمام باتوں سے پاك اور بلند ھے جو یہ اس کی نسبت بیان کرتے ھیں ۱۰۰.

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ	وہ آسمانوں کا اور زمین کا
اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّ لَمْ	موجد ھے (یعنی بغیر کسی سابق
تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَ خَلَقَ	مثال کے محض اپنے علم و قدرت
كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ	سے بنانے والا ھے). یہ کیسے
عَلِيْمٌ ۱۰۱	ھو سکتا ھے کہ کوئی اس کا بیٹا

ھو جب کہ کوئی اس کی بیوی نہیں؟ اسی نے تمام چیزیں پیدا کیں اور وہ ھر چیز کا علم رکھنے والا ھے ۱۰۱.

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ ١٠٤

(دیکھو!) تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس علم و دلیل کی روشنیاں آ چکی ہیں (جہل و نادانی کا اب کوئی عذر باقی نہیں رہا). پس اب جو کوئی دیکھے اور سمجھے تو (اس کا فائدہ) خود اسی کے لیے ہے اور جو کوئی اپنی آنکھوں سے کام نہ لے اور) اندھا ہو جائے تو اس کا وبال اسی کے سر آئے گا. اور (اے پیغمبر! تم کہہ دو) "میں تم پر کچھ پاسبان نہیں ہوں (کہ جبرا تمہاری آنکھیں کھول دوں") ١٠٤.

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ ١٠٥

اور (دیکھو!) اسی طرح ہم گوناگوں طریقوں سے آیتیں بیان کرتے ہیں (تاکہ حجت تمام ہو جائے) اور تاکہ وہ بول اٹھیں "تم نے (بیان حق میں کوئی کمی نہیں کی، سب کچھ) پڑھ سنایا". نیز اس لیے کہ جو لوگ جاننے والے ہیں ان کے لیے (دلائل حق) روشن کر دیں ١٠٥.

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ

(اے پیغمبر!) تمہارے پروردگار

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ز وَهُوَ	اسے نگاهیں نہیں پاسکتیں، لیکن
يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ج وَهُوَ	وه تمام نگاهوں کو پا رها هے.
اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۞ ۱۰۳	وه بڑا هی باریك بیں اور آگاه هے ۱۰۳.

= کر رکھا هے''؟

وه توحید پر بھی اسی سے استدلال کرتا هے. تم نے خدا کو چھوڑ کر جن هستیوں کو معبود بنا رکھا هے، ان میں سے کون هے جسے اس کارخانۂ ربوبیت کے بنانے یا چلانے میں کچھ بھی دخل هو؟

قرآن کا یه استدلال ''برهان ربوبیت'' کا استدلال هے.

آیت (۱۰۰) میں مشرکین عرب کے مشرکانه عقائد کا رد کیا هے. یه لوگ جنوں کی نسبت طرح طرح کے توهم پرستانه خیالات رکھتے تھے اور سمجھتے تھے وه جس انسان کو چاهیں ما فوق فطرت طریقے پر نقصان پهنچادیں، جسے چاهیں عجیب عجیب طاقتیں دے دیں. نیز ان کا خیال تھا که پاك روحیں یعنی فرشتے خدا کے بیٹے اور بیٹیاں هیں اور وه کارخانۂ عالم میں طرح طرح کے تصرفات کرسکتے هیں.

= دنیا میں اختلاف فکر و عمل ناگزیر ھے اور تم تمام انسانوں کو ایك فکر و راے کا نہیں بنا دے سکتے . پس جس بات کو تم حق سمجھتے ھو اس کی دعوت دو، لیکن اس کی کد نہ کرو کہ سب لوگ تمھاری بات ضرور ھی مان لیں . جن کی سمجھ میں آئے گی مانیں گے ، جن کی سمجھ میں نہیں آئے گی نہیں مانیں گے . تم لوگوں پر پاسبان نہیں بنادیے گئے ھو کہ ان کے ھر فکر و عمل کی پاسبانی کرو ، نہ تم میں سے کسی پر اس کی ذمہ داری ھے کہ دوسرے کو ضرور ھی نیك بنا دے .

اگر خدا چاھتا تو انسان کو بھی حیوانات کی طرح بنا دیتا کہ سب اپنی حالت میں ایك ھی طرح کے ھوتے ، لیکن تم دیکھ رھے ھو کہ اس نے ایسا نہیں چاھا . اس نے انسان کی طبیعت ھی ایسی بنائی کہ ھر گروہ اپنی اپنی سمجھ ، اپنی اپنی راے اور اپنی اپنی پسند رکھتا ھے اور ھر گروہ کی نظر میں وھی کام اچھا ھے جو وہ کر رھا ھے . تمھاری نظروں میں اس کی راہ کتنی ھی بری ھو ، لیکن اس کی نظروں میں تو ویسی ھی اچھی ھے جیسی تمھاری نظروں میں تمھاری راہ . پس ضروری ھے کہ اس بارے میں برداشت اور رواداری سے کام لو .

رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ [١٠٦]

کی طرف سے جو کچھ تم پر وحی کی گئی ہے، تم اس کی پیروی کرو کہ کوئی معبود نہیں ہے مگر صرف اسی کی ذات، اور مشرکوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو [١٠٦].

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۚ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ [١٠٧]

اور اگر اللہ چاہتا تو (اس کی قدرت رکھتا تھا کہ انسان کو اس طرح کا بنا دیتا کہ سب ایک ہی راہ چلنے والے ہوتے اور) یہ لوگ شرک نہ کرتے (لیکن تم دیکھ رہے ہو کہ اس کی مشیت کا یہی فیصلہ ہوا کہ ہر انسان اپنی اپنی سمجھ اور اپنی اپنی راہ رکھے. پس تم جو کچھ کر سکتے ہو یہی ہے کہ سچائی کی راہ دکھا دو، انہیں جبرا اپنی راہ پر چلا نہیں سکتے). ہم نے تمہیں نہ تو ان پر پاسبان بنایا ہے (کہ ان کی رائے اور عمل کی نگہبانی کرو) نہ تمہارے حوالے ان کی ذمہ داری ہے (کہ ان کے نہ ماننے کے لیے اپنے کو ذمہ دار سمجھو) [١٠٧].

---

١٠٧ - یہاں اس حقیقت کی طرف توجہ دلائی ہے کہ =

وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ	اور یہ (منکرین حق) خدا کی
اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ	سخت قسمیں کھا کر کہتے ہیں
اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ	"اگر کوئی نشانی ان کے سامنے
اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ مَا	آجائے تو وہ ضرور اس پر
يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ	ایمان لے آئیں گے". (اے پیغمبر!)
لَا يُؤْمِنُوْنَ ۱۰۹	تم کہہ دو" نشانیاں تو اللہ ہی

کے پاس ہیں (کسی بندے کے اختیار میں نہیں")۔ اور (مسلمانو!) تمھیں (ان لوگوں کا حال) کیا معلوم؟ اگر نشانیاں آ بھی جائیں جب بھی یہ یقین کرنے والے نہیں ۱۰۹ ۔

وَ نُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ	ہم ان کے دلوں کو اور آنکھوں
وَ اَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ	کو الٹ دیں (یعنی ہمارے
يُؤْمِنُوْا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ	ٹھیرائے ہوئے قانون کے بموجب
وَّ نَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ	ان کی سمجھ اور ان کی نظر
يَعْمَهُوْنَ ع ۱۱۰	کام نہ دے، یہ نشانیاں دیکھ کر

۱۳
ع
۱۹

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا ۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ص ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞ ۱۰۸

اور (مسلمانو !) جو لوگ خدا کے سوا دوسری ھستیوں کو پکارتے ھیں تم ان کے معبودوں کو گالیاں نه دو که پھر وہ بھی حد سے متجاوز ھوکر بے سمجھے بوجھے خدا کو برا بھلا کہنے لگیں . ھم نے اسی طرح ھر قوم کے لیے اس کے کاموں کو خوش نما بنادیا (که ھر قوم اپنی راہ رکھتی ھے اور اپنی ھی راہ اسے اچھی دکھائی دیتی ھے). پھر بالآخر سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹنا ھے ، اس وقت وہ ان سب پر ان کے کاموں کی حقیقت کھول دے گا جو وہ (دنیا میں) کرتے رھے ھیں ۱۰۸ .

۱۰۸ – اس کے بعد فرمایا جو لوگ شرك و بت پرستی میں مبتلا ھیں تم انھیں دعوت حق دو ، مگر برا بھلا نه کھو . اگر تم ان کے بتوں کو برا بھلا کھوگے تو وہ بھی خدا کو برا بھلا کھیں گے . نتیجه یه نکلے گا که تم انھیں گالیاں دوگے ، وہ تمھیں دیں گے . طلب حق کی بات نھیں رھے گی ، آپس میں گالی گلوچ کرنا ھوگا .

غُرُورًا ؕ وَلَوْشَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝ ١١٢

کو دشمن ٹھیرا دیا جو آپس میں ایك دوسرے کو دکھاوے کی خوش نما باتیں سکھاتے تا کہ لوگوں کو فریب دیں ۔ اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو (یقیناً ایسا کرسکتا تھا کہ) وہ دشمنی نہ کرتے ، (مگر اس کی حکمت کا فیصلہ یہی ہوا کہ یہاں روشنی کے ساتھ تاریکی اور حق کے ساتھ باطل بھی اپنی نمود رکھے). پس (ان کی مخالفت سے دل گرفتہ نہ ہو اور) انھیں ان کی افترا پردازیوں میں چھوڑ دو ۱۱۲ .

وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۝ ١١٣

اور (خدا کے نبیوں کے یہ دشمن اس طرح کی باتیں اس لیے سکھاتے ہیں) تا کہ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کے دل (پر فریب باتیں سن کر) ان کی طرف جھك پڑیں اور ان کی باتیں پسند کریں اور جیسی کچھ بدکرداریاں وہ خود کرتے رہتے ہیں ویسی ہی وہ بھی کرنے لگیں ۱۱۳ .

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِىْ حَكَمًا

(اے پیغمبر ! ان لوگوں سے

بھی اسی طرح انکار کیے جائیں) جس طرح پہلی دفعہ قرآن سے انکار کیا اور ھم انھیں چھوڑ دیں کہ اپنی سرکشیوں میں بھٹکتے رھیں ۱۱۰ ۔

الجزء الثامن

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ۱۱۱

اور (یقین کرو !) اگر ھم ان پر فرشتے اتار دیتے اور (قبروں سے) مردے (اٹھ کر) ان سے باتیں کرنے لگتے اور جتنی چیزیں بھی (دنیا میں) ھیں سب ان کے سامنے لا کھڑی کرتے جب بھی یہ ایسا کرنے والے نہیں کہ ایمان لے آئیں ، الا یہ کہ اللہ ھی کی مشیت ھو (۲٦۱) لیکن ان میں اکثر ایسے ھیں جو (یہ حقیقت) نہیں جانتے ۱۱۱ ۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ

اور (اے پیغمبر!) اسی طرح ھم نے ھر نبی کے لیے (جب اس کی دعوت کا ظہور ھوا) انسانوں اور جنوں میں سے شیطانوں

ہو گئی ۔ اس کی باتوں کا (یعنی اس کے قانون کا) کوئی بدلنے والا نہیں ۔ وہ (سب کچھ) سننے والا ، (سب کچھ) جاننے والا ہے ۱۱۵ ۔

وَ اِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۞ ۱۱۶

اور (اے پیغمبر!) اگر تم ان لوگوں کا کہا مانو جو آج روے زمین میں سب سے زیادہ ہیں تو وہ تمہیں خدا کی راہ سے بھٹکا دیں (کیونکہ وہ سب کے سب بھٹکے ہوے ہیں) ۔ وہ پیروی نہیں کرتے مگر محض گمان کی ۔ وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں کہ شك اور گمان میں قیاس آرائیاں کرتے رہتے ہیں ۱۱۶ .

---

۱۱۶ - اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ حق و باطل کے معاملے میں انسانوں کی قلت و کثرت معیار نہیں ہو سکتی ، بلکہ حقیقت اور سچائی کے بنیادی اصولوں پر ہی فیصلہ کیا جا سکتا ہے. بسا اوقات گم راہی و حق فراموشی کے ایسے اوقات آجاتے ہیں کہ نوع انسانی کی اکثریت حق و یقین کی روشنی سے محروم ہو جاتی ہے. ایسا ہی دور نزول قرآن =

وَهُوَ الَّذِیٓ اَنۡزَلَ اِلَیۡکُمُ	پوچھو) ''کیا (تم یہ چاھتے
الۡکِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَ الَّذِیۡنَ	ھو کہ) میں (اپنے اور تمھارے
اٰتَیۡنٰھُمُ الۡکِتٰبَ یَعۡلَمُوۡنَ	درمیان فیصلے کے لیے) خدا کے
اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنۡ رَّبِّکَ بِالۡحَقِّ	سوا کوئی دوسرا منصف
فَلَا تَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُمۡتَرِیۡنَ ۱۱٤	ڈھونڈھوں ؟ حالانکہ وھی ہے

جس نے تم پر « الکتاب » نازل کر دی جو کھول کھول کے (باتیں) بیان کرنے والی ھے ''. اور (دیکھو !) جن لوگوں کو (تم سے پہلے) ھم نے کتاب دی ھے (یعنی یہود اور نصاری) وہ اچھی طرح جانتے ھیں کہ قرآن تمھارے پروردگار کی طرف سے سچائی کے ساتھ نازل ھوا ھے . پس ان لوگوں میں سے نہ ھو جاؤ جو فیصلۂ الٰہی کے بارے میں) شک کرنے والے ھیں ۱۱٤ .

وَتَمَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ	اور (یاد رکھو !) تمھارے
صِدۡقًا وَّعَدۡلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ	پروردگار کی بات سچائی اور
لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيۡعُ	انصاف کے ساتھ (پوری ھو کر
الۡعَلِيۡمُ ۞ ۱۱٥	رھے گی . یوں سمجھو کہ) پوری

خدا کا نام لیا گیا ہے اسے بلا تامل کھاو، اگر تم خدا کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو ۱۱۸ .

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا	اور تمھارے لیئے کونسی بات
مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ	روکنے والی ہے کہ جس (جانور)
وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ	پر (ذبح کرتے ہوے) خدا کا
عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ	نام لیا گیا ہے اسے نہ کھاؤ
اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا	(اور مشرکوں کے اوہام
لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ	و خرافات کا اثر قبول کرو)
عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ	حالانکہ جو کچھ تم پر حرام
بِالْمُعْتَدِيْنَ ۞ ۱۱۹	کیا گیا ہے، وہ خدا نے

کھول کر بیان کردیا ہے . ہاں ! حالت کی مجبوری تمھیں جو کچھ کھلادے ، وہ اس سے مستثنیٰ ہے (یعنی حلال چیز میسر نہ ہو اور جان بچانے کے لیے حرام چیز کھاو تو اس کی تمھیں اجازت دے دی گئی ہے). اور بہت سے لوگ ہیں جو بغیر علم کے محض اپنی نفسانی خواہشوں سے (طرح طرح کی باتیں نکال کر) لوگوں کو بھکاتے رہتے ہیں . (تو اے پیغمبر! یقین رکھو) تمھارا پروردگار انھیں اچھی طرح جانتا ہے جو (حد سے گزر کر) زیادتی کرنے والے ہیں ۱۱۹ .

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ مَنۡ يَّضِلُّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ ۝ ۱۱۷

بلاشبہ تمہارا پروردگار ہی اس بات کو بہتر جاننے والا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹک رہا ہے اور کون ہیں جنہوں نے راہ پالی ۱۱۷ .

فَكُلُوۡا مِمَّا ذُكِرَ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ بِاٰيٰتِهٖ مُؤۡمِنِيۡنَ ۝ ۱۱۸

پس (گم راہوں کے وہم و گمان کی پیروی نہ کرو اور) جس (جانور) پر (ذبح کرتے ہوے)

= کے وقت بھی دنیا پر چھایا ہوا تھا. پس فرمایا: گم راہوں کی کثرت نہ دیکھو، یہ دیکھو کہ کونسی راہ یقین اور بصیرت کی راہ ہے اور کونسی جہل و گمان کی راہ ہے .

اس کے بعد مشرکین عرب کے ان خیالات کا رد کیا ہے جن کے لیے ان کے پاس اوہام و خرافات کے سوا علم و بصیرت کی کوئی روشنی نہ تھی. وہ کہتے تھے: جن جانوروں کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیا ہے وہ مقدس ہوگئے اور اگر ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے تو بتوں کی نیاز چڑھایا ہوا جانور جو مختلف طریقوں سے مارا جاتا ہے کیوں حلال نہیں؟

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ	پھر کیا وہ آدمی کہ مردہ تھا
وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ	اور ہم نے اسے زندہ کر دیا
فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ	اور اس کے لیے ایک نور ٹھیرا
فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ	دیا کہ اس کے اجالے میں
مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ	لوگوں کے درمیان (بے کھٹکے)

۱۲۱ – مشرکین مکہ میں سے بعض اشخاص جو مخالفت میں پیش پیش تھے، احکام الٰہی کے خلاف کج بحثیاں کرتے اور طرح طرح کے شبہات پیدا کر کے مسلمانوں کو گم راہ کرنا چاہتے. مثلا جب ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تو وہ کہنے لگے کہ اگر تمہارا مارا ہوا جانور حلال ہے تو خدا کا مارا ہوا جانور یعنی مردار کیوں حرام ہو گیا؟ یہاں مسلمانوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ جدل و نزاع کرنے والوں کی راہ طلب حق کی راہ نہیں ہے. شریعت نے جس چیز سے روکا اس میں حکمتیں ہیں اور چوں کہ ہر سمجھ مصالح اور حکم کا ادراک نہیں کر سکتی، اس لیے چاہیے کہ راست بازی کے ساتھ اطاعت کی جائے، کج بحثیاں نہ کی جائیں.

وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ	اور (دیکھو!) ظاہری گناہ ہو
وَ بَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْسِبُوْنَ	یا چھپا گناہ ہو، ہر حال میں
الْاِثْمَ سَیُجْزَوْنَ بِمَا	گناہ کی باتیں ترک کر دو. جو
كَانُوْا یَقْتَرِفُوْنَ ۝۱۲۰	لوگ گناہ کماتے ہیں وہ (انسانوں

کی نگاہ سے کتنا ہی چھپ کر گناہ کریں، لیکن) جو کچھ کرتے رہے ہیں ضرور اس کا بدلا پائیں گے ۱۲۰.

وَ لَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ	اور جس جانور پر (ذبح کرتے
یُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَ اِنَّهٗ	ہوئے) خدا کا نام نہیں لیا
لَفِسْقٌ ؕ وَ اِنَّ الشَّیٰطِیْنَ	گیا ہے اس کا گوشت نہ
لَیُوْحُوْنَ اِلٰۤى اَوْلِیٰٓـٕهِمْ	کھاو. اس میں سے کھانا البتہ
لِیُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَ اِنْ	نافرمانی کی بات ہوگی. اور
اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ	(دیکھو!) شیطان تو اپنے
لَمُشْرِكُوْنَ ۝۱۲۱ ع	ساتھیوں کے دلوں میں وسوسے

۱٤ ع ١

ڈالتے رہتے ہیں تاکہ تم سے کج بحثی کریں. اگر تم نے ان کا کہا مان لیا تو پھر سمجھ رکھو تم بھی شرک کرنے والے ہوئے ۱۲۱.

يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝١٢٣ اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے بدکردار آدمیوں کے

سردار بنا دیے، تا کہ وہاں مکر و فریب کے جال پھیلائیں (یعنی ہمارے ٹھیرائے ہوے قانون کے مطابق جمعیت بشری کی حالت ایسی واقع ہوئی ہے کہ ہر آبادی میں کوئی نہ کوئی مفسدوں کا سردار پیدا ہو جاتا ہے). اور فی الحقیقت وہ مکر و فریب نہیں کرتے مگر اپنے ہی ساتھ (۲۶۳) لیکن اس کا شعور نہیں رکھتے ۱۲۳ ۰

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ اور جب ان کے پاس (سچائی کی) کوئی نشانی آتی ہے تو کہتے ہیں ."ہم کبھی یقین کرنے

وقف لازم

۱۲۳ - آیت (۱۲۳) میں فرمایا: جب کسی آبادی میں کوئی داعی حق کھڑا ہوتا ہے تو وہاں کے سردار محسوس کرتے ہیں کہ اگر دعوت حق کامیاب ہو گئی تو ان کے ظالمانہ اختیارات کا خاتمہ ہو جائے گا، اس لیے انہیں ایک طرح کی ذاتی دشمنی اور کد ہو جاتی ہے اور وہ طرح طرح کی مکاریاں کرتے رہتے ہیں تا کہ لوگ دعوت حق قبول نہ کریں. از انجملہ سرداران مکہ کی ایک مکاری یہ تھی کہ =

مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ۱۲۲ چلے پھرے، اس آدمی جیسا ہو سکتا ہے جس کا حال یہ ہو کہ اندھیریوں میں گھرا ہوا ہے اور ان سے باہر نکلنے والا نہیں؟ (کبھی نہیں۔ سو دیکھو! جس طرح ایک شخص باوجود اندھیریوں میں گھرے ہونے کے اپنی حالت پر قانع ہو جاتا ہے) اسی طرح کافروں کی نظروں میں وہی باتیں خوش نما دکھائی دیتی ہیں جو وہ کرتے رہتے ہیں (۲۶۲) ۱۲۲۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا

اور (دیکھو! جس طرح آج مکہ کے رئیس دعوت حق کی مخالفت میں سرگرم ہیں)

---

۱۲۲ - پھر آیت (۱۲۲) میں ایمان و کفر کی مثال بیان کی: ایمان زندگی ہے اور علم و بصیرت کی روشنی ہے۔ کفر موت ہے اور اوہام وظنون کی تاریکی۔ پھر کیا وہ آدمی جس کے سامنے روشنی ہو۔ اس جیسا ہو سکتا ہے جس کے چاروں طرف تاریکی ہی تاریکی ہو؟

پس مومن کے لیے جس کے تمام عقائد و اعمال علم و یقین پر مبنی ہیں، کیوں کر جائز ہو سکتا ہے کہ کفر و شرک کے اوہام و خرافات کا اثر قبول کرے؟

فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٢٥

اور جس کسی پر (کام یابی و سعادت کی) راہ گم کر دینی چاھتا ھے اس کے سینے کو اس طرح تنگ اور رکا ھوا کر دیتا ھے گویا بلندی پر چڑھ رھا ھو (اور بلندی پر چڑھنے کی وجہ سے دم پھول گیا ھو. کتنی ھی کوشش کرے مگر بے دم ھو کر رہ جائے گا). اسی طرح اللہ ان لوگوں پر عذاب بھیج دیتا ھے جو (خدا کی سچائی پر) ایمان نہیں رکھتے ١٢٥.

وَ هٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝١٢٦

اور یہ (اسلام کی راہ) تمھارے پروردگار کی سیدھی راہ ھے. بلا شبہ ھم نے ان لوگوں کے لیے جو نصیحت پکڑنے والے ھیں (راہ حق کی) نشانیاں کھول کھول کے بیان کر دی ھیں ١٢٦.

---

١٢٥ - آیت (١٢٥) میں گم راھی کے جماؤ کی وہ حالت بتلائی کہ جب آدمی کی سمجھ ایسی ٹیڑھی پڑ جاتی ھے کہ کتنا ھی سوچے سیدھی بات سمجھ میں آتی نہیں. فرمایا: ایسے آدمی کی مثال ایسی ھے جیسے کوئی بلندی پر چڑھنا چاھے اور اس کا دم پھول جائے. کتنی ھی چڑھنے کی کوشش کرے لیکن اس کے قدم اٹھ نہیں سکیں گے.

حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ	والے نہیں جب تک ہمیں ویسی
سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا	ہی بات نہ ملے جیسی اللہ کے
صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَ عَذَابٌ	رسولوں کو مل چکی ہے"
شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا	(حالانکہ) اللہ ہی اس بات کو
يَمْكُرُوْنَ ۞ ١٢٤	بہتر جاننے والا ہے کہ کہاں

اور کس طرح اپنی پیغمبری ٹھیرائے. جو لوگ (انکار حق کے) جرم کے مرتکب ہوئے، عنقریب انہیں خدا کے حضور ذلت وحقارت ملے گی اور جیسی کچھ مکاریاں کرتے رہے ہیں اس کی پاداش میں سخت عذاب ١٢٤ .

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ	پس جس کسی کو خدا چاہتا ہے
يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ	(سعادت وکامرانی کی) راہ
وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ	دکھا دے، اس کا سینہ اسلام
يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا	کے لیے کھول دیتا ہے (٢٦٤)
حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ	(اور وہ اس کی سچائی پالیتا ہے).

= کہتے "معجزے دکھاؤ". چنانچہ بار بار ان کے اس حیلے کا رد کیا گیا .

فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٢٥

اور جس کسی پر (کام یابی و سعادت کی) راہ گم کر دینی چاھتا ھے اس کے سینے کو اس طرح تنگ اور رکا ھوا کر دیتا ھے گویا بلندی پر چڑھ رھا ھو (اور بلندی پر چڑھنے کی وجہ سے دم پھول گیا ھو. کتنی ھی کوشش کرے مگر بے دم ھو کر رہ جائے گا). اسی طرح اللہ ان لوگوں پر عذاب بھیج دیتا ھے جو (خدا کی سچائی پر) ایمان نہیں رکھتے ١٢٥.

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝١٢٦

اور یہ (اسلام کی راہ) تمھارے پروردگار کی سیدھی راہ ھے. بلا شبہ ھم نے ان لوگوں کے لیے جو دھیان دینے والے ھیں (راہ حق کی) نشانیاں کھول کھول کے بیان کر دی ھیں ١٢٦.

---

١٢٥ - آیت (١٢٥) میں گم راھی کے جماؤ کی وہ حالت بتلائی کہ جب آدمی کی سمجھ ایسی ٹیڑھی پڑ جاتی ھے کہ کتنا ھی سوچے سیدھی بات سمجھ میں آتی نہیں. فرمایا: ایسے آدمی کی مثال ایسی ھے جیسے کوئی بلندی پر چڑھنا چاھے اور اس کا دم پھول جائے. کتنی ھی چڑھنے کی کوشش کرے لیکن اس کے قدم اٹھ نہیں سکیں گے.

حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ	والے نہیں حب تك ہمیں ویسی
سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا	ہی بات نہ ملے جیسی اللہ کے
صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَ عَذَابٌ	رسولوں کو مل چکی ہے"
شَدِيْدٌ ۢ بِمَا كَانُوْا	(حالانکہ) اللہ ہی اس بات کو
يَمْكُرُوْنَ ۝١٢٤	بہتر جاننے والا ہے کہ کہاں

اور کس طرح اپنی پیغمبری ٹھیرائے. جو لوگ (انکار حق کے) جرم کے مرتکب ہوئے، عنقریب انہیں خدا کے حضور ذلت وحقارت ملے گی اور جیسی کچھ مکاریاں کرتے رہے ہیں اس کی پاداش میں سخت عذاب ۱۲٤.

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ	پس جس کسی کو خدا چاہتا ہے
يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ	(سعادت وکام رانی کی) راہ
وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ	دکھا دے، اس کا سینہ اسلام
يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا	کے لیے کھول دیتا ہے (۲٦٤)
حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ	(اور وہ اس کی سچائی پالیتا ہے)۔

= کہتے "معجزے دکھاؤ". چنانچہ بار بار ان کے اس حیلے کا رد کیا گیا.

رہے ہیں وہ (اعتراف حقیقت پر مجبور ہوکر) کہیں گے "اے پروردگار! (دنیا میں) ہم ایک دوسرے سے (گم راہی و شقاوت کے کاموں میں) فائدہ اٹھاتے رہے (یعنی گم راہ انسانوں نے شیطانوں کا ہاتھ بٹایا اور شیطانوں نے انسانوں کا) اور (بالآخر) میعاد کی اس منزل تک پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے ٹھہرا دی تھی (اب ہماری قسمتوں کا فیصلہ تیرے ہاتھ ہے")۔ خدا فرمائے گا "تمہارا ٹھکانا آتش دوزخ ہے، اسی میں ہمیشہ رہو گے، بجز ان کے جنہیں ہم نجات دینا چاہیں"۔ (اے پیغمبر!) بلاشبہ تمہارا پروردگار (اپنے کاموں میں) حکمت رکھنے والا (اور سب کچھ) جاننے والا ہے ۱۲۸۔

وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ع ۱۲۹

اور (دیکھو!) اس طرح ہم بعض ظالموں کو بعض ظالموں پر مسلط کر دیتے ہیں، ان کی اس کمائی کی وجہ سے جو وہ (اپنی بد عملیوں سے) حاصل کرتے رہتے ہیں ۱۲۹۔

۱۵ ع ۲

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ

(نیز ہم اس دن پوچھیں گے کہ) "اے گروہ جن و انس! (تم جو

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ	ان لوگوں کے لیے (جنھوں نے
رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا	خدا کی سیدھی راہ پر قدم
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۲۷	اٹھایا) ان کے پروردگار کے

حضور سلامتی و عافیت کا گھر ہے اور جیسے کچھ ان کے (نیک) عمل رہے ہیں ان کی وجہ سے وہ ان کا مددگار و رفیق ہے ۱۲۷.

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ	اور (دیکھو!) اس دن کیا
يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ	ہوگا جب خدا ان سب کو
مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ	(اپنے حضور) جمع کرے گا
مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ	(اور فرمائے گا) ''اے گروہ
بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ	جن! (یعنی شیاطین) تم نے تو
اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ	انسانوں میں سے بڑی تعداد
قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ	(اپنی وسوسہ اندازیوں سے)
فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ	اپنے ساتھ لے لی''. اور انسانوں
رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝۱۲۸	میں سے جو لوگ ان کے ساتھی

پروردگار کا یہ ڈھنگ نہیں کہ وہ نا انصافی سے بستیوں کو ہلاک کر دے اور وہاں کے رہنے والے (راہ حق سے) بے خبر ہوں ۱۳۱.

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ اور (قانون الٰہی کی رو سے)

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا سب کے (الگ الگ) درجے

يَعْمَلُوْنَ ۱۳۲ ہیں، ان کے کاموں کے مطابق

(اور انہیں درجوں کے مطابق انہیں نتائج پیش آتے ہیں). اور جیسے کچھ انسان کے کام ہیں، تمہارا پروردگار ان سے غافل نہیں ۱۳۲ .

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اور (دیکھو!) تمہارا پروردگار

---

۱۳۱ و ۱۳۲ - انسانوں کی کوئی آبادی ایسی نہیں ہے جہاں خدا کے پیغمبر پیدا نہ ہوے ہوں اور انہوں نے راہ حق نہ دکھائی ہو. خدا کا یہ قانون نہیں کہ وہ کسی قوم اور ملک کو ہدایت وحی سے محروم رکھے اور پھر اس سے مواخذہ کرے.

ہر فرد اور ہر گروہ کے لیے اس کے اعمال کے مطابق مختلف درجے ہیں. اگر اچھے اعمال ہیں تو اچھائی کے درجے ہیں، برے ہیں تو برائی کے درجے ہیں اور انہیں کے مطابق نتائج و عواقب پیش آتے ہیں.

يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۞ ١٣٠

اپنی گم راهیوں کا آج اعتراف کر رهے هو تو) کیا تمهارے پاس همارے پیغمبر جو تمهیں میں سے تھے نہیں آئے تھے ، انهوں نے هماری آیتیں تمهیں نہیں سنائی تھیں اور آج کے دن سے جو تمهیں پیش آیا هے نہیں ڈرایا تھا"؟ وه عرض کریں کے " خدایا ! هم اپنے اوپر آپ گواهی دیتے هیں (که بلاشبه آئے تھے اور انهوں نے همیں سب کچھ بتایا تھا ، پر هم نے ان کا کہا نه مانا "). حقیقت یه هے که دنیا کی (چند روزه) زندگی نے انهیں فریب میں ڈال دیا تھا اور اب وه خود هی اپنے خلاف گواه هو گئے که بلا شبه سچائی سے انکار کرنے والے تھے ١٣٠ .

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۞ ١٣١

(اے پیغمبر!) یه (پیغمبروں کا ظهور اور دعوت حق کا اعلان) اس لیے هوا که تمهارے

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۗ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝١٣٥

(اے پیغمبر!) ان لوگوں سے کہو "اے میری قوم! (اگر تم جہل و انکار سے باز نہیں آتے تو میرا اور تمہارا فیصلہ خدا کے هاتھ ھے) تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ، میں بھی (اپنی جگہ) کام کر رہا ہوں . عن قریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ آخر کار کس کا انجام بخیر ھے . یقینا ظلم کرنے والے کبھی کام یاب نہیں ہوں گے ۱۳۵ .

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا

اور (دیکھو!) جو کچھ خدا نے کھیتی اور مویشی میں سے

---

۱۳۵ - آیت (۱۳۵) میں فرمایا کہ اعلان کر دو "اب میرا اور تمہارا فیصلہ خدا کے ہاتھ ھے . خدا کا قانون یہ ھے کہ وہ ظالموں کو داعی حق کے مقابلے میں کام یابی نہیں دیتا . پس وہ ہم دونوں فریقوں میں سے کسی ایک کو کام یاب کر کے بتلا دے گا کہ سچائی کس کے ساتھ تھی اور کون سچائی کو جھٹلانے والا تھا". چنانچہ بالآخر ایسا ھی ھوا اور خدا کے فیصلے نے حقیقت آشکارا کر دی .

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ ۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ط ۱۳۳

بے نیاز اور رحمت والا ھے. (بے نیاز ھے، اس لیے وہ اپنے کاموں کے لیے کسی کا محتاج نہیں. رحمت والا ھے، اس لیے اس کی رحمت کا مقتضٰی یہی ھے کہ دنیا میں بگاڑ اور فساد قائم نہ رھے). اگر وہ چاھے تو تمہیں ھٹا دے اور تمہارے بعد جس (گروہ) کو چاھے تمہارا جانشین بنا دے، جس طرح ایك دوسرے گروہ کی نسل سے تمہیں اٹھا کھڑا کیا ھے ۱۳۳.

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ لا وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۱۳٤

جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ھے وہ یقینا آنے والی ھے اور تمہارے بس میں نہیں کہ (خدا کو) مجبور کر دو ۱۳٤.

---

۱۳۳ - مشرکین مکہ سے اتمام حجت کہ اگر وہ دعوت حق کی مخالفت سے باز نہیں آئیں گے تو خدا انہیں راہ سے ھٹا دے گا اور ان کی جگہ ایك دوسرا گروہ کھڑا کر دے گا. وہ اسی طرح پچھلی قوموں کو گراتا اور نئی قوموں کو اٹھاتا رھتا ھے.

وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ	ان کی نظروں میں قتل اولاد
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوهُ	(جیسا وحشیانہ فعل بھی)
فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ۝١٣٧	خوش نما کر دکھایا ہے، تاکہ

انہیں ہلاکت میں ڈالیں اور ان کے دین کی راہ ان پر مشتبہ کر دیں. (اے پیغمبر!) اگر خدا چاہتا تو وہ یہ کام نہ کرتے (یعنی ان کی طاقت سلب کر لیتا، لیکن اس کی حکمت کا فیصلہ یہی ہوا کہ یہاں ہر طرح کی راہیں اور ہر طرح کے اعمال ہوں). پس انہیں اور ان کی افترا پردازیوں کو ان کے حال میں چھوڑ دو (۲۶۵) (وہ تمہارے کہنے سے ماننے والے نہیں) ۱۳۷.

وَقَالُوا هٰذِهٖ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ	اور کہتے ہیں "یہ کھیت
حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا	اور چارپائے ممنوع ہیں. انہیں
مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ	اس آدمی کے سوا کوئی نہیں
حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ	کھا سکتا جسے ہم اپنے خیال
لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا	کے مطابق کھلانا چاہیں.
افْتِرَآءً عَلَيْهِ ۚ سَيَجْزِيْهِمْ	(یعنی جن بتوں کی نیاز کر دیں

فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ	پیدا کیا ھے ، اس میں سے ایك
وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا	حصه یه اپنے زعم باطل کے
كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ	مطابق خدا کے لیے ٹھیرانے
اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ	ھیں اور کہتے ھیں ''یه الله کے
يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ	لیے ھے . اور (ایك حصه بتوں
مَا يَحْكُمُوْنَ ۞ ۱۳٦	کے لیے ٹھیرا کر کہتے ھیں)

یه ان کے لیے جنہیں ھم نے خدا کا شریك ٹھیرایا ھے''. پس جو کچھ ان کے ٹھیرائے ھوے شریکوں کے لیے ھے ، وہ تو خدا کی طرف پہنچتا نہیں (یعنی اس میں سے خدا کے لیے خرچ نہیں کر سکتے). لیکن جو کچھ خدا کے لیے ھے ، وہ ان کے (ٹھیرائے ھوے) شریکوں کی طرف پہنچ جاتا ھے (یعنی خدا کے ٹھیرائے ھوے حصے میں سے بتوں کے لیے حرچ ھو جائے تو کچھ مضائقه نہیں). کیا ھی برا فیصله ھے جو یه لوگ کرتے ھیں ۱۳٦ .

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ	اور (دیکھو !) اسی طرح بہت
الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ	سے مشرك ھیں که ان کے
شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ	(ٹھیرائے ھوے) شریکوں نے

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا	یقیناً وہ لوگ تباہ وبرباد ہوے
اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا ۢ بِغَيْرِ	جنھوں نے جہالت سے اپنی
عِلْمٍ وَّ حَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ	اولاد (اپنے ھاتھوں) مار ڈالی
افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا	اور جو کچھ خدا نے ان کے لیے
وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۧ ١٤٠	روزی پیدا کی ھے اسے خدا پر

١٦ ع ٣

افترا پردازی کر کے حرام ٹھیرایا۔ بلاشبہ وہ گم راہ ھوے اور بلاشبہ وہ سیدھی راہ پر چلنے والے نہ تھے ١٤٠ ۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ	اور (دیکھو!) وہ خدا ھی ھے
مَّعْرُوْشٰتٍ وَّ غَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ	جس نے (طرح طرح کے
وَّ النَّخْلَ وَ الزَّرْعَ مُخْتَلِفًا	درختوں کے) باغ پیدا کر دیے،
اُكُلُهٗ وَ الزَّيْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ	ٹٹیوں پر چڑھائے ھوے (جیسے
مُتَشَابِهًا وَّ غَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ	انگور کی بیلیں) اور بغیر اس
كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ	کے (جیسے تنا ور تمام درخت
وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ	ھوتے ھیں) اور کھجور کے

بِمَا كَانُوا يَفْتَرُوْنَ ۝ ۱۳۸ صرف ان کے مجاور کھا سکتے هیں، دوسرے کے لیے جائز نہیں"). اور (اسی طرح) کچھ جانور هیں که (ان کے خیال میں) ان کی پیٹھ (پر سوار هونا یا سامان لادنا) حرام هے. اور کچھ جانور ایسے هیں که (ذبح کرتے هوے) ان پر خدا کا نام نہیں لیتے، کیوں که خدا پر افترا کر کے انهوں نے یه طریقه نکال لیا هے. (سو) جیسی کچھ یه افترا پردازیاں کرتے رهتے هیں، قریب هے که خدا انهیں ان کی سزا دے ۱۳۸ .

وَ قَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَ مُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَ اِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ۚ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ ۱۳۹

اور کہتے هیں "ان چارپایوں کے پیٹ میں سے جو زنده بچه نکلے وه صرف همارے مردوں کے لیے حلال هے، هماری عورتوں کے لیے حلال نہیں. اور اگر مرده هو تو پھر (اس کے کھانے میں مرد و عورت) سب شریك هیں". (کیسی جہالت کی بات هے جو یه کہتے هیں) قریب هے که خدا انهیں ان کی ان (بے اصل تقسیموں کی سزا دے (جو اپنے جی سے انهوں نے گھڑ لی هیں). بلاشبه وه حکمت والا (اور) جاننے والا هے (۲٦٦) ۱۳۹ .

وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ ١٤٢

اور (دیکھو!) اسی خدا نے (تمھارے لیے) چارپایوں میں سے کچھ تو بوجھ اٹھانے والے پیدا کر دیے (جیسے اونٹ اور گھوڑا) اور کچھ زمین سے لگے ہوئے (یعنی بلند قامت نہیں کہ سواری اور لادنے کے کام آئیں، جیسے بھیڑ بکری). سو جو کچھ خدا نے تمھاری روزی کے لیے پیدا کر دیا ہے اسے (بلا تامل) کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو، وہ بلا شبہ تمھارا آشکارا دشمن ہے ۱۴۲ .

= ۳ – اپنی فصل اور مویشی کا ایک حصہ بت خانوں کے لیے مخصوص کر دیتے اور کہتے "مجاوروں کے سوا اور کسی کو یہ کھانا جائز نہیں".

٤ – بتوں کے نام جانور چھوڑ دیتے اور سمجھتے کہ اب ان سے کام لینا جائز نہیں.

٥ – جو جانور بتوں کے لیے قربان کرتے ان پر خدا کا نام نہ لیتے.

٦ – جانور ذبح کیا جاتا اور اس کے پیٹ سے بچہ نکلتا تو اگر زندہ ہوتا صرف مرد کھاتے، عورتوں کے لیے جائز نہ تھا، مردہ ہوتا تو عورتیں بھی کھا سکتی تھیں. =

وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۙ ١٤١ درخت اور کھیتیاں جن کے پھل مختلف قسموں کے ہوتے ہیں،

نیز زیتون اور انار کے درخت، صورت و شکل میں ایک دوسرے سے ملتے ہوے اور ایک دوسرے سے الگ. سو (خدا کی اس پیدا وار کے) پھل شوق سے کھاؤ جب اس میں پھل لگ جائیں. اور چاہیے کہ جس دن فصل کاٹو تو اس کا حق (یعنی زکوٰۃ) بھی دے دیا کرو اور اسراف نہ کرو، خدا انہیں دوست نہیں رکھتا جو اسراف کرنے والے ہیں ١٤١ .

---

١٣٦ تا ١٤١ - مشرکین عرب کے بعض اوہام و خرافات اور مشرکانہ اعمال:

١ - وہ منتیں مانتے کہ اپنی زراعت اور مویشی میں سے اتنا حصہ خدا کے لیے نکالیں گے اور اتنا بتوں کے لیے. خدا کا حصہ فقیروں کو دے دیتے اور بتوں کا ان کے مجاوروں کو. اگر خدا کے حصے میں سے کچھ کم و بیش ہو جاتا تو اس کی پروا نہ کرتے، لیکن بتوں کی نیاز کی بڑی نگہداشت کرتے اور کہتے "ان کے حصے میں سے کچھ کم نہ ہونا چاہیے".

٢ - لڑکیوں کو قتل کر دیتے اور اسے بڑے فخر اور شرافت کی بات سمجھتے. ان کے کاہنوں اور بزرگوں نے انہیں حکم دیا تھا کہ ایسا کیا کریں. =

وَ مِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْبَقَرِ	اور (دیکھو! اسی طرح) اونٹ
اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ	میں سے دو قسمیں ہیں اور گائے
اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ	میں سے دو قسمیں (یعنی نر
عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ	و مادہ)۔ تم ان سے پوچھو: کیا
كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰكُمُ اللّٰهُ	ان میں سے نر کو حرام کر دیا ہے
بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ	یا مادہ کو یا اس کو جو ان
افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا	دونوں کی مادہ اپنے پیٹ میں
لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ	لیے ہوتی ہے؟ (پھر تم جو
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ	بغیر کسی علم و بنیاد کے خدا کی
الظّٰلِمِيْنَ ع ۱۴۴	حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام

۱۷ ع ٤

کہہ رہے ہو تو) کیا تم اس وقت خدا کے پاس حاضر تھے جب اس نے تمھیں اس بارے میں حکم دیا تھا؟ پھر بتلاؤ اس آدمی سے زیادہ ظلم کرنے والا کون ہوا جو لوگوں کو گم راہ کرنے کے لیے خدا پر افترا پردازی کرے اور اس کے پاس (اس بارے میں) کوئی علم نہ ہو؟ بلا شبہ خدا ان لوگوں پر (کام یابی کی) راہ نہیں کھولتا جو ظلم کرنے والے ہیں ۱۴۴ ۔

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۙ ١٤٣

(چارپایوں میں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے) آٹھ قسمیں (پیدا کیں): بھیڑ میں سے دو قسم (یعنی نر اور مادہ) اور بکری کی دو قسمیں (نر اور مادہ. اے پیغمبر! ان لوگوں سے) پوچھو " (تم نے اپنے وھم وخیال سے جو حلال وحرام کے قاعدے بنا رکھے ھیں تو بتاؤ) خدا نے ان میں سے کس جانور کو حرام کیا ھے؟ دونوں قسموں کے نروں کو یا مادہ کو یا پھر اس بچے کو جسے دونوں قسموں کی مادہ اپنے پیٹ میں لیے ھوئے ھے؟ اگر تم سچے ھو تو مجھے علم کے ساتھ اس کا جواب دو (یعنی اس کی کوئی اصل اور سند پیش کرو") ۱۴۳ ۰

= فرمایا یہ ساری باتیں انتہائے جہالت و وحشت کی ھیں ۰ اصل یہ ھے کہ خدا نے نباتات و حیوانات میں جتنی اچھی چیزیں پیدا کی ھیں سب انسان کے استعمال کے لیے ھیں ۰ کھاؤ پیو مگر اسراف نہ کرو اور خدا کی راہ میں بھی خرچ کرو ۰ یہی بات راستی و دانشمندی کی ھے ، اس کے سوا جو کچھ ھے شیطانی وسوسہ ھے ۰

وَ عَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا	اور یہودیوں پر ہم نے تمام ناخن
كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَ مِنَ الْبَقَرِ	والے جانور حرام کر دیے تھے
وَ الْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ	اور گاے اور بکری میں سے ان
شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ	کی چربی بھی حرام کر دی تھی ،
ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ	مگر وہ چربی نہیں جو ان کی
اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ	پیٹھ پر لگی ہو یا انتڑیوں میں
جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ	ہو یا ہڈی کے ساتھ ملی ہوئی
وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ ١٤٦	ہو . یہ ہم نے انہیں ان کی

سرکشی کی سزا دی تھی (یہ بات نہ تھی کہ یہ چیزیں فی نفسہ حرام ہوں) اور بلا شبہ ہم (بیان کرنے میں) سچے ہیں ١٤٦ .

١٤٥ و ١٤٦ - جانوروں کی حلت وحرمت کے بارے میں اعلان کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان میں سے صرف وہی چیزیں حرام ہیں جو بیان کر دی گئیں ، ان کے سوا سب اوہام وخرافات ہیں .

بلا شبہ یہودیوں کو ناخن والے جانوروں اور گاے بکری کی چربی کے استعمال سے روک دیا گیا تھا. مگر اس لیے ==

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِىْ مَآ اُوْحِىَ اِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١٤٥

(اے پیغمبر!) تم کہہ دو" جو وحی مجھ پر بھیجی گئی ہے میں اس میں کوئی چیز حرام نہیں پاتا کہ کھانے والے پر اس کا کھانا حرام ہو، بجز اس کے کہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو یا سور کا گوشت ہو، کہ یہ چیزیں بلا شبہ گندگی ہیں، یا پھر جو چیز گناہ کا موجب ہو کہ غیر خدا کا نام اس پر پکارا گیا (تو بلا شبہ وہ بھی حرام ہے)۔ اور اگر کوئی آدمی (حلال چیز نہ ملنے کی وجہ سے) مجبور ہو جائے اور مقصود نافرمانی نہ ہو، نہ حد ضرورت سے گزر جانا (اور وہ جان بچانے کے لیے ان حرام چیزوں میں سے کچھ کھا لے) تو بلا شبہ تمہارا پروردگار بخشنے والا، رحمت والا ہے ١٤٥۔

قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ۭ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ۝١٤٨

حرام ٹھیراتے"۔ سو (دیکھو!) اسی طرح ان لوگوں نے بھی (سچائی کو) جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں یہاں تک کہ (بالآخر) ہمارے عذاب کا مزہ چکھنا پڑا۔ (اے پیغمبر!) تم کہو: کیا تمھارے پاس (اس بارے میں) کوئی علم کی روشنی ہے جسے ہمارے سامنے پیش کر سکتے ہو؟ (اگر ہے تو پیش کرو)۔ اصل یہ ہے کہ تم پیروی نہیں کر رہے مگر محض وہم اور اٹکل کی اور تم (اپنی باتوں میں) اس کے سوا کچھ نہیں ہو کہ بے سمجھے بوجھے باتیں بنانے والے ہو ١٤٨۔

---

١٤٨ - مشرکین عرب کہتے تھے: اگر ہمارا اور ہمارے باپ دادوں کا طریقہ گمراہی کا طریقہ ہے تو کیوں خدا نے ہمیں گمراہ ہونے دیا؟ کیوں اس نے ایسا نہ چاہا کہ ہم گمراہ نہ ہوتے؟ جب سب کچھ اس کی مشیت سے ہوتا ہے تو جو کچھ ہم کر رہے ہیں یہ بھی اسی کی مشیت سے ہے۔

قرآن ان کے اس خیال کو جہل و کوری کا خیال قرار دیتا ہے اور کہتا ہے" اس بارے میں ان کے سامنے کوئی روشنی نہیں"۔ =

فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ۝ ١٤٧

پھر اگر (اے پیغمبر!) یہ لوگ تمھیں جھٹلائیں تو ان سے کہہ دو: تمھارا پروردگار بڑی ھی وسیع رحمت رکھنے والا ھے (اس لیے اس نے مہلتوں پر مہلتیں دے رکھی ھیں) (٢٦٧) مگر مجرموں پر سے اس کا عذاب کبھی ٹلنے والا نہیں ١٤٧ .

سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ

جن لوگوں نے شرک کا ڈھنگ اختیار کیا ھے وہ کہیں گے "اگر اللہ چاھتا تو ھم اور ھمارے باپ دادا شرک نہ کرتے اور نہ کسی چیز کو (اپنی رائے سے)

= نہیں کہ یہ چیزیں حرام ھیں ، بلکہ اس لیے کہ یہودیوں کی بے قید اور ناھموار طبیعتوں کی زجر و توبیخ کے لیے ضروری تھا کہ عارضی طور پر بعض مباحات روک دی جائیں (دیکھو سورۂ نساء آیت ١٦٠) .

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ	(اے پیغمبر! ان سے) کہو "(اگر
الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ	تم اپنے گھڑے ہوے قاعدوں
حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا	سے ان جانوروں کو حرام
فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا	ٹھیراتے ہو تو) اپنے گواھوں
تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا	کو (یعنی حکم دینے والوں کو)
بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ	بلاؤ جو اس بات کی گواھی دیں
بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ	که خدا نے (سچ مچ کو)
يَعْدِلُوْنَ ۞ ع ١٥٠	یہ چیز حرام کر دی ھے". پھر اگر

۱۸ ع

(بالفرض) ان کے (جھوٹے گواہ) اس کی گواھی بھی دے دیں، جب بھی تم ان کے ساتھ ھو کر اس کا اعتراف نه کرو (کیوں که یه حقیقت کے صریح خلاف ھے). تم ان لوگوں کی خواھشوں کی پیروی نه کرو جنھوں نے ھماری آیتیں جھٹلائیں اور جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور دوسری ھستیوں کو اپنے پروردگار کے برابر ٹھیراتے ھیں ١٥٠.

١٥٠ - جن چیزوں کو تم نے اپنے اوھام و خرافات سے حرام سمجھ رکھا ھے فی الحقیقت وہ حرام نہیں ھیں. حرام تو وہ اعمال و اشیاء ھیں جو حقیقت اور راستی کے =

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝١٤٩

(اے پیغمبر!) تم کہہ دو: اللہ ہی کے لیے پہنچی ہوئی اور پکی دلیل ہے (جو اس نے سمجھ بوجھ رکھنے والوں پر واضح کر دی ہے)۔ اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ دکھا دیتا (کیوں کہ اس کی قدرت سے کوئی بات باہر نہیں، مگر اس نے ایسا نہیں چاہا اور اس کی حکمت کا فیصلہ یہی ہوا)١٤٩.

= بلاشبہ اگر خدا چاہے تو سب کو ایک ہی راہ پر چلا دے، اس کی قدرت سے یہ بات باہر نہیں۔ لیکن اس کی مشیت کا فیصلہ یہی ہوا کہ انسان کو عقل اور ارادہ و قدرت دے اور ہر حالت کے لیے سبب اور ہر عمل کے لیے نتیجہ ٹھیرا دے۔ پس یہاں روشنی کے ساتھ تاریکی، حق کے ساتھ باطل اور ہدایت کے ساتھ گم راہی کی راہیں بھی کھل گئیں۔ اب جس کا جی چاہے ہدایت کی راہ اختیار کرے، جس کا جی چاہے گم راہی کی۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن کے نزدیک یہ کہنا کہ "اگر خدا چاہتا تو ہم برائی نہ کرتے" جہل و کفر کی بات ہے (٢٦٨).

بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۞ ١٥١ اور بے حیائی کی باتوں کے

قریب بھی نہ جاؤ. کھلے طور پر ہوں یا چھپی ہوں. اور کسی جان کو قتل نہ کرو جسے خدا نے حرام ٹھیرا دیا ہے، ہاں یہ کہ کسی حق کی بنا پر قتل کرنا پڑے (جیسے قصاص میں). یہ ہیں وہ باتیں جن کی خدا نے تمھیں وصیت کی ہے تاکہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو ۱۵۱.

وَ لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَ اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَ بِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۞ لا ١٥٢

اور (اسی طرح) یتیموں کے مال کی طرف نہ بڑھو (یعنی اس میں تصرف کرنے کا ارادہ بھی نہ کرو) الا یہ کہ اچھے طریقے پر ہو (یعنی ان کے فائدے اور نگہداشت کے لیے نگہبانی کرنی چاہو)، یہ بھی اس وقت تک کہ یتیم اپنی عمر کو پہنچ جائیں. اور انصاف و دیانت کے ساتھ ماپ تول پورا کرو. ہم کسی جان پر اس کے مقدور سے زیادہ بوجھ

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ اِيَّاهُمْ ۚ وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ

(اے پیغمبر! ان سے) کہو" آؤ! میں تمھیں (کلام الٰہی میں) پڑھ کر سنادوں جو کچھ تمہارے پروردگار نے تم پر حرام کردیا ھے: خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریك نہ ٹھیراؤ ۔ ماں باپ کے ساتھ نیك سلوك کرو ۔ اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ھم تمھیں روزی دیتے ھیں اور انھیں بھی دیں گے ۔"

= خلاف ھیں اور جن سے خدا کے تمام پیغمبروں نے متفقہ طور پر نوع انسانی کو روکا ھے .

اس کے بعد ان برائیوں کا ذکر کیا ھے جو انسانی شقاوت کی بنیادی برائیاں ھیں اور ان اچھائیوں کی دعوت دی ھے جو راستبازی کی بنیادی سچائیاں ھیں .

تَمَامًا عَلَى الَّذِيٓ اَحْسَنَ وَ تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ع ١٥٤

کتاب دی که جو کوئی نیك عمل هو اس پر اپنی نعمت پوری کردیں اور هر بات کو کهول کهول کر بیان کردیں اور لوگوں کے لیے هدایت اور رحمت هو، تاکه اپنے پروردگار کی ملاقات پر ایمان لائیں ١٥٤ .

١٩ ع ٦

وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ لا ١٥٥

اور (اسی طرح) یه کتاب هے جسے هم نے نازل کیا هے، برکت والی (یعنی اپنے پیرووں پُر برکت کی راه کهولنے والی) . پس چاهیے که اس کی پیروی کرو اور پرهیزگاری کا ڈهنگ اختیار کرو، تاکه تم پر رحم کیاجائے (٢٦٩) ١٥٥ .

اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ

(اے عرب کے بسنے والو!) هم نے یه کتاب اس لیے نازل کی

نہیں ڈالتے (پس جہاں تک تمہارے بس میں ھے انصاف و دیانت کی کوشش کرو). اور جب کبھی کوئی بات کہو تو انصاف کی کہو، اگرچہ معاملہ اپنے قرابت دار ھی کا کیوں نہ ھو. اور اللہ کے ساتھ جو عہد و پیمان کیا ھے اسے پورا کرو. یہ باتیں ھیں جن کا خدا نے تمھیں حکم دیا ھے تاکہ نصیحت پکڑو ۱۵۲ .

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ ۱۵۳

اور اس نے بتلایا کہ (خدا پرستی اور نیک عملی کی) یہی راہ میری (ٹھیرائی ھوئی) سیدھی راہ ھے، سو اسی پر چلو اور (دوسری) راھوں پر نہ چلو کہ خدا کی راہ سے بھٹکا کر تمھیں تتر بتر کر دیں . یہ بات ھے جس کا خدا نے تمھیں حکم دیا ھے تاکہ تم پرھیزگار ھو جاؤ ۱۵۳ .

ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

پھر (دیکھو!) ھم نے موسیٰ کو

---

۱۵۳ - سچائی اور حقیقت کی سیدھی راہ ایک ھی ھے، ایک سے زیادہ راھیں سچائی کی نہیں ھو سکتیں . پس ایک ھی راہ پر چلو، بہت سی راھوں میں متفرق ھو کر بھٹک نہ جاؤ .

جو لوگ ہماری نشانیوں سے گردن موڑتے ہیں ہم انہیں اس کی پاداش میں عن قریب سخت عذاب دینے والے ہیں (یعنی نامرادی کا عذاب جو بالآخر مشرکین مکہ کو پیش آیا) ۱۵۷ ۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۞ ۱۵۸

پھر یہ لوگ (جو سچائی کی نشانیاں دیکھنے پر بھی سرکشی سے باز نہیں آتے تو) کس بات کے انتظار میں ہیں؟ اس بات کے انتظار میں کہ (آسمان سے) فرشتے ان کے پاس آجائیں، یا خود تمہارا پروردگار ان کے سامنے آکھڑا ہو، یا پھر تمہارے پروردگار کی بعض نشانیاں نمودار ہو جائیں (یعنی قیامت کے آثار نمودار ہو جائیں؟) تو (اگر یہ لوگ اسی بات کی راہ تک رہے ہیں تو انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ) جس دن تمہارے پروردگار کی بعض نشانیاں نمودار ہوں گی، اس دن کسی انسان کو

مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَ اِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۙ ۱۵۶

کہ تم یہ نہ کہو کہ "خدا نے تو صرف دو جماعتوں (یعنی یہودیوں اور عیسائیوں) ھی پر کتاب نازل کی جو ھم سے پہلے تھے اور ھمیں ان کے پڑھنے پڑھانے کی خبر نہ تھی" ۱۵٦ .

اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ ۚ

یا کہو "اگر ھم پر بھی کتاب نازل ھوتی تو ھم ان جماعتوں سے (جن پر کتاب نازل ھوئی) زیادہ ھدایت والے ھوتے".

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ صَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِى الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۞ ۱۵۷

سو دیکھو! تمھارے پاس بھی تمھارے پروردگار کی طرف سے ایک دلیل، ھدایت اور رحمت آ گئی. پھر بتلاؤ اس سے بڑھ کر ظالم انسان کون ھے جو اللہ کی نشانیاں جھٹلائے اور ان سے گردن موڑے. (یاد رکھو!)

جو کوئی برائی لائے گا تو وہ برائی کے بدلے اتنی ھی سزا پائے گا جتنی برائی کی ھوگی (یعنی نیکی کے اجر میں زیادتی ھے مگر برائی کی سزا میں زیادتی نہیں) اور ایسا نہ ھوگا کہ (جزاے عمل میں) لوگوں کے ساتھ نا انصافی کی جائے ١٦٠ ۔

قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝١٦١

کہہ دو " مجھے تو میرے پروردگار نے سیدھا راستہ دکھا دیا ھے ، وھی درست اور صحیح دین ھے ، ابراھیم کا طریقہ کہ ایك خدا ھی کے لیے ھو جانا ، اور ابراھیم ھرگز مشرکوں میں سے نہ تھا " ١٦١ ۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝١٦٢

کہہ دو "میری نماز ، میرا حج ، میرا جینا ، میرا مرنا ، سب کچھ اللہ ھی کے لیے ھے جو تمام جہان کا پروردگار ھے ١٦٢ ۔

لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝١٦٣

اس کا کوئی شریك نہیں ، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ھے

جو پہلے سے ایمان نہ لاچکا ہو یا اپنے ایمان (کی حالت) میں نیکی نہ کما لی ہو، ایمان لانا سود مند نہ ہوگا۔ (اے پیغمبر!) تم کہہ دو: (اگر تمہیں انتظار ہی کرنا ہے تو) انتظار کرتے رہو، ہم بھی (فیصلۂ حق و باطل کا) انتظار کرتے ہیں ۱۵۸۔

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ	(اے پیغمبر!) جن لوگوں نے
وَكَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ	اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور
فِیْ شَیْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ	الگ الگ گروہ بن گئے،
ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا	تمہیں ان سے کچھ سروکار نہیں
یَفْعَلُوْنَ ۞ ۱۵۹	(تمہاری راہ دین حقیقی کی راہ

ہے، نہ کہ لوگوں کی بنائی ہوئی گروہ بندیوں کی)۔ ان کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے، پھر وہی بتلائے گا کہ جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں، اس کی حقیقت کیا تھی ۱۵۹۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ	(یاد رکھو!) جو کوئی (اللہ کے
عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ	حضور) نیکی لائے گا تو اس
بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤى اِلَّا	کے لیے اس کے عمل نیک سے
مِثْلَهَا وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۞ ۱۶۰	دس گنا زیادہ ثواب ہوگا۔ اور

خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَ رَفَعَ	(ایك دوسرے كا) زمین میں
بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ	جانشین بنایا اور تم میں سے
دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ	بعض كو بعض (پر اعمال كے
مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ	لحاظ سے) مرتبے دیے ، تاكه
سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖؗ وَ اِنَّهٗ	جو كچھ (اختیار) تمهیں دیا گیا
لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۧ ع ١٦٥	هے اس میں تمهیں آزمائے

٢٠ ع ٧

(اور طلب اور كوشش كا موقع دے ۔ اے پیغمبر !) بلاشبه تمهارا پروردگار (بدعملیوں كی) جلد سزا دینے والا هے اور بلا شبه وه بخشنے والا ، رحمت والا هے ١٦٥ .

---

١٥٩ تا ١٦٥ - پیروان مذاهب كی سب سے بڑی گم راهی یه هے كه انهوں نے دین میں تفرقه ڈال كر الگ الگ گروه بندیاں اور باهم دگر مخالف جتهے بنا لیے ، نتیجه یه نكلا كه نجات و سعادت كا دارومدار ایمان وعمل پر نه رها ، گروه بندیوں پر آ ٹهیرا . پس فرمایا : جن لوگوں كا شیوه یه رها هے تمهیں ان سے كچھ سروكار نهیں ۔ تم ان كی جس بات كی تصدیق كرتے هو وه اصل دین هے ، نه كه ان كی بنائی هوئی گروه بندیاں ۔ ==

اور میں مسلموں میں (یعنی خدا کے فرماں برداروں میں) پہلا فرماں بردار ہوں ١٦٣ .

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا	تم ان لوگوں سے پوچھو
وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ	''کیا (تم یہ چاہتے ہو کہ) میں
وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا	خدا کے سوا کوئی دوسرا
عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ	پروردگار ڈھونڈھوں، حالانکہ
وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ	وہی ہر چیز کا پرورش کرنے
مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ	والا ہے؟'' اور (دیکھو!)
بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ	ہر آدمی اپنے عمل سے جو کچھ کماتا
تَخْتَلِفُوْنَ ۞ ١٦٤	ہے وہ اسی کے ذمے ہوتا ہے۔

کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا (٢٧٠) . پھر (بالآخر) تم سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹنا ہے اور (جب اس کے سامنے حاضر ہوگے تو) وہ بتلائے گا کہ جن باتوں میں اختلاف کیا کرتے تھے ان کی حقیقت کیا تھی ١٦٤ .

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ	اور وہی ہے جس نے تمہیں

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
۱	۱	پہلے اڈیشن میں ترجمه اس طرح ھے: یه کتاب الٰہی ھے (ص ۱۷۷) م.
۲	۳	''وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ'' کا ترجمه کاتب سے چھوٹ گیا تھا جو لکھ دیا گیا (م).
۳	٦	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے: (انھوں نے روشنی کی طرف سے آنکھیں بند کر لی ھیں اور اللہ کا قانون یه ھے که جو آنکھیں بند کر لیتا ھے اس کے لیے تاریکی ھی تاریکی ھوتی ھے۔ پس اس صورت حال کا نتیجه یه ھے که) ص۱۷۷ (م).
٤	»	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے: (کوئی بات کتنی ھی سچی ھو سمجھ نہیں سکتے، کوئی آواز کتنی ھی اونچی ھو سن نہیں سکتے، کوئی چیز کتنی ھی روشن ھو دیکھ نہیں سکتے) ص ۱۷۷ (م).
٥	۱۰	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے: (اپنی مفسدانه روش سے باز آجاؤ اور راست بازی کے ساتھ) ص ۱۷۸ (م).

= چوں که پچھلی آیتوں میں تورات و انجیل کا ذکر کیا تھا اور اهل عرب سے کہا تھا که نزول قرآن کے بعد تم کتب سماوی سے بے خبر رهنے کا عذر نہیں کر سکتے ، اس لیے یہاں یه حقیقت واضح کردی که اصل دین سب کے لیے ایك هی تھا اور قرآن کی دعوت بھی اسی اصل کے لیے هے (۲۷۱).

اس کے بعد فرمایا " یه اصل دین حضرت ابراهیم کا طریقه هے. اس وقت نه تو یہودی گروه بندی پیدا هوئی تھی ، نه مسیحی گروه بندی . ایك خدا کی پرستش کرو ، اس کے حکموں کے آگے جھك جاؤ . اور هر انسان کے لیے وهی هوتا هے جیسا کچھ اس کا عمل هوگا ". یہی ملت ابراهیمی هے اور یہی صراط مستقیم هے .

سورت کے خاتمه میں اس طرف اشاره هے که جس طرح پچھلے عہدوں میں مختلف قومیں ایك دوسرے کی جانشین هوتی رهیں ، وقت آگیا هے که اسی طرح پیروان قرآن پچھلی قوموں کے جانشین هوں گے .

* * * * *

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		درماندہ، دل خوف سے لرزاں! تمام دنیا باران رحمت کی برکتوں سے فیض یاب ہو رہی ہے، لیکن ان نامرادوں کے حصے میں جو کچھ آیا ہے وہ صرف یہی ہے) ص ۱۸۰ (م).
۱۰	۱۴	پہلے ایڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (کانوں میں انگلیاں ٹھونسنے اور نگاہوں کے خیرہ ہونے کی ضرورت ہی نہ رہے) ص ۱۸۰ (م).
۱۱	۱۸	"اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ" کا ترجمہ کاتب سے چھوٹ گیا تھا جو لکھ دیا گیا (م).
۱۲	۲۰	پہلے ایڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (سو حقیقت یہ ہے کہ تعلیم و نصیحت کی تمام باتوں کی طرح مثال بھی ایک بات ہے. جو کوئی راست بازی کے ساتھ غور کرے گا ہدایت پائے گا، جو کج فہمی سے انکار کرے گا گم راہ ہوگا) ص ۱۸۲ (م).
۱۳	۲۶	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: لیکن جس زندگی سے وہ نکل چکا تھا دوبارہ نہیں مل سکتی تھی، پس) ص ۱۸۴ (م).
۱٤	۲۷	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ہے: (کام یابی

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
٦	١٠	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: اپنے دینوی سودوزیاں کی کچھ پروا نہ کی اور (ص ۱۷۸) م۔
۷	۱۲	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ہے: (سو یہی حال ان لوگوں کا ہے۔ انھوں نے دین الٰہی کی روشنی حاصل کی تھی، لیکن کچھ سود مند نہ ہوئی اور پھر گم راہی میں پڑ کر سراسیمہ و سرگرداں ہوگئے۔ کانوں سے) بہرے (منہ سے) گونگے (آنکھوں سے) اندھے (ص ۱۷۹) م۔
۸	۱۳	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ہے: (جب پانی برسنے کو ہوتا ہے تو طرح طرح کی ہول ناک حالتیں پیش آتی ہیں) کالی گھٹاؤں سے، تاریکی (پھیل جاتی ہے) بادلوں کی گرج (سے زمین کانپ اٹھتی ہے) بجلی کی چمک (سے نگاہیں خیرہ ہونے لگتی ہیں (ص ۱۷۹) م۔
۹	١٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (کانوں میں مارے دہشت کے انگلیاں ٹھنسی ہوئیں، آنکھوں تلے اندھیرا چھایا ہوا، پاوں چلنے سے

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		اور افزایش کی راہ کھول دی) ص ۱۸۷ (م) .
۲۱	۳٤	''منّ'' درخت کا شیرہ ہے جو گوند کی طرح جم جاتا ہے اور خوش ذائقہ و مقوی ہوتا ہے. ''سلوٰی'' ایک پرند ہے . یہ دونوں چیزیں کوہ طور کے اطراف و جوانب میں بکثرت ہوتی ہیں . ''منّ'' کا حلوہ میں نے خود کھایا ہے جو فلسطین کے یہودی بنایا کرتے ہیں .
۲۲	۳۵	پہلے اڈیشن میں یہ جملہ زیادہ ہے : (ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھو کہ ایک مدت کے انتظار کے بعد فتح و کامرانی کا دروازہ تم پر کھلا ہے پس چاہیے کہ) ص ۱۸۸ (م) .
۲۳	۳۷	پہلے اڈیشن میں یہ جملہ زیادہ ہے : اس بے آب و گیاہ بیابان میں تمہارے لیے زندگی کی تمام ضرورتیں مہیا ہو گئی ہیں . پس) ص۱۸۹ (م) .
۲٤	»	پہلے ایڈیشن میں ترجمہ اس طرح ہے : اور ایسا نہ کرو کہ ملک میں فتنہ و فساد پھیلاؤ (یعنی ضروریات معیشت کے لیے لڑائی جھگڑا کرو، یا ھر طرف لوٹ مار مچاتے پھرو) ص۱۸۹ (م) .
۲۵	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (یعنی صرف

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		اور سعادت ہوگی) کسی طرح کا کھٹکا نہیں، ص ۱۸٤ (م).
۱۵	۲۸	"ولا تشتروا ۔ قلیلا" کا ترجمہ چھوٹ گیا تھا جو قوسین میں لکھ دیا گیا (م).
۱٦	۲۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (پھر کیا خدا کی کتاب کے علم و تلاوت کا نتیجہ یہی ہونا چاہیے کہ خود تلاوت کرنےوالا تو اس پر عمل نہ کرے، لیکن دوسروں کو عمل کرنے کا حکم دے) ص ۱۸۵ (م).
۱۷	"	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (نفس کی برائیاں کتنی ہی سخت کیوں نہ ہوگئی ہوں لیکن صبر اور نماز کی روح انہیں مغلوب کرلے گی) ص ۱۸۵ (م).
۱۸	"	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (وہ تو اس میں سر تا سر لذت و راحت محسوس کرتے ہیں) ص ۱۸٦ (م).
۱۹	۳۲	پہلے اڈیشن میں یہ جملہ زیادہ ہے: (اور اس گمراہی کے نتائج سے تمہیں بچالیا) ص ۱۸۷ (م).
۲۰	۳٤	پہلے اڈیشن میں یہ جملہ زیادہ ہے: (اور تم پر زندگی

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		ان ایام و وقائع کے بعد تم پر وہ وقت آیا جب بد اعمالیوں اور شقاوتوں کے امتداد سے) ص ۱۹۳ (م) ۔
۳۲	٤۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (لیکن تمہارے دلوں کی بے حسی کا تو یہ حال ھوگیا کہ کتاب الہی کی کوئی تنبیہ اور خدا کے رسولوں کی کوئی تخویف بھی انھیں نہ ھلا سکی، اور حوادث و وقائع کا کوئی سیلاب بھی ان میں راہ نہ پا سکا (ص ۱۹۳) م ۔
۳۳	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ : (وہ تمہارے ایک ایک عمل پر نگاہ رکھتا ھے اور ضروری ھے کہ جیسا جس کا عمل ھو اسی کے مطابق نتائج بھی پیش آئیں) ص ۱۹۳ (م) ۔
۳٤	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (اے پیروان دعوت حق ! جن لوگوں کی شقاوت کا یہ حال ھے ان سے قبولیت حق کی کیا امید ھو سکتی ھے ؟) ص ۱۹٤ (م) ۔
۳۵	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : تا کہ اپنے ذاتی اغراض پورے کرنے یا اپنے خیالات اور

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		منّ اور سلویٰ پر قناعت کر لیں) ص ۱۸۹ (م) .
۲۶	۳۸	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (اگرچه غلامی کی ذلت و نامرادی کے ساتھ ملیں گی) ص ۱۹۰ (م) .
۲۷	۳۹	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (دراصل اس بارے میں خدا کا ٹھیرایا ھوا قانون تو یه ھے که فلاح و سعادت ایمان و عمل سے حاصل ھوتی ھے ، نه که نسل و خاندان یا مذھبی گروہ بندیوں سے) ص ۱۹۰ (م) .
۲۸	٤۱	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (اور احکام شریعت کی خلاف ورزی شروع کر دی) ص ۱۹۱ (م) .
۲۹	٤۲	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : جب انھوں نے ایسا کیا تو انسانیت کے درجه سے گر گئے (ص ۱۹۱) م .
۳۰	"	پہلے اڈیشن میں ترجمه اس طرح ھے: پہلے) کہا (بھلا کیونکر ممکن ھے که خدا نے ایسی بات کا حکم دیا ھو) ص ۱۹۲ (م) .
۳۱	٤٦	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (دیکھو!

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
٤٠	٦٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور یہ لوگ جو آج دعوت حق کی مخالفت کر رہے ہیں تو غور کرو اس سے پہلے ان لوگوں کی روش کیسی رہ چکی ہے) ص ۲۰۱ (م).
٤١	٦٩	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (کہ کس طرح اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو برباد کر رہے ہیں) ص ۲۰۲ (م).
٤٢	٧٠	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ہے: (لیکن وہ دنیا کے موہوم فائدے کے لیے آخرت کی نجات سے دست بردار ہو گئے) کاش وہ سمجھیں (اور عقل و بصیرت سے کام لیں) ص ۲۰۳ (م).
٤٣	٧٢	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یاد رکھو! وحی و تنزیل کے بارے میں ہمارا مقررہ قانون یہ ہے کہ) ص ۲۰۳ (م).
٤٤	»	پہلے اڈیشن میں یہ فٹ نوٹ ہے: اس آیت میں نسخ آیات سے مقصود پچھلی شریعتوں کا نسخ ہے یا خود قرآن کے بعض احکام و آیات کا؟ اس بارے میں مفسرین کے دونوں قول موجود ہیں. ہم نے پہلی صورت اختیار کی،

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		آراء کے مطابق اسے ڈھال لے ۔ سو جن لوگوں کی گم راھی اس حد تك پہنچ چکی ھو تم ان سے اتباع حق کی کیا امید کر سکتے ھو؟) ص ۱۹٤ (م) ۔
۳٦	٤٨	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : غور کرو! اگر ان کے دل میں خدا کی کتاب پر سچا ایمان ھوتا تو کیا ممکن تھا کہ محض اپنی ھار جیت کے لیے یہ اس کی تعلیم دوسروں سے چھپانا چاھتے، اور یہ جاننے پر بھی کہ اس کی تعلیم ان کے خلاف حجت ھے اپنی گم راھیوں کا اقرار نہ کرتے ۔ (ص ۱۹٤) م ۔
۳۷	٤۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (یہ حال تو ان کے علماء کا ھے جو مقدس نوشتوں کا علم رکھتے ھیں ، لیکن) ص ۱۹۵ (م) ۔
۳۸	۵۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (اور ان کے خلاف ظلم و معصیت سے جتھا بندی کرو) ص ۱۹۷ (م) ۔
۳۹	۵٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (یعنی بیك وقت کتاب الہی کے ماننے والے بھی ھو اور جھٹلانے والے بھی ھو) ص ۱۹۷ (م) ۔

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
٤٧	٧٩	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (یہ لوگ اسی طرح ایك دوسرے کو جھٹلاتے رہیں) ص ٢٠٦ (م) ۔
٤٨	٨٠	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اور ظلم و شرارت کی جرأت ہی ان میں باقی نہ رہے) ص ٢٠٧ (م) ۔
٤٩	٨٣	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اور وہ ان سے ایمان و معرفت کی روشنی حاصل کر رہے ہیں) ص ٢٠٨ (م) ۔
٥٠	٨٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : کیا کسی انسان کے سچے ہونے کے لیے یہ کافی نہیں کہ اس کی تمام باتیں صرف سچائی ہی کے لیے ہوں. لیکن اگر اس پر بھی یہ لوگ انکار اور سرکشی سے باز نہیں آتے تو انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو اور اپنا کام کیے جاؤ) ص ٢٠٩ (م) ۔
٥١	٩٢	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (جو بد بخت نعمت کی راہ چھوڑ کر عذاب کی راہ اختیار کرے تو کیا ہی بری اس کی راہ ہے) ص ٢١٢ (م) ۔

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		کیوں کہ ھمارے خیال میں یہ سیاق و سباق سے زیادہ مربوط ھے. لیکن جن حضرات کے نزدیك ترجیح دوسری صورت کو ھو وہ اسی کو اختیار کریں، ''وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ''.
		اس صورت میں انھیں یہ سطر قلم زد کر دینی چاھیے اور اس کی جگہ حسب ذیل عبارت مطالعے میں رکھنی چاھیے:
		(پس اگر کسی پچھلے حکم کی جگہ کوئی دوسرا حکم نازل ھوا ھے تو یہ کوئی ایسی بات نہیں جس پر لوگوں کو حیرانی ھو) ص ۲۰٤ (م).
٤٥	۷۵	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (تاکہ تمھاری معنوی قوت نشو و نما پائے اور راہ ایمان میں استوار ھو جاؤ) ص ۲۰۵ (م).
٤٦	۷۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: اور (دیکھو! یہ کیسی گم راھی ھے کہ ھر گروہ دوسرے گروہ کو جھٹلاتا ھے اور سچائی کا صرف اپنے ھی کو ٹھیکے دار سمجھتا ھے) ص۲۰٦ (م).

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		عرب میں اس کی اولاد مبتلاء شرك هوگئی) ص ۲۱٤ (م) .
٥٧	٩٨	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : اور سب کی بتلائی هوئی مشترکه تعلیم پر کار بند هو . (ص ۲۱٤) م .
٥٨	»	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : تاکه تورات کی دعوت تازہ کردوں (ص ۲۱۰) م .
٥٩	۱۰۲	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (اگر تم جہل و نادانی کی ایسی بات کہہ سکتے ھو تو افسوس تمھاری عقلوں پر !) ص ۲۱٦ (م) .
٦٠	۱۰۳	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (اس بات کی حقیقت نہیں پاسکتے که کیوں بیت المقدس کی جگہ خانۂ کعبه قبله قرار دیا گیا ھے) ص۲۱٦ (م).
٦١	»	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : جب بیت المقدس کی طرف رخ کرکے نماز پڑھتے تھے تو وہ بھی الله کے لیے تھی اور اب کعبے کی طرف متوجه ھوتے ھیں تو یه بھی الله ھی کے لیے ھے ، البته ایك خاص جہت قرار دینے میں مصلحت ھے . اور) ص ۲۱۷ (م) .

عبارت حاشیه	صفحه نمبر	حاشیه نمبر
پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (تم کہتے ہو: "نجات اور سعادت صرف انہیں لوگوں کے لیے ہے جو یہودیت یا مسیحیت کی گروہ بندی میں داخل ہوں". اچھا بتلاؤ! ابراہیم کس گروہ بندی میں داخل تھا؟ سب سے بڑھ کر یہ کہ اسرائیل یعنی یعقوب کا طریقہ کیا تھا جس کی طرف تمہاری نسل منسوب ہے) ص ۲۱۳ (م).	۹۵	۵۲
پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (نہ تو اس کی نیک عملی تمہاری بدعملیوں کا کفارہ ہوسکتی ہے، نہ اس کی بدعملی کے لیے تم جواب دہ ہوگے) ص ۲۱٤ (م).	۹٦	۵۳
یہ فقرہ پہلے اڈیشن میں نہیں ہے: "انسان کے لیے قدامت پرستی ----- تمہارے لیے ہیں" (ص ۲۱٤) م.	"	۵٤
پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: اور (دیکھو! یہود اور نصاری دونوں کا دعوی یہ ہے کہ ہدایت صرف انہیں کے حصے میں آئی ہے) ص ۲۱٤ (م).	۹۷	۵۵
پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اگرچہ	"	۵٦

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		حکمتوں سے بے خبر ھیں) ص ۲۱۷ (م) .
۶۶	۱۰۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (لیکن گروہ پرستی کا تعصب اجازت نہیں دیتا کہ سچائی کا اقرار کریں تو تم ان کی مخالفتوں کی کچھ پروا نہ کرو) ص ۲۱۸ (م) .
۶۷	۱۰۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (یہودیوں کا قبلہ الگ ھے ، عیسائیوں کا قبلہ الگ ھے . پس جب صورت حال ایسی ھے تو ظاھر ھے یہ اختلاف بحث و دلائل سے دور نہیں ھو سکتا اور نہ ایسے لوگوں کے ساتھ کوئی متفقہ راہ عمل پیدا ھو سکتی ھے) ص ۲۱۹ (م) .
۶۸	«	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (یہ دیدہ ودانستہ ھدایت سے انحراف ھوگا اور)ص ۲۱۹(م).
۶۹	۱۰۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (اور اس کا اعتراف نہیں کرتا . پس جن لوگوں کی حق فراموشیوں کا یہ حال ھو ان سے اعتراف حق کی کیا امید ھو سکتی ھے) ص ۲۱۹ (م) .
۷۰	«	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : اس کا حق ھونا ھی اس کے لیے سب سے بڑی دلیل ھے ،

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
٦٢	١٠٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : جب تك بنی اسرائیل کا دور ھدایت قائم رہا مرکز ھدایت بیت المقدس تھا اور اس لیے عبادت کے وقت سب کا رخ بھی اسی کی طرف رہتا تھا . لیکن جب دعوت حق کا مرکز مکه کا معبد قرار پایا تو نا گزیر ھوا که وھی قبله بھی قرار پائے اور اقوام عالم کے رخ اسی کی طرف پھر جائیں (ص ۲۱۷) م .
٦٣	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : اب مرکز ام خانۂ کعبه ھے (ص ۲۱۷) م .
٦٤	١٠٥	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (یعنی تم الله کے رسول سے دعوت حق کا پیغام حاصل کرو اور دنیا کی تمام نسلیں اور قومیں تم سے حاصل کریں) ص ۲۱۷ (م) .
٦٥	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (اے پیغمبر! یہ جو منکرین حق اعتراض کرتے ھیں که "اگر خانۂ کعبه ھی کو قبله ھونا تھا تو اتنے دنوں تك کیوں بیت المقدس کی طرف تمہارا رخ رہا" تو یہ اس لیے ھے که کارو بار حق کی

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		ص ۲۲۱ (م) ۔
۷۵	۱۱٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (یہی دو قوتیں ھیں جن کے ذریعے تم راہ عمل کی مشکلوں اور آزمایشوں سے عہدہ برآ ھو سکتے ھو) ص ۲۲۲ (م) ۔
۷٦	۱۱۵	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: جس راہ میں تم نے قدم اٹھایا ھے نا گزیر ھے کہ اس کی آزمایشوں سے گزرنا پڑے) ص ۲۲۲ (م) ۔
۷۷	۱۱۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (وہ یقین کرے اس کی نیکی رایگاں جانے والی نہیں) ص ۲۲۳ (م) ۔
۷۸	۱۱۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: لوگوں نے اپنے اعتقاد و پرستش کے کتنے ھی معبود بنا لیے ھوں، مگر) ص ۲۲٤ (م) ۔
۷۹	۱۲۱	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ھے: (خدا کی دی ھوئی عقل و بصیرت سے کام نہیں لیتے اور) خدا کو چھوڑ کر دوسری ھستیوں کے پیچھے اس طرح پڑ جاتے ھیں کہ انہیں اس کا ھم پلہ بنالیتے ھیں (ص ۲۲٤) م ۔

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		کیوں کہ حق کا خاصہ قیام و ثبات ہے اور باطل کا خاصہ شکست و زوال ہے. جو بات حق ہوگی (ص ۲۱۹) م ·
۷۱	۱۱۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (پس ایک نئے قبلہ کی عالم گیر قبولیت تمہیں کتنی ہی دشوار نظر آتی ہو، لیکن اس کی کام یابی قطعی اور اٹل ہے. اس میں کسی طرح کا شک و شبہ نہ کرو) ص ۲۲۰ (م) ·
۷۲	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اس کا قانون مجازات تمہارے ایک ایک عمل حق کی نگرانی کر رہا ہے) ص ۲۲۰ (م) ·
۷۳	۱۱۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (تو اسی طرح ہم چاہتے ہیں اپنی نعمت تم پر پوری کر دیں اور تم اس مرکز ہدایت سے وابستہ ہو کر نیک ترین امت ہونے کا مقام حاصل کر لو) ص ۲۲۱ (م) ·
۷٤	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: کہ تمہارے ظہور و قیام کا یہ تمام سرو سامان مہیا ہوگیا ہے، چاہیے کہ سرگرم عمل ہو جاؤ اور)

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		سن کر ان کے پیچھے دوڑنے لگیں گے ، لیکن سونچنے سمجھنے کی ان سے امید نه رکھو) ص ۲۲۷ (م) ۔
۸۵	۱۲۷	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : (که خدا کے دیے ہوے ہوش و حواس سے کام نہیں لیتے) ص ۲۲۷ (م) ۔
۸۶	"	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے: ان پابندیوں کی کچھ پروا نه کرو جو یہود اور نصاری نے اپنے پیشواؤں کی کورانه تقلید میں یا مشرکین عرب نے اپنے وهم پرستانه رسوم کی بناء پر اختیار کر رکھی ہیں) ص ۲۲۷ (م) ۔
۸۷	۱۲۸	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : (تو بلا شبه ان چیزوں کا کھانا تمھارے لیے جائز نہیں) ص ۲۲۷ (م) ۔
۸۸	"	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : (اس کی مجبوری واقعی ہو) ص ۲۲۸ (م) ۔
۸۹	۱۲۹	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : (یعنی طمع دنیوی سے کتاب الله کے احکام میں تحریف کرتے ہیں یا انہیں ظاهر نہیں کرتے) ص ۲۲۸ (م) ۔

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۸۰	۱۲۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (اور خدا کو چھوڑ کر یہ دوسروں کو اس کا ھم پلہ نہ بناتے) ص ۲۲۵ (م) .
۸۱	۱۲٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (یعنی حلال و حرام، نیک و بد اور عذاب و ثواب کے بارے میں اپنے ظن و خیال سے ایسے احکام بناؤ جن کے لیے خدا کا کوئی حکم موجود نہیں) ص ۲۲٦ (م) .
۸۲	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (اور خدا کی دی ھوئی عقل و بصیرت سے کام لو) ص۲۲٦ (م).
۸۳	۱۲۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (اللہ کی دی ھوئی عقل و تمیز کھو کر) ص ۲۲۷ (م) .
۸٤	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (یعنی جس طرح چرواھا اپنی بکریوں کو بلانے کے لیے چیختا ھے اور وہ اس کی آواز سنتی اور تعمیل کرتی ھیں، لیکن اگر اور کوئی بات کہی جائے تو نہ تو سنے گی نہ سمجھے گی . سو یہی حال ان اندھی تقلید کرنے والوں کا ھے. یہ چارپایوں کی طرح اپنے چرواھوں کی آواز

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		کسی مدت کی تحدید کے عام طور پر حکم دے دیا گیا ہو) ص ۲۳۲ (م) .
۹٦	۱٤۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (جیسا کہ پہلے حکم دیا جاچکا ہے . یاد رکھو! دین حق کی راہ تنگی اور سختی کی راہ نہیں ہے) ص ۲۳۳ (م).
۹۷	۱٤۲	پہلے اڈیشن یہ عبارت زیادہ ہے : اس سے دور نہیں ہوں کہ مجھ تک پہنچنے کے لیے کسی طرح کی محنت و مشقت برداشت کرنی پڑے. میں) ص ۲۳٤ (م) .
۹۸	۱٤۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: وہ تمہارے بغیر نہیں رہ سکتیں، تم ان کے بغیر نہیں رہ سکتے، البتہ جو کچھ کرو ٹھیک طور پر سمجھ بوجھ کے کرو. ایسا نہ کرو کہ ایک بات کی طرف سے تمہارے دلوں میں شک و شبہ ہو، مگر اسے صاف کیے بغیر کیے جاؤ اور پھر اسے اپنی کمزوری سمجھ کر چھپانے لگو) ص ۲۳٤ (م).
۹۹	۱٤۷	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ہے : حالانکہ تم جانتے ہو (کہ اس طرح کے طریقوں سے بھی مقصود دوسروں کا مال ناجائز طریقوں

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۹۰	۱۲۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : حق فروشی کی کمائی سے نہیں بلکہ (ص ۲۲۸) م .
۹۱	۱۳۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (یعنی یہود اور نصاری اس حالت میں اس لیے مبتلا ھوے) ص ۲۲۹ (م) .
۹۲	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (باوجود یکہ اس کے واضح اور قطعی احکام میں اختلاف کی کوئی گنجایش نہ تھی) ص ۲۲۹ (م) .
۹۳	۱۳۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (پس نہ تو یہ ھو سکتا ھے کہ کسی مظلوم کی فریاد سے وہ بے خبر رہ جائےاور نہ یہ ممکن ھے کہ کوئی انسان اپنی خیانت اس سے چھپا سکے) ص ۲۳۲ (م) .
۹٤	۱۳۹	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ھے : تا کہ تم برائیوں سے بچو (یعنی برائیوں سے بچنے اور پرھیزگار ھونے کی تم میں صلاحیت پیدا ھو) ص ۲۳۲ (م) .
۹۵	۱٤۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : اور ناقابل برداشت مدت نہیں ھے اور نہ ایسا ھے کہ بغیر

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		تو تم بھی لڑو، نہیں لڑتا ہے تو تمہاری طرف سے بھی لڑائی نہیں ہونی چاہیے) ص ۲۳۸ (م) .
۱۰۵	۱۵۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : کیوں کہ اگر تم نے اس کام کے لیے خدا کا دیا ہوا مال خرچ نہیں کیا جس میں تمہارے لیے ظلم وفساد سے نجات اور فتح وکامرانی کا حصول تھا تو یہ دیدہ و دانستہ قومی زندگی کی جگہ ہلاکت کو پسند کرنا ہوگا) ص ۲۳۹ (م) .
۱۰۶	۱۵۵	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (یعنی جنگ کی وجہ سے یا کسی دوسری وجہ سے کسی طرح کی رکاوٹ نہ ہو) ص ۲۳۹ (م).
۱۰۷	۱۵۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : البتہ ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ کاروبار دنیوی کے انہماک کی وجہ سے حج کے اوقات و اعمال سے بے پروا ہو جاؤ جیسا کہ جاہلیت کے لوگوں کا شیوہ ہوگیا تھا) ص ۲۴۰ (م) .
۱۰۸	"	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (یعنی اعمال و اذکار کا صحیح طریقہ فراموش کرکے طرح طرح کی گمراہیوں میں مبتلا ہوگئے تھے)

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		پر کھا لینا ہے اور رشوت خور حاکم کے فیصلے سے ناجائز بات جائز نہیں ہو جا سکتی) ص ۲۳۶ (م) ۔
۱۰۰	۱٤۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: اور جو مقام ان کے لیے مرکز ہدایت قرار پایا تھا وہی ان کے دست رس سے باہر تھا ۔ (ص ۲۳۷) م ۔
۱۰۱	۱۵۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اس طرح تمہیں قتل و خون ریزی کا جواب قتل و خون ریزی سے دینا پڑے گا اور قتل و خون ریزی بجائے خود ایک برائی ہے ، لیکن) ص ۲۳۷ (م) ۔
۱۰۲	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (انسانی ظلم و استبداد کی مداخلت اس میں باقی نہ رہے) ص ۲۳۸ (م) ۔
۱۰۳	۱۵۲	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (باقی رہا ان مہینوں کا معاملہ جن کا عرب میں احترام کیا جاتا ہے اور ان میں لڑائی بند کردی جاتی ہے تو اس بارے میں تمہارا طریقہ یہ ہونا چاہیے کہ) ص ۲۳۸ (م) ۔
۱۰٤	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (لڑتا ہے

صفحه نمبر	عبارت حاشیه
	هونے کے لیے صرف اتنا هی کافی نہیں که زبان سے اسلام کا اقرار کرلو بلکه چاهیے که) ص ۲٤۳ (م).
١٦٥	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ هے: (اگر ان لوگوں کے ایمان و یقین کے لیے وہ سب کچھ کافی نہیں جو اس وقت تك ان کے سامنے آچکا هے تو) ص ۲٤٤ (م).
١٦٠	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ هے: (اے پیغمبر! چاهیے که یه لوگ پچھلی امتوں کی سرگذشتوں سے عبرت پکڑیں) ص ۲٤٤ (م).
»	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ هے: (اور کس طرح فلاح و سعادت کی تمام راهیں ان پر کھول دیں، لیکن اس پر بھی راہ هدایت پر قائم نه رهے اور نعمت الٰہی کی قدر شناسی نه کی) ص ۲٤٤ (م).
١٦	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ هے: (عزت کی اصلی چیز دنیوی مال و جاہ نہیں هے، ایمان و عمل کی دولت هے) ص ۲٤٥ (م).
»	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ هے: (اور یه خاك مذلت پر لوٹ رهے هوں گے) ص ۲٤٥ (م).

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		ص ۲٤۱ (م) .
۱۰۹	۱۵۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (یعنی ایسا نہ کرو جیسا ایام جاھلیت میں کیا کرتے تھے کہ حدود حرم تك جا کر لوٹ آتے تھے، باھر کے حاجیوں کی طرح عرفات تك نہیں جاتے تھے) ص ۲٤۱ (م) .
۱۱۰	»	حج کے اعمال میں سے ایك عمل عرفات جا کر ٹھیرنا اور وھاں سے لوٹنا ھے . لیکن باشندگان مکہ نے یہ طریقہ اختیار کر لیا تھا کہ حدود حرم تك جا کر لوٹ آتے اور کہتے: "ھم تو اسی مقام کے باشندے ھیں، ھمارے لیے حدود حرم سے باھر جانا ضروری نہیں" یہ کچھ تو اس لیے تھا کہ باشندۂ مکہ ھونے کا غرور باطل تھا؛ اور زیادہ تر اس لیے کہ دنیوی کاروبار کے انہماك سے اعمال حج کی مشغولیت ان پر شاق گزرتی تھی . چاھتے تھے کہ باھر کے حاجی حج میں مشغول رھیں، ھم موسم سے تجارت کا فائدہ اٹھائیں .
۱۱۱	۱٦٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (مسلم

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
١٢٢	١٧٢	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (پس اپنے نفس کی پسندیدگی اور ناپسندیدگی کی بناء پر اعمال کی اچھائی برائی کا فیصلہ نہ کردو) ص ٢٤٧ (م)۔
١٢٣	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (کہ تمہارے لیے کس ناگواری میں خوش گواری اور کس پسندیدگی میں ناپسندیدگی ہے) ص ٢٤٧ (م)۔
١٢٤	»	پہلے اڈیشن میں اس طرح ہے: جہاد کا حکم (ص ٢٤٧) م۔
١٢٥	١٧٥	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (پھر بتلاؤ! ان برائیوں کا انسداد ضروری ہے یا ایک مہینے کی حرمت کے پیچھے لگے رہنا جس کی حرمت کا خود دشمنوں نے بھی لحاظ نہیں رکھا ہے) ص ٢٤٨ (م)۔
١٢٦	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (کیوں کہ تم میں اور ان میں کوئی اور وجہ مخاصمت تو ہے نہیں۔ سارا جھگڑا اسی بات کا ہے کہ کیوں تم نے دین حق قبول کرلیا ہے۔ پھر کیا تم تیار ہو کہ جس بات کو حق سمجھتے ہو محض لوگوں

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۱۱۷	۱٦۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور ان میں تفرقہ و اختلاف کی گنجایش نہ تھی) ص ۲٤٦ (م).
۱۱۸	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور دین کی ایك راہ پر مجتمع رہنے کی جگہ الگ الگ گروہ بندیوں میں بٹ جاتے تھے) ص ۲٤٦ (م).
۱۱۹	۱٦۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: ہر عہد میں خدا کی ہدایت نمایاں ہوئی، لیکن ہمیشہ لوگوں نے ہدایت کے بعد گمراہی کی راہ اختیار کی اور اسی لیے یکے بعد دیگرے تجدید ہدایت ضروری ہوئی (ص ۲٤٦) م.
۱۲۰	۱۷۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور مؤمن ہونے کے لیے سعی وعمل کی آزمایشوں میں کام یاب ہونا ضروری نہیں) ص ۲٤٦ (م).
۱۲۱	۱۷۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اس کا قانون مکافات یہ ہے کہ ہر نیکی اپنا بدلا اور ہر نیکی کرنے والا اپنا اجر رکھتا ہے. اور) ص ۲٤۷ (م).

صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
	حقوق و واجبات ادا کر سکیں کے اور محبت و سازگاری کے ساتھ رہیں کے ہر حال میں اصل مقصود نکاح و طلاق سے یہی ھے) ص ۲۰۰ (م).
۲	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (اور ان کے نکاح کر لینے کا برا نہ مانو) ص ۲۰٦ (م).
	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (کہ تمہارے لیے بہتری کی راہ کونسی ھے) ص ۲۰۷ (م).
۲	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (کہ یہی دودھ پلانے کی پوری مدت ھے) ص ۲۰۷ (م).
۲	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (دونوں کے حقوق اور احساسات کی رعایت کرنی چاھیے) ص ۲۰۷ (م).
۱	صلوٰۃ وسطیٰ کی ایک تفسیر تو یہ ھے جو ہم نے اختیار کی ھے. دوسری تفسیر یہ ھے کہ یہاں وسطیٰ سے مقصود درمیانی چیز ھے اور اس لیے پانچ وقت کی نمازوں میں سے کسی خاص درمیانی نماز کی طرف اشارہ کیا گیا ھے. جن مفسروں نے یہ تفسیر اختیار کی ھے وہ بخاری و مسلم کی حدیث سے استدلال کرتے ھیں کہ جب جنگ

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		کے ظلم کی وجه سے اسے چھوڑ دو۔ اگر تیار نہیں ہو تو ظاہر ہے که جنگ کے سوا کوئی چارہ نہیں) ص ۲٤٨ (م) .
۱۲۷	۱۷٦	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : (یعنی زکوٰۃ کی طرح کوئی خاص مقدار معین نہیں کردی گئی ہے . جو کچھ تمہاری ضروریات معیشت سے زیادہ ہو کر بچ رہے اس میں سے خرچ کرو) ص ۲٤۹ (م) .
۱۲۸	۱۸۰	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : (اگر تم نے ناحق ناروا اپنی بیوی کو الگ کردیا تو یه اللہ کے علم و سماعت سے پوشیدہ نہیں رہے گا) ص ۲۵۲ (م) .
۱۲۹	۱۸٦	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : (پس چاہیے ہر فریق دوسرے فریق کے حقوق کا لحاظ رکھے . ایسا نہیں کرنا چاہیے که تم صرف اپنے ہی حقوق کا مطالبه کرو، دوسرے فریق کے حقوق جو تم پر ہیں انہیں فراموش کرجاؤ) ص ۲۵۳ (م) .
۱۳۰	۱۹۹	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : (یعنی

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۱٤۰	۲۱۵	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (اس کے فضل و بخشش کی قدر شناسی کرنے کی جگہ) ص ۲٦۱ (م).
۱٤۱	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (پس نہ تو تمہارے دلوں کا کھوٹ اس سے پوشیدہ رہ سکتا ھے، نہ وہ مظلوموں کی فریاد سے غافل ھو سکتا ھے) ص ۲٦۱ (م).
۱٤۲	۲۱۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (وہ جانتا ھے کہ کون عزم و عمل کے دعووں میں سچے ھیں اور کن کے دل ایمان و حق پرستی کی روح سے خالی ھیں) ص ۲٦۲ (م).
۱٤۳	۲۱۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: جب سرداروں نے یہ بات سنی تو بجائے اس کے کہ اپنی فرماں برداری سے استعداد کار کا ثبوت دیتے لگے طالوت کے انتخاب پر طرح طرح کے اعتراض کرنے) ص ۲٦۳ (م).
۱٤٤	۲۱۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (حکمرانی کی اھلیت کا جو معیار تم نے سمجھ رکھا ھے یہ تمہارے جہل و خود پرستی کا گھڑا ھوا معیار

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		احزاب میں عصر کا وقت نکل گیا تو آنحضرت (صلعم) نے فرمایا "شغلونا عن الصلوٰة الوسطیٰ حتی غابت الشمس" دشمنوں نے همیں صلوٰة وسطیٰ سے باز رکھا یہاں تك که سورج ڈوب گیا . پس صلوٰة وسطیٰ سے مقصود عصر کی نماز هے .
۱۳۶	۲۱٤	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ هے : (که تمهاری معاشرتی زندگی کی فلاح و سعادت احکام الٰہی کی ٹهیك ٹهیك تعمیل پر موقوف هے) ص ۲٦۱ (م) .
۱۳۷	»	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ هے : (یعنی باوجود کثرت تعداد کے انهوں نے حمله اور دشمن کا مقابله نہیں کیا تها اور اپنا گهر بار چهوڑ کر راہ فرار اختیار کی تهی . جب ان بزدلوں نے ایسا کیا) ص ۲٦۱ (م) .
۱۳۸	۲۱۵	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ هے : (اور زندگی اور کامرانی سے محروم هوگئے) ص ۲٦۱ (م).
۱۳۹	»	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ هے : (که بڑی سے بڑی گمراهی کے بعد بهی اصلاح حال کا دروازہ ان پر بند نہیں هوتا) ص ۲٦۱ (م) .

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		کہ بڑی مدت ان پر گزر چکی ہے) ص ۲۷۰ (م).
۱۵۰	۲۳۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یعنی اگر وحشی اور بے عقل پرند چند دنوں کے انس و تربیت سے ایسا ہو جا سکتا ہے کہ تمہاری آواز پہچاننے لگے اور تمہارے حکم کی تعمیل کرے تو کیا دعوت حق سے انسانوں میں یہ تبدیلی نہیں ہو جا سکتی کہ تربیت یافتہ ہو جائیں اور تمہاری تعلیم قبول کر لیں) ص ۲۷۱ (م).
۱۵۱	۲۴۰	اس واقعے میں دو باتیں غور طلب ہیں: اولاً یہ کہ "کیف تحی الموتی" میں موت وحیات سے مقصود کیا ہے؟ مجاز ہے جیسا کہ "انی یحیی ھذہ اللہ بعد موتھا" (۲: ۲۵۹) اور "استجیبوا للہ و للرسول اذا دعاکم لما یحییکم" (۸: ۲٤) وغیرہ آیات میں ہے، یا حقیقت ہے؟ مفسروں نے عام طور پر اسے حقیقت پر محمول کیا ہے. وہ کہتے ہیں "حضرت ابراھیم کا سوال حشر اجساد کے بارے میں تھا" یعنی قیامت کے دن مردے کیوں کر زندہ ہو جائیں گے. ثانیاً یہ کہ پرندوں کے معاملے سے مقصود کیا ہے؟ اکثر مفسر اس طرف

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		هے، الله کا ٹهیرایا هوا معیار نهیں هے) ص۲٦٣ (م)
۱٤٥	۲۱۹	پهلے اڈیشن میں یه عبارت زیاده هے : (یعنی دماغی اور جسمانی دونوں طرح کی فضیات رکهتا هے . اور یهی دو فضیلتیں قائد وحکم ران کے لیے اصلی فضیلتیں هیں ، نه که مال و جاه اور نسل و خاندان کے امتیازات) ص ۲٦٣ (م) .
۱٤٦	»	پهلے اڈیشن میں یه عبارت زیاده هے : یه تو اسی کو ملتی هے جسے الله نے اس کی صلاحیت دے دی هو) ص ۲٦٣ (م) .
۱٤٧	۲۲٤	پهلے اڈیشن میں یه عبارت زیاده هے : (اور اس طرح ایك گروه قلیل کے صبر و ثبات اور خدا پرستی نے بنی اسرائیل کو ان کی گرتی هوئی حالت سے نکال کر عظمت و اقبال کے عروج پر پهنچادیا) ص ۲٦٥ (م) .
۱٤٨	۲۳۰	پهلے اڈیشن میں یه عبارت زیاده هے : (اور اس کی شفاعت مجرموں کو پاداش عمل سے بچا لے) ص ۲٦٧ (م) .
۱٤٩	۲۳۷	پهلے اڈیشن میں یه عبارت زیاده هے : (یعنی ان میں کوئی ایسا تغیر نهیں هوا هے جس سے معلوم هو

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۱۰۲	۲٤۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یعنی بے انتہا وسعت رکھنے والا ہے، اس لیے بخشش میں کمی نہیں ہو سکتی۔ ہر حالت کا جاننے والا ہے: اس لیے کوئی مستحق اس کے التفات سے محروم نہیں رہ سکتا) ص ۲۷۲ (م)۔
۱۰۳	۲٤۲	(الف) اور (ب) تفسیری نوٹ پہلے اڈیشن میں ہیں، دوسرے میں نہیں ہیں، غالباً کاتب سے چھوٹ گئے (م)۔
۱۰٤	۲٤۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (لیکن یاد رہے سچی خیرات وہی ہے جو دل کے اخلاص اور نیکی کے ساتھ ہو، پس) ص ۲۷۲ (م)۔
۱۰۵	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (راہ حق میں خرچ کرنے کی نیکی انہیں کی نیکی ہے۔ یقیناً) ص ۲۷۲ (م)۔
۱۰٦	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یعنی وہ بے نیاز ہے، اس لیے تمہاری نیکیوں کی اسے احتیاج نہیں۔ لیکن وہ حلیم بھی ہے، اس لیے پسند کرتا ہے کہ تم میں بھی حلم و عفو و درگذر ہو) ص ۲۷۲ (م)۔

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		گئے ھیں کہ مقصود یہ تھا کہ پرندوں کو مار کر ٹکڑے ٹکڑے یا قیمہ قیمہ کردیا جائے، پھر ان کے چار حصے چار پہاڑوں پر رکھ دیے جائیں، پھر انھیں بلایا جائے، قدرت الٰہی سے زندہ ھو کر دوڑنے لگیں گے اس تفصیل کی رو سے سوال و جواب میں مطابقت یوں ھے کہ سوال مردوں کے زندہ ھو جانے کی نسبت تھا. جواب میں قدرت الٰہی کا معجزہ دکھا دیا گیا کہ جس طرح یہ پرند اپنے بلانے والے کی آواز پر زندہ ھو گئے اسی طرح قیامت کے دن حکم الٰہی سے مردے زندہ ھو جائیں گے. لیکن اس تفسیر کے لیے ضروری ھے کہ پرندوں کو مارنے اور ٹکڑے ٹکڑے کردینے کا مضمون محذوف تسلیم کر لیا جائے، کیوں کہ قرآن کے الفاظ میں اس کی کوئی صراحت نہیں ھے اور ترجمہ یوں کیا جائے "پرندوں میں سے چار جانور لو اور انھیں اپنے ساتھ ھلالو (پھر انھیں ذبح کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو) پھر ان کا ایک ایک حصہ چار پہاڑوں پر رکھ دو".

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		اپنے محتاج بھائیوں کو دینا کیوں کر گوارا کر لیتے ہو) ص ۲۷٤ (م) .
۱٦۲	۲۵۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (پس شیطانی وسوسوں پر کار بند نہ ہو ، خدا کی بتلائی ہوئی راہ اختیار کرو) ص ۲۷٤ (م) .
۱٦۳	۲۵۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (وہ سب کچھ جانتا اور سب کچھ دیکھ رہا ہے . پس جو کوئی اپنی نذر ادا نہ کرے گا یا ناجائز طریقوں پر کار بند ہوگا تو اس کی راہ معصیت کی راہ ہوگی) ص ۲۷٤ (م) .
۱٦٤	۲۵۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (سو اگر اللہ پر سچا ایمان رکھتے ہو تو ممکن نہیں کہ اس کی راہ میں خرچ کرنے سے تمہارا ہاتھ رک جائے) ص ۲۷۵ (م) .
۱٦۵	»	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ہے : تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا (یعنی تمہاری حق تلفی نہ ہوگی . مکافات الٰہی کی بخشش اور ماپ تول میں کبھی کمی بیشی یا غفلت نہیں ہو سکتی) ص ۲۷۵ (م) .

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۱۵۷	۲۴۴	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (کہ جو کچھ کرے اللہ کے لیے کرے ، انسانوں کو دکھانے کے لیے نہ کرے) ص ۲۷۲ (م) .
۱۵۸	۲۴۶	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : اور اس بارش کی طرح جو چٹان کو سر سبز نہ کر سکی، یہ دکھاوے کی نیکیاں بھی کچھ سود مند نہ ہوں گی (ص ۲۷۳) م .
۱۵۹	۲۴۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (کیوں کہ اس میں سر سبزی اور شادابی کی استعداد موجود ہے) ص ۲۷۳ (م) .
۱۶۰	۲۴۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (سو یہی حال اس آدمی کا ہے جو عمر بھر دکھاوے کی نیکیاں کرتا رہتا ہے اور سمجھتا ہے آخرت میں اس کے کام آئیں گی . لیکن جب آخرت کا دن آئے گا تو دیکھے گا کہ ساری عمر کی کمائی ضائع گئی اور اس کی کوئی نیکی خدا کے حضور مقبول نہ ہوئی) ص ۲۷۳ (م) .
۱۶۱	۲۴۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (پھر جو چیز خود اپنے نفس کے لیے پسند نہیں کر سکتے

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۱۷۱	۲۶۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (تم اپنے دلوں کا گناہ دنیا کی نظروں سے چھپالے سکتے ھو، لیکن خدا کے محاسبے سے نہیں بچ سکتے) ص ۲۷۹ (م).
۱۷۲	۲۷۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (جس کی قدرت و حکمت کی یہ کارفرمائی ھے) ص ۲۸۱ (م).
۱۷۳	۲۷٦	پہلے اڈیشن میں اس طرح ھے: مثلاً خدا کی صفات (ص ۲۸۱) م.
۱۷٤	۲۸۰	اھل مکہ کے مظالم سے مجبور ھو کر پیغمبر اسلام نے ھجرت کی اور مدینہ آبسے، لیکن قریش مکہ نے یہاں بھی چین سے بیٹھنے نہ دیا۔ ھجرت کے دوسرے سال ایك لشکر تیار ھوا اور مدینہ پر حملہ آور ھوگیا. مسلمان بھی مدینہ سے نکلے اور بدر نامی ایك کنویں کے پاس لڑائی ھوئی. جنگ بدر سے مقصود یہی لڑائی ھے. مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳ تھی اور دشمن ان سے تین گنا زیادہ تھے، لیکن نصرت الٰہی نے مسلمانوں کا ساتھ دیا اور دشمنوں کو نہایت ذلت بخش شکست ھوئی.

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
١٦٦	٢٥٦	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : (اس کی واپسی کا مطالبه نہیں کیا جاتا) ص ٢٧٦ (م) .
١٦٧	٢٥٨	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : (یعنی سود خواری کو مٹانا چاهتا ہے، جس کا مقصد حاجت مند کو برباد کرکے خود فائدہ اٹھانا ہے . اور خیرات کے جذبے کو بڑھانا چاهتا ہے، جس کا مقصد حاجت مند کی حاجت روائی کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانے کی جگه، فائدہ پہنچانا ہے) ص ٢٧٦ (م) .
١٦٨	٢٥٩	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : (اور ممانعت کے بعد بھی سود کے پیچھے پڑے رہے) ص ٢٧٧ (م) .
١٦٩	٢٦٣	دونوں اڈیشن میں ترجمه اسی طرح لکھا ہے. کاتب کی لغزش قلم معلوم ہوتی ہے، ورنه "فَرَجُلٌ وَّ امْرَاَتٰنِ" کا ترجمه یوں ہونا چاہیے : "تو ایك مرد اور دو عورتیں" (م) .
١٧٠	"	پہلے اڈیشن میں ترجمه اس طرح ہے : گریز نه کریں (ص ٢٧٨) م .

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		عیسائیوں کے عالم گیر اعتقاد باطل کے مقابلے میں اس دعوے کی کام یابی کتنی ھی تعجب انگیز دکھائی دیتی ھو لیکن بالآخر کام یابی اسی کے لیے ھے) ص ۲۹۲ (م) .
۱۸۱	۳۱۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (ان لوگوں کے دلوں کا کھوٹ اس کی نظر سے پوشیدہ نہیں) ص ۲۹۲ (م) .
۱۸۲	۳۱۵	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (کچھ نہیں، یہ سب جہل و تعصب کی باتیں ھیں) ص ۲۹۳ (م).
۱۸۳	۳۱۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : خواہ کسی گروہ و نسل سے تعلق رکھتا ھو) ص ۲۹٤ (م) .
۱۸٤	۳۱۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (اور اس کی بخشش کی کوئی انتہا نہیں) ص ۲۹۵ (م) .
۱۸۵	۳۲۲	یہ "یلون السنتھم بالکتب" کا ترجمہ ھے عربی میں لیّ اللسان بالکتاب کے معنی کلام کے الٹ پھیر کرنے اور اس کے معانی میں تحریف کرنے کے ھیں نہ کہ محض زبان مروڑنے کے . چنانچہ سورۂ نساء میں یہی لیّ لسان تحریف کلام کے

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۱۷۵	۲۸۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (یعنی خدا نے انسان کی طبیعت اور اس کی حالت ایسی بنائی ھے کہ زندگی کی خوش حالی و زینت میں اس کا دل اٹکا ھوا ھے (ص ۲۸۳) م ۔
۱۷۶	۲۸۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (یعنی اگر دنیا میں انھوں نے اپنے آپ کو مبتلاء فریب کر رکھا ھے تو کر لیں ، قیامت کے دن دیکھ لیں گے کہ نجات کا تمام تر دار و مدار عمل پر ھے، نہ کہ گروہ بندی اور نسلی و خاندان پر) ص ۲۸٦ (م) ۔
۱۷۷	۲۹۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (یہ ڈرانا بھی اس کی شفقت و مہربانی ھی کی وجہ سے ھے، کیوں کہ) ص ۲۸۷ (م) ۔
۱۷۸	۲۹٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (اطاعت الٰہی سے روگرداں ھونا شیوۂ کفر ھے اور) ص ۲۸۷ (م) ۔
۱۷۹	۳۰۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (یاد رکھو! خدا کے کاموں میں بے انصافی نہیں ھو سکتی) ص ۲۹۱ (م) ۔
۱۸۰	۳۰۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (پس

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۱۸۸	۳۵۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (اور اس کی ساری محنت مشقت اکارت جائے . سو یہی حال ایسے لوگوں کا ھے . یہ کتنا ھی مال و متاع لٹائیں لیکن کچھ سود مند نہ ھوگا . اس ھوا کی طرح جس کے ساتھ ھلاکت کا پالا ھو ان کے اعمال میں بھی کفر و بد عملی کا روگ لگا ھوا ھے . ایسی ھوا جتنی زیادہ چلے گی اتنا ھی زیادہ بربادی کا باعث ھوگی) ص ۳۰۵ (م) .
۱۸۹	۳۵۲	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : تمھارے بغض و عناد سے کلمۂ حق کی شوکت و کام رانی رکنے والی نہیں) ص ۳۰٦ (م) .
۱۹۰	۳۵۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (چنانچہ وہ تمھیں نقصان پہنچانے کی تدبیروں میں برابر لگے رھتے ھیں) ص ۳۰٦ (م) .
۱۹۱	۳۵٤	پہلے اڈیشن میں اس طرح ھے : احکام حق کی نا فرمانی نہ کی جائے (ص ۳۰٦) م .
۱۹۲	۳۵٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (اور ان کی کثرت و طاقت تمھارا کچھ بگاڑ نہیں سکے گی) ص ۳۰۷ (م) .

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		معنی میں آیا ہے ''من الذین ھادوا یحرفون الکلم عن مواضعه و یقولون سمعنا وعصینا و اسمع غیر مسمع و راعنالیا بالسنتهم وطعنا فی الدین (٤ : ٤٦)
١٨٦	٣٢٥	اس آیت میں ''میثاق النبیین'' کے دو معنی ھو سکتے ھیں : ایك یه که نبیوں کے بارے میں میثاق ، دوسرا یه که وہ میثاق جو نبیوں سے لیا گیا تھا . بعض مفسروں نے پہلا مطلب اختیار کیا ھے اور ان میں شاہ ولی الله رحمة الله علیه بھی ھیں ، اور بعضوں نے دوسرا . ھم نے پہلے کو ترجیح دی ھے . لیکن جو حضرات چاھیں دوسرا مطلب بھی اختیار کر سکتے ھیں . اس صورت میں مقام کا ماحصل یه ھوگا که الله نے نبیوں میں سے ھر ایك نبی سے یه عہد لیا تھا که اگر کوئی دوسرا رسول اس کے عہد میں مبعوث ھو تو اس کا فرض ھے که اس کی تصدیق کرے اور اس کا ساتھ دے .
١٨٧	٣٣٣	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (اس میں کہاں لکھا ھے که یه چیزیں اصلا حرام ھیں) ص ۲۹۹ (م) .

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
۱۹۸	٤۱۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور جو جماعت عزم و ہمت سے کام لیتی ہے تو آخر کی فتح مندی اسی کے حصے میں آتی ہے) ص ۳۲٤ (م).
۱۹۹	٤۲۲	اس آیت کی ایك تفسیر تو یہ ہے جو ہم نے اختیار کی ہے ، دوسری یہ ہے کہ "نفس واحدة" سے مقصود حضرت آدم ہیں اور "خلق منها زوجها" سے حواء . ہم نے تفسیر مندرجہ متن کو اس لیے ترجیح دی کہ آگے چل کر تنکیر کے ساتھ فرمایا ہے "وبث منهما رجالا کثیرا و نساء" حالانکہ اگر مقصود حضرت آدم ہوتے تو ہونا چاہیے تھا: "وبث منهما جميع الرجال والنساء". بہرحال جن حضرات کے نزدیك دوسری تفسیر مرجح ہو وہ عبارت مندرجۂ متن کی جگہ حسب ذیل عبارت مطالعہ میں رکھیں: وہ پروردگار جس نے تمھیں اکیلی جان سے پیدا کیا (یعنی آدم سے) اور اسی سے اس کا جوڑا بھی پیدا کر دیا (یعنی حواء پیدا کر دی گئی).

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۱۹۳	۳۵۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یا انسان کی مغفرت و تعذیب میں دخل رکھتا ہو) ص ۳۰۸ (م).
۱۹٤	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (پس کسی حال میں بھی اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے) ص ۳۰۸ (م).
۱۹۵	۳۷۵	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (پس نہ تو ان کے اندر خدا پرستی کی سچی روح ہے، نہ کوئی ایسا عقیدہ ہے جس کے لیے برہان و دلیل کی روشنی موجود ہو اور اس لیے ممکن نہیں کہ وہ ان لوگوں کو جن کے دل ایمان و یقین کی روح سے معمور ہیں اپنی طاقت و شوکت سے مرعوب کرسکیں) ص ۳۱۳ (م).
۱۹٦	۳۷۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور اس لغزش کے اثرات سے تمہارے دل پاک و صاف ہوگئے) ص ۳۱٤ (م).
۱۹۷	٤۰۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور اگر تم اللہ سے ڈرتے رہے تو دنیا کی کوئی طاقت بھی تمہیں ڈرا نہ سکے گی) ص ۳۲۱ (م).

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
۲۰۳	٤٥٦	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ہے: مرد عورتوں کے سربراہ اور کار فرما ہیں (ص ٣٤٠) م.
۲۰٤	٤٦٩	"سمعنا و اطعنا" کے معنی ہیں: ہم نے حکم سنا اور ہم نے اطاعت کی یہودی از راہ شرارت اسے اس طرح ادا کرتے کہ "اطعنا" "عصینا" ہو جاتا یعنی ہم نے حکم سنا اور خلاف ورزی کی. "اسمع" کے معنی ہیں: ہماری بات سنیے، اور وہ اس کے ساتھ "غیر مسمع" بھی بڑھا دیتے جس کے معنی ایك تو یہ ہیں کہ خدا تمہیں بری بات نہ سنوائے، دوسرے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ بہرے ہو جاؤ. اسی طرح "راعنا" بولتے جس کے ایك معنی تو یہ ہیں کہ ہماری طرف التفات کیجیے، دوسرے معنی یہ ہیں کہ اے چرواہے. عربی میں کہتے ہیں "راعی الحمار الحمر ـ اذا رعی معہا".
۲۰۵	٤٧٠	سبت والوں سے مقصود یہودیوں کی وہ جماعت ہے جنھیں سبت کے دن کے احترام کا حکم دیا گیا تھا اور اس دن شکار کھیلنے سے روك

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۲۰۰	٤٣٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (احادیث سے یہ معلوم ہو چکا ہے کہ جس آدمی کے وارث موجود ہیں وہ اپنے ترکے کے ایک تہائی حصے تک کے لیے وصیت کر سکتا ہے ، اس سے زیادہ میں وصیت واجب التعمیل نہ ہوگی) ص ۳۳۱ (م).
۲۰۱	٤٣٩	مفسروں کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ ان آیات میں جس برائی کا ذکر کیا گیا ہے اس سے مقصود زنا ہے اور جس سزا کا حکم دیا گیا ہے وہ اوائل اسلام میں دی جاتی تھی . بعد کو جب سورۂ نور نازل ہوئی تو زنا کی حد مقرر ہو گئی اور یہ سزا باقی نہیں رہی لیکن ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ ان آیات میں اور سورۂ نور میں ایک ہی جرم کی سزائیں نہیں بیان کی گئی ہیں ، بلکہ دو مختلف جرائم کا ذکر کیا گیا ہے . یہاں جس بد چلنی کا ذکر کیا ہے اس سے مقصود وہ بدچلنی ہے جو دو عورتیں اور دو مرد آپس میں کریں اور سورۂ نور میں زنا کا ذکر ہے . پس دونوں احکام اپنی اپنی جگہ باقی ہیں .
۲۰۲	٤٤٦	احادیث سے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ خالہ بھانجی اور پھوپھی بھتیجی کا جمع کرنا بھی جائز نہیں .

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۲۱۰	۵۱۵	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (کہ ان کے اعمال دوسرے لوگوں کے اعمال سے فائق ہیں) ص ۳۵۸ (م) .
۲۱۱	۵۲۳	بخاری ، کتاب المغازی ، غزوۂ خندق (م) .
۲۱۲	۵۲۵	دونوں اڈیشن میں ''اطعمہ'' غلط چھپا ہے ''طعمہ'' صحیح ہے (ابن جریر ، جزء ۵ ، ص ۱۵۷) م .
۲۱۳	»	ابن جریر ، جزء ۵ ، ص ۱۵۷ ، مطبع میمنیہ ، مصر (م) .
۲۱۴	۵۲۶	پہلے اڈیشن میں ''معاف'' ہے (ص ۳۶۱) م .
۲۱۵	۵۲۷	اس آیت میں خطاب اس گروہ سے ہے جو طعمہ کی حمایت میں جتھا بندی کرکے فریق ثانی سے جھگڑتا تھا اور طعمہ کو الزام سے بچانا چاہتا تھا . احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بنو ابیرق تھے .
۲۱۶	۵۳٤	اس سے معلوم ہوا کہ خدا کی خلقت کو بدلنا قرآن کے نزدیک بڑی ہی معصیت کی بات ہے ، مثلاً مردوں کو خوجہ بنانے کی رسم جو پہلے رومیوں نے شروع کی تھی اور پھر تمام دنیا میں پھیل گئی تھی ، اس آیت کی رو سے شیطانی فعل تھا .

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		دیے گئے تھے لیکن انہوں نے حیلے بہانے نکال کر اس حکم کی نافرمانی کی اور غضب الٰہی کے سزاوار ہوئے. سورۂ بقرہ کی آیت ٦٥ میں بھی اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، اور تفصیل سورۂ اعراف میں ملتی ہے (٧ : ١٦٣) .
٢٠٦	٤٧٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (ان کی سوزش اور اذیت ختم نہ ہونے پائے اور) ص ٣٤٦ (م) .
٢٠٧	٤٧٨	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (کہ ساری باتوں کی بھلائی اور خوبی عدل ہی کے قیام سے مل سکتی ہے) ص ٣٤٦ (م) .
٢٠٨	٤٧٩	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (کیوں کہ اختلاف و نزاع کے ابھرنے کا موقع باقی نہیں رہتا اور فتنوں اور فسادوں کا دروازہ بند ہو جاتا ہے) ص ٣٤٧ (م) .
٢٠٩	٥٠٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (انہیں بھی انہیں لوگوں میں سے سمجھو جو تمہارے خلاف جنگ و پیکار میں سرگرم ہیں) ص ٣٥٥ (م) .

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۲۲۳	۵۵۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور مغلوب ہونے نہیں دیا) ص ۳۷۱ (م).
۲۲٤	۵۵۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (جو اس بات سے تمہیں روک رہا ہے اور اسے منافقوں کی سب سے بڑی بد عملی قرار دے رہا ہے) ص ۳۷۲ (م).
۲۲۵	۵٦۳	سورۂ بقرہ میں ان واقعات کی تفصیل گزر چکی ہے: آیت ٤۷ تا ۵۲.
۲۲٦	۵٦٤	سورۂ بقرہ آیت ٦۳.
۲۲۷	۵٦۵	سورۂ بقرہ آیت ۵۸.
۲۲۸	»	سورۂ بقرہ آیت ٦۵.
۲۲۹	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (مگر انہوں نے ان دونوں حکموں سے بھی نافرمانی کی) ص ۳۷٤ (م).
۲۳۰	»	سورۂ بقرہ آیت ۸۸، یعنی یہودی اپنی گم راہی کے جماؤ کو استقامت و ثبات حق سمجھتے تھے اور کہتے تھے: ہمارے دلوں پر تہ در تہ غلاف چڑھے ہوئے ہیں، ان تك کسی نئی بات کا اثر پہنچ ہی نہیں سکتا. قرآن کہتا ہے: یہ حالت

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۲۱۷	۵۳۶	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (ان کی راحت و سرور کے لیے کبھی زوال نہ ہوگا) ص ۳۶۵ (م) .
۲۱۸	۵۳۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اور جس کا طریقہ یہودی اور مسیحی گروہ بندیوں کا نہیں تھا، بلکہ صرف ایمان و عمل کا تھا) ص ۳۶۰ (م) .
۲۱۹	۵۴۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (وہ تمہاری نیکی کبھی رایگاں جانے نہ دے گا) ص ۳۶۷ (م) .
۲۲۰	۵۴۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (وہ ضرور تمہیں اس کا اجر نیک عطا فرمائے گا) ص ۳۶۷ (م) .
۲۲۱	۵۴۲	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (وہ تمہیں اس بات کے لیے جواب دہ نہیں ٹھہرائے گا جو تمہارے بس کی نہیں ہے) ص ۳۶۷ (م)
۲۲۲	۵۴۶	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (کوئی نہیں جو اس کے احکام و قوانین کا نفاذ روک سکے) ص ۳۶۸ (م) .

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		کیے ہوے جانور تو ہر حال میں حرام ہیں . لیکن ان کے علاوہ جنھیں حرام بتلایا گیا ہے اگر وہ ایسی حالت میں ہوں که مرنے سے پہلے ذبح کر سکو تو حرام نہیں .
۲۳۶	۵۸۹	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : اگر تم مجھ سے ڈرتے رہے تو پھر کوئی نہیں جو تمھیں اپنی طاقت سے خوف زدہ کر سکے گا) ص ۳۸۳ (م).
۲۳۷	۵۹۰	بخاری، کتاب التفسیر (م) .
۲۳۸	۵۹٤	یعنی زناشوئی کا معامله کیا ہو .
۲۳۹	٦۰۲	روم میں جب مسیحیت پھیلی تھی تو عیسائیوں کو Nazarene یعنی نصرانی کہتے تھے . عرب میں بھی یہی نام زبانوں پر چڑھ گیا تھا اور عیسائی بھی اپنے آپ کو نصاری کہا کرتے تھے، چنانچه قرآن حکیم بھی انھیں اسی نام سے یاد کرتا ہے .
۲٤۰	»	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : از انجمله ان کی یه خیانت تھی که پیغبر اسلام کے ظہور کی پیش گوئیاں چھپانی چاھتے تھے (ص ۳۸۷) م .
۲٤۱	٦۰٦	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : اس نے کسی خاص گروہ کو اپنا پیارا بنا کر نجات کا

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		ان کے کفر کی وجہ سے ہے اور جو دل کفر پر جم جاتا ہے خدا کا قانون ہے کہ اس پر مہر لگ جاتی ہے اور وہ سچائی کے لیے بھی نہیں کھلتا ۔
۲۳۱	۵۷۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : کیوں کہ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو حجت تمام نہ ہوتی . لوگ یہ عذر کر سکتے کہ ہم تک ہدایت نہ پہنچی (ص ۳۷۷) م ۔
۲۳۲	۵۷۶	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (وہ بے نیاز تمھاری کسی بات کا محتاج نہیں (ص ۳۷۸) م ۔
۲۳۳	«	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (پس ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ تمھاری حالت سے غافل ہو اور اچھائی کے لیے اچھا اور برائی کے لیے برا نتیجہ پیش نہ آئے) ص ۳۷۸ (م) ۔
۲۳٤	۵۸۵	قرآن کا اسلوب بیان یہ ہے کہ وہ مال و دولت کو خدا کے فضل سے تعبیر کرتا ہے ، اس لیے یہاں فضل سے مقصود کاروبار تجارت اور اس کا فائدہ ہے ۔
۲۳۵	۵۸۸	یعنی مردار ، سور اور غیر خدا کے نام پر ذبح

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		کیے ہوئے جانور تو ہر حال میں حرام ہیں ۔ لیکن ان کے علاوہ جنہیں حرام بتلایا گیا ہے اگر وہ ایسی حالت میں ہوں کہ مرنے سے پہلے ذبح کر سکو تو حرام نہیں ۔
۲۳۶	۵۸۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : اگر تم مجھ سے ڈرتے رہے تو پھر کوئی نہیں جو تمہیں اپنی طاقت سے خوف زدہ کر سکے گا) ص ۳۸۳ (م)۔
۲۳۷	۵۹۰	بخاری، کتاب التفسیر (م) .
۲۳۸	۵۹۴	یعنی زناشوئی کا معاملہ کیا ہو ۔
۲۳۹	۶۰۲	روم میں جب مسیحیت پھیلی تھی تو عیسائیوں کو Nazarene یعنی نصرانی کہتے تھے ۔ عرب میں بھی یہی نام زبانوں پر چڑھ گیا تھا اور عیسائی بھی اپنے آپ کو نصاری کہا کرتے تھے، چنانچہ قرآن حکیم بھی انہیں اسی نام سے یاد کرتا ہے ۔
۲۴۰	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : از انجملہ ان کی یہ خیانت تھی کہ پیغمبر اسلام کے ظہور کی پیش گوئیاں چھپانی چاہتے تھے (ص ۳۸۷) م ۔
۲۴۱	۶۰۶	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : اس نے کسی خاص گروہ کو اپنا پیارا بنا کر نجات کا

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		ان کے کفر کی وجه سے هے اور جو دل کفر پر جم جاتا هے خدا کا قانون هے که اس پر مهر لگ جاتی هے اور وه سچائی کے لیے بهی نهیں کهلتا ۔
۲۳۱	۵۷۳	پهلے اڈیشن میں یه عبارت زیاده هے : کیوں که اگر وه ایسا نه کرتا تو حجت تمام نه هوتی. لوگ یه عذر کرسکتے که هم تك هدایت نه پهنچی (ص ۳۷۷) م ۔
۲۳۲	۵۷٦	پهلے اڈیشن میں یه عبارت زیاده هے : (وه بے نیاز تمهاری کسی بات کا محتاج نهیں (ص ۳۷۸) م ۔
۲۳۳	«	پهلے اڈیشن میں یه عبارت زیاده هے : (پس ایسا نهیں هو سکتا که وه تمهاری حالت سے غافل هو اور اچهائی کے لیے اچها اور برائی کے لیے برا نتیجه پیش نه آئے) ص ۳۷۸ (م) ۔
۲۳٤	۵۸۵	قرآن کا اسلوب بیان یه هے که وه مال و دولت کو خدا کے فضل سے تعبیر کرتا هے ، اس لیے یهاں فضل سے مقصود کاروبار تجارت اور اس کا فائده هے ۔
۲۳۵	۵۸۸	یعنی مردار ، سور اور غیر خدا کے نام پر ذبح

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
۲٤۹	٦۷٥	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے: (که کہتے ھیں: ان جانوروں کا احترام کرنا اور انھیں چھوڑ رکھنا ضروری ھے) ص ٤١٠ (م).
۲٥٠	٦۸۳	یعنی خدا کے مقدس فرشتے سے یا اس پاك روحانیت سے جو تمھارے اندر پیدا کردی گئی تھی.
۲٥١	٦۹٠	پہلے اڈیشن میں اس طرح ھے: اور ان کے لیے کھانے کا غیبي سامان ھونا. اس معاملے کی نسبت انجیل یوحنا باب ٦ میں اشارہ موجود ھے که عید فصح کے موقعے پر پیش آیا تھا. (ص ٤١٢) م.
۲٥۲	۷٠٠	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے: (کیوں که اسے روزی کی احتیاج نہیں، پھر اس کے سوا کون ھے جو معبود ھوسکتا ھے) ص ٤١۷ (م)
۲٥۳	۷١۳	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے: (یعنی تمھیں جھوٹا کہنے کی جرأت نہیں کرسکتے، کیوں که تمھاری راست گوئی سب کو معلوم ھے). ص ٤۲١ (م).
۲٥٤	۷١٥	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے: (اور تم

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		پروانہ نہیں دے دیا) ص ۳۸۹ (م) .
۲۴۲	٦١٠	تورات میں ہے کہ یہ دو آدمی یوشع اور کالب تھے (گنتی باب ٦٠١٤) .
۲۴۳	٦٢٦	مثلا رشوت اور نذرانہ لے کر فتوی دیتے ہیں اور احکام شرع کے خرید و فروخت کی دکان لگا رکھی ہے .
۲۴٤	٦٢٧	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : اور تمہارے سامنے معاملہ لاتے ہیں) ص ۳۹٦ (م).
۲۴٥	٦٣٣	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : اور حلال و حرام کے احکام (ص ۳۹۷) م .
۲۴٦	٦٣٦	اسلام کے ظہور سے پہلے عرب میں جو حالت رہ چکی ہے اسے ”جاہلیت“ سے تعبیر کیا گیا، کیوں کہ لوگ اوہام و خرافات میں مبتلا تھے اور علم و بصیرت کی کوئی روشنی موجود نہ تھی.
۲۴۷	٦٤٣	پہلے اڈیشن میں اس طرح ہے : اور سبت والوں کا مسخ ہو جانا (ص ٤٠٠) م .
۲٤٨	٦٤٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا نہیں کرتے (ص ٤٠١) م .

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
۲٦۰	۷٦۷	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : (یعنی جب خالقیت اسی کی خالقیت ہے اور پروردگاری اسی کی پروردگاری تو پھر اس کے سوا کون ہے جو تمہاری بندگی اور نیاز کا مستحق ہو سکتا ہے) ص ٤۳۹ (م) .
۲٦۱	۷۷٤	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : (تو اس کی قدرت سے کوئی بات باہر نہیں ، مگر اس نے ہر بات کے لیے ایک قاعدہ مقرر کر رکھا ہے) ص ٤٤۱ (م) .
۲٦۲	۷۸۲	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : (خواہ حقیقت میں وہ کتنی ہی برائی کی باتیں ہوں) ص ٤٤۳ (م) .
۲٦۳	۷۸۳	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : (کیوں که کاروبار حق کو تو کچھ نقصان پہنچا سکتے نہیں ، اپنے ہاتھوں اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں) ص ٤٤٤ (م) .
۲٦٤	۷۸٤	"جس کسی کو خدا چاہتا ہے راہ دکھا دے" یعنی خدا کے ٹھہرائے ہوئے قانون سعادت و شقاوت کے مطابق جس کسی کو راہ کام یابی ملنے والی

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		سے یہ بات برداشت نہیں ہوتی کہ لوگ ہدایت سے محروم رہیں) ص ٤٢٢ (م) ۔
٢٥٥	٧٤٢	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اس کے سوا کوئی نہیں جو بندگی اور نیاز کا مستحق ہو) ص ٤٣١ (م) ۔
٢٥٦	٧٤٥	پہلے اڈیشن میں یہ فٹ نوٹ ہے: آزر حضرت ابراہیم کا چچا تھا. چوں کہ اسی نے انہیں پرورش کیا تھا اس لیے اسے باپ کہا. عربی میں چچا کے لیے بھی ''اب'' کا لفظ بولا جاتا ہے (ص ٤٣١) م ۔
٢٥٧	٧٥١	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اگر مجھے نقصان پہنچنا ہے تو اس کے حکم و علم ہی سے پہنچے گا) ص ٤٣٣ (م) ۔
٢٥٨	٧٥٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یقین کرو کبھی فلاح و سعادت کی راہ نہ پاتے اور) ص ٤٣٤ (م) ۔
٢٥٩	٧٥٥	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: میں تمہیں پند و نصیحت کرتا ہی رہوں گا) ص ٤٣٥ (م) ۔

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
۲٦٨	٨٠٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : ایمان و بصیرت کی بات نہیں ھے (ص ٤٠٠) م .
۲٦٩	٨٠٩	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (اور برکت وسعادت کی راہ تم پر کھل جائے) ص٤٠٢ (م).
۲٧٠	٨١٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (ھر شخص کے کاندھے پر اسی کے عمل کا بوجھ ھے) ص ٤٠٤ (م).
۲٧١	٨١٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : یہودیوں اور عیسائیوں کی گروہ بندیوں کے لیے نہیں ھے (ص ٤٠٤) م .

✡ ✡ ✡ ✡

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		هے اس کا دل اسلام کے لیے کھل جاتا هے . قرآن کا اسلوب بیان یه هے که دنیا میں خدا کے ٹھیرائے هوے قانون کے مطابق جو نتائج پیدا هوتے هیں وہ انهیں براہ راست خدا کی طرف نسبت دیتا هے، کیوں که اسی کے ٹھیرائے هوے قوانین هیں . "جس کسی پر راہ گم کر دینی چاهتا هے" یعنی جس کسی پر اس کے ٹھیرائے هوے قانون کے مطابق راہ کام یابی گم هو جانے والی هوتی هے.
۲٦٥	۷۹۳	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ هے: (وہ خدا کے نام پر جو کچھ افترا پردازیاں کر رهے هیں اس کا نتیجه خود ان کے آگے آئے گا (ص ٤٤٨) م .
۲٦٦	۷۹٤	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ هے: (اس لیے ایسے لغو اور بے معنی احکام اس کے ٹھیرائے هوے احکام نہیں هو سکتے) ص ٤٤٨ (م).
۲٦۷	۸۰۲	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ هے: لیکن ساتھ هی جزا و سزا کا قانون بھی رکھتا هے) ص ٤٥٠ (م).

اشاریہ

ترجمان القرآن ج - ۲

* * * * *